

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمَصْرُوحِ بِإِيحَابِ الْإِغْتِسَالِ، عِنْدَ التَّقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اِمْنَاءً
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، شرم گاہوں کے ملنے کی وجہ سے

غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ ہو،

1182 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ

الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَ، فَقَدْ

وجب الغسل 4:32

🌸🌸 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ کر اسے مشقت کا شکار کرے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کر لے)
تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

ذَكَرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1183 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ
أَبِي مُوسَى

1182 - إسنادہ صحیح، وقد تقدم برقم 1174 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، به.

1183 - إسنادہ صحیح، علی شرط الشیخین. محمد بن عبد اللہ: هو محمد بن عبد اللہ ابن المثنی بن عبد اللہ بن انس بن

مالک الأنصاری، وقد تحرف فی الإحسان هشام بن حسان إلی هشام بن حسین، والتصویب من الأنواع 4/لوحه 33. وأخرجه مسلم

349 فی الحیض: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانیین، والبیہقی فی السنن 1/163، وفی المعرفة 1/415، من

طریق محمد بن المثنی، عن محمد بن عبد اللہ الأنصاری، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزیمه برقم 227. وأخرجه الشافعی 1/36،

ومن طریقہ البیہقی فی المعرفة 1/412، 413، والبغوی فی شرح السنة 343 عن سفیان، وأحمد 6/97 من طریق شعبه، والطحاوی

فی شرح معانی الآثار 1/55 من طریق حماد بن سلمه، ثلاثهم عن علی بن زید، عن سعید بن المسیب، عن أبی موسی، عن عائشه،

به. وأخرجه مالک 1/46 فی الطہارۃ: باب واجب الغسل إذا التقی الختانا، وعبد الرزاق 954 عن ابن جریج، كلاهما عن یحیی بن

سعید، عن سعید بن المسیب، عن أبی موسی، عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا عَلَيْهَا.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغَسْلُ . 4:32

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1184 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنْدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ وَجِبَ الْغَسْلُ . 4:32

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“

ذِكْرُ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَ مَا وَصَفْنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فعل کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1185 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقِيقَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا سَنِلْتُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ، فَلَا يَنْزِلُ

الْمَاءَ . قَالَتْ: فَعَلْتَهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا . 5:8

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا

1184 - إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، صدوق له أوهام، روى له البخاري مقرونا، ومسلم

متابعة، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، وأبو قرة: اسمه موسى بن طارق اليماني، وأخرجه مالك 1/46 في الطهارة: باب

واجب الغسل إذا التقى الختانان، ومن طريقه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/60، عن أبي النضر مولى عمر بن عبید، عن أبي

سلمة، عن عائشة موقوفاً عليها، وهذا إسناده صحيح. وانظر الأحاديث 1176 و 1177 و 1183 .

1185 - صحيح، وهو مكرر الحديث 1176، وذكر في تخريجه هناك أن الوليد بن مسلم قد صرح بالتحديث عند أحمد

وابن ماجة.

جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے، لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ إِجَابِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْجَمَاعِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمَّ امْنَاءُ

صحبت کے نتیجے میں غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

1186 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): أَنَّهَا سَأَلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ، فَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ، قَالَتْ: فَعَلْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا. 5:8

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو صحبت کرتا ہے، لیکن اس کی منی خارج نہیں ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کرتے تھے تو ہم دونوں اس صورت میں غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الْإِغْتِسَالَ وَهُوَ فِي فِضَاءٍ أَنْ يَأْمُرَ مَنْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ
حَتَّى لَا يَرَاهُ نَاطِرٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، جب وہ کھلی جگہ پر غسل کرنے کا ارادہ کرے تو وہ کسی شخص کو یہ ہدایت کرے کہ وہ کپڑے کے ذریعے اس کے لئے پردہ کر دے تاکہ کوئی شخص اسے دیکھے نہیں

1187 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِن

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ أَبَاهُ
قَالَ:

1186 - إسناده صحيح، وهو مكرر 1175 و 1181.

1187 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وعبيد الله بن عبد الله بن الحارث، ويقال: عبید اللہ بن عبد اللہ بن الحارث، قال أبو حاتم: وهو أصح. وهو في صحيح مسلم 1/498 في المسافرين 81 336 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/346 عن هارون، ومسلم 81 336 أيضاً عن محمد بن سلمة المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 4858 وأحمد 6/341 و 342 و 425، والطبرانی في الكبير 24/422 و 1026 و 1027 و 1028 و 1029 و 1030 و 1031 و 1032 و 1033 و 1034 و 1035 و 1036 و 1037، والحميدي 332 و 333، وابن ماجه 1379، والبيهقي 3/48، من طرق عن عبد الله بن الحارث، عن أم هانء، وصححه ابن خزيمة برقم 1235. وانظر الحميدي 331، والطيالسي 1620، وابن أبي شيبة 2/409.

(متن حدیث): سَأَلْتُ وَحَرَّصْتُ عَلَيَّ أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الصُّحَى، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذَلِكَ غَيْرَ أُمَّ هَانِيٍّ وَبِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ، فَأَمَرَ بِثَوْبٍ يَسْتُرُ عَلَيْهِ، فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ، أَمْ رُكُوعُهُ، أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبَةٌ. قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. 5:8

عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا تھا اور مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو مجھے اس بارے میں بتاتا صرف سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن وہ دن چڑھ جانے کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے لئے پردہ تان دیا گیا۔ آپ نے غسل کیا پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا کیں۔ مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے۔

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُغْتَسِلَ جَائِزٌ أَنْ يَسْتُرَهُ، عِنْدَ اغْتِسَالِهِ امْرَأَةٌ يَكُونُ لَهَا مُحْرِمٌ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ غسل کرنے والے کے لئے یہ بات جائز ہے جب وہ غسل کرنے لگے تو اس کی کوئی محرم عورت اس کے لئے پردہ کر لے

1188 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرَّةَ مَوْلَى أُمَّ هَانِيٍّ وَبِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ وَبِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ:

(متن حدیث): ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: أُمُّ هَانِيٍّ وَبِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا يَا أُمَّ هَانِيٍّ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ - أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ أَجْرْتُهُ: فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجْرْنَا مَنْ أَجْرْتِ يَا أُمَّ هَانِيٍّ وَذَلِكَ

سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ آپ کی صاحب زادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون ہے میں نے عرض کی: ام ہانی بنت ابوطالب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام ہانی کو خوش آمدید پھر جب آپ غسل کر کے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ادا کی جس میں آپ نے ایک ہی کپڑے کو التحاف کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں جائے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں وہ ایک ایسے شخص کو قتل کر دیں گے جسے میں پناہ دے چکی ہوں یعنی فلاں بن ہبیرہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُؤْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ أَبِي مَرْوَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا هُ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اسن

1188- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین. أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية القرشي، وأبو مرة: هو يزيد الهاشمي، وفي في الموطأ 1/152 في قصر الصلاة في السفر: باب صلاة الضحى. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/343 و 423 و 425، والبخاري 280 في الغسل: باب التستر في الغسل عند الناس، و 357 في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحقاً به، و 3171 في الجزية: باب أمان النساء وجوارهن، و 6158 في الأدب: باب ما جاء في زعموا، ومسلم 336 70 في الحيض: باب تستمر المغتسل بثوب ونحوه، وفي صلاة المسافرين 1/498 82 باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي 2735 في الاستئذان: باب ما جاء في مرحباً، والنسائي 1/126 في الطهارة: باب ذكر الاستئذان عند الاغتسال، والدارمي 1/339 في الصلاة: باب صلاة الضحى، والبيهقي في السنن 1/198، والطبراني 1017 24/418، وأخرجه مالك 1/152 مختصراً عن موسى بن ميسرة، عن أبي مرة، به، ومن طريقه أخرجه مطولاً عبد الرزاق 4861، وأحمد 6/425 مختصراً، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409، وأحمد 1/346 و 343 من طريق سعيد المقبري، عن أبي مرة، به. وأخرجه مسلم 336 72 في الحيض: باب تستمر المغتسل بثوب ونحوه، والبيهقي في السنن 1/198، من طريق الوليد بن كثير، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي مرة، به. وأخرجه مسلم 336 71 من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي مرة، به. وأخرجه أحمد 6/342 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن إبراهيم بن عبد الله بن حسين، عن أبي مرة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409 عن عقبة بن كعب، عن شريك، عن عمرو بن مرة، عن ابن أبي ليلى، عن أم هانئ، وأخرجه أحمد 6/342، والبخاري 1176 في التهجد: باب صلاة الضحى في السفر، ومسلم 1/497 336 في المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داود 1291 في الصلاة: باب صلاة الضحى، من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن أم هانئ، و صححه ابن خزيمة برقم 1233. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409 عن ابن عيينة، عن يزيد، عن ابن أبي ليلى، عن أم هانئ، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/409 عن وكيع، عن ابن أبي خالد، عن أبي صالح مولى أم هانئ، عن أم هانئ، وأخرجه أبو داود 2763 في الجهاد: باب في أمان المرأة، وابن ماجه 1323 في الإقامة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثني، والبيهقي 3/48، من طريق ابن وهب، أخبرني عياض بن عبد الله، عن مخزومة بن سليمان، عن كريب مولى ابن عباس، عن أم هانئ، و صححه ابن خزيمة برقم 1234. وعند أبي داود وحده: عن كريب، عن ابن عباس، عن أم هانئ.

بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابو مرہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں
1189 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ
 الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ
 عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ، فَجَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيهَا
 مَاءٌ، قَالَتْ: إِنِّي لَأَرَى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ، قَالَتْ: فَسَتَرَهُ أَبُو ذَرٍّ، فَاعْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَبَا ذَرٍّ فَاعْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَذَلِكَ فِي الضُّحَى. 5:8
 (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَيْثُ اعْتَسَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ وَأَبُو ذَرٍّ جَمِيعًا بِثَوْبٍ فَأَدَّى أَبُو مَرَّةٌ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ الْخَبَرَ بِذِكْرِ
 فَاطِمَةَ وَحَدَّثَهَا، وَأَدَّى الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ الْخَبَرَ بِذِكْرِ أَبِي ذَرٍّ وَحَدَّهُ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَصَادُ، وَلَا
 تَهَاتُرٌ، لِأَنَّ الْإِعْتِسَالَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ كَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَلَمَّا أَرَادَ أَبُو ذَرٍّ أَنْ يَغْتَسَلَ
 سَتَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ فَاطِمَةَ.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔
 میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک بڑے برتن میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر
 ہوئے۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اس برتن میں آئے کا نشان دیکھا۔ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں
 پھر حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے پردہ تان لیا پھر آپ نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لئے پردہ تان لیا پھر انہوں نے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ یہ
 چاشت کے وقت کی بات ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے فتح مکہ کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا
 تھا، تو آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ دونوں نے پردہ تان لیا ہو۔ جو ایک ہی کپڑے کے
 ذریعے ہو، تو سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابو مرہ نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہو اور
 مطلب بن حنطب نے وہ روایت نقل کر دی جس میں صرف حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ اس صورت میں ان دونوں
 روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں رہتا، کیونکہ اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ غسل کیا تھا۔ یہی

1189 - إسناده ضعيف، المطلب بن عبد الله بن حنطب: صدوق إلا أنه كثير التدليس والإرسال، ولم يلق أم هانئة، وهو في
 صحيح ابن خزيمة برقم 237، وفي مصنف عبد الرزاق برقم 4860 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/341، والطبرانی
 1038 24/426، والبيهقي 1/8، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/269، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح

وجہ ہے جب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے غسل کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے پردہ تان لیا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنْ يَكُونَ غَسْلُ فَرْجِهِ بِشِمَالِهِ دُونَ الْيَمِينِ مِنْهُ
غسل جنابت کرنے کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی شرم گاہ کو
دائیں ہاتھ کی بجائے بائیں ہاتھ سے دھوئے

1190- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ:

أَذْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ. قَالَتْ: فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ الْيَمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَيَّ فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ صَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَّكَهَا دَلَكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَيَّ رَأْسَهُ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلءَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ تَنَحَّى غَيْرَ مَقَامِهِ ذَلِكَ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمَنْدِيلِ فَرَدَّهُ. 5:2

1190- إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الشیخین، وهو فی صحیح ابن خزیمہ برقم 241 وأخرجه مسلم فی الحیض 317

باب: صفة غسل الجنابة، عن علي بن حجر السعدي، بهذا الإسناد، وأخرجه عبد الرزاق 998، والحميدي 316، والطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/62، 63، 69، وأحمد 6/329، 330، 335، 336، والبخاري 249 في الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، و 257 باب الغسل مرة واحدة، و 259 باب المضمضة والاستنشاق في الجنابة، و 260 باب مسح اليد بالتراب لتكون أنقى، و 265 باب تفريق الغسل والوضوء، و 266 باب من أفرغ يمينه على شماله في الغسل، و 274 باب من توضأ في الجنابة، ثم غسل سائر جسده، ولم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى، و 276 باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، و 281 باب التستر في الغسل عند الناس، ومسلم 317 37 و 38 في الحیض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داود 245 في الطهارة: باب في الغسل من الجنابة، والترمذي 103 في الطهارة: باب ما جاء في الغسل من الجنابة، والنسائي 1/137 في الطهارة: باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه، و 1/200 في الغسل: باب الاستنار عند الاغتسال، و 204 باب إزالة الجنب الأذى عنه قبل إفاضة الماء، وباب مسح اليد بالأرض بعد غسل الفرج، والدارمي 1/191 في الصلاة: باب في الغسل من الجنابة، وابن الجارود 97 و 100، والبيهقي في السنن 1/173 و 174 و 177 و 184 و 183 و 197، والبغوي 248؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد، وانظر الطبراني 23/422 1023 و 1024 و 1025 و 1026 و 1027 و 1028/18، والطيالسي 1628، والدارمي 1/180، باب: المنديل بعد الوضوء. قال الترمذي عقب الحديث: وهو الذي اختاره أهل العلم في الغسل من الجنابة، أنه يتوضأ وضوءه للصلاة، ثم يفرغ على رأسه ثلاث مرات، ثم يفيض الماء على سائر جسده، ثم يغسل قدميه. قال الحافظ: وفي الحديث من الفوائد جواز الاستعانة بإحضار ماء الغسل والوضوء، وفيه خدمة الزوجات لأزواجهن، واستدل بعضهم به على كراهة التشييف بعد الغسل، ولا حجة فيه لأنها واقعة حال يتطرق إليها الاحتمال. انظر بقية الأقوال في الفسخ 1/363.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کیا پھر آپ نے اپنی شرم گاہ کو صاف کیا، پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اسے دھویا۔ آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ پھر آپ نے اپنا بائیں ہاتھ زمین پر رکھ کر اسے اچھی طرح ملا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہایا پھر آپ اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹ گئے پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھولے پھر میں رومال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

ذکر وصف الاغتسال من الجنابة للجنب إذا أرادہ جنبی شخص جب غسل جنابت کا ارادہ کرے تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1191 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

(متن حدیث): وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَفِيضُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَيَغْسِلُ قَرْحَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ يَمْضُمُضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَصُبُ

عليه الماء . 5:2

ابو سلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کیا وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور اپنی شرم گاہ پر لگی چیز کو دھوتے تھے۔ پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے۔ ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر اپنے بازوؤں اور چہرے کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔ پھر آپ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے۔ پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

1191 - وأخرجه النسائي 1/134 في الطهارة: باب إعادة الجنب غسل يديه بعد إزالة الأذى عن جسده، عن إسحاق بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143 و 173، والنسائي 1/133 باب ذكر عدد غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء، وباب إزالة الجنب الأذى عن جسده بعد غسل يديه، من طريقين، عن شعبة، عن عطاء، به. وشعبة سمع من عطاء قبل الاختلاط. فالإسناد صحيح. وأخرجه الطيالسي 1/60، ومن طريقه البيهقي 1/174، وأحمد 6/96 عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عطاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/63، والنسائي 1/132 باب غسل الجنب يديه قبل أن يدخلهما الإناء، عن حسين بن علي، عن زائدة، عن عطاء، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً، زائدة سمع من عطاء قبل الاختلاط. وأخرجه مسلم 321 43 في الحيض، والبيهقي 1/172، من طريق ابن وهب، عن مخزومة بن بكير، عن أبيه، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، به. وسويرده المؤلف من طريق مالك، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، برقم 1196، ومن طريق أبي عاصم، عن حنظلة، عن القاسم، عن عائشة، برقم 1197.

ذکر البیان بأن المرأة وزوجها إذا أراد الإغتسال من الجنابة

يجب أن تبدأ المرأة فتفرغ على يديه ثم يغتسلان معاً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب عورت اور اس کا شوہر غسل جنابت کرنے کا ارادہ کریں تو یہ بات لازم ہے عورت مرد کے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلے اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں

1192 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّشِكِ، عَنْ مَعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ،

(متن حدیث): قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: اتَّغَسَّلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا؟

قَالَتْ: نَعَمْ، الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَجُوبُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْإِنَاءِ

الْوَاحِدِ، أَبَدَاهُ فَأَفْرَغُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الْمَاءِ. 4:1

معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ہمراہ ایک ہی برتن کے ساتھ غسل جنابت کر سکتی ہے جبکہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں پانی پاک ہوتا ہے اسے جنابت لاحق نہیں ہوتی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ میں پہلے آپ کے ہاتھ پر پانی بہاتی تھی اس سے پہلے کہ آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کریں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْجُنُبِ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَأَتِهِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ

جنبی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1193 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

1192 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عمران بن موسى وهو ثقة، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 251.

وأخرجه أحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، والبيهقي في السنن 1/187 من طريق آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن يزيد

الرشك، به. ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي، والرشك لقب له، وهو لفظ فارسي معناه: كبير اللحية. انظر تاج العروس:

رشك. وأخرجه أحمد 6/171 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به. وسورده المؤلف برقم 1195 من طريق عاصم الأحول، عن

معاذة العدوية، به. وتقدم من طريق الليث، عن عروة، عن عائشة، برقم 1108 واستوفيت هناك تخريج طرقة فانظره.

1193 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان - وهو العرزمي - فمن

رجال مسلم. زائدة: هو ابن قدامة، وعطاء: هو ابن أبي رباح، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/36، وأحمد 6/170، من طريق هشيم، عن

عبد الملك، به. وأخرجه عبد الرزاق 1028 عن ابن جريج، عن عطاء، به، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/168، والبيهقي

1/188. وانظر الحديث المتقدم برقم 1108.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ إِنَاءٍ وَوَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ، نَشْرُعُ

فِيهِ جَمِيعًا 3:50

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم اس میں سے ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَ امْرَأَتِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَوَاحِدٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی برتن سے غسل کرے

1194 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ إِنَاءٍ وَوَاحِدٍ، نَغْتَرِفُ مِنْهُ

جَمِيعًا 4:1

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ ہم دونوں اس میں سے چلو سے پانی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِينَ مَعًا مِنْ إِنَاءٍ وَوَاحِدٍ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيلًا

دو جنبی افراد کا ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ پانی تھوڑا ہو

1195 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

1194 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ من رواية القعنبي، ولم أجده في القطعة المطبوعة منه بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور. وأخرجه النسائي 1/28 و 201، من طريق قتيبة، عن مالك، به. وأخرجه من طرق عن هشام بن عروة، به: عبد الرزاق 1034، وأحمد 2/192 و 193 و 230 و 231، والبخاري 273 في الغسل: باب تحليل الشعر، و 5956 في اللباس: باب ما وطء من النساوير، و 7339 في الاعتصام بالكتاب والسنة: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والبيهقي 1/188 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 239. وانظر الطرق الأخرى للحديث وتخرجها برقم 1108 و 1192 و 1193 و 1195.

1195 - إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو كامل الجحدري: اسمه فضيل بن حسين بن طلحة. وأخرجه مسلم في صحيحه 46 321 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، والبيهقي في السنن 1/188 من طريق أبي خزيمة عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/20، والحميدي 168، والطيالسي 1/42، وأحمد 6/103 و 118 و 123 و 161 و 171 و 172 و 265، والسنائي 1/130 في الطهارة 1/202 في الغسل، والبيهقي 1/188، وصححه ابن خزيمة برقم 36 كلهم من طرق عن عاصم الأحول، به. وانظر الطرق الأخرى للحديث فيما تقدم بالأرقام 1108 و 1192 و 1193 و 1194.

الْوَّاحِدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ عَائِشَةُ:
(متن حدیث): كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، يَتَدِيرُ فَيَقُولُ: أَبْقَى لِي،

أَبْقَى لِي. 4:1

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ
آغاز کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ میرے لئے بھی باقی رہنے دینا میرے لئے بھی باقی (پانی) رہنے دینا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَخْلِيلِ الْجُنْبِ أَصُولَ شَعْرِهِ عِنْدَ اغْتِسَالِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ
جنبی شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرتے ہوئے

اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرے

1196- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ
تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيَخْلِلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ
غَرَاقَاتٍ بِيَدِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ. 5:2

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے
دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے۔ جس طرح آپ نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے
اس کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین لپ پانی کے بہا لیتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم
پر پانی بہا لیتے تھے۔

1196- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ برواية القعنبي ص 53، 54 باب العمل في الغسل من الجنابة طبعه
رواية القعنبي بتحقيق الأستاذ عبد الحفيظ منصور، وفيه أيضاً 1/44 برواية يحيى بن يحيى. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي
1/36، 37، والبخارى 248 فى الغسل: باب الوضوء قبل الغسل، والنسائي 1/134 فى الطهارة و 1/200 فى الغسل والتميم،
والبيهقى فى السنن 1/175 و 194، وفى المعرفة 1/427، ومن طرق عن هشام بن عروة به، أخرجه: عبد الرزاق 999، والحميدى
163، وابن أبى شيبة 1/63، وأحمد 6/101، والبخارى 262 فى الغسل: باب هل يدخل الجنب يده فى الإناء قبل أن يغسلها، و
272 باب تخليل الشعر، ومسلم 316 فى الحيض: باب صفة غسل الجنابة، وأبو داود 242 فى الطهارة: باب فى الغسل من
الجنابة، والترمذى 104 فى الطهارة: باب ما جاء فى الغسل من الجنابة، والنسائي 1/135 فى الطهارة: باب تخليل الجنب رأسه،
والدارمى 1/191 فى الوضوء، والبيهقى 1/172 و 173 و 174 و 175 و 176 و 193، وصححه ابن خزيمة برقم 242. وانظر
الطرق الأخرى لهذا الحديث مع تخرجها برقم 1191 و 1197.

ذَكَرُ وَصَفِ الْغَرَاقَاتِ الثَّلَاثِ الَّتِي وَصَفْنَاهُ لِلْمُغْتَسِلِ مِنْ جَنَابَتِهِ

تین مرتبہ لپ بھرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم غسل جنابت کرنے والے

کے حوالے سے کر چکے ہیں

1197- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمِ الْبَزَارِ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْتَسِلُ فِي حِلَابٍ مِثْلَ هَذِهِ - وَأَشَارَ أَبُو

عَاصِمٍ بِكَفِّهِ - يَصُبُّ عَلَى شِقِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِكَفِّهِ فَيَصُبُّ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ. 5:2

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلاب میں غسل کرتے تھے۔ (اس سے مراد وہ برتن ہے جس میں اونٹنی کا دودھ آجاتا ہے) وہ اتنا ہوتا تھا ابو عاصم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو پر پانی انڈیلتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر جسم پر بہا لیتے تھے۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ جُنْبًا تَرَكَ حِلَّهَا صَفْرَةَ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جنبی ہو

تو وہ غسل جنابت کرتے ہوئے اپنی مینڈھیاں نہ کھولے

1198- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَنُ عَمِيْنَةَ،

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ

(متن حدیث): عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أَشَدُّ صَفْرَ رَأْسِي، أَفَاحِلُهُ

لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَبِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ

1197- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 258 فى الغسل: باب من بدأ بالحلاب أو الطيب عند الغسل،

ومسلم 318 فى الحيض: باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة، وأبو داود 240 فى الطهارة: باب فى الغسل من الجنابة،

والنسائي 1/206 فى الغسل: باب استبراء البشرة من الغسل من الجنابة، والبيهقى فى السنن 1/184، من طريق محمد بن المثنى،

عن أى عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد، وأخرجه البيهقى 1/184 من طريق محمد بن يعقوب، عن العباس بن محمد، عن أبى

عاصم، به، وصححه ابن خزيمة 245 من طريق أحمد بن سعيد الدارمى، عن أبى عاصم، به. وانظر الطريقتين الآخرين للحديث برقم

تُفِيضِي عَلَيْكَ الْمَاءَ، فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ . 4:3

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں ایسی خاتون ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں کی ہوتی ہیں یا باندھی ہوتی ہیں تو کیا میں جنابت کے لئے انہیں کھول لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے تم اپنے سر پر تین لپ بہا لیا کرو۔ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

ذَكَرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ اسْتِعْمَالَ السِّدْرِ فِي اغْتِسَالِهَا وَتَعْقِيبُ الْفُرْصَةِ بَعْدَهُ
حيض والی عورت کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل کرتے ہوئے پیری کے پتے

استعمال کرے اس کے بعد (شرمگاہ پر) روئی کا ٹکڑا رکھ لے

1199 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ

بْنُ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْحَيْضِ، فَأَمَرَهَا أَنْ

1198- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الشافعي 1/37، وابن أبي شيبة 1/73، واحمد في المسند 6/289،

ومسلم 330 في الحيض: باب حكم ضفائر المغتسلة، وأبو داود 251 في الطهارة: باب في الوضوء بعد الغسل، والترمذي 105 في الطهارة: باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر ترك المرأة نقض ضفر رأسها عند اغتسالها من الجنابة، وابن ماجه 603 في الطهارة: باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة، وابن الجارود في المنتقى 98، وابن خزيمة في صحيحه 246، والبيهقي في المعرفة 1/428، والبعقوي في شرح السنة 251 كلهم من طريق سفيان بن عيينة، به. وأخرج الحميدي 294، والطبراني في الكبير 657 23/ عن أيوب بن موسى، به. وأخرجه أحمد 6/314، 315، ومسلم 330 عن يزيد بن هارون، وعبد الرزاق 1046 ومن طريقه مسلم 330، والبيهقي 1/181، كلاهما عن سفيان الثوري، عن أيوب بن موسى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/73، وأبو داود 252، والدارمي 1/263، والبيهقي 1/181 من طرق عن أسامة بن زيد الليثي، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أم سلمة. لكن جاء في روايتي الدارمي والبيهقي أن امرأة من الأنصار هي التي سألت النبي صلى الله عليه وسلم.

1199- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه الحميدي 167، -، الشافعي 1/41-42 عن سفيان بهذا الإسناد،

وأخرجه البخاري 314 في الحيض: باب ذلك المرأة نفسها إذا تطهرت من الحيض، و 7357 في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم 332 في الحيض: باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك، والنسائي 1/131 في الطهارة: باب ذكر العمل في الغسل من الحيض، والبيهقي في السنن 1/183، وفي المعرفة 1/437، والبعقوي في شرح السنة 252، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد 6/122، والبخاري 315 في الحيض: باب غسل الحيض، ومسلم 332، والنسائي 7/201 في الغسل: باب العمل في الغسل من الحيض، من طرق عن وهيب، عن منصور، به. وسورده المؤلف بعده من طريق الفضيل بن سليمان، عن منصور، به.

تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً فَتَوَضَّأُ بِهَا وَتَطْهَرُ بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطْهَرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطْهَرِي بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطْهَرُ بِهَا؟ فَاسْتَرَّ النَّبِيُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَذَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ: تَتَّبِعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. 1:50

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ سے غسل حیض کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے پھر وہ روئی لے کر اس کے ذریعے وضو کرے پاکیزگی حاصل کرے اس نے عرض کی: میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے پاکیزگی حاصل کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چہرے پر رکھ لیا اور فرمایا سبحان اللہ تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نے اسے بتایا کہ تم اس کے ذریعے خون کے نشانات صاف کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ إِنَّمَا أُمِرَتْ بِتَغْيِيبِ الْغُسْلِ بِالْفِرْصَةِ الْمُمْسَكَةِ دُونَ غَيْرِهَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی عورت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے
وہ غسل کے بعد مشک لگا ہو روئی کا ٹکڑا رکھے، کوئی اور نہ رکھے

1200 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سَلِيمَانَ، حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ خَبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ:
(متن حدیث): إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: تَأْخُذِي فِرْصَةً مُمْسَكَةً، فَتَوَضَّئِينَ بِهَا. قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي يَرِيدُ، فَجَبَدْتَهَا إِلَى فَعَلِمْتُهَا. 1:50

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اس کے بعد غسل کیسے کرے گی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مشک لگا ہو روئی کا ٹکڑا اور اس کے ذریعے

1200 - فضیل بن سلیمان هو النمیری، قال الحافظ فی التقریب: صدوق له خطأ كثير، ومع ذلك فقد روى له الستة، وباقي رجاله ثقات، وأخرجه البخاری فی الاعتصام 7357، باب: الأحكام التي تعرف بالدلائل، عن محمد بن عقیبة، عن الفضیل بن سلیمان، به. وهو بمعنى ما قبله. وقوله: فرصة ممسكة أي طيبت بالمسك أو لغيره من الطيب، فتبع بها المرأة أثر الدم ليقطع عنها رائحة الأذى.

وضو کرو اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو۔ اس نے عرض کی: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کرو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کا پتہ چل گیا تھا۔ اس لئے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے طریقہ بتایا۔



بَابُ قَدْرِ مَاءِ الْغُسْلِ

باب 6: غسل کے پانی کی مقدار کا بیان

ذِكْرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ إِذَا كَانَ جُنْبًا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تھے تو آپ کس چیز (یعنی کون سے برتن) سے غسل کرتے تھے

1201 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِيَاءٍ، وَهُوَ الْفَرْقُ مِنَ الْجَنَابَةِ. 5: 8

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جو

”فرق“ تھا۔ آپ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ

پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کیا کرتے تھے

1202 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ،

1201 - إسنادہ صحیح، علی شرطہما، وأخرجه أبو داؤد 238 فی الطہارۃ، عن عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی، عن مالک، بہ،

وہو فی الموطأ 1/44 فی الطہارۃ: باب العمل فی غسل الجنابة، ومن طریق مالک أخرجه مسلم 319 40 فی الحيض: باب القدر

المستحب من الماء فی غسل الجنابة. وأخرجه الشافعی 1/20، وابن أبي شيبة 1/65 عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، بہ، ومن

طريق الشافعی أخرجه البيهقي فی المعرفة 1/442، وأخرجه الطيالسي 1/42، ومسلم 319 41 من طرق عن الزهري، بہ، برقم

1108 و 1192 و 1193 و 1194 و 1195 من طرق متعددة، فانظر استيفاء تخريجه ثمت.

(متن حدیث): أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتَ الْمُبْدِرِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ إِيَّائِهِ وَوَاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ. 4:1

✽✽ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابُو بَكْرٍ جَوْمَنْدَرِ بْنِ زَبِيرِ بْنِ أَبِي هَلِيَةَ هِيَ - وَهِيَ بَيَانُ كَرْتِي هِيَ: سِيدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَبَايَا كِه وَهِيَ اَوْرَنْبِي اَكْرَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيكِي هِيَ بَرْتَن مِيں سَهْ غَسْلُ كِيَا كَرْتِي تَهْ جَس مِيں تِيں مَدَكِه قَرِيْب پَانِي اَجَاتَا تَهَا -

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ لِلَاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ لَيْسَ بِقَدْرِ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ فِيمَا هُوَ أَوْلُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے غسل جنابت کے لئے جس مقدار کا تذکرہ کیا ہے یہ کوئی ایسی مقدار نہیں ہے جس سے کم یا زیادہ مقدار میں (پانی استعمال کرنا) جائز نہ ہو

1203- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوَكٍ، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيٍّ. 5:8

قَالَ أَبُو حَيْثَمَةَ: الْمَكْوَكُ: الْمَد.

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ”مکوک“ کے ذریعے وضو کر لیتے تھے پانچ

”مکوک“ (پانی) غسل کر لیتے تھے۔

ابو خیر ساء نامی راوی بیان کرتے ہیں: یا ”مکوک“ سے مراد ”مد“ ہے۔

1202- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم وأخرجه في صحيحه 44 321 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في

غسل الجنابة.

1203- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وأخرجه مسلم 50 325 في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في

غسل الجنابة، من طریق محمد بن المثنی، عن عبد الرحمن بن مہدی، به. و سیورده المؤلف بعده من طریق بندار عن عبد الرحمن بن مہدی، به. وأخرجه أحمد 2/113 و 116 و 259 و 282 و 290، والنسائی 1/57، 58، و 127 في الطهارة، و 1/179 في المياه، والدارمی 1/175 في الوضوء: باب كم يكفي في الوضوء من الماء، من طرق عن شعبة، به. وذكر رواية شعبة هذه أبو داود بعد الحديث رقم 95. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/65، ومسلم 51 325 من طريق مسعر عن ابن جبر، عن أنس، ولفظه: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد، ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْقَدْرَ مِنَ الْمَاءِ لِلَاغْتِسَالِ لَيْسَ بِقَدْرٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهِ
 اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، غسل کے لئے پانی کی مقدار یہ کوئی ایسی مقدار
 نہیں ہے، جس میں کمی و بیشی جائز نہ ہو

1204 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، قَالَ:
 (مُتْنٌ حَدِيثٌ): سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّأُ بِمَكْوَكٍ
 وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَائِ. 4:1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ”مکوک“ (پانی) کے ذریعے وضو
 کر لیتے تھے پانچ ”مکوک“ (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔



7- بَابُ أَحْكَامِ الْجُنُبِ

باب 7: جنبی کے احکام کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الدَّارِ الَّتِي فِيهَا الْجُنُبُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں جنبی موجود ہو

1205- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو يَحْدُثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نُجَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَلِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا

فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

✽✽ عبد اللہ بن نجی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص موجود ہو۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الطَّوَّافِ عَلَى نِسَائِهِ أَوْ جَوَارِيهِ بِالْغُسْلِ الْوَاحِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی تمام بیویوں یا کنیزوں کے ساتھ (صحبت

کرنے کے بعد) ایک ہی مرتبہ غسل کرے

1206- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

1205- عبد اللہ بن نجی، صدوق، و باقی رجالہ ثقات علی شرط الشیخین. وأخرجه أحمد 1/83 و 104 و 139 و 150،

و أبو داود (127) و (4152)، و النسائی 1/141 و 7/185، و ابن ماجه (3650)، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد، و صححه

الحاکم 1/171، و وافقه الذہبی مع أنه قال فی المیزان: نجی الحضرمی لا یدری من هو. ! و أخرجه الدارمی 2/284، من طریق

السحارث العکلی. و أخرجه أحمد 1/80 و 107 و 150 من طریقین عن عبد اللہ بن نجی، عن علی. و اصل الحدیث فی الصحیحین

دون ذکر الجنب من حدیث أبی طلحة. انظر شرح السنة (3212).

(متن حدیث): عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ

بُغْسِلَ وَاحِدًا

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا (بلکہ کئی مرتبہ ایسا کیا ہے)

1207- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

حُمَيْدٍ

(متن حدیث): عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى جَمِيعِ نِسَائِهِ

فِي لَيْلَةٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا .

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے پھر آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

1206- إسناده صحيح على شرط البخارى . إسماعيل : هو ابن إبراهيم بن مقسم الأسدی المعروف بابن علية وهو أمه . وأخرجه أبو داؤد (218) في الطهارة: باب في الجنب يعود، عن مسدد بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، والنسائي 1/143 في الطهارة: باب إتيان النساء قبل إحداث الغسل، عن إسحاق بن إبراهيم، ويعقوب بن إبراهيم، والبيهقي في السنن 1/204، وأبو عوانة 1/280، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح الزعفراني، أربعتهم، عن إسماعيل بن علية، به . وسورده المؤلف بعده برقم (1207) من طريق هشيم، عن حميد، به . وبرقم (1208) و (1209) من طريقين عن قتادة، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/160 و185 و252، والطحاوي 1/129 والدارمي 1/192 و193 من طريق حمادة بن سلمة، عن ثابت، عن أنس . وصححه ابن خزيمة (229) من طريق معمر، عن ثابت، عن أنس . وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريقين عن عيسى بن يونس، عن صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، عن أنس . وأخرجه الطبراني في الصغير 1/246 من طريق مصعب بن المقدام، عن سفيان الثوري، عن معمر، عن الزهري، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/229 عن حسن بن موسى، عن أبي هلال، عن مطر الوراق، عن أنس . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

ذَكَرُ عَدَدَ النِّسَاءِ اللَّاتِي كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی تعداد کا تذکرہ جن کے پاس تشریف
لے جانے کے بعد آپ ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے

1208- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِنُ خُرَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي سَاعَةٍ
مِنَ اللَّيْلِ أَوْ النَّهَارِ وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَقُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ
ثَلَاثِينَ .

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں رات یا
دن میں کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان ازواج کی تعداد گیارہ
تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی
تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا، ہم لوگ تو یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ آپ کو تیس (30) مردوں جتنی قوت دی گئی ہے۔

ذَكَرُ خَبَرَ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

1208- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن هشيمًا مدلس وقد عنعن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/147، وأحمد 3/99،
والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم
(231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن خزيمة في
صحيحه (230)، وأخرجه أحمد 3/185 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما جاء في
الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد، عن محمد بن بشار، عن أبي أحمد الزبيري، عن سفيان، والنسائي 1/143، 144 عن محمد
بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلًا واحدًا من
طريق عبد الرحمن بن مهدي وأبي أحمد الزبيري عن سفيان، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من طريق أبي نعيم وقيصة
بن عقبة، عن سفيان، ثلاثهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده بعده من طريق سعيد بن
أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره.

(اور وہ اس بات کا قائل ہوا) کہ یہ روایت ہشام دستوائی کی نقل کردہ اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

1209- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ قَالَ عَبَّاسُ

بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ

(متن حدیث): عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ

الْوَّاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي خَبَرِ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ وَهَنَّ أَحَدَى

عَشْرَةَ نِسْوَةٍ وَفِي خَبَرِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ أَمَّا خَبَرُ هِشَامٍ فَإِنَّ أَنَسًا حَكَى ذَلِكَ الْفِعْلَ مِنْهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ حَيْثُ كَانَتْ تَحْتَهُ أَحَدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً وَخَبَرُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

إِنَّمَا حَكَاةَ أَنَسٍ فِي آخِرِ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَانَتْ تَحْتَهُ تِسْعَ نِسْوَةٍ لِأَنَّ هَذَا الْفِعْلَ

كَانَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَارًا كَثِيرَةً لَا مَرَّةً وَاحِدَةً .

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج

کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی 9 ازواج تھیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ”ان ازواج کی

تعداد گیارہ تھی“۔ جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے اس وقت آپ کی نو ازواج

تھیں۔

1209- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخاري (268) في الغسل: باب إذا جامع ثم عاد ومن دار على نساءه في

غسل واحد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة (270). وأخرجه ابن خزيمة في

صحيحه برقم (231) عن محمد بن منصور الجواز المكي، عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الرزاق (1061) ومن طريقه ابن

خزيمة في صحيحه (230)، وأخرجه أحمد 3/185 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، والترمذي (140) في الطهارة: باب ما

جاء في الرجل يطوف على نساءه بغسل واحد، والنسائي 1/143، 144 عن محمد بن عبيد، عن عبد الله بن المبارك، وابن ماجه

(588) في الطهارة وسننها: باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نساءه غسلًا واحدًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129 من

طريق أبي نعيم وقيصة بن عقبة، عن سفيان، ثلاثتهم (عبد الرزاق وسفيان وعبد الله بن المبارك) عن معمر، عن قتادة، به. وسيورده

بعده من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به، فانظره. إسناده صحيح على شرطهما، سعيد هو ابن أبي عروبة، وأخرجه

البخاري (284) في الغسل: باب الجنب يخرج ويمشى في السوق وغيره، و (5215) في النكاح: باب من طاف على نساءه في

غسل واحد، عن عبد الأعلى بن حماد، و (5068) باب كثرة النساء، عن مسدد، والنسائي 6/53، 54 في النكاح: باب ذكر أمر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَأَزْوَاجِهِ، عن إسماعيل بن مسعود، ثلاثتهم عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد. وأخرجه

أحمد 3/166 عن عبد العزيز بن عبد الصمد العمي، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ”ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی“ جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ”اس وقت ان ازواج کی تعداد نو تھی“ جہاں تک ہشام کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر اس زمانے کے حساب سے کیا ہے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت آپ کی گیارہ ازواج تھیں جبکہ سعید نے قتادہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس زمانے کا ذکر کیا ہے جو مدینہ منورہ میں آپ کا آخری زمانہ ہے۔ جب آپ کی نو ازواج تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک مرتبہ کیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ مَعَاوِدَةَ أَهْلِهِ

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو اسے وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1210- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مَرْجَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص عورت کو چھو لے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کر لے) اور پھر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہے تو اسے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1211- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجِيُّ بِمَرَوْ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ هَاشِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ

1210- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، وأبو المتوكّل: هو علي بن داود الناجي. وأخرجه

الطيالسي 1/61، وابن أبي شيبة 1/79، وأحمد 3/28، ومسلم (308) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، وأبو داود (220) في

الطهارة: باب الوضوء لمن أراد أن يعود، والترمذي (141) في الطهارة: باب ما جاء في الجنب إذا أراد أن يعود توضأ، والنسائي

1/142 في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد أن يعود، وابن ماجه (587) في الطهارة: باب في الجنب إذا أراد العود توضأ، وأبو

عوانة 1/280، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/129، والبيهقي في السنن 1/204، والبعث في شرح السنة (271)، من طرق

عن عاصم بن سليمان الأحول، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (219) و (220) و (221). وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَإِنَّهُ أَنْشَطُ لِلْعُودِ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: تَفْرَدَ بِهَذَا اللَّفْظَةِ الْأَخِيرَةَ مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ .

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہے تو اسے پہلے وضو کر لینا چاہئے۔ اس طرح دوبارہ کرنے میں زیادہ لذت ہوگی۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان آخری الفاظ کو نقل کرنے میں مسلم بن ابراہیم نامی راوی منفرد ہے۔)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ الْإِغْتِسَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب غسل کرنے سے پہلے

سونا چاہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

1212- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَالْحَوْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ:

(متن حدیث): أَنْ عَمَرَ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَكَيْفَ

أَصْنَعُ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ .

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: (بعض اوقات) مجھے رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر پھر وضو کر کے سو جاؤ۔

1213- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ

(متن حدیث): ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصَيِّبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

1211- إسناده صحيح؛ جعفر بن هاشم العسكري، حدث عنه جماعة، ووثقه الخطيب في تاريخه 7/183، وباقي رجال

الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (221)، عن أبي يحيى محمد بن عبد الرحيم البزاز، والحاكم في

المستدرک 1/152، والبيهقي في السنن 1/204، والبقوي في شرح السنة (271) من طريق علي بن عبد العزيز، كلاهما عن مسلم

بن إبراهيم بهذا الإسناد.

فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمَ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ أَمْرًا نَذْبًا وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ مِنْ إِبَاحَةٍ وَكَانَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِأَنَّ الْأَمْرَ بَغْسَلِ الذِّكْرِ إِنَّمَا أَمْرٌ لِأَنَّ الْمَرْءَ قَلَّمَا يَطَأُ إِلَّا وَيَلَاقِي ذَكَرَهُ شَيْئًا نَجِسًا فَإِنَّ تَعَرَّى عَنْ هَذَا فَلَا يَكَادُ يَخْلُو مِنَ الْبَوْلِ قَبْلَ الْإِغْتِسَالِ فَمِنْ أَجْلِ مَلَاقَةِ النِّجَاسَةِ لِلذِّكْرِ أَمْرٌ بَغْسَلِهِ لَا أَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ لِأَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَصَلِّي فِيهِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرو شرم گاہ کو دھولو اور پھر سو جاؤ۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم وضو کرو اور اپنی شرمگاہ کو دھولو“۔ یہ حکم استحباب کے طور پر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”پھر تم سو جاؤ“ یہ مباح قرار دینے کیلئے حکم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ”تم اپنی شرمگاہ کو دھولو“ میں اس بات کی دلیل موجود نہیں ہے کہ منی نجس ہوتی ہے کیونکہ شرمگاہ کو دھونے کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ آدمی جب صحبت کرتا ہے تو اس کی شرمگاہ پر کوئی نجس چیز لگ جاتی ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو غسل کرنے سے پہلے عام طور پر آدمی کو پیشاب کرنا پڑتا ہے تو اس نجاست کے لگنے کی وجہ سے بھی شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ منی نجس ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسے کھریج دیا کرتی تھیں اور نبی اکرم

1212- إسنادہ صحيح على شرطهما، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والحوضي: هو محفص بن عمر بن الحارث. وأخرجه أبو داود الطيالسي 1/62 ومن طريقه أبو عوانة 1/278، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الله بن أحمد 2/46 وجادة عن أبيه، عن يزيد، وابن خزيمة في صحيحه (214) عن أبي موسى محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/2278 من طريق بدل بن المحبر، وبشر بن عمر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127 عن ابن مرزوق، عن وهب بن جرير، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وسورده المؤلف بعده برقم (1213) من طريق مالك، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1214) من طريق إسماعيل بن جعفر، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1216) من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1215) من طريق كليب بن سفيان، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق الأوزاعي، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، به. دون قوله: اغسل ذكرك 1. إسناده صحيح على شرطهما، القعبي: هو عبد الله بن مسلمة القعبي الحارثي، ثقة عابد، أخرجه حديثه الشيخان، وكان ابن معين وابن المديني لا يقدمان عليه في الموطأ أحداً، والحديث في الموطأ بروايته ص 58 (طبعة عبد الحفيظ منصور)، وعن القعبي بهذا الإسناد أخرجه أبو داود (221) في الطهارة: باب في الجنب ينام، وهو في الموطأ 1/47 برواية يحيى بن يحيى المصمودي. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخاري (290) في الفسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، ومسلم (306) (25) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/140 في الطهارة: باب وضوء الجنب وغسل ذكره إذا أراد أن ينام، والطحاوي 1/127، والبيهقي في السنن 1/199، والبقاعي في شرح السنن (263).

صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

ذَكَرُوا الْإِبَاحَةَ لِلْجُنْبِ تَرَكَ الْإِغْتِسَالَ عِنْدَ إِرَادَةِ النَّوْمِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ وَالْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ
جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سونے سے پہلے غسل نہ کرے

جبکہ وہ شرم گاہ کو دھو لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے

1214- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصَيِّئُهُ

الْجَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيَغْسِلَ ذَكَرَهُ ثُمَّ يَنَامُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ وضو کریں اور اپنی شرم گاہ کو دھولیں اور پھر سو جائیں۔

ذَكَرُوا الْإِبَاحَةَ لِلْجُنْبِ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ جَنَابَتِهِ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ النَّوْمِ

جنبی شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ غسل جنابت کرنے سے پہلے سو جائے جب

کہ وہ سونے سے پہلے وضو کر لے

1215- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا كَيْتُ بْنُ سَعْدٍ

1214- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طریق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم

(1216) من طریق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما.

1215- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم وتقدم برقم (1212) من طریق شعبة، عن عبد الله بن دينار، به، وسيرد برقم

(1216) من طریق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به، فانظر تخريجه فيهما. إسنادہ صحیح علی شرطهما، وأخرجه البخاری (287)

فی الغسل: باب نوم الجنب، عن قتيبة، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاری أخرجه البغوی فی شرح السنة (264)

. وأخرجه عبد الرزاق (1074)، ومن طريقه أبو عوانة 1/277، وأخرجه - أبي شيبة 1/61 عن معتمر بن سليمان، وأحمد 2/17،

ومسلم (306) (23) فی الحیض: باب جواز نوم الجنب، والترمذی (120) فی الطهارة: باب ما جاء فی الوضوء للجنب إذا أراد أن

ینام، والنسائی 1/139 فی الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ینام، من طریق یحیی بن سعید، وابن ماجه (585) فی الطهارة:

باب من قال لا ینام الجنب حتی یتوضأ وضوءه للصلاة، من طریق عبد الأعلى، والبیهقی فی السنن 1/200، وأبو عوانة 1/277

و279 من طریق محمد بن عبید، خمستهم عن عبید الله بن عمر، عن نافع، به. وتحرف اسم عبید الله بن عمر فی مطبوع مصنف

عبد الرزاق إلى عبد الله بن عمر. ولم یرد فی رواية البیهقی تسمية عمر فی السؤال. وأخرجه البخاری (289)

عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ قَدْ أَحَدْنَا وَهُوَ جُنْبٌ فَقَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جب وہ وضو کر لے (تو سو سکتا ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْوُضُوءَ لِلْجُنْبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ لَيْسَ بِأَمْرِ فَرَضٍ لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنبی شخص جب سونے لگے تو اسے وضو کرنے کا حکم دینا فرض حکم نہیں

ہے کہ اس کے علاوہ (یعنی وضو کئے بغیر سونا) جائز ہی نہ ہو

1216 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ فَقَالَ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ إِنْ

شَاءَ اللَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں اگر وہ چاہے تو وضو کر کے (سو) جائے۔

(بقیہ تخریج 1215) فی الغسل: باب الجنب يتوضأ ثم ينام، عن موسى بن إسماعيل، عن جويرية، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (1077)، ومن طريقه مسلم (306) (24)، وأبو عوانة 1/277، والبيهقي في السنن 1/201، عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127، من طريق ابن عون، كلاهما عن نافع، به. وأخرجه أبو عوانة 1/277 من طريق حجاج، عن ابن جريج، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (1075) عن معمر، عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 1/16، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127 من طريق محمد بن إسحاق، من نافع، به، ولفظه: ليتوضأ وضوءه للصلاة ثم ليتم.

1216 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (211). وأخرجه أحمد 1/24-25، والحميدي

(657) عن سفيان، بهذا الإسناد، ولفظ أحمد يتوضأ وينام إن شاء وقال سفيان مرة: ليتوضأ وليتم ولفظ الحميدي نعم إذا توضأ،

ويطعم إن شاء. وأخرجه الدارمي 1/193، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/127، وابن خزيمة (121) من طرق عن سفيان، به.

وانظر التعليق رقم (1) من الصفحة 15.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ بَعْدَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے وضو کی طرح

وضو کرنے کے بعد جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے

1217- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ

وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا

تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا كَانَ جُنْبًا وَأَرَادَ النَّوْمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ جنبی ہو اور سونے کا ارادہ کرے تو

پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور پھر سو جائے

1217- إسناده صحيح. ابن قتيبة: هو محمد بن الحسن، ويزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب

الرملي، ثقة عابد، أخرج له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال الإسناد رجال الشيخين. وأخرجه البيهقي في السنن 1/203 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (305) في الحيض: باب جواز نوم الجنب، والنسائي 1/139 في الطهارة: باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام، وابن ماجه (584) في الطهارة: باب لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوءه للصلاة، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/126، والبيهقي في السنن 1/200، والبغوي في شرح السنة (265)، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/60، وأبو داود (222) في الطهارة: باب الجنب يأكل، وابن خزيمة في صحيحه برقم (213)، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (1073) عن ابن جريج، وأبو عوانة 1/277 من طريق ابن أخى الزهري، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي 1/62، وابن أبي شيبة 1/61، والبخاري (286) في الغسل: باب كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل، والطحاوي 1/126، وطريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به. وأخرجه البخاري (288) باب الجنب يتوضأ ثم ينام، من طريق أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه الطيالسي 1/61، ومن طريقه البيهقي 1/202، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/61، ومن طريقه مسلم (305) (22)، والبيهقي في السنن 1/203، وأخرجه أبو داود (224) باب من قال: يتوضأ الجنب، والنسائي 1/138 باب وضوء الجنب إذا أراد أن يأكل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/125، وأبو عوانة 1/278، وابن خزيمة في صحيحه برقم (215)، من طريق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وسورده بعده (1218) من طريق يونس، عن الزهري، به، ويخرج عنده فانظره.

1218- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوَلَابِيُّ مُنْذُ ثَمَانِينَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،
(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ لَمْ يَنَمْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَأَكَلَ.

1218: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے۔ تو آپ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وضو نہیں کر لیتے تھے اور جب آپ (جنابت کی حالت) میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ دھو کر کھاتے تھے۔



1218- إسناده صحيح على شرطهما وهو في مسند أبي يعلى (4595). وأخرجه أبو داود (223) في الطهارة: باب الجنب يأكل، عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن. 1/203 وأخرجه البيهقي 1/203 أيضاً من طريق إبراهيم الحربي، عن محمد بن الصباح، به. وأخرجه عبد الرزاق (1073) و (1085)، وابن أبي شيبة 1/60، والنسائي 1/139 باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب، والدارقطني 1/126 باب الجنب إذا أراد أن ينام أو يأكل أو يشرب كيف يصنع، والبعوي في شرح السنة (266) من طريق عبد الله بن مبارك، به. وأخرجه الدارقطني 1/125 و 126، وأبو عوانة 1/277، والطحاوي 1/126، والبيهقي 1/200، والبعوي (265) من طرق عن يونس بن يزيد، به. وتقدم قبله من طريق الليث، عن الزهري، به، فانظره.

8- بَابُ غَسْلِ الْجُمُعَةِ

باب 8: جمعہ کے لئے غسل کرنا

1219- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِن أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلٌ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک بار غسل کرنا لازم ہے اور یہ جمعہ کا دن ہے۔“

1220- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فِصَالَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ رَاحَ الْغُسْلُ. (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ إِيْتَانُ الْجُمُعَةِ فَرَضَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالْعِلَّةُ فِيهِ أَنَّ الْإِحْتِلَامَ بَلُوغُ فَمْتَى بَلَغَ الصَّبِيُّ وَأَدْرَكَ بَانَ يَأْتِي عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً كَانَ بِالْغَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا

1219- رجالہ ثقات، إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعنه. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/93، ومن طريقه الطحاوي 1/116، عن أبي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 1/95 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ، وَأَحْمَدُ 3/304، وَالنَّسَائِيُّ 3/93 فِي الْجُمُعَةِ: بَابُ إِجَابَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، عَنْ بَشْرِ بْنِ الْمَفْضَلِ، وَالطَّحَاوِيُّ 1/116 مِنْ طَرِيقِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، ثَلَاثَتُهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (5296) عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

1220- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح. وأخرجه أبو داود (342) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (721) عن محمد بن علي بن حمزة، الطحاوي 1/116 عن روح بن الفرّج، كلاهما عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/89 في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، ولفظه: رواح الجمعة واجب على كل محتلم، وابن الجارود في المنتقى (287)، وابن خزيمة في صحيحه (1721)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، والطبراني في الكبير 23/195، والبيهقي في السنن 3/172 و187: من طرق عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد. وقد بلغ الطفل دون أن يحتلم ويكون مخاطبًا بالاستئذان كما يكون مخاطبًا عند الاحتلام به.

وَنَظِيرُهُ هَذَا قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا: (وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) (النور: 59) فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ بِالْإِسْتِئْذَانِ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ إِذْ الْحُلُمُ بُلُوغٌ، وَقَدْ يَبْلُغُ الطِّفْلُ دُونَ أَنْ يَحْتَلِمَ، وَيَكُونُ مُخَاطَبًا بِالْإِسْتِئْذَانِ كَمَا يَكُونُ مُخَاطَبًا عِنْدَ الْإِحْتِلَامِ بِهِ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر بالغ شخص کو جمعہ کے لئے جانا لازم ہے اور جو شخص (جمعہ ادا کرنے کے لئے) جائے اس پر غسل کرنا لازم ہے۔“ (امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کے لئے آنا فرض ہے اس میں علت یہ ہے کہ احتلام ہونا بالغ ہونے کا نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جائے یا عمر کے اعتبار سے پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ بالغ شمار ہوگا۔ اگرچہ اسے احتلام نہ ہو اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ اجازت طلب کریں گے جس طرح ان لوگوں نے اجازت لی جن کا ذکر پہلے ہوا ہے۔“

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم اس شخص کو دیا ہے جو بالغ ہو جاتا ہے کیونکہ یہاں لفظ حلم سے مراد بالغ ہونا ہے اور بعض اوقات بچہ احتلام کے بغیر بالغ ہو جاتا ہے اور وہ اجازت لینے کے حکم کا مخاطب بن جاتا ہے جس طرح کا احتلام کے ہمراہ اس حکم کا مخاطب بنتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْإِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ مِنْ فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا اسلام کے فطری احکام میں سے ایک ہے

1221 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. (متن حدیث): عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِطْرَةَ الْإِسْلَامِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالِاسْتِئْذَانُ وَآخُذُ الشَّرَابِ وَأَعْفَاءُ اللَّحْيِ فَإِنَّ الْمَجُوسَ تَعْفَى شَوَارِبَهَا وَتُحْفَى لِحَاهَا فَخَالَفُوهُمْ حَدُوا شَوَارِبَكُمْ وَأَعْفُوا لِحَاكُمْ.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اسلام کے فطری احکام میں جمعہ کے دن غسل کرنا مسواک کرنا مونچھیں چھوٹی رکھنا داڑھی بڑی رکھنا شامل ہے کیونکہ مجوسی اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی چھوٹی رکھتے ہیں تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو تم لوگ اپنی مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی بڑھاؤ۔“

ذِكْرُ تَطْهِيرِ الْمُغْتَسِلِ لِلْجُمُعَةِ مِنْ ذُنُوبِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخَرَى

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے لئے غسل کر نیوالے شخص کے اگلے جمعے تک کے گناہ پاک ہو جاتے ہیں

1222- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَبُو يَعْلَى بِالْأَبْلَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا

هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِجَاءِ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ بَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو قَتَادَةَ وَأَنَا اغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اغْسَلْكَ هَذَا مِنْ جَنَابَةِ قُلْتُمْ نَعَمْ قَالَ

أَعَدُّ غَسْلًا آخَرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا إِلَى

الْجُمُعَةِ الْآخَرَى.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخَرَى يُرِيدُ بِهِ

مِنَ الذُّنُوبِ لَنْ مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ بِشَرِّ أَنْطَهَا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى.

عبداللہ بن ابوقادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقادہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے جمعہ کے دن غسل کیا تو

انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ غسل جنابت کیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو کیونکہ میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے وہ آئندہ جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ”وہ شخص اگلے جمعے تک پاک رہتا ہے“ اس سے

آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ گناہوں سے پاک رہتا ہے کیونکہ جو شخص شرائط کے ہمراہ جمعے کی نماز میں شریک ہوتا ہے۔ اس کی اس جمعے

اور اگلے جمعے کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْإِغْتِسَالُ لِلْجُمُعَةِ إِذَا قَصَدَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ جمعہ کے لئے جانے لگے تو اس وقت

جمعہ کے لئے غسل کرے

1223- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

1222- إسنادہ قوی، ہارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى التفات 9/237، وقال الحاكم: بصرى ثقة،

وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبى. وقال أبو حاتم: لين. وباقى رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو فى صحيح ابن

خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهد الإسناد. وأخرجه البيهقى 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم،

(متن حدیث): أنه سمع بن عمر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا جئتم الجمعة

فاغتسلوا.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو غسل کر لو۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ آتَاهَا مَعَ إِسْقَاطِهَا عَنْ مَنْ لَمْ يَأْتِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نماز جمعہ پڑھنے کے

لئے جاتا ہے جو شخص نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتا اس سے یہ حکم ساقط ہے

1224- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بِعَسْكَرِ مَكْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

1223- إسناده قوى، هارون بن مسلم روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى الثقات 9/237، وقال الحاكم: بصرى ثقة،
وصحح حديثه هذا 1/282، ووافقه الذهبى. وقال أبو حاتم: لين. وباقى رجال الإسناد على شرط الصحيح، وهو فى صحيح ابن
خزيمة (1760) عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقى 1/299 من طريق سريج بن يونس، عن هارون بن مسلم،
به. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدى (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن مسلم،
كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه ابن عمر: الشافعى
1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291)، والحميدى (608)، والطيالسى 1/142، 143، وأحمد 2/9 و 37، والبخارى (894)
فى الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم
(844) فى الجمعة، والترمذى (492) فى الصلاة: باب ما جاء فى الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283)، وابن خزيمة
(1749)، والطحاوى 1/115، والبيهقى فى السنن 1/293 و 3/188، وأخرجه الطيالسى 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93
عن شريك وأبى الأحوص، وأحمد 2/53 و 57 من طريق سفيان، والطحاوى 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبى إسحاق، عن
يحيى بن وثاب، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوى 1/115 من طريق اسراييل، عن أبى إسحاق، عن يحيى بن وثاب
ونافع، عن ابن عمر. وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، وبأبى تخريجه من طريقه عنده.

1224- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الحميدى (609) عن سفيان، وأحمد 2/75 عن عفان، عن عبد العزيز بن
مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن أبيه ابن عمر: الشافعى
1/154، وعبد الرزاق (5290) و (5291)، والحميدى (608)، والطيالسى 1/142، 143، وأحمد 2/9 و 37، والبخارى (894)
فى الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، و (919) باب الخطبة على المنبر، ومسلم
(844) فى الجمعة، والترمذى (492) فى الصلاة: باب ما جاء فى الاغتسال يوم الجمعة، وابن الجارود (283)، وابن خزيمة
(1749)، والطحاوى 1/115، والبيهقى فى السنن 1/293 و 3/188، وأخرجه الطيالسى 1/143 عن شعبة، وابن أبي شيبة 1/93
عن شريك وأبى الأحوص، وأحمد 2/53 و 57 من طريق سفيان، والطحاوى 1/115 من طريق شعبة، كلهم عن أبى إسحاق، عن
يحيى بن وثاب، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/115، والطحاوى 1/115، من طريق اسراييل، عن أبى إسحاق، عن يحيى بن وثاب

ابراہیم قال حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْكَاهِلِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ
(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أتى الجمعة فليغتسل.
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے۔“

ذِكْرُ اِيْقَاعِ اسْمِ الرَّوَّاحِ عَلَي التَّبْكِيْرِ

اس بات کا تذکرہ یہ یہاں ”جانے“ کا لفظ ”جلدی جانے“ کے لئے استعمال ہوا ہے

1225- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُقْبِرِيُّ الْخَطِيبُ بِوَأَسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو ويحيى بن سعيد الأنصاري عن نافع عن ابن عمر قال:
(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فليغتسل.
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے۔“

(بقیہ تخریج 1224) ونافع، عن ابن عمر. وأورده المؤلف بعده من طريق نافع عن ابن عمر، وأبى تخریجہ من طریقہ عندہ. یحیی بن
کثیر الکاهلی، ذکرہ المؤلف فی الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شیخ، وقال النسائی: ضعیف، وقد تابعه علیہ مالک، وباقی رجال
الإسناد علی شرك الصحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64،
والبخاری (877) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائی 3/93 في الجمعة: باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، والدارمی
1/361، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/115، والبيهقی فی السنن 1/293، وأخرجه من طرق عن نافع، به: الحمیدی (610)،
وابن أبي شيبه 2/93 و95 و96، وأحمد 2/3 و41 و42 و48 و55 و75 و77 و78 و101 و105 و141 و245، ومسلم (844) فی
الجمعة، وابن ماجه (1088) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والطحاوی 1/115، والطبرانی (13392)،
والبيهقی فی السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751). وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.
1225- یحیی بن کثیر الکاهلی، ذکرہ المؤلف فی الثقات 5/527، وقال أبو حاتم: شیخ، وقال النسائی: ضعیف، وقد تابعه
علیه مالک، وباقی رجال الإسناد علی شرك الصحيح. وأخرجه مالك في الموطأ 1/102 عن نافع بهذا الإسناد، ومن طريق مالك
أخرجه أحمد 2/64، والبخاری (877) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائی 3/93 في الجمعة: باب الأمر بالغسل
يوم الجمعة، والدارمی 1/361، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/115، والبيهقی فی السنن 1/293، وأخرجه من طرق عن نافع،
به: الحمیدی (610)، وابن أبي شيبه 2/93 و95 و96، وأحمد 2/3 و41 و42 و48 و55 و75 و77 و78 و101 و105 و141 و245، ومسلم (844) فی
الجمعة، وابن ماجه (1088) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والطحاوی 1/115، والطبرانی (13392)،
والبيهقی فی السنن 1/297، وابن خزيمة (1750) و (1751). وتقدم قبله من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر. فانظره.

ذِكْرُ الْأَسْتِحْبَابِ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَغْتَسِلْنَ لِلْجُمُعَةِ إِذَا أَرَدْنَا شُهُودَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ خواتین کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ نماز جمعہ میں شریک ہونے کا ارادہ کریں تو وہ جمعہ کے لئے غسل کریں

1226- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ آتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مردوں اور خواتین میں جو جمعہ کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے۔“

ذِكْرُ لَفْظَةِ أَوْ هَمَّتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنْ غُسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَضٌ لَا يَجُوزُ تَرَكُهُ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جمعہ کے دن

غسل کرنا ایسا فرض ہے کہ اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1227- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُشْتَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَمْرِو الْقَوَائِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ

(متن حدیث): عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ

حَالٍ مِنَ الرِّجَالِ وَعَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ النِّسَاءِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر اور خواتین میں سے ہر بالغ عورت پر لازم ہے۔“

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانِ إِلَيْهِ بَعْضُ أُمَّتِنَا فَرَعَمَ أَنْ غُسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہمارے بعض ائمہ اس بات کے قائل ہوئے کہ جمعہ

کے دن غسل کرنا واجب ہے

1228- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔“

ذَكَرُوا وَصِفَ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ وَالْإِغْتِسَالِ لَهَا لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَشْهَدَهَا

جو شخص جمعے میں شریک ہونے کا ارادہ کرے اس کے جمعہ کے لئے غسل کرنے اور اس کے لئے

اغتسال کے طریقے کا تذکرہ

1229- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ يَوْمِ الْجَنَابَةِ.

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ (یہ غسل) غسل جنابت کی مانند ہے۔“

ذَكَرُ الْخَبَرَ الدَّالَّ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْإِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ فِي الْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلَ

إِنَّمَا هُوَ أَمْرٌ نَذْبٌ وَإِرْشَادٌ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جمعہ کیلئے غسل کرنے کا تذکرہ جن روایات میں

1228- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/102، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/154، وأحمد 3/60

والبخاري (879) في الجمعة: باب غسل الجمعة، و (895) باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم،

ومسلم (846) في الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، وأبو داود (341) في الطهارة: باب في الغسل يوم

الجمعة، والنسائي 3/93 في الجمعة: باب إيجاب الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361، والطحاوي في شرح معاني الآثار

1/116، والبيهقي في السنن 1/294 و3/188، وابن خزيمة في صحيحه (1742). وأخرجه الشافعي 1/154، وعبد الرزاق

(5307)، والحميدي (736)، وابن أبي شيبة 2/92، والبخاري (858) في الأذان: باب وضوء الصبيان، و (2665) في

الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، وابن ماجه (1089) في الإقامة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والدارمي 1/361،

والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/116، وابن الجارود (284)، وابن خزيمة (1742) من طريق سفيان بن عيينة، عن صفوان بن

سليم، به. وأخرجه ابن خزيمة (1742) أيضاً من طريق أبي علقمة الفروي، عن صفوان بن سليم، به. وسيرد برقم (1233) من طريق

عبد الرحمن بن أبي سعيد، عن أبيه أبي سعيد، ويأتي تخريجه هناك.

1229- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

منقول ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ نذیب اور ارشاد کے طور پر ہے اور اس کی ایک متعین علت ہے
1230- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِن

وہب قال أخبرنا يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قَالَ إِنِّي شِغْلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ الْبَدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوَضُوءُ أَيضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ صَحِيحٌ عَلَى نَفْيِ إِجْبَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ يَشْهَدُهَا لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَخْطُبُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ عُمَمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ مَا زَادَ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَأْمُرْهُ عُمَرُ وَلَا أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالرُّجُوعِ وَالْإِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ ثُمَّ الْعُودِ إِلَيْهَا فَفِي إِجْمَاعِهِمْ عَلَى مَا وَصَفْنَا آيِنَ الْبَيَانَ بِأَنَّ الْأَمْرَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ أَمْرٌ نَذْبٍ لَا حَتْمٍ.

1230: سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی

1230- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه (845) عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 3/189 من طريق حرملة بن يحيى، به. وهو في الموطأ 1/101 عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله: أنه دخل... قال أبو عمر في التمهيد 10/68-69: هكذا رواه أكثر رواة الموطأ عن مالك مرسلاً، عن ابن شهاب، عن سالم، لم يقولوا: عن أبيه، ووصله عن مالك روح بن عبادة، وجويرية بن أسماء، وإبراهيم بن طهمان، وعثمان بن الحكم الجذامي، وأبو عاصم النبيل الضحاك بن مخلد، وعبد الوهاب بن عطاء، ويحيى بن مالك بن أنس، وعبد الرحمن بن مهدي، والوليد بن مسلم، وعبد العزيز بن عمران، ومحمد بن عمر الواقدي، وإسحاق بن إبراهيم الحنيني، والقعنبي في رواية إسماعيل بن إسحاق عنه؛ فرواه عن مالك عن ابن شهاب، عن سالم، عن أبيه. وقد أورد الترمذی رواية مالك المرسلة، ثم قال: سألت محمداً (يعني البخاري) عن هذا؟ فقال: الصحيح حديث الزهري عن سالم، عن أبيه. وانظر الفتح 2/359 ومن طريق مالك مرسلاً أخرجه الشافعي 1/157، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/117؛ ومن طريق مالك موصولاً أخرجه البخاري (878) في الجمعة: باب فضل الغسل يوم الجمعة، والطحاوي 1/118، والبيهقي في السنن 1/294 من طريق جويرية بن أسماء، عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه البيهقي أيضاً 2/294 من طريق روح بن عباد، عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/157، وعبد الرزاق (5292)، والترمذی (494) في الصلاة: باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، من طريق معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الترمذی (495) من طريق الليث، عن يونس، عن الزهري به. وقد رويت هذه القصة من حديث أبي هريرة أخرجه الطيالسي 1/142، وابن أبي شيبة 2/93، البخاري (882) في الجمعة، ومسلم (845) (4) في الجمعة، والدارمي 1/361، والبيهقي في السنن 1/294، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/118، ومن حديث ابن عباس أخرجه ابن أبي شيبة 2/94، والطحاوي 1/117.

اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب اندر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بلند آواز میں دریافت کیا یہ کون سا وقت ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں آج مصروف تھا میں اپنے گھر اس وقت گیا جب میں نے اذان کی آواز سنی پھر میں نے وضو کے علاوہ کچھ نہیں کیا (یعنی فوراً یہاں آ گیا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: (صرف) وضو کرنا بھی (غلطی) ہے۔ آپ یہ بات جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ) کے دن (غسل) کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے کہ جو شخص جمعہ میں شرکت کیلئے آتا ہے اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بتایا، انہوں نے صرف وضو کیا ہے اور وہ مسجد میں آگئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کسی صحابی نے بھی انہیں جمعہ کیلئے غسل کر کے آنے کو نہیں کہا تو حابہ اکرام کا اس بات پر اجماع کر لینا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس بات کا واضح بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کیلئے غسل کرنے کا حکم دینا استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِأَنَّ الْإِغْتِسَالَ لِلْجُمُعَةِ غَيْرُ فَرَضٍ عَلَيَّ مَنْ شَهِدَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، جو شخص جمعہ میں شریک ہونا چاہتا ہو اس کے لئے جمعہ کے لئے غسل کرنا فرض نہیں ہے

1231 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَزِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1231 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی صحیح ابن حزیمة برقم (1756). وأخرجه ابن أبی شیبہ 2/97، ومن طریقہ

مسلم (857)، (27) فی الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة، وابن ماجہ (1090) فی الإقامة: باب ما جاء فی الرخصة فی ذلك. وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داؤد (1050) فی الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذی (498) فی الجمعة:

باب ما جاء فی الوضوء یوم الجمعة، عن ہناد، والبیہقی فی السنن 3/223 من طریق أحمد بن عبد الجبار، خمستہم عن أبی معاویة، بهذا الإسناد، بزیادة ومن مس الحضا فقد لغا. وأخرجه مسلم (857) (26) فی الجمعة، والبقوی فی شرح السنة (1059)، من طریق أمیة بن بسطام، عن یزید بن زریع، عن روح، عن سہیل بن أبی صالح، عن أبیہ، بہ، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ.

”جو شخص جمعہ کے روز وضو کرے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے (امام کے قریب ہو) اور خاموش رہے اور غور سے (خطبہ) سنے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس جمعے اور اس سے آئندہ جمعے تک کے اور ”مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

ذکر خیر ثالث علیٰ ان غسَلَ یومَ الجُمُعَةِ لیسَ بفرضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے

1232- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

سَوَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا فَإِنْ كَانَ لَهُ طِيبٌ مَسَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے وہ مسلمان ہفتے میں ایک دن غسل کرے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو تو وہ

بھی لگائے۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَنْ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْاِغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ أَمْرٌ نَدْبٌ لَا حَتْمٌ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جمعہ کے لئے غسل کا حکم ندب (استحباب)

کے طور پر ہے یہ لازمی نہیں ہے

1233- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِن

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هَلَالٍ وَبَكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرُو بْنِ سَلِيمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

1232- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1756). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/97. ومن طريقه

مسلم (857) (27) في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، وابن ماجه (1090) في الإقامة: باب ما جاء في الرخصة

في ذلك: وأخرجه أحمد 2/424، وأبو داود (1050) في الصلاة: باب فضل الجمعة، عن مسدد، والترمذی (498) في الجمعة:

باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، عن هناد، والبيهقي في السنن 3/223 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خصمهم عن أبي معاوية.

بهذا الإسناد، بزيادة ومن مس الحصاف فقد لعا. وأخرجه مسلم (857) (26) في الجمعة، والبقوى في شرح السنة (1059)، من

طريق أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، عن روح، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به، بلفظ من اغتسل بدل من توضأ 2. إسناده

صحيح على شرط الشيخين خلا هشام بن الغاز وهو ثقة. وذكره السيوطي في الجامع الكبير 1/262، ولم يعزه لغير ابن حبان،

ويشهد له حديث أبي هريرة (1234) الآية وغيره.

(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكُ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ.

اللفظ لسعيد بن أبي هلال.

1233: عبد الرحمن بن ابوسعید خدری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے اور سواک کرنا اور اگر اسے میسر ہو تو خوشبو لگانا (بھی لازم ہے)۔“
روایت کے یہ الفاظ سعید بن ابولہلال نامی راوی کے ہیں۔

ذِكْرُ خَيْرِ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ قَصْدٌ بِهِ الْإِرْشَادُ وَالْفَضْلُ
اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جمعہ کے لئے غسل کرنے (کا حکم
دینے) سے مراد رہنمائی کرنا اور فضیلت (کا اظہار کرنا ہے)

1234- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ

1233- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (846) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، عن عمرو بن سواد العامري، وأبو داود (344) في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، والنسائي / 923 في الجمعة: باب الأمر بالسواك يوم الجمعة، عن محمد بن سلمة المرادي، والبيهقي في السنن / 2423 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (880) في الجمعة: باب الطيب للجمعة، وابن خزيمة (1745)، والبيهقي في السنن / 2423، من طريق علي بن المديني، عن حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن أبي بكر بن المنكدر، حدثني عمرو بن سليم، قال: أشهد علي بن أبي سعيد، قال: أشهد علي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم، وأن يستن، وأن يمس طيباً إن وجد، وأبو بكر لا يعرف إلا بكنيته وهو أخو محمد بن المنكدر. وأخرجه الطيالسي / 1421، وأحمد / 65-66 من طريق فليح بن سليمان، قال: أخبرني أبو بكر بن المنكدر، عن عمرو بن سليم الزرقى، عن أبي سعيد الخدرى. وقد سقط اسم عمرو بن سليم من مسند أحمد. وأخرجه ابن خزيمة (1744) من طريق محمد بن المنكدر، عن أخيه أبي بكر، عن عمرو، عن أبي سعيد. وأخرجه عبد الرزاق (5318) عن عمر بن راشد، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي سعيد.

1234- إسناده صحيح على شرطهما خلا يحيى بن حبيب، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1761). وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوي في شرح معاني الآثار عن يونس، عن سفيان، كلاهما عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاري (897) في الجمعة: باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، ومسلم (849) في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقي في السنن / 1883-189 من طريق وهيب، كلاهما عن عبد الله بن طاووس، عن أبيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب. وأخرجه البخاري (898) في الجمعة، عن أبان بن صالح، عن مجاهد، عن طاووس، به. وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232)، وعن أبي سعيد الخدرى تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم برقم (1219)، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عنه: عبد الرزاق (5303)، ومسلم (848) (8)، والطحاوي في شرح معاني الآثار / 115.1 وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة / 93، والطحاوي / 116. وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة / 94، وعبد الرزاق (5296).

حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عِبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَحْدُثُ عَنْ طَاوُسٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ وَأَنْ
يَمَسَّ طَيِّبًا إِنْ وَجَدَهُ.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے، وہ ہفتے میں ایک بار غسل کرے اور اگر اسے دستیاب ہو، تو خوشبو لگائے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ الْقَوْمَ بِالْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے لوگوں کو جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1235- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ قَالَ

حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ عِنْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَصَابَتْنا مَطْرَةٌ، لَشَمِمْتَ مِنْ رِيحِ

الضَّانِ.

1235: ابو بردہ بن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد

ہے ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے اور اگر ہم پر بارش ہو جاتی، تو ہمارے اندر سے تمہیں بھیڑوں کی سی بو آتی
ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

1235- إسنادہ صحیح علی شرطہما خلا یحییٰ بن حبیب، فإنه من رجال مسلم، وهو فی صحیح ابن خزیمہ برقم (1761).

وأخرجه عبد الرزاق (5298) عن ابن جريج، والطحاوی فی شرح معانی الآثار عن یونس، عن سفیان، كلاهما عن عمرو بن دينار،
بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5297) عن معمر، والبخاری (897) فی الجمعة: باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل،
ومسلم (849) فی الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والبيهقی فی السنن 3/ 188-189 من طریق وهيب، كلاهما عن
عبد الله بن طاووس، عن أبيه، به. ولم يرد عندهم ذكر مس الطيب. وأخرجه البخاری (898) فی الجمعة، عن أبان بن صالح، عن
مجاهد، عن طاووس، به. وفي الباب عن ابن عمر تقدم برقم (1232)، وعن أبي سعيد الخدري تقدم برقم (1233) وعن جابر تقدم
برقم (1219)، وعن ابن عباس، أخرجه من طرق عن ابن جريج، عن إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عنه: عبد الرزاق (5303)،
ومسلم (848) (8)، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/ 115. وعن البراء بن عازب عند ابن أبي شيبة 2/ 93، والطحاوی 1/
116. وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عند ابن أبي شيبة 2/ 94، وعبد الرزاق (5296)، وعن ثوبان عند البزار
(624) 12. إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخو نوح: اسمه خالد بن قيس بن رباح الأزدي الحداني. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/
412، ومن طريقه ابن ماجه (3562) فی اللباس: باب لبس الصوف، عن الحسن بن موسى، عن شيبان، وأحمد 4/ 419 عن روح،
عن سعيد، وأبو داود (4033) فی اللباس: باب فی لبس الصوف والشعر، والترمذی (2479) فی صفة القيامة، والبعوی فی شرح
السنة (3098) من طريق أبي عوانة، ثلاثهم عن قتادة، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي فی مجمع الزوائد 10/ 325 مع أنه ليس من
شرطه، وقال: رواه الطبراني فی الأوسط، ورجاله رجال الصحيح.

ذَكَرُ الْبَيَانَ بِأَنَّ الْقَوْمَ إِنَّمَا كَانُوا يَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي ثِيَابٍ مِهْنِهِمْ

فَلِذَلِكَ أَمُرُوا بِالْأَغْتِسَالِ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پہلے لوگ اپنے کام کاج کے کپڑوں میں جمعہ کے لئے چلے جاتے تھے اس لئے انہیں جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا گیا

1236- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَانَ أَنفُسِهِمْ فَكَانُوا يَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهِئِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ

اغْتَسَلْتُمْ.

1236: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے لوگ اپنے کام کاج خود ہی کیا کرتے تھے پھر وہ اسی حالت میں

جمعہ کے لئے آجایا کرتے تھے (جس کی وجہ سے بدبو پھیل جاتی تھی) تو ان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کر لو (تو یہ مناسب ہوگا)

ذَكَرُ الْبَيَانَ بِأَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ

أَرَادَتْ أَنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ”تو ان سے یہ کہا گیا اگر تم غسل کر

لو“ اس سے مراد یہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس بات کا حکم دیا تھا

1237- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

1236- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد (352) فی الطہارۃ: باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة،

عن مسدد، عن حماد بن زید، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعی / 155 1، وعبد الرزاق (5315) عن سفیان بن عیینة، وابن أبی شیبہ

/ 95 2 عن هشیم، وأحمد / 63 62 / 6 عن وكیع، عن سفیان، والبخاری (903) فی الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس،

عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، ومسلم (847) فی الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة علی كل بالغ من الرجال، عن محمد بن

رمح، عن الليث، والطحاوی فی شرح معانی الآثار / 117 1 من طریق عبید الله، والبیہقی، فی السنن / 189 3، من طریق جعفر بن

عون، کلهم عن یحیی بن سعید، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (2071) فی البیوع: باب كسب الرجل وعمله بیده، من طریق عبد

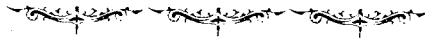
الله بن یزید، عن سعید بن أبی ایوب، عن أبی الأسود النوفلی، عن عروة، عن عائشة. وعلقه البخاری (2071) أيضاً عن همام، عن

هشام بن عروة، عن أبیه، عن عائشة، ووصله ابن خزيمة فی صحیحہ (1753) عن محمد بن الولید، عن قریش بن أنس، عن هشام،

به. ووصله أبو نعیم فی المستخرج من طریق هدبة، عن هشام، به. كما ذكره الحافظ فی الفتح / 305. 4

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا؟

1237: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ نواحی علاقوں سے اپنے گھروں سے جمعہ کی نماز کے لئے آیا کرتے تھے وہ لوگ عبا پہن کے آتے تھے انہیں غبار اور پسینہ لاحق ہوتا تھا جس کی وجہ سے ان کے جسم سے بو آتی ہے۔ ان میں سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے اس دن کے لئے اچھی طرح طہارت حاصل کر لو (یعنی غسل کر لو تو یہ مناسب ہوگا)



1237- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه البخاری (902) فی الجمعة: باب من أين تؤتى الجمعة، عن أحمد بن صالح، ومسلم (847) فی الجمعة: باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال، عن هارون بن سعيد الأيلي، وأحمد بن عيسى، وابن خزيمة (1754) عن أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، والبيهقي في السنن 3/ 189-190 من طريق أحمد بن عيسى، أربعهم عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (1055) من طريق ابن وهب به مختصراً. وأخرجه النسائي 3/ 93-94 فی الجمعة: باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة، عن محمود بن خالد، عن الوليد، حدثنا عبد الله بن العلاء أنه سمع القاسم بن محمد، عن عائشة.

9- بَابُ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا اسْلَمَ

باب 9: کافر شخص جب مسلمان ہو جائے تو اس کا غسل کرنا

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْاِغْتِسَالِ لِلْكَافِرِ إِذَا اسْلَمَ

کافر شخص جب مسلمان ہو جائے تو اسے غسل کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1238- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنْفِيَّ أُسِرَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّدُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: مَا عِنْدَكَ يَا

ثُمَامَةَ؟ فَيَقُولُ إِنْ تَقَتَّلْتُ تَقَتَّلْتُ وَإِنْ تَمَنَّيْتُ تَمَنَّيْتُ عَلَيَّ شَاكِرٍ وَإِنْ تُرِدَ الْمَالَ تَعْطُهُ مَا شِئْتُمْ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّونَ الْفِدَاءَ وَيَقُولُونَ مَا نَصْنَعُ بِقَتْلِ هَذَا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمًا فَاسْلَمَ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى حَائِطِ أَبِي طَلْحَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ فَأَغْتَسَلَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَسَنَ إِسْلَامُ صَاحِبِكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تمامہ خفی کو قید کر لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملنے کے لئے

آئے تو آپ نے دریافت کیا: اے تمامہ! تمہارے من میں کیا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ قتل کر دیتے ہیں تو پھر ایک خون والے شخص

کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جو

آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو دے دیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے فدیہ لینے والی صورت

کو پسند کیا۔ انہوں نے کہا اس کو قتل کر کے ہمیں کیا ملے گا پھر ایک دن نبی کریم اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

نبی کریم نے اسے ابو طلحہ کے باغ کی طرف بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر لے انہوں نے غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کی۔ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمہارے ساتھی کا اسلام عمدہ ہے۔“

1238- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله بن عمر وإن كان ضعيفاً- تابعه عليه عبيد الله بن عمر ، وهو ثقة روى له

الشيخان ، وهو في مصنف عبد الرزاق (9834) ، ومن طريقه أخرجه ابن الجارود في المنقح برقم (15) ، وابن خزيمة في صحيحه

برقم (253) ، والبيهقي في السنن / 1/ 171.

ذَكَرُ الْبَيَانَ بِأَنَّ ثُمَامَةَ رُبَطَ إِلَى سَارِيَةٍ فِي وَقْتِ أَسْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو جب قید کیا گیا

تو انہیں مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا

1239- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
تُ بَرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا
دَمٍ وَإِنْ تَنْعَمَ تَنْعَمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَعَنْ كُنْتِ تَرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تَنْعَمَ تَنْعَمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ
تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ كُنْتِ تَرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعَمَ تَنْعَمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ
ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتِ تَرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ .
فَأَنْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهَ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ

1239- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخارى (469) فى الصلاة: باب دخول المشرك المسجد، و (2422)

فى الخصومات: باب التوثق ممن تخشى معرفته، ومسلم (1764) فى الجهاد: باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، وأبو داؤد
(2679) فى الجهاد: باب فى الأسير يوثق، والنسائى 1/109-110 فى الطهارة: باب تقديم غسل الكافر إذا أراد أن يسلم، كلهم
عن قتيبة بن سعد، عن الليث، بهذا الإسناد. ورواية البخارى مختصرة. وأخرجه أحمد 2/453 عن حجاج، والبخارى (462) فى
الصلاة: باب الاغتسال إذا أسلم وربط الأسير أيضاً فى المسجد، و (2423) فى الخصومات: باب الربط والحبس فى الحرم، و
(4372) فى المغازى: باب وفد بنى حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، عن عبد الله بن يوسف، وأبو داؤد (2679) عن عيسى بن حماد
المصرى، وابن خزيمة فى صحيحه (252) عن الربيع بن سليمان المرادى، عن شعيب بن الليث، والبيهقى فى السنن 1/171 من
طريق شعيب بن الليث، وفى دلائل النبوة 4/78 من طريق يحيى بن بكير، كلهم عن الليث، به. وقد سقط اسم الليث من إسناد
صحيح ابن خزيمة. وأخرجه أحمد 2/246، 247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، به. وأخرجه مسلم (1764)
(60) عن محمد بن المثنى، عن أبى بكر الحنفى، عن عبد الحميد بن جعفر، والبيهقى فى دلائل النبوة 4/79 من طريق يونس بن
بكير، عن محمد بن إسحاق، كلاهما عن سعيد، به. وأخرجه البيهقى أيضاً فى دلائل النبوة 4/81 من طريق محمد بن سلمة، عن ابن
إسحاق، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبيه، عن أبى هريرة.

كُلَّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ أَحَبَّ إِلَيَّ الْدِّينِ كُلَّهُ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ بِلَدٍ أَبْغَضَ عَلَيَّ مِنْ بِلَدِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ بِلَدِكَ أَحَبَّ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَّوْتُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَسَلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ لَا تَأْتِيكُمْ مِنَ الْإِمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلَى إِبَاحَةِ التَّجَارَةِ إِلَى دُورِ

الْحَرْبِ لِأَهْلِ الْوَرَعِ.

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت میں ایک مہم روانہ کی وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کے لے آئے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ یہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ لوگوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے من میں کیا ہے۔ اے ثمامہ! وہ بولا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر آپ مجھے قتل کر دیتے ہیں، تو آپ ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ انعام کرتے ہیں، تو آپ ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ مانگیں جو مانگیں گے آپ کو دیا جائے گا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا، یہاں تک کہ اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے؟ وہ بولا: وہی ہے جو میں نے آپ کو کہا تھا کہ اگر آپ انعام کریں گے تو ایک شکر گزار پر کریں گے اور اگر قتل کرتے ہیں، تو ایک خون والے شخص کو قتل کرتے ہیں اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ مانگئے آپ جو مانگیں گے آپ کو مل جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر اگلا دن آ گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ وہ بولا: میرے ذہن میں وہی ہے جو میں نے آپ کو بتا چکا ہوں اگر آپ انعام کریں گے تو شکر گزار شخص پر انعام کریں گے اگر آپ قتل کریں گے تو ایک خون والے شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ مانگئے جو چاہیں وہ آپ کو دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو پھر وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے باغ میں چلے گئے۔ انہوں نے وہاں غسل کیا پھر وہ مسجد میں آئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! روئے زمین پر کسی بھی شخص کا چہرہ میرے نزدیک آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے، آپ کا چہرہ میرے نزدیک تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ دین اور کوئی نہیں تھا لیکن اب میری یہ حالت ہے، آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک اور کوئی شہر نہیں تھا لیکن اب یہ حالت ہے، آپ کا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ آپ کے گھڑ سواروں نے مجھے پکڑ لیا۔ میں عمرے کے لئے جا رہا تھا

اب آپ کی کیا رائے ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی (مبارک باد دی) اور اسے عمرہ کرنے کی ہدایت کی جب وہ مکہ آیا تو کسی نے اس سے کہا تم بے دین ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: جی نہیں میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام قبول کیا ہے جو اللہ کے رسول ہے اللہ کی قسم! ثمامہ کی طرف سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک اللہ کے رسول اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پرہیزگار لوگ (مسلمان) حریوں کے علاقے میں تجارت کر سکتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِسْتِحْبَابِ لِلْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ أَنْ يَكُونَ اغْتِسَالُهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
کافر شخص کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اسلام قبول کرے تو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرے

1240- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ (متن حدیث): عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. 1240: خلیفہ بن حصین حضرت قیس بن عاصم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

1240- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي 1/ 109 في الطهارة: باب غسل الكافر إذا أتم، عن عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه برقم (255) عن محمد بن المشي، عن يحيى القطان، به. وأخرجه عبد الرزاق (9833) عن سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأبو داود (355) في الطهارة: باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل، عن محمد بن كثير العبدي، والترمذي (605) في الصلاة: باب ما ذكر في الاغتسال عندما يسلم الرجل، وابن خزيمة (254)، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، والطبراني في المعجم الكبير 18/ 338 (866)، والبيهقي في السنن 1/ 171 من طريق أبي عاصم، كلهم عن سفيان الثوري، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرج ابن الجارود في المنتقى (14) عن إبراهيم بن مرزوق، عن أبي عامر، عن سليمان، عن الأغر، به. وأخرجه أحمد 5/ 61 عن وكيع، والبيهقي في السنن 1/ 172 من طريق قبيصة بن عقبة.

10- بَابُ الْمِيَاهِ

مختلف طرح کے پانیوں کا بیان

1241- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ﴿پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے﴾۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبْرَ وَرَدَّ

فِي الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ دُونَ الْمِيَاهِ الرَّائِدَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت بہتے ہوئے پانی کے بارے میں ہے، ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں نہیں ہے

1242- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سَمَاكٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةِ فَجَاءَ

1241- حدیث صحیح سماک: ہو ابن حرب، صدوق إلا أن روايته عن عكرمة خاصة مضطربة، وباقي رجاله ثقات . وأبو معمر هو: إسماعيل بن إبراهيم بن معمر بن الحسن الهلالي القطيبي الهروي . أخرج له الشيخان . وأبو الأحوص هو: سلام بن سليم، والحديث في مسند أبي يعلى (2411) ، وأخرجه ابن أبي شيبة /143 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود (68) ، والطبراني في الكبير (1716) ، والترمذي (65) ، وابن ماجه (370) ، والبيهقي /189 و267 من طرق عن أبي الأحوص به . وأخرجه الدارمي /187 عن يحيى بن حسان ، عن يزيد بن عطاء ، عن سماك بن حرب ، به . وأخرجه الطبراني (11715) من طريق حماد بن سلمة ، عن سماك به . وصححه الحاكم /159 ، وابن خزيمة برقم (91) من طريق شعبة ، عن سماك ، به . وقال الحاكم والذهبي: الخبر صحيح ، لا يحفظ له غلّة . وسورده المؤلف بعده من طريق سفيان الثوري ، عن سماك به ويخرج هناك .

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ .

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسل جنابت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے۔ ان خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی: (یہ ان کے غسل کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذَكَرُ الْخَبَرَ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو جائز ہونے کی نفی کی ہے

1243- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ بَنِي الْأَزْرَقِ أَنَّ النُّعَيْرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنْ تَوَضُّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطَّهْرُ مَا وَهُوَ الْحَلُّ مِيتَهُ .

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندری سفر پر جاتے ہیں ہم اپنے ساتھ بہت تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو ہم پیاسے رہ جاتے ہیں کیا ہم سمندری پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

1243- إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات، وأخرجه أبو داود (83) في الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد. ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في السنن. 1/3 وهو في الموطأ 1/22، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/19، وابن أبي شيبة 1/131، وأحمد 2/237 و361، والبخاري في التاريخ الكبير 3/478، والترمذي (69) في الطهارة: باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور، والنسائي 1/50 في الطهارة: باب ماء البحر، و1/176 في المياه: باب الوضوء بماء البحر، و7/207 في الصيد: باب ميتة البحر، وابن ماجه (386) في الطهارة باب الوضوء بماء البحر، و(3246) في الصيد: باب الطافي من صيد البحر، والدارمي 1/186 باب الوضوء من باب البحر، وابن الجارود (43)، والبيهقي (281)، والحاكم 1/140، وصححه، ووافقه الذهبي، وابن خزيمة برقم (111).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ السَّنَةَ تَفَرَّدَ بِهَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس
روایت کو نقل کرنے میں سعید بن سلمہ نامی راوی منفرد ہے

1244- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ يَعْنِي عَبِيدَ اللَّهِ
(متن حدیث): عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطُّهُورُ مَا وَهُ
الْحِلُّ مَيْتَهُ.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا
گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي خَالَطَهُ بَعْضُ الْمَأْكُولِ مَا تَغْلِبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ كَثْرَتُهُ
ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس پانی کے ساتھ کوئی کھائی ہوئی چیز
مل گئی ہو جب کہ وہ پانی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس پر غالب نہ آئی ہو

1245- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ
(متن حدیث): أَنَّ مَيْمُونَةَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَا فِي قِصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ.

1244- إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء
البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143، وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من
طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر.

1245- إسناده حسن، وهو في المسند 3/373، ومن طريق أحمد أخرجه ابن ماجه (388) في الطهارة: باب الوضوء بماء
البحر، والدارقطني 1/34، وصححه ابن خزيمة (112)، والحاكم 1/143، وأخرجه الطبراني (1759)، والدارقطني 1/34 من
طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 6/342 عن عبد الملك بن عمرو وابن أبي بكير، والنسائي 1/131
في الطهارة: باب ذكر الاغتسال في القصة التي يعجن فيه، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، وابن ماجه (378) في
الطهارة: باب الرجل والمرأة يغتسلان من إناء واحد، عن عبد الله بن عامر، عن يحيى بن أبي بكير، والبيهقي في السنن 1/7 من
طريق أبي عامر، كلهم عن إبراهيم بن نافع، بهذا الإسناد. وهذا سند صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة (240)
وأخرجه البيهقي في السنن 1/8 من طرق عن أم هانئ، به.

1245: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں (موجود پانی) سے غسل کیا تھا، جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وُقُوعِ مَا لَا نَفْسَ لَهُ تَسِيلٌ فِي مَرِيٍّ أَوْ مَرَقَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پانی یا شوربے میں کوئی ایسی چیز گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو

1246- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمَفْضَلِ حَدَّثَنَا بِنُ عَبْجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فليغمسه كله ثم لينزعه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مکھی کسی برتن میں گر جائے تو اس مکھی کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے پر میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کو بچا کے رکھتی ہے، جس میں بیماری ہوتی ہے تو آدمی کو چاہئے کہ مکمل طور پر اسے ڈبو کر باہر نکالے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَقَعَ فِيهِ إِذَا أَحَدُ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْآخَرُ شِفَاءٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے، کیونکہ

1246- رجالہ رجال الصحیح، خلا ابن عجلان، وهو محمد، فقد أخرج له مسلم في المتابعات، وهو صدوق حسن الحديث، فالسند حسن. وهو في صحیح ابن خزيمة برقم (105). وأخرجه أحمد 2/229، وعن طريقه أبو داود (3844) في الأطعمة: باب في الذباب يقع في الطعام، وأخرجه البيهقي في السنن 1/252 من طريق الحسن بن عرفة، كلاهما عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/246 عن سفيان، عن ابن عجلان، به. وأخرجه أحمد 2/443 عن وكيع، عن إبراهيم بن الفضل، عن سعيد المقبري، به. وفيه: وإنه يقدم الداء بدل وإنه يتقى ... وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3320) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و (5782) في الطب: باب إذا وقع الذباب في الإناء، وابن ماجه (3505) في الطب، والدارمي 2/98، 99 في الأطعمة، والبيهقي في السنن 1/252، وابن الجارود في المنتقى برقم (55)، والبعوي في شرح السنة برقم (2813) و (2814) من طرق عن عتبة بن مسلم، عن عبيد بن حنين، عن أبي هريرة. وقد وهم الحافظ ابن قيم الجوزية في زاد المعاد فنسبه إلى الصحيحين، والصواب أن مسلماً لم يخرجه، وإنما أخرجه البخاري وحده. وأخرجه أحمد 2/263 و355 و388، والدارمي 2/99 من طريق حماد بن سلمة، عن ثمامة بن عبد الله بن أنس، عن أبي هريرة. وثمامة لم يدرك أبا هريرة، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 2/355 و388 من طريق حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/340 عن يونس، عن الليث، عن محمد بن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. ولم ينفرد أبو هريرة بالحديث، فقد رواه أبو سعد الخدري كما في الحديث التالي، ورواه أنس عند البزار (2866)، قال الهشمي: ورجالہ رجال الصحیح. انظر المجموع 5/38. وسعيد المؤلف حديث أبي هريرة هذا في كتاب الأطعمة: باب آداب الأكل، من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن بشر بن المفضل، بالإسناد المذكور هنا.

اس کے دوپروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے

1247- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنْاءٍ أَحَدِكُمْ فَاْمُقْلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَوَاءٌ .

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کبھی کسی شخص کے برتن میں گرجائے تو تم اسے پورا ڈبو دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں دوا ہوتی ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدْحَضُ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَاءَ الْمُغْتَسَلِ بِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ إِذَا كَانَ رَاكِدًا يَنْجَسُ
بعد أن أَنْ يَكُونَ قَلِيلًا لَا يَكُونُ عَشْرًا فِي عَشْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جس پانی میں غسل جنابت کیا گیا ہو، اگر وہ ٹھہرا ہو اور قلیل ہو تو وہ ناپاک ہو جائے گا یعنی جب وہ 10x10 نہ ہو

1248- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي غِيْلَانَ الثَّقَفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

1247- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكنانى المدنى حليف بنى زهرة، فإنه

صدوق كما قال الحافظ فى التقریب . أو خزيمة هو زهير بن حرب، وهو فى مسند أبى يعلى (986). وأخرجه أحمد 3/24، والنسائى 7/178، فى الفروع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) فى الطب، والبيهقى فى السنن 1/253، والبغوى فى شرح السنة (2815)، والمؤلف فى الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبى ذئب، به.

1248- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا سعيد بن خالد، وهو القارظي، الكنانى المدنى حليف بنى زهرة، فإنه

صدوق كما قال الحافظ فى التقریب . أو خزيمة هو زهير بن حرب، وهو فى مسند أبى يعلى (986). وأخرجه أحمد 3/24، والنسائى 7/178، فى الفروع والعتيرة، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى 1/44، 45، وأحمد 3/67، وابن ماجه (3504) فى الطب، والبيهقى فى السنن 1/253، والبغوى فى شرح السنة (2815)، والمؤلف فى الثقات 2/102 من طرق عن ابن أبى ذئب، به . واملقوه : أى اغمسو . إسناده على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشى مولاهم الكوفى . وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 1/144، وأخرجه أبو داود (63) فى الطهارة: باب ما ينجس الماء، والنسائى 1/46 فى الطهارة: باب التوقيت فى الماء، وابن الجارود فى المنتقى (45)، والدارقطنى 1/14، 15، والبيهقى 1/260 و261 من طرق عن أبى إسامة

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْهَا أَوْ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُبًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجِبُ .

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے برتن میں سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس برتن میں سے غسل یا شاید وضو کرنے لگے تو اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی ہے۔

ذَكَرَ أَحَدَ التَّخْصِصِيِّينَ اللَّذِينَ يَخْصَانِ عُمُومَ الْخَيْرِ الَّذِي ذَكَرْنَا

وہ دو قسم کی تخصیص جو ہماری ذکر کردہ خبر کے عموم کو خاص کرتی ہیں ان میں سے ایک کا تذکرہ

1249- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ:

(متن حدیث): أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يُتَوَضَّأُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ لَفْظَةً أَطْلَقْتُ عَلَى

1249- إسناده على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي مولا هم الكوفي. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/144، وأخرجه أبو داود (63) في الطهارة: باب ما ينجس الماء، والنسائي 1/46 في الطهارة: باب التوقيت في الماء، وابن الجارود في المنتقى (45)، والدارقطني 1/14، 15، والبيهقي 1/260 و261 من طرق عن أبي أسامة بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/132، قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا جميعاً بجميع رواته، ولم يخرجاه، وأظههما- والله أعلم- لم يخرجاه لخلاف فيه على أبي أسامة على الوليد بن كثير وانظر ما يأتي آخر التعليق. وأخرجه الدرهمي 1/187، والنسائي 1/175، وابن خزيمة (92)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/15 من طرق عن أبي أسامة، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، وهذا سند صحيح أيضاً على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/144، وأحمد 2/27، وأبو داود (64)، والترمذي (67)، وابن ماجه (517)، والدارقطني 1/19 و21، وابن الجارود (45)، والدارمي 1/186-187، والطحاوي 1/15، والبيهقي 1/261، والحاكم 1/133، والبقوي في شرح السنة (282)؛ من طرق عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن جعفر بن الزبير، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر. وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند الدارقطني، فانفتت شبهة تديسه. وأخرجه الطيالسي 1/41 عن حماد بن سلمة، من عاصم بن المنذر، عن ابن لابن عمر، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/3، وأبو داود (65)، وابن ماجه (518)، وابن الجارود في المنتقى (46)، والبيهقي في السنن 1/262، الحاكم في المستدرک 1/134، من طرق عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن المنذر عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر. وهذا سند رجاله ثقات كما قال البوصيري في مصباح الزجاجة الورقة 39، وقد صحح هذا الحديث غير واحد من الحفاظ، وأعله بعضهم بما لا ينتهض حجة. وسيورده المؤلف برقم (1253) من طريق الوليد بن كثير، عن محمد بن عباد بن جعفر، عن عبد الله به.

الْعُمُومُ تُسْتَعْمَلُ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ وَهُوَ الْمِيَاهُ الْكَثِيرَةُ الَّتِي لَا تَحْتَمِلُ النِّجَاسَةَ فَتُطَهَّرُ فِيهَا وَتَخْصُ هَذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي أُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُومِ وَرُودُ سُنَّةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ وَيَخْصُ هَذَيْنِ الْخَبْرَيْنِ الْإِجْمَاعُ عَلَيَّ أَنَّ الْمَاءَ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا فَغَيَّرَ طَعْمَهُ أَوْ لَوْنَهُ أَوْ رِيحَهُ نَجَاسَةً وَقَعَتْ فِيهَا أَنَّ ذَلِكَ الْمَاءَ نَجِسٌ بِهَذَا الْإِجْمَاعِ الَّذِي يَخْصُ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُطْلَقَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

1249: عبد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے بعد میں جانور اور درندے بھی آکر پی لیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب پانی دو قلعے ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے“ یہاں الفاظ عمومی استعمال ہوئے ہیں لیکن بعض حالتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا اور پانی سے مراد وہ پانی ہے جو زیادہ ہو اور وہ نجاست کو نہ اٹھاتا ہو۔ یہاں استعمال ہونے والے عمومی الفاظ کو ایک اور حدیث خاص کر دیتی ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”جب پانی دو قلعے ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔“

اور ان دونوں روایات کو وہ اجماع خاص کر دیتا ہے جو اس بات پر ہے جب نجاست پانی میں گر کر اس کے ذائقے، رنگ یا بو کو تبدیل کر دے تو وہ پانی ناپاک ہوگا۔ اس بات پر اجماع ہے جو ان مطلق الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يُبُولَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا كَانَ ذَلِكَ دُونَ قَلْتَيْنِ

اس بات کی ممانعت کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جبکہ وہ بہتا نہ ہو جبکہ وہ دو قلعے سے کم ہو

1250- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَنُ قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكَدِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

1250- إسناده صحيح. هو يزيد بن خالد بن موهب. ثقة عابد، وباقي رجال الإسناد على شرط

مسلم. وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم (281) في الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد، وابن ماجه (343) في الطهارة:

باب النهي عن البول في الماء الراكد، وأبو عوانة 1/216، والبيهقي في السنن 1/97، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا

الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/141 عن علي بن هاشم، عن ابن أبي ليلى، وأحمد 3/341 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة.

كلاهما عن أبي الزبير، به.

ذُكِرَ الزَّجْرُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الَّذِي دُونَ الْقَلْتَيْنِ ثُمَّ الْوُضُوءُ مِنْهُ

دو قلعے سے کم پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پھر اس سے ہی وضو کر لے

1251- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ .

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کر لے گا۔“

ذُكِرَ الزَّجْرُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجَنْبِ فِي أَقْلٍ مِنَ الْقَلْتَيْنِ

مِنَ الْمَاءِ حَذَرَ نَجَاسَةٍ عَلَى بَدَنِهِ إِنْ بَقِيَتْ

دو قلعے سے کم پانی میں جنبی شخص کے غسل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ اس بات سے بچنے کے لئے کہ

اس کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو (تو وہ پانی میں مل جائے گی)

1251- إسنادہ صحیح علی شرطہما . عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري، ومحمد: هو ابن سيرين . وأخرجه النسائي

1/49 في الطهارة: باب الماء الدائم، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/492 عن محمد بن جعفر وروح، عن عوف، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/141 من طريق علقمة، والنسائي 1/49 من طريق يحيى بن عتيق، كلاهما عن محمد بن سيرين، به . وأخرجه عبد الرزاق (300) ومن طريقه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/276، وابن الجارود في المنتقى برقم (54) عن معمر، والنسائي 1/197 في الغسل والتيمم، وابن خزيمة في صحيحه برقم (66) من طريق سفیان بن عيينة، كلاهما عن أيوب السخيانی، عن ابن سيرين، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/141، وأحمد 2/362، ومسلم (282) وأبو داؤد (69)، والدارمی 1/186، والطحاوی 1/14، والبيهقي 1/256، من طرق عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، به . وأخرجه أحمد 2/259 و492 من طريقين عن عوف، عن خلاص، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق (299) ومن طريقه مسلم (282) (96)، والترمذي (68)، وأبو عوانة 1/276، والبيهقي 1/97، والبخاري (284)، وأخرجه النسائي 1/197 من طريق عبد الله، كلاهما عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/141، وأحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، وأحمد 2/532 عن حماد بن خالد، كلاهما عن معاوية بن صالح، عن أبي مريم، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري (238) في الوضوء، من طريق شعيب، والنسائي 1/197، والطحاوی 1/15 من طريق ابن عجلان، وابن خزيمة برقم (66) من طريق ابن عيينة، كلهم عن أبي الزناد، عن عبد الرحمن بن هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ، عن أبي هريرة . وأخرجه الطحاوی 1/15 من طريق عبد الله بن عياش، عن الأعرج، عن أبي هريرة، ومن طريق ابن لهيعة، عن الأعرج، به . وأخرجه أحمد 2/346 من طريق أبي عوانة، عن داؤد الأودي، عن حميد الحميري، عن أبي هريرة، وصححه الحاكم 1/168 وسيوارة المؤلف بعده (1252) من طريق أبي السائب، عن أبي هريرة، و (1254) من طريق موسى بن أبي عثمان، عن أبي هريرة، و (1256) من طريق عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة، و (1257) من طريق ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة . ويخرج كل طريق في موضعه .

1252- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِن وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنْبٌ، فَقَالُوا: كَيْفَ نَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوَلًا.

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو لوگوں نے عرض کی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھر ہم کیا کریں تو انہوں نے فرمایا: آدمی اس میں سے پانی حاصل کر لے (اور دوسری جگہ جا کر غسل کر لے)

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا الْمَاءَ مِنَ اللَّذِينَ ذَكَرْنَا هُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ
اس روایت کا تذکرہ جو ہماری نقل کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو اس پانی کے بارے میں ہے جو ان دور روایات میں ہے جن کا تذکرہ ہم نے گزشتہ دو ابواب میں کیا ہے

1253- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

1252- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه، وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب يغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56)، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93)، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد.

1253- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو السائب: لا يعرف له اسم، وقد انفرد صاحب نوادر الأصول بتسميته عبد الله، ولم يتابع، وقد أخرج حديثه مسلم والأربعة، وهو متفق على توثيقه. وأخرجه ابن ماجه (605) في الطهارة: باب الجنب يغمس في الماء الدائم أيجزئه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (283) في الطهارة: باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد، والنسائي 1/197 في الغسل: باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم، وأبو عوانة 1/276، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/14، وابن الجارود (56)، والدارقطني 1/51، 52، وابن خزيمة في صحيحه (93)، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/276 من طريقين عن موسى بن أعين، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد. إسناده صحيح، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/144، لكن فيه: محمد بن جعفر بن الزبير، بدل: محمد بن عباد بن جعفر. وأخرجه الشافعي 1/19 عن الثقة، وابن الجارود (44)، والبيهقي في السنن 1/262، والحاكم في المستدرک 1/133 من طريق أبي أسامة، كلاهما عن الوليد بن كثير، بهذا الإسناد. قال الحاكم: هكذا رواه الشافعي عن الثقة، وهو أبو أسامة بلا شك فيه. نم أخرجه الحاكم من طريق الشافعي. وأخرجه الحاكم 1/133، والبيهقي 1/261 من طريق أبي أسامة.

عَنِ الرَّيِّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ.
 (متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْبُؤُهُ مِنَ السَّبَاعِ وَالذَّوَابِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَنْجِسْهُ شَيْءٌ.
 (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ هَذِهِ لَفْظَةُ إِخْبَارٍ مُرَادُهُ الْإِعْلَامُ عَمَّا سُئِلَ عَنْهُ يُعْنَى لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ مِمَّا
 سَأَلْنِي عَنْهُ.

1253: عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور بھی آ کر پیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

”جب پانی دو قلعے ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ اطلاع دینے کے ہیں۔ اس سے مراد اس چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے ہیں جس کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہے ان میں سے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَبُولَ الْمَرْءُ فِي الْمَاءِ الَّذِي دُونَ الْقَلْتَيْنِ وَمَنْ نَيْتَهُ الْإِغْتِسَالُ مِنْهُ بَعْدَهُ
 اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے پانی میں پیشاب کرے جو دو قلعے سے کم ہو اور اس کی
 نیت یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے غسل بھی کرے گا

1254- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بَطْرَسُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعْتُ بَنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ حَامِدَ بْنَ يَحْيَى

1254- موسی بن ابی عثمان هو النبان المدنیوروی له البخاری تعلیقات، وحسن الترمذی حدیثه، وباقی رجالہ ثقات.
 وأخرجه عبد الرزاق (302) عن سفیان الثوری، عن ابی الزناد. به. وأخرجه الشافعی / 20 1، وأحمد / 394 2 و 464، والنسائی / 1
 125 فی الطہارۃ، و / 197 1 فی الغسل، وابن خزیمۃ فی صحیحہ (66)، والطحاوی / 14 1، والبیہقی فی السنن / 1 256، من طرق
 عن سفیان بن عیینہ، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوی / 14 1 من طریق عبد الرحمن بن ابی الزناد، عن ابیہ، به. وتقدم برقم (1251)
 من طریق ابن سیرین، عن ابی ہریرۃ، و برقم (1252) من طریق ابی السائب، عن ابی ہریرۃ. وسبق تخريج كل طريق في موضعه.

یقول سمعت سفیان یقول سمعت بن ابی الزناد عن موسی بن ابی عثمان أربعة ونسیت واحدا یعنی أربعة احادیث.

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو اس میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے غسل کر لے گا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے ابن ابوامیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاد بن یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابن ابوزناد کو موسیٰ بن ابوعثمان کے حوالے سے چار روایات کو نقل کرتے ہوئے سنا ہے اور ان میں سے ایک میں بھول گیا ہوں۔ ان کی مراد چار احادیث ہیں۔

ذَكَرَ الزَّجْرُ عَنْ بَوْلِ الْمَرْءِ فِي الْمَغْتَسِلِ الَّذِي لَا مَجْرَى لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے غسل خانے میں پیشاب کرے جہاں پانی نہ بہتا ہو

(یعنی وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہو)

1255- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي

مُغْتَسِلِهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ يَكُونُ مِنْهُ.

✽ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی

غسل کی جگہ پر پیشاب کرے، کیونکہ عام طور پر وہ اس کی وجہ سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

ذَكَرُ الزَّجْرُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي دُونَ الْقَلْتَيْنِ

إِذَا أَرَادَ الْبَائِلُ الْوُضُوءَ أَوْ الشَّرْبَ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ

1255- وأخرجه أحمد 5/56 عن عتاب بن زياد، والبخاري في التاريخ الكبير 1/429، عن عبدان، والترمذي (21) في

الطهارة: باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل، عن علي بن حجر وأحمد بن محمد بن موسى مردويه، والنسائي 1/34 في

الطهارة: باب كراهية البول في المستحم، عن علي بن حجر، كلهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق

(978) عن معمر، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/56، وابن ماجه (304)، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داؤد (27) في الطهارة:

باب البول في المستحم، والبيهقي في السنن 1/98، الحاكم 1/167، وسححه ووافقه الذهبي. وأخرجه موقفاً ابن أبي شيبة

1/112، والبيهقي 1/98 من طريق شعبة عن قتادة.

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں پیشاب کیا جائے جو دو قلعے سے کم ہو جب کہ پیشاب کرنیوالے کا ارادہ یہ ہو کہ بعد میں اسی پانی سے وضو کرے گا یا اس میں سے پی لے گا

1256- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اس میں سے ہی وضو کر لے گا یا اسے پی لے گا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ أَنَّ اغْتِسَالَ الْجَنْبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ يُنَجِّسُهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی کا پیشاب کر دینا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے

1257- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَانِ عَنْ بَنِ عَجَلَانَ

عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں غسل جنابت کرے۔“

1256- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی صحیح ابن خزيمة برقم (94). وأخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار

1/14 عن یونس بن عبد الأعلى، به. وتقدم برقم (1251) من طریق ابن سیرین، عن أبی هريرة، واستوفيت طرقة فی تخریجه هناك.

1257- كذا فی التقسامیم 2/لوحه 133 و الإحسان، و الجادة. لا یبولن أو لا یبل. وما هنا جائز علی لغة من یهمل عمل لا

الناهیة، وقد وقع مثله فی البخاری (585)، و مسلم (828)، و الشافعی فی الرسالة فقرة (873) من حدیث ابن عمر أن رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال: لا يتحزى أحدكم عند طلوع الشمس، ولا عند غروبها 2. إسنادہ حسن، وأخرجه أحمد

2/433 عن یحیی القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (70) فی الطهارة: باب البول فی الماء الراكد، و من طریقہ البغوی فی

شرح السنة (285) عن مسدد، عن یحیی به. وأخرجه ابن أبی شیبہ 1/141، و من طریقہ ابن ماجه (344)، عن أبی خالد الأحمر،

عن محمد بن عجلان به. و تقدم استيفاء طرقة فیما تقدم برقم (1251) فانظره.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اغْتِسَالَ الْجُنْبِ فِي الْبَيْتِ يُنَجِّسُ مَا فِيهِ مِنَ الْمَاءِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ کنوئیں
میں جنبی شخص کا غسل کرنا کنوئیں میں موجود پانی کو ناپاک کر دیتا ہے

1258 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،

(متن حدیث): عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ
مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ يَوْمًا بَكَرَةً، فَحَدَّثْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ أَرْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحَدَّثْتُ عَنِّي
فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَحَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجَسُ.

✽✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص کے
ساتھ آپ کی ملاقات ہوتی تھی تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں:
ایک دن میں نے آپ کو صبح کے وقت دیکھا تو میں آپ کے سامنے آنے سے ہٹ گیا پھر میں دن چڑھنے کے بعد آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا تم میرے سامنے سے ہٹ گئے تھے۔ میں نے عرض کی: میں اس وقت
جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ آپ مجھے مس نہ کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کبھی نجس نہیں
ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُنْبَ إِذَا وَقَعَ

فِي الْبَيْتِ وَهُوَ يَنْوِي الْإِغْتِسَالَ يَنْجُسُ مَاءَ الْبَيْتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جب جنبی
شخص کنوئیں میں اترے اور اس کی نیت غسل کرنے کی ہو تو وہ کنوئیں کے پانی کو ناپاک کر دے گا

1259 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَسْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ

عَبِيدِ اللَّهِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

1258 - إسناده صحيح على شرطهما، جرير: هو ابن عبد الحميد، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان

الكوفي، وأبو بردة هو أبي موسى الأشعري. وأخرجه النسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، عن إسحاق بن
إبراهيم، بهذا الإسناد، وسعيده المؤلف برقم (1370) بهذا الإسناد.

(متن حدیث): قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَمَشَيْتُ مَعَهُ وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْسَلْتُ مِنْهُ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَقَالَ آيِنَ كُنْتَ يَا أَبَاهِرُّ قُلْتُ لَقِيَتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكِرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ .

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر میں آپ کے پاس سے چلا گیا۔ میں واپس آیا اور میں نے غسل کیا پھر میں واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے عرض کی: جب آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی تو میں جنابت کی حالت میں تھا۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں ایسی حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن نجس نہیں ہوتا۔



1259- إسناده قوي، رجاله رجال الشيخين خلا عبد الوارث العتكي، وهو صدوق وأبو رافع: اسمه نافع بن رافع الصانع المدني. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173 عن إسماعيل بن عليه، ومن طريقه مسلم (371) في الحيض: باب الدليل على أن المسلم لا ينجس، وابن ماجه (534) في الطهارة وسننها: باب مصافحة الجنب، والبيهقي في السنن 1/189، وأخرجه أحمد 2/235 و382 عن ابن أبي عدي، و471 عن يحيى القطان، والبخاري (283) في الغسل: باب عرق الجنب وأن المسلم لا ينجس، عن علي بن عبد الله، عن يحيى، و(285) باب الجنب يخرج ويمشي في السوق، وغيره، عن عياش، عن عبد الأعلى، وأبو داود (231) عن مسدد، عن يحيى وبشر بن المفضل، والترمذی (121) باب ما جاء في مصافحة الجنب عن إسحاق بن منصور، عن يحيى، والنسائي 1/145 عن حميد بن مسعدة، عن بشر، وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، عن بشر بن المفضل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/13، من طريق يحيى القطان، ستمهم عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من حديث حذيفة. فانظره.

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرَأَةِ

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا

1260 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرَأَةِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمِ الْقَيْزِيِّ .

✻ حضرت حکم بن عمرو غفاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مرد عورت کے وضو کے

بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو حجاب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم قیزی ہے۔)

1260 - إسناده صحيح على شرط مسلم خلا أبو حجاب، وهو ثقة، وثقه ابن معين والنسائي، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره

المؤلف في الثقات. 4/341 وأبو داود هو الطيالسي. وأخرجه النسائي 1/179 في المياه: باب النهي عن فضل وضوء المرأة، عن

عمرو بن علي، بهذا الإسناد. وهو في مسند الطيالسي برقم (1252) (1/42) بترتيب الساعاتي في منحة المعبود، وليس في إسناده

برواية يونس بن حبيب، تسمية الحكم بن عمر، بل فيه: سمعت أبا الحجاب يحدث عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه

وسلم. قال يونس عقبه: هكذا حدثنا أبو داود. قال عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، عن عاصم، عن أبي حجاب، عن الحكم بن

عمرو. ومن طريق أبي داود بتسمية الصحابي أخرجه أحمد 5/66، وأبو داود (82) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والترمذي

(64) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية فضل وضوء المرأة، وابن ماجه (373) في الطهارة: باب النهي عن ذلك، والدارقطني

1/53، والبيهقي 1/191. وأخرجه من طريق أبي داود من غير تسمية الصحابي البيهقي 1/191. وأخرجه أحمد 4/213، والبيهقي

1/191، من طريق عبد الصمد، وأخرجه الطبراني (3156) من طريق شعبة، به. بلفظ: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن

يتوضأ بفضل المرأة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/33، والطبراني (3157)، والبيهقي 1/192، والدارقطني 1/53، من طريقين عن

سليمان التيمي، عن أبي حجاب، عن رجل من بني غفار من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطبراني (3155) من

طريقين، عن قيس بن الربيع، عن عاصم بن سليمان، عن أبي حجاب سوادة بن عاصم، عن الحكم بن عمرو الغفاري، قال: نهى

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سؤر المرأة. وفي الباب عن عبد الله بن سرجس عند ابن ماجه (374)، والدارقطني 1/116،

117، والبيهقي في السنن 1/192 و193 قال الدارقطني: والصحيح هو الموقوف.

ذَكَرُ خَيْرٍ يُصْرِحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْفِعْلَ الْمَرْجُورَ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس فعل پر عمل کیا ہے، جس سے پہلے منع کیا تھا

1261- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعُجَيْنِدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُجِيبُ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَمْ يَقُلْ فِي جَفْنَةٍ إِلَّا أَبُو الْأَحْوَصِ فَإِنَّهُ قَالَ فِي جَفْنَةٍ وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ

عَلَى نَفْيِ إِجَابِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَلَامَسَةِ إِذَا كَانَتْ مَعَ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک برتن

میں (موجود پانی سے) غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو اس خاتون نے عرض کی: یا رسول

اللہ! میں جنابت کی حالت میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فی جفنہ“ کے الفاظ صرف ابواحوص نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے

کہ ”فی جفنہ“ اور یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ محرم خواتین کو چھو لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

ذَكَرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِإِبَاحَةِ هَذَا الْفِعْلِ الْمَرْجُورِ عَنْهُ

دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، یہ فعل مباح ہے، جس سے پہلے منع کیا گیا تھا

1262- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

1262- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجالہ شیخین سوی محمد بن عبد الاعلی، فإنه من رجال مسلم. واخرجه

النسائی 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسانه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الاعلی، بهذا الإسناد. واخرجه الطیالسی

1/42، واحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن

محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وسرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطیالسی عن شعبة، ويخرج هناك. وقد تقدم برقم (1111)

من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضاً برقم (1108) من طريق الزهري، عن

عروة، عن عائشة واستوفيت في تخريجه طرقه، فانظره.

(متن حدیث): كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .
 ❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ تَرْكِ انْكَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى مَنْ فَعَلَ هَذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ فِي خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر انکار نہ کرنا جس نے یہ فعل کیا، جو پہلے منع کیا گیا تھا، جس کا
 تذکرہ حکم بن عمرو کی روایت میں ہے

1263 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ
 سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ،
 (متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ يَتَطَهَّرُونَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
 مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا
 ہے، وہ یعنی مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے۔ وہ سب اس سے طہارت حاصل کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ مَا بَقِيَ مِنَ الْمُغْتَسِلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
 اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے غسل
 جنابت سے بچ جانے والے پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے

1263 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه
 النسائي 1/201 باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي
 1/42، وأحمد 6/172 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (250) عن بندار وأبي موسى، عن
 محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وسيرد برقم (1264) من طريق أبي الوليد الطيالسي عن شعبة، ويخرج هناك. وقد تقدم برقم (1111)
 من طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وذكره المؤلف أيضا برقم (1108) من طريق الزهري، عن
 عروة، عن عائشة واستوفيت في تخريجه طرق، فانظره 1e. إسناده صحيح على شرطهما غير عاصم بن النضر، فقد انفرد مسلم
 بإخراجه حديثه. وصححه ابن خزيمة برقم (121) عن محمد بن عبد الأعلى، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد
 2/103 و142، وأبو داود (80) في الطهارة: باب الوضوء بفضل وضوء المرأة، وابن الجارود (58)، والدارقطني 1/52، والبيهقي
 في السنن 1/190، من طرق، عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (120) و (205) وتصحف في رقم (205)
 عبيد الله إلى عبد الله. وأخرجه أبو داود (79)، والبيهقي 1/190، وابن خزيمة (205) من طرق عن نافع، به. وسيرد برقم (1265)
 من طريق مالك، عن نافع، به. فانظر تخريجه ثمت.

1264 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ،
(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

1264: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مردوں اور خواتین (یعنی میاں بیوی) کے لئے مباح ہے وہ ایک ہی برتن سے وضو کر سکتے ہیں

1265 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَافِعٍ،

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ كَانُوا يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔



1264- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى (263) فى الفسل، والبيهقى فى السنن 1/188، عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد وتقدم تخريجه من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به، برقم (1262)، ومن طريق أفلح بن حميد، عن القاسم، برقم (1111).

1265- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داؤد (79) فى الطهارة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، به، بزيادة: ففى الإناء الواحد، وهو فى الموطأ ص 47 برواية القعنبي (تحقيق عبد الحفيظ منصور، نشر دار الشروق فى الكويت) فى الطهارة: باب الطهور للوضوء، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/20، والبخارى (193) فى الوضوء: باب وضوء الرجل من امرأته، وفضل وضوء المرأة، والنسائي 1/57، فى الطهارة: باب وضوء الرجال والنساء جميعاً، وابن ماجه (381) فى الطهارة: باب الرجل والمرأة يتوضآن من إناء واحد، والبيهقى فى السنن 1/190 وتقدم برقم (1263) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، فانظره.

12- بَابُ الْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

باب 12: آبِ مستعمل کا بیان

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ الْمُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ مَرَّةً

طَاهِرٌ جَائِزٌ أَنْ يُؤَدَّى بِهِ الْفَرْضُ أُخْرَى

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ایسا آب مستعمل جس کے ذریعے ایک مرتبہ فرض

ادا کر لیا گیا ہو وہ پاک ہوتا ہے اور یہ بات جائز ہے اس کے ذریعے دوسرے فرض کو بھی ادا کر لیا جائے

1266- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

1266- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرج البخارى (194) فى الوضوء: باب صب النبى صلى الله عليه وسلم وضوءه على مغمى عليه، والدارمى 1/ 187 باب الوضوء بالماء المستعمل، والبيهقى فى السنن 1/ 235، من طريق أبى الوليد الطيالسى بهذا الإسناد، ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى شرح السنة برقم (2219). وأخرجه أبو داود الطيالسى (1791) (2/ 172) بترتيب الساعى) عن شعبة، بهذا الإسناد، بلفظ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَنَضَحَ فِي وَجْهِ، فَافْتَقْتُ، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرِيضَةِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ). وأخرجه أحمد 3/ 298، والبخارى (5676) فى المرضى: باب وضوء العائد للمريض، و (6743) فى الفرائض: باب ميراث الأخوات والإخوة، ومسلم (1616) (8) فى الفرائض: باب ميراث الكلاله، والدارمى 1/ 187، والطبرى (8730) من طريق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/ 307، والحميدى (1229)، والبخارى (5651) فى المرضى: باب عيادة المغمى عليه، و (6723) فى الفرائض: باب قول الله تعالى: (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ)، و (7309) فى الاعتصام: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يسأل مما لم ينزل عليه الوحي فيقول: لا أدري، أو لم يجب حتى ينزل عليه الوحي، ومسلم (1616)، وأبو داود (2886) فى الفرائض: باب فى الكلاله، والترمذى (2097) فى الفرائض: باب ميراث الأخوات، و (3015) فى التفسير: باب ومن سورة النساء، وابن ماجه (2728) فى الفرائض: باب الكلاله، والنسائى فى الكبرى كما فى تحفة الأشراف 2/ 362، والطبرى (10869)، وابن خزيمة فى صحيحه برقم (106)، من طرق عن سفیان بن عيينه، عن محمد بن المنكدر، به. وأخرجه البخارى (4577) فى التفسير: باب (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ)، ومسلم (1616) (6)، والطبرى (8731)، والواحدى فى أسباب النزول ص 107، من طرق عن ابن جريج، عن ابن المنكدر، به. وصححه الحاكم فى المستدرک 2/ 303 من طريق عمرو بن أبى قيس، عن ابن المنكدر، به، دون ذكر الوضوء. وأخرجه أحمد 3/ 372، وأبو داود (2887)، والطبرى (10867)، والبيهقى فى السنن 1/ 231 من طرق عن هشام الدستوانى، عن أبى الزبير، عن جابر. والمراد بآية الفرائض: (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ...) وهى الآية (11) من سورة النساء، وقيل: هى (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) وهى الآية (176) من سورة النساء، وهو المراد فى رواية أبى داود الطيالسى وأحمد 3/ 307، 372.

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ مِنْ وَضُوئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ فَإِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَزَكَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي صَبِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى جَابِرِ بَيِّنٌ وَأَصِحُّ بَانَ الْمَاءِ الْمُتَوَضَّأُ بِهِ طَاهِرٌ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتِيَمَّ لِأَنَّهُ وَاجِدُ الْمَاءِ الطَّاهِرِ وَأِنَّمَا أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّيَمُّمَ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ الطَّاهِرِ وَكَيْفَ التَّيَمُّمَ لَوْ اجِدَ الْمَاءَ الطَّاهِرَ؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا اور مجھے ہوش نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (میری) میراث کس کے لئے ہوگی، کیونکہ میری میراث کی صورت کلالہ کی ہے تو وراثت کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کا حضرت جابر پر چھڑکنا اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جس پانی سے وضو کیا گیا ہو وہ پانی پاک ہوتا ہے اور جس شخص کو یہ پانی میسر ہو اس کو تیمم کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ وہ پاک پانی کو پانے والا شمار ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تیمم کو اس وقت مباح قرار دیا ہے جب پانی دستیاب نہ ہو تو پاک پانی کو پانے والا شخص تیمم کیسے کر سکتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِي الرِّيبَ عَنِ الْخُلْدِ بِالتَّصْرِيحِ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی تصریح کے ہمراہ خلد

سے شک کی نفی کرتی ہے

1267 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذَكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ هِيَ سَرِيَّةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً فَفَتَحَ فِي كَفِّهِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي تَعْلِيمِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمَ وَالْإِكْتِفَاءَ فِيهِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ابْتِنُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُؤَدَى بِمِلْإَفْرَضٍ مَرَّةً جَائِزٌ أَنْ يُؤَدَى بِهِ الْفَرَضُ ثَانِيًا وَذَلِكَ أَنَّ الْمُتَيَمِّمَ عَلَيْهِ الْفَرَضُ أَنْ يَتِيَمَّ وَجْهَهُ وَكَفَّهِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَجَارَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدَاءَ الْفَرَضِ فِي التِّيمَمِ لِكَفِّهِ بِفَضْلِ مَا آدَى بِهِ فَرَضَ وَجْهَهُ صَحَّ أَنَّ التُّرَابَ الْمُؤَدَى بِهِ الْفَرَضُ بَعْضُهُ وَآحِدٌ جَائِزٌ أَنْ يُؤَدَّى بِهِ فَرَضُ الْعُضْوِ الثَّانِي بِهِ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمَّا صَحَّ ذَلِكَ فِي التِّيمَمِ صَحَّ ذَلِكَ فِي الْوَضوءِ سِوَاهُ

1267: عبد الرحمن بن ابيزئی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس نے کہا میں جنابت کا

شکار ہو جاتا ہوں۔ مجھے پانی نہیں ملتا (تو مجھے کیا کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نماز نہ پڑھو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار نے کہا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میں اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم میں شریک ہوئے تھے۔ (تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں پر پھونک ماری اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیمم کی تعلیم دیتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی طرف پر اکتفاء کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں جس کے ذریعے فرض کو ادا کیا گیا ہو اس کے ذریعے دوسرے فرض کو ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت یوں ہے کہ تیمم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم میں دونوں ہاتھوں کیلئے اس چیز کو جائز قرار دیا ہے جو اس کی ہتھیلی پر چہرے کے فرض کو ادا

1267- إسناده صحيح على شرط الشيخين . والحكم: هو ابن عتيبة، وذر: هو ابن عبد الله المرهبي، وابن عبد الرحمن بن أبزي اسمه: سعيد، وأبو عبد الرحمن: صحابي صغير، وكان في عهد عمر رجلاً، وكان على خراسان لعلي رضي الله عنهم. وأخرجه الطيالسي 1/ 63، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/ 214، وأخرجه أحمد 4/ 265، 320، والبخاري (338) في التيمم: باب التيمم هل ينفخ فيهما، و (339) و (340) و (341) و (342) و (343) باب التيمم للوجه والكفين، ومسلم (368) (112) و (113) في الحيض: باب التيمم، وأبو داود (326) في الطهارة: باب التيمم، والنسائي 1/ 169 و 170 في الطهارة، وابن ماجه (569) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة، وأبو عوانة 1/ 306، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/ 111، والدارقطني 1/ 183، وابن الجارود (125)، والبيهقي في السنن 1/ 209 و 116، والبغوي (308)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (266) و (268). وأخرجه الطيالسي 1/ 63، وأحمد 2/ 265، وأبو داود (224) و (225)، والنسائي 1/ 170، والبيهقي في السنن 1/ 210، من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل، عن ذر، به. وأخرجه ابن أبي شهبه 1/ 159، وأبو داود (323)، وأبو عوانة 1/ 305، وابن خزيمة في صحيحه (269)، والطحاوي 1/ 112، والدارقطني 1/ 183، من طرق عن الأعمش، عن سلمة بن كهيل، عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزي، عن أبيه، به، وليس في هذا الإسناد ذر بين سلمة وسعيد. وأخرجه أحمد 1/ 319، والنسائي 1/ 168 من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، وأخرجه أبو داود (322) والنسائي 1/ 168، والطحاوي 1/ 113 والبيهقي 1/ 210، من طريق سفيان، عن سلمة بن كهيل، وابن أبي شهبه 1/ 159 عن ابن إدريس، عن حصين، كلاهما عن أبي مالك، عن عبد الرحمن بن أبزي، به. وأخرجه الطيالسي 2/ 64، وابن أبي شهبه 1/ 156، وأحمد 4/ 263، والبيهقي في السنن 1/ 230، من طرق عن أبي إسحاق، عن ناجية العنزي عن عمار. وسورده المؤلف برقم (1306) و (1309)، من طريق شعبة، بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1303) و (1308) و (1304) و (1305) و (1307) من طريق الأعمش، عن شقيق بن سلمة، عن أبي موسى الأشعري، عن عمار.

کرنے کے بعد بچا رہنے والا (غبار ہے) تو یہ بات درست ہوگی کہ وہ مٹی جس کے ذریعے ایک طرف کے فرض کو ادا کیا گیا ہے۔ یہ بات جائز ہے کہ اس کے ذریعے دوسری مرتبہ میں دوسرے طرف کے فرض کو ادا کیا جائے تو جب یہ بات تیمم میں درست ہوگی تو وضو میں بھی درست ہوگی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّبَرُّكِ بِوَضُوءِ الصَّالِحِينَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانُوا مُتَّبِعِينَ لَسُنَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ اَهْلِ الْبِدْعِ مِنْهُمْ

اہل علم سے تعلق رکھنے والے نیک افراد کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے پیروکار ہوں اور اہل بدعت سے تعلق نہ رکھتے ہوں

1268- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، (متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبَةِ حَمْرَاءَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءَهُ فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ وَضُوءَهُ هُ يَتَمَسَّحُونَ قَالَ ثُمَّ أَخْرَجَ بِلَالٌ عَنزَةً فَكَرَّهَا ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ سِيرَاءً فَصَلَّى إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَالِدُوَابِ يَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

1268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 4/308 عن أبي داؤد، والبخارى (376) في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الأحمر، و (5859) في اللباس: باب القبة الحمراء من آدم، عن محمد بن عرعرة، و (5786) باب التشمير في الثياب، عن إسحاق بن راهويه، عن النظر بن شميل، ومسلم (503) (205) في الصلاة: باب سترة المطلي، عن محمد بن حاتم، عن بهز، أربعتهم عن عمر بن أبي زائدة، به. ومن طريق البخارى (376) أخرجه البغوى في شرح السنة برقم (535) باب سترة المصلى. وأخرجه الشافعى 1/66، 67، وعبد الرزاق (2314)، والطيالسى 1/88، وابن أبى شيبة 1/277، وأحمد 4/307 و308، والبخارى (495) في الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و (499) باب الصلاة إلى العنزة، و (633) في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة، و (3566) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (249) (251) وأبو داؤد (688) في الصلاة: باب ما يستر المصلى، وانسانى 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الأحمر، وابن خزيمة في صحيحه برقم (841)، والبيهقى في السنن 2/270؛ من طرق عن عون بن أبى جحيفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 1/88، وأحمد 4/307 و308 و309، والبخارى (187) في الوضوء: باب استعمال فضل وضوء الناس، و (501) في الصلاة: باب السترة بمكة وغيرها، و (3553) في المناقب: باب صفة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (503) (252) باب سترة المصلى، والدارمى 1/327، 328 من طريق شعبة، عن الحكم بن عتيبة، عن أبى جحيفة. وفي رواية أحمد 4/308، والبخارى (187) و (3566) أن الوضوء الذى ابتدئه الناس كان فضل الماء الذى توضع به النبي صلى الله عليه وسلم.

1268: عون بن ابو حنیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ خیمے میں دیکھا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے بچے ہوئے پانی کی طرف تیزی سے لپکے اور وہ اسے (اپنے جسم) پر ملنے لگے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک نیزہ لے کر باہر آئے۔ انہوں نے اسے گاڑ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے سیرانی حلتے میں باہر تشریف لائے آپ نے اس نیزے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جبکہ اس کے دوسری طرف سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔



بَابُ الْأَوْعِيَةِ

باب 13: مختلف قسم کے برتنوں (کا بیان)

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اغْتِسَالِ الْجُبِّ مِنَ الْأَوَانِي الَّتِي اتَّخَذَتْ مِنْ خَشَبٍ
 جنبی شخص کے لئے ایسے برتنوں میں غسل کرنا مباح ہونا جو لکڑی سے بنائے گئے ہوں

1269- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ أَوْ يَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک ٹب (پانی) سے غسل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا شاید غسل کرنے لگے۔ خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنبی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ بِاللَّيْلِ وَلَوْ بَعُوْدٍ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

رات کے وقت برتن کو ڈھانپنے کا حکم ہونا خواہ ان پر لکڑی رکھ دی جائے

1270- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْبِنٍ وَهُوَ بِالنَّقِيعِ غَيْرِ مُخَمَّرٍ فَقَالَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا كُنَّا نُوْمَرُ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تَوْكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تَغْلُقَ لَيْلًا.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دودھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو ڈھانپا ہوا نہیں تھا۔ آپ اس وقت ”ذقیق“ (کے مقام) پر موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ خواہ اس پر ایک کڑی ہی رکھ دیتے۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں برتنوں کے بارے میں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا کریں اور دروازوں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ رات کے وقت انہیں بند کر دیا کریں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَإِكَاءِ السِّقَاءِ وَأَطْفَاءِ الْمِصْبَاحِ وَتَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

(رات کو سوتے وقت) دروازے بند کرنے اپنے مشکیزے کا منہ بند کرنے چراغ بجھانے اور

برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونا

1271 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكِ

عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ الْمَكِّيِّ

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا وَلَا يَحُلُّ وَكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ.

1270 - إسناده صحيح على شرط مسلم سوى يوسف بن سعيد، فإنه من رجال النسائي، وهو ثقة حافظ، وقد صرح ابن جريج

وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم وأحمد فانفتت شبهة تدليسهما، وأخرجه مسلم (2010) في الأشرية: باب في شرب النبيذ وتحمير الإناء، والدارمي 2/122 في الأشرية: باب في تحمير الإناء، وابن خزيمة في صحيحه برقم (129) من طريق الضحاك بن مخلد أبي عاصم النبيل، أخبرنا ابن جريج، أخبرني أبو الزبير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/425، ومسلم (2010) عن إبراهيم بن دينار. ومن حديث جابر أخرجه ابن أبي شيبة 8/229، وأحمد 3/294 و370، والبخاري (5605) و (5656) في الأشرية: باب شرب اللبن، ومسلم (2011) (95) والبيهقي في شرح السنة (3063). ولفظه: جاء أبو حميد بقدرح من لبن من النقيع، فقال له رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ألا حمرته؟ ولو تعرض عليه عوداً. وأخرجه أيضاً مسلم (2011) (94)، وأبو داود (3734) في الأشرية: باب في إيكاء الآنية.

1271 - حديث صحيح، رجال ثقات، وهو في الموطأ 2/928-929 باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق

مالك أخرجه مسلم (2012) في الأشرية: باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء. وأبو داود (3732) في الأشرية: باب في إيكاء السقاء، والترمذي (1812) في الأطمعة: باب ما جاء في تحمير الإناء وإطفاء السراج والنار عند المنام، والبخاري في الأدب المفرد (1221). وأخرجه مسلم (2012)، وابن ماجه (3410) في الأشرية: باب تحمير الإناء، عن محمد بن رافع، حدثنا الليث، عن أبي الزبير، به، وهذا سند صحيح. وأخرجه الحميدي (1273)، وأحمد 3/301 و362 و374 و386 و395، ومسلم (2012) والبيهقي في شرح السنة (3057)، من طرق عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/355، ومسلم (2014)، ومن طريقه البيهقي في شرح السنة برقم (3061) من طريق القعقاع بن حكيم، عن جابر بنحوه.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”(رات کو سوتے وقت) دروازے بند کر دو، مشکیزوں کا منہ بند کر دو۔ برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان
 بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ بند منہ والے مشکیزوں کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر سے چیز کو ہٹاتا نہیں ہے اور چوہا بعض
 اوقات لوگوں کے گھر کو آگ لگا دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرِ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ إِنَّمَا أَمْرٌ مَعَ التَّسْمِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے اس کے ہمراہ بسم اللہ پڑھی جائے

1272 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَغْلِقْ بَابَكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مَغْلُقًا وَأَطْفِئْ مَصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ

اسم الله وأوك سقائك وأذكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَحَمِّمِرِ إِنَاءَكَ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ بَعُدَ يَعْرُضُ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کر دو، کیونکہ شیطان بند دروازوں کو کھولتا نہیں ہے۔ اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو

بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھانپ دو خواہ اس پر کوئی لکڑی

ہی رکھ دو۔“

1272 - إسناده صحيح على شرطهما، عطاء هو ابن أبي رباح، وأخرجه النسائي في عمر اليوم واللييلة (745) عن عمرو بن

علي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/319، وابن خزيمة في صحيحه برقم (131) عن عبد الرحمن بن بشر، كلاهما عن يحيى

القطان، بهذا الإسناد. ومن طريق أحمد أخرجه أبو داود (3731) في الأشربة: باب في إيكاء الأنية. وأخرجه النسائي في عمل اليوم

واللييلة برقم (746) عن أحمد بن عثمان، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به. وأخرجه البخاري (3304) في بدء الخلق: باب خير مال

المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، و (5623) في الأشربة: باب تغطية الإناء، ومسلم (2012) (97) في الأشربة: باب الأمر بتغطية

الإناء، عن إسحاق بن منصور، عن روح بن عباد، عن ابن جريج، به. ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة برقم

(3058). وأخرجه البخاري (3280) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن يحيى بن جعفر، عن محمد بن عبد الأنصاري،

عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/388 عن إسحاق بن عيسى، والبخاري (3316) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب

أحدكم فليغمسه، وأبو داود (3733) في الأشربة، عن مسدد، والبخاري (6295) في الاستئذان: باب لا تترك الناء في البيت عند

النوم، والترمذي (2857) في الأدب، عن قتيبة، كلهم عن حماد بن زيد، عن كثير بن شظير، عن عطاء به. ومن طريق البخاري

(3316) أخرجه البغوي في شرح السنة برقم (3059). وأخرجه البخاري (5624) في الأشربة: باب تغطية الإناء، عن موسى بن

إسماعيل، و (6296) في الاستئذان: باب غلق الأبواب بالليل، عن حسان بن أبي عباد، كلاهما عن همام، عن عطاء به. وأخرجه

أحمد 3/306، والبخاري في الأدب المفرد (1234)، والبغوي في شرح السنة (3060).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْأَمْرَ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ إِنَّمَا أَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا لَيْلًا لَا نَهَارًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان چیزوں کے بارے میں حکم یہ ہے ان پر رات کے

وقت عمل کیا جائے دن میں (ان پر عمل کرنے کا حکم) نہیں ہے

1273 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْبَعٍ وَنَهَانَا عَنْ خَمْسٍ إِذَا رَقَدْتَ فَأَغْلِقْ بَابَكَ

وَأُوكِ سَفَاءَكَ وَخَمِرَ إِيْنَاءِكَ وَأَطْفِئِ مِصْبَاحَكَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَحُلُّ وَكَاءً وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً

وَأَنَّ الْفَارَسَةَ الْفَوْسِقَةَ تُحْرِقُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَا تَأْكُلُ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْرَبُ بِشِمَالِكَ وَلَا تَمْشِ فِي

نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَاءَ وَلَا تَحْتَبِ فِي الدَّارِ مَفْضِيًا.

🌸🌸 حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چار باتوں کا حکم دیا اور آپ نے پانچ

باتوں سے منع کیا (آپ نے یہ فرمایا تھا) جب تم سونے لگو تو اپنے دروازے کو بند کر دو اپنے مشکینے کا منہ بند کر دو۔ اپنے برتن کو

ڈھانپ دو اپنے چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھولتا نہیں ہے بند منہ والے مشکینے کو کھولتا نہیں ہے۔ برتن پر پڑی

ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے اور تم اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھاؤ اپنے

بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پیو اور صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلو اور تم اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو نہ پہنو) اور گھر میں احتباء کے طور

پر اس طرح کپڑا نہ پہنو کہ شرم گاہ ظاہر ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمَصْرُوحِ بَانَ الْأَمْرَ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا بِاللَّيْلِ دُونَ النَّهَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ان چیزوں کو کرنے کا حکم رات کے بارے

میں ہے دن کے بارے میں نہیں ہے

1274 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ

بْنِ مَنبِهٍ قَالَ،

1274 - إسناده قوي، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه (133) عن محمد بن يحيى، عن إسماعيل بن عبد الكريم الصنعاني،

بهذا الإسناد. وصححه الحكم 4/140 من طريق علي بن المبارك الصنعاني، عن إسماعيل بن عبد الكريم، به، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: أَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَغَلِقُوا الْأَبْوَابَ إِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ وَخَمِرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ السَّقَاءَ مَوَكِّي شَرِبَ مِنْهُ وَإِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَالسَّقَاءَ مَوَكِّي لَمْ يَحِلِّلْ وَكَأَنَّ لَمْ يَفْتَحْ بَابًا مُغْلَقًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كُمْ لِأَنَّهُ الَّذِي فِيهِ شَرَابُهُ مَا يُخَمِّرُهُ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عَوْدًا.

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

”مشکیزوں کا منہ بند کر دو جب تم رات کے وقت سونے لگو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو؛ کیونکہ شیطان آتا ہے اگر اسے دروازہ بند نہیں ملتا تو وہ اندر آ جاتا ہے اور اگر اسے مشکیزے کا منہ بند نہیں ملتا تو وہ اس میں سے پی لیتا ہے لیکن اگر اسے دروازہ بند ملتا ہے۔ مشکیزے کا منہ بند ملتا ہے تو وہ مشکیزے کے بند منہ کو کھول نہیں سکتا اور بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور اگر کسی شخص کو اپنے اس برتن جس میں اس کا مشروب موجود ہے اسے ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ اس پر لکڑی ہی رکھ دے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرِ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا أَمْرٌ بِاسْتِعْمَالِهَا فِي بَعْضِ اللَّيْلِ لَا كِلِّهِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ اشیاء جن کا تذکرہ ہم نے کیا ہے ان کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے یہ رات کے کچھ حصے کے بارے میں ہے پوری رات کے بارے میں نہیں ہے

1275 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَلِقُوا أَبْوَابَكُمْ وَأَوْكُوا أَسْقِيَتِكُمْ وَخَمِرُوا أَيْتَكُمْ وَأَطْفِنُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وَكَأَنَّ لَمْ يَفْتَحْ غَلَقًا وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً وَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ رَبَّمَا أَضْرَمَتْ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَكُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَذَهَبَ

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا تھا۔

”تم اپنے دروازے بند کر دو اور اپنے مشکیزے کے منہ بند کر دو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو؛ کیونکہ شیطان (بند دروازوں) کو کھولتا نہیں ہے اور بند مشکیزے کو کھولتا نہیں ہے اور ڈھانپنی ہوئی چیز کو ہٹاتا نہیں ہے

1275 - رجالہ رجال الصحیح . جریر: هو ابن عبد الحمید، وهو فی صحیح ابن خزيمة (132)، وأخرجه ابن أبي شيبة

8/230 وأحمد 3/302، عن وكيع، عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/395 عن موسى بن داود، عن زهير، عن أبي

الزبير، به. وأخرجه مسلم (2013) عن يحيى بن يحيى، عن أبي خيثمة، عن أبي الزبير، به، مختصراً، ومن طريق مسلم أخرجه

البغوي في شرح السنة برقم (3062).

اور چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے تم اپنے مویشیوں اور گھر والوں کو سورج غروب ہونے کے قریب گھر میں روکے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهَذَا الْأَمْرِ فِي هَذَا الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس وقت میں یہ حکم دیا گیا ہے

1276- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ حَتَّى تَذَهَبَ فَرْعَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَرِقُ فِيهَا الشَّيْطَانُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم اپنے مویشیوں کو (گھر میں) بند کر کے رکھو یہاں تک کہ رات کا ابتدائی حصہ گزر جائے، کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں شیطان آگ لگاتا ہے۔“



1276- إسناده صحيح على شرط مسلم سوى إبراهيم بن الحجاج، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى (1771). وأخرجه

البخاری في الأدب المفرد برقم (1231) عن عارم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

باب 14: مردار کی کھال کا بیان

1277 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبْرٍ غَرِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ قَالَ:

كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَنْ لَا تَتَفَعَّوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک مہینہ پہلے

ہمیں یہ خط لکھا تھا کہ جس میں یہ تحریر تھا

”تم لوگ مردار کی کھال اور اس کے پھوس سے نفع حاصل نہ کرو۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَكِيمٍ شَهِدَ قِرَاءَةَ

كِتَابِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے جب

جہینہ کی سرزمین پہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھا گیا تھا

1278 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

1278 - وأخرجه الترمذی (1729) فی اللباس: باب ماجاء فی جلود المیتة إذا دبغت، والنسائی 7/175، فی الفرع والعتیرة: باب ما یدبغ به جلود المیتة، وابن حزم فی المحلی 1/121، وابن ماجہ (3613) فی اللباس: باب من قال: یا یتبغ من المیتة یاہاب ولا عصب، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 1/465؛ والبیہقی فی السنن 1/18 من طریق الأعمش والشیبانی ومنصور، ثلاثتهم عن الحکم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (4128) فی اللباس: باب من روى أن لا یتبغ یاہاب المیتة، ومن طریقہ البیہقی فی السنن 1/15، عن محمد بن إسماعیل. وأخرجه أحمد 4/311 عن إبراہیم بن أبی العباس، والنسائی 7/175 عن علی بن حجر، كلاهما عن شریک، عن هلال الوزان، عن عبد اللہ بن عکیم، قال الترمذی: هذا حدیث حسن، ویروی عن عبد اللہ بن عکیم، عن أشیاخ لهم هذا الحدیث، وليس العمل علی هذا عند أكثر أهل العلم. وسیورده المؤلف بعده (1278) من طریق النضر بن شمیل، عن شعبه، عن الحکم، به. ویرقم (1279) من طریق القاسم بن مخیمرة، عن الحکم، عن ابن أبی لیلی، عن عبد اللہ بن

النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ،
(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ بَارِضٌ جُهَيْنَةٌ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ .

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کے سنایا گیا۔ ہم اس وقت جہینہ کی سرزمین پر موجود تھے۔ (اس میں تحریر تھا) ”تم لوگ مردار کی کھال یا اس کے پھوں سے نفع حاصل نہ کرو“۔

ذِكْرُ لَفْظَةِ أَوْهَمْتَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ مُرْسَلٌ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ”مرسل“ ہے یہ

”متصل“ نہیں ہے

1279 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمِيرَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى،

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَشِيخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ حَدَّثَنَا مَشِيخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْهَمْتَ
عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ الْخَبَرَ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، وَهَذَا مِمَّا نَقُولُ فِي كُتُبِنَا: إِنَّ الصَّحَابِيَّ قَدْ يَشْهَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ يَسْمَعُ ذَلِكَ الشَّيْءَ عَنْ مَنْ هُوَ أَعْظَمُ حَظْرًا مِنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(بقیہ حاشیہ 1278) عکیم، عن أشياخ لهم . كما ذكر الترمذی . ويخرج كل طريق في موضعه . صحيح، رجال إسناده رجال
الشيخين، غير عبد الله بن عکیم، فمن رجال مسلم، وأخرجه البيهقي في السنن 1/14 من طريق سعيد بن مسعود عن النضر بن
شميل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1293)، وعبد الرزاق (202)، وابن سعد في الطبقات 6/1130، وأحمد 4/310 و311،
وأبو داود (4127) في اللباس: باب من روى أن لا ينتفع بأهَاب الميته، والنسائي 7/175 في الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود
الميته، وابن ماجه (3613) في اللباس: باب من قال: لا ينتفع من الميته بأهَاب ولا عصب، والبيهقي 1/14، والطحاوي في شرح
معاني الآثار 1/468 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1279 - إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأشياخ جهينة صحابة، فلا تضر جهالتهم. وأخرجه الطحاوي 1/468،
والبيهقي 1/25 من طريق صدقة بن خالد، بهذا الإسناد. حديث صحيح أخرجه مسلم وغيره من حديث ابن عباس، وسيرد عنه
المصنف برقم (1287)، ويخرج هناك.

وَسَلَّمَ فَمَرَّةٌ يُخْبِرُ عَمَّا شَاهَدَ وَأُخْرَى يَرَوِي عَمَّنْ سَمِعَ لَا تَرَى أَنَّ بِنَ عُمَرَ شَهِدَ سُؤَالَ جَبْرِيلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيمَانِ وَسَمِعَهُ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؟ فَمَرَّةٌ أَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ وَمَرَّةٌ رَوَى عَنْ أَبِيهِ مَا سَمِعَ فَكَذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَكِيمٍ شَهِدَ كِتَابَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قُرِئَ عَلَيْهِمْ فِي جُهَيْنَةَ وَسَمِعَ مَشَائِخَ جُهَيْنَةَ يَقُولُونَ ذَلِكَ فَأَدَى مَرَّةً مَا شَهِدَ وَأُخْرَى مَا سَمِعَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ فِي الْخَبَرِ انْقِطَاعٌ. وَمَعْنَى خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ: أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ يُرِيدُ بِهِ قَبْلَ الدِّبَاغِ وَالذَّلِيلُ عَلَى صِحَّتِهِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَرَ.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات ہمیں بتائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو خط میں یہ تحریر کیا تھا۔
”تم لوگ مردار کی کسی بھی چیز سے فائدہ حاصل نہ کرو۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) روایت میں یہ الفاظ کہ ”جہینہ“ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہمارے بزرگوں نے یہ بات بتائی ہے۔ اس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے کہ یہ روایت متصل نہیں ہے، جبکہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی آپ کی زبانی کوئی بات سنتے ہیں اور پھر وہ اسی بات کو ایسے شخص کے حوالے سے سن لیتے ہیں جو اس صحابی سے زیادہ مرتبے کا مالک ہوتا ہے اور اس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہیں، تو بعض اوقات وہ ایسی روایت نقل کرتے ہیں جس میں وہ خود موجود تھے اور بعض اوقات وہ اس شخص کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں جس سے انہوں نے سنا تھا، کیا آپ نے غور کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس وقت موجود تھے جب حضرت جبرائیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب سے بھی سنی ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت بیان کی جس میں وہ خود موجود تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اسے اپنے والد کے حوالے سے سنی ہوئی روایت کے طور پر بیان کر دیا۔ اسی طرح عبداللہ بن عکیم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے وقت موجود تھے جب جہینہ قبیلے میں ان لوگوں کے سامنے اس خط کو پڑھا گیا تھا اور انہوں نے جہینہ قبیلے کے مشائخ کو بھی یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا تو ایک مرتبہ انہوں نے وہ روایت نقل کر دی جس میں وہ موجود تھے اور ایک مرتبہ وہ کر دی جس کو انہوں نے سنا تھا تو اب اس روایت میں کوئی انقطاع نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عکیم کی نقل کردہ روایت کے یہ الفاظ ”تم مردار کی کھال یا پٹھے سے نفع حاصل نہ کرو“ اس مراد یہ ہے کہ تم دباغت سے پہلے ایسا نہ کرو۔ اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
”جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔“

ذِكْرُ ابَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ بِنَفْعٍ مُطْلَقٍ

مردار کی کھال کو استعمال کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ استعمال مطلق ہے

1280- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِرُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ، فَقَالَ: أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِمَسْكِيهَا؟ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسْكُ مَيْتَةٍ؟ قَالَ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ (الأنعام: 145)؛ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَأْكُلُونَهُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَعَثَتْ إِلَيْهَا فَسَلِخَتْ فَجَعَلَتْ مِنْ مَسْكِيهَا قُرْبَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَأَيْتَهَا بَعْدَ سَنَةٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی بکری مر گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے ہاں تشریف لائے انہوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردار کی کھال سے راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

”تم یہ فرما دو جو چیز میری طرف کی گئی ہے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام ہو ماسوائے اس کے کہ وہ مردار ہو۔“

یہ آیت آخر تک تلاوت کی (پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ اسے کھا نہیں رہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر اس خاتون نے اس کی کھال کو بھجوا یا اس کی دباغت کی گئی اور اس کی کھال سے مشکیزہ بنا لیا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک سال کے بعد بھی وہ مشکیزہ دیکھا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لَهَا

فِي الْإِنْتِفَاعِ بِجُلْدِ الْمَيْتَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کو

مباح قرار دیا ہے اس کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں

1281- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَتْ فَلَانَةٌ يَعْنِي الشَّاةَ قَالَ: فَهَلَّا أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا قَالَتْ: فَنَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ مَاتَتْ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) - إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ - لَا بَأْسَ أَنْ تَذْبَعُوهُ فَتَنْتَفِعُوا بِهِ. قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَاتَّخَذَتْ مِنْهَا قِرْبَةً حَتَّى تَحْرَقَتْ.

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں مر گئی ہے یعنی بکری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کرتے۔ انہوں نے عرض کی: کیا ہم ایک ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مر گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم یہ فرما دو! جو چیز میری وحی کی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔“ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اس کی دباغت کر کے نفع حاصل کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اسے اس خاتون کی طرف سے بھجوایا تو انہوں نے اس کی کھال کی دباغت کی اور اس سے مشکیزہ بنا لیا یہاں تک کہ وہ جل گیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس حوالے سے ہے اس کا استعمال اس وقت مباح ہوگا جب کھال کی دباغت کر لی گئی ہو (اس سے پہلے نہیں ہوگا)

1282- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ قَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ

1281- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327-328، والطبرانی (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد.

1282- إسناده كسابقه، وهو في مسند أبي يعلى (2334)، وأخرجه أحمد 1/ 327-328، والطبرانی (11765)، والبيهقي 1/ 18، من طريقين عن أبي عوانة، بهذا الإسناد 1. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارقطني 1/ 47 من طريق الوليد بن مسلم، عن أخيه عبد الجبار بن مسلم، عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في الموطأ 2/ 498 عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرج الشافعي في مسنده 1/ 23 (بترتيب الساعاتي في بدائع المنن، وأحمد 1/ 327، والنسائي 7/ 172، وأبو عوانة 1/ 210، وأخرجه من طرق عن الزهري، به: عبد الرزاق (184)، وأحمد 1/ 365، وأبو داود (4120) و (4121)، والنسائي 7/ 172، والدارمي 2/ 86، والبيهقي 15/ 20، وابن حزم في المحلى 1/ 119، والدارقطني 41/ 1، وأبو عوانة 210/ 1

بِجِلْدِهَا؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ إِنَّمَا أُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ عِنْدَ دِبَاغِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ لَا قَبْلَهُ

1283: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حکم یہ ہے کہ مردار کی کھال کی

دباغت کے بعد اسے استعمال کرنا مباح قرار دیا گیا ہے

1283- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حجاج عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ مَنْذُورٌ حِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ شَاةَ لَهُمْ (مَاتَتْ) ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَا دَبِغْتُمْ إِيَّاهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ .

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کی ایک بکری مر گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کی دباغت کر کے اس سے فائدہ حاصل کیوں نہیں کرتے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ الَّتِي تَحُلُّ بِالذِّكَاةِ إِذَا دَبِغَتْ

جو مردار ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اس کی کھال سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا

تذکرہ جب کہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو

1284- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِنْتُ قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا بِنْتُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ

1283- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير يوسف بن سعيد، هو الحافظ ثقة . وأخرجه النسائي / 1727، والطحاوي

469 1/ عن أبي بشر الرقي، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری کو مردار پایا جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ إِبَاحَةَ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِنَّمَا هِيَ بَعْدَ الدِّبَاغِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا

دباعت کے بعد ہے اس سے پہلے نہیں ہے

1285- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرٍ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا بِنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ:

1284- وأخرجه مسلم (364) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، والبيهقي في السنن 23/1، عن أحمد بن

عثمان النوفلي، وأبو عوانة 211/1 عن أبي أمية، كلاهما عن أبي عاصم، عن ابن جريج، به. وأخرجه الحميدي (491)، ومسلم

(363) (102)، والنسائي 172/7 في الفرع والعتيرة، وأبو عوانة 211/1، والطحاوي 469/1، والطبراني (11383)، والبيهقي

16/1، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، به. وعمرو بن دينار سقط من مسند الحميدي، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/

380، وعبد الرزاق (188)، وعنه أحمد 336/6، وابن حزم في الحلبي 119/1 من طريق ابن جريج، عن عطاء: قال ابن عباس:

أخبرتني ميمونة.... وأخرجه أحمد 227/1، والدارقطني 44/1 عن يحيى، عن ابن جريج عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 372/1،

والطحاوي 469/1 من طريق يعقوب بن عطاء، عن أبيه، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/380، ومن طريق مسلم (365) عن عبد

الرحيم بن سليمان، عن عبد الملك بن سليمان، عن عطاء، به. وأخرجه الطحاوي 469/1، والدارقطني 44/1، والبيهقي 16/1 من

طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد الليثي، عن عطاء، به، دون ذكر ميمونة. وأخرجه الترمذي (1727) في اللباس: باب ما جاء في

جلود الميتة إذا دبغت، وأبو عوانة 211/1، والطحاوي 469/1 من طريق الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن عطاء، به،

دون ذكر ميمونة. إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه، (363) (101) في الحيض: باب طهارة جلود الميتة

بالدباغ، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1492) في الزكاة: باب الصدقة على موالى أزواج النبي صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعيد بن كثير بن عفير، وأبو عوانة 210/1، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 23/1 من طريق

محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو عوانة 210/1 من طريق يحيى بن أيوب، عن يونس بن

يزيد، به. وأخرجه البخاري (2221) في البيوع: باب جلود الميتة قبل أن تدبغ، و (5531) في الذبائح والصيد: باب جلود الميتة،

عن زهير بن جرب، وأبو عوانة 210/1 عن أبي داود الحارثي وعباس الدوري، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه، عن صالح،

عن الزهري، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق سفيان، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (5532) من طريق سعيد بن جبيرة، عن

ابن عباس، دون ذكر ميمونة.

(متن حدیث): مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ، فَقَالَ: أَلَا آخِذُوا إِهَابَهَا فَدَبَّغُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا؟ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یہ بات بیان کرتی ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو دی گئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے اس سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذَكَرَ الْخَبْرَ الدَّالَّ عَلَى إِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ مَا يَحِلُّ مِنْهَا بِالذَّكَاةِ
وَمَا لَا يَحِلُّ إِذَا احْتَمَلَتِ الدَّبَاغَ

اس روایت کا تذکرہ جس بات پر دلالت کرتی ہے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا مباح ہے

بشرطیکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو خواہ وہ مردار ذبح کے ذریعے حلال ہو جاتا ہو یا حرام ہوتا ہو

1286- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّوَّاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

1285- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی صحیحہ، (363) (101) فی الحیض: باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ، عن حرملة بن یحیی، بهذا الإسناد، وأخرجه البخاری (1492) فی الزکاة: باب الصدقة علی موالی أزواج النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن سعید بن کثیر بن عفر، وأبو عوانة 210/1 و 211، عن یونس بن عبد الأعلى، والبیہقی فی السنن 23/1 من طریق محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، ثلاثتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو عوانة 210/1 من طریق یحیی بن یوب، عن یونس بن یزید، به. وأخرجه البخاری (2221) فی البیوع: باب جلود المیتۃ قبل أن تدبغ، و (5531) فی الذبائح والصيد: باب جلود المیتۃ، عن زہیر بن حرب، وأبو عوانة 210/1 عن أبی داؤد الحرائی وعباس الدوری، ثلاثتهم عن یعقوب بن إبراهیم، عن أبیہ، عن صالح، عن الزہری، به. وسیورده المؤلف بعده من طریق سفیان، عن الزہری، به. وأخرجه البخاری (5532) من طریق سعید بن جبیر، عن ابن عباس، دون ذکر میمونة 2. فی الأصل عبد اللہ وهو خطأ، وتقدم علی الصواب برقم (714). إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه الشافعی فی مسنده 23/1، وعبد البرزاق (184)، وابن أبی شیبۃ 379/8، والحمیدی (315)، وأحمد 329/6، ومسلم (363)، وأبو داؤد (4120)، والنسائی 171/7، وابن ماجہ (3610)، الدارمی 86/2، والدارقطنی 42/1، وأبو عوانة 209/1، والبیہقی فی السنن 15/1، وابن حزم فی المحلی 119/1، من طرق، عن سفیان بن عیینة، بهذا الإسناد. وسیعیدہ المؤلف برقم (1289) من طریق أبی خیشمة، عن سفیان، به.

1286: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے مردار کی کھال کو دباغت

کے بعد استعمال کر لیا جائے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَىٰ إِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِكُلِّ جِلْدٍ مَيِّتٍ إِذَا دُبِغَ وَاحْتَمَلَ الدِّبَاغُ
دوسری روایت کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتی ہے ہر (مردہ جانور) کی کھال سے نفع حاصل کرنا
مباح ہے جب کہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو اور اس کی دباغت ہو سکتی ہو

1287- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا إهاب دبغ فقد طهر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس بھی کھال کی دباغت حاصل کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبْرَ لَمْ يَسْمَعَهُ

بْنِ وَعَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ کہ اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کر دیا جو اس بات کا قائل ہے

ابن وعلہ نامی راوی نے یہ روایت بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی ہے اور نہ ہی زید بن

اسلم نے (یعنی ابن وعلہ) سے سنی ہے

1287- وهو في الموطأ / 498 2، ومن طريقه أخرجه الشافعي / 23 1، والطيالسي / 43 1، وابن أبي شيبة / 380 8، وعبد

الرزاق (191)، وأحمد / 73 6 و 104 و 148 و 153، وأبو داود (4124)، والنسائي / 176 7، وابن ماجه (3612)، والدارمي / 2

86، والطحاوي / 469 1، والبيهقي / 17 1، وانظر الحديث (1290) 1، إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (303) من

طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ / 498 2، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي / 23 1، والدارمي / 86 2،

والطحاوي في شرح معاني الآثار / 469 1، وفي المشكل / 262 4، وأخرجه الطيالسي / 43 1، وأحمد / 279 1 و 280، ومسلم

(366)، والدارقطني / 46 1، والخطيب في تاريخ بغداد / 338 10، والطبراني في الصغير / 239 1، وأبو نعيم في الحلية / 218 10

من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الطيالسي / 46 1، والخطيب في تاريخ بغداد / 338 10، والطبراني في الصغير / 239 1،

وأبو نعيم في الحلية / 218 10 من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الدارمي / 86 2 و 256 من طريق القعقاع بن حكيم، وأبو

عوانة / 213 1 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن عبد الرحمن بن وعلة، به. وأخرجه أبو عوانة / 212 1 و 213 من طريق جعفر

بن ربيعة ويزيد بن أبي حبيب، كلاهما عن أبي الخير، عن ابن وعلة، به. وأخرجه الخطيب / 295 2 من طريق شعبة، عن بسطام بن

مسلم، عن أبيه، عن ابن عباس. وسيرد بعد من طريق سفيان بن عيينة، عن زيد بن أسلم، به.

1288- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَسْتِ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ بِنَ وَعَلَةَ يَقُولُ:
(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا إِهَابٍ دَبِغٌ فَقَدْ طَهَرَ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس بھی کھال کی دباغت حاصل کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ إِبَاحَةِ انْتِفَاعِ الْمَرْءِ بِجُلُودِ مَا يَحِلُّ بِالذِّكَاةِ إِذَا دُبِغَتْ وَإِذَا كَانَتْ مَيْتَةً
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اس جانور کی کھال سے نفع حاصل کر سکتا ہے جو ذریعے
حلال ہو جائے بشرطیکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو اور وہ مردہ ہو

1289- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثِمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَ
(متن حدیث): مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: آلا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَّغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟
فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت حاصل کر کے اس
سے نفع حاصل کیوں نہیں کیا۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

ذکر بیان بَانَ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ بَعْدَ الدِّبَاغِ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دباغت کے بعد مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنا جائز ہے

1290- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ بَخْبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزِجَانِيُّ
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ،

1288- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (190)، والحميدي (486)، وابن أبي شيبة (378/8)،
وأحمد (1/219 و 270 و 343)، ومسلم (366)، وأبو داود (4123)، الترمذي (1728)، النسائي (7/173)، وابن ماجه (3609)،
والدارمي (2/85)، وأبو عوانة (1/212)، والطحاوي في شرح معاني الآثار (1/469)، ومشكل الآثار (262/4)، وابن الجارود في
المنتقى (61)، والبيهقي في السنن (1/16)، وابن حزم في المحلى (1/118)، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.
1289- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مسند أبي يعلى (7079)، وقد تقدم برقم (1285).

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طَهْرُهَا.

1290: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مردار کی کھال کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔“

1291- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حَذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ

(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا

فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتَ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتَ بِهَا قَالَتْ فَقُلْتُ وَيَجَلُّ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْظُ.

1291: عبد اللہ بن مالک اپنی والدہ سیدہ عالیہ بنت سبیح رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری بکریاں احد پہاڑ کے

پاس موجود تھیں۔ ان میں سے ایک مر گئی تھیں، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے اس بات

کا تذکرہ کیا، تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا تم اس کی کھال لے کر نفع حاصل کر لو وہ خاتون بیان کرتی ہیں (میں نے

دریافت کیا: کیا یہ جائز ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کچھ افراد

کے پاس سے گزرے جو اپنی بکری کو یوں کھینچ رہے تھے جیسے گدھے کو کھینچا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم

لوگ اس کی کھال کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔ لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی اور قرظ

کے پتے اسے پاک کر دیں گے۔

1290- رجالہ ثقات غیر شریک، فإنه ساء الحفظ، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد / 1546، 155، والنسائي / 1747 في

الفرع: باب جلود الميتة، والطحاوي في شرح معاني الآثار / 470 1، والدارقطني / 44 1 من طريق الحسين بن محمد المرزوي،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد / 1546، 155 عن حجاج بن محمد بن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي / 1747، والدارقطني

/ 44 1 من طرق عن شريك، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة. وأخرجه النسائي / 1747، والطحاوي / 470 1 من

طريقين عن إسرائيل، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وأخرجه الطحاوي / 470 1 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن

منصور، عن إبراهيم، عن الأسود، به. وهذا إسناد صحيح أيضاً. وأخرجه الطحاوي أيضاً / 470 1 من طريق عمر بن حفص بن غياث،

عن أبيه، عن الأعمش، قال: حدثنا أصحابنا عن عائشة. ورواه الطبراني في الصغير / 189-190 من طريق محمد بن مسلم

الطائفي، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة...

1291- عبد اللہ بن مالک بن حذافہ لم یوثقہ غیر المؤلف، وأمه العالیة: قال العجلي: مدنیة تابعیة ثقة، وباقي رجاله

ثقات. وأخرجه أبو داود (4126)، والنسائي / 1747-175، والطحاوي / 471 1، والدارقطني / 45 1، والبيهقي في السنن / 19 1

من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد / 3346، من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه

الطحاوي / 470 1 من طريق الليث، عن كثير بن فرق، به.

15- بَابُ الْأَسَارِ (مختلف) طرح کے جوٹھے کا بیان

ذِكْرُ ابَا حَاةٍ مَجِّ الْمَرْءِ فِي الْبُئْرِ الَّتِي يَسْتَقِي مِنْهَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی کنویں میں کلی کر دے جس کنویں میں سے پانی پیا جاتا ہو
1292- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِن قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِن أَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(متن حدیث): عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ

دَلْوٍ فِي بئرٍ فِي دَارِهِمْ.

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں موجود کنویں سے ڈول میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ سُورَ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ نَجِسٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس آدمی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے، حیض والی عورت کا جوٹھا نجس ہوتا ہے

1292- ابن أبي السري: هو محمد بن المتوكل بن العسقلاني، وثقه ابن معين، وقال المؤلف: كان من الحفاظ، ولينه أبو

حاتم، وضعفه ابن عدی بكثرۃ الغلط، وقد تابعه عليه الإمام أحمد فرواه في المسند / 4295 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري (839) في الأذان، و (6422) في الرقاق: باب العمل الذي يتغى به وجه الله، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم (1108) عن معمر، به. وأخرجه أحمد / 4275، والبخاري (77) في العلم: باب متى يصح سماع الصغير، و (189) في الوضوء: باب استعمال فضل وضوء الناس، و (1185) في التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، و (6354) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة، ومسلم / 4561 (33) (265) في المساجد: باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، والنسائي في العلم من الكبرى كما في تحفة الأشراف / 3648، وابن ماجه (457) في المساجد: باب المساجد في الدور، من طرق عن الزهري، به.

1293- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَضَعُ الْإِنَاءَ عَلَى فِيٍّ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاؤُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيٍّ وَأَخَذُ الْعَرَقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَاؤُهُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيٍّ .

1293: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں برتن اپنے منہ کے ساتھ لگاتی تھی پھر میں

اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھادیتی تھی تو آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔ میں

حیض کی حالت میں ہڈی (والا گوشت) لے کر (اسے کھا کے) پھر اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھادیتی تھی تو آپ اپنا

منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا تھا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ بَعْدَ مَعْلُومٍ

جب کتابرتن میں منہ ڈال دے تو اسے متعین تعداد میں دھونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1294- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بِعَسْكَرٍ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ

الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ

مَرَّاتٍ .

1293- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد / 192 6 و 210 ، ومسلم (300) في الحيض: باب غسل الحائض

رأس زوجها، والنسائي / 149 1 في الطهارة: باب الانتفاع بفضل الحائض، والبقوى (321)، وابن حزيمة في صحيحه برقم (110)

، من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (110) أيضاً عن يوسف بن موسى، عن جرير، عن مسعر، به. وأخرجه أبو

عوانة / 311 1 من طريق مخلد بن يزيد وعلي بن قادم، كلاهما عن مسعر، به. وأخرجه عبد الرزاق (1253) عن سفيان الثوري،

به. وأخرجه عبد الرزاق (388)، والطيالسي (1514)، وأحمد / 62 6 و 214، وأبو داود (259)، وابن ماجه (643)، والنسائي

/ 190 1، والدارمي / 246 1 من طرق، عن المقدم بن شريح، به. وأخرجه أحمد / 64 6، والحميدي (166)، والنسائي / 149 1

من طرق سفيان، عن مسعر، عن المقدم بن شريح... وسيد كره المصنف برقم (1360) من طريق يزيد بن هارون، عن مسعر، به.

1294- إسناده قوي، وجماله رجال مسلم . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه

مالك / 34 1 في الطهارة: باب جامع الوضوء، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي / 21 1، وأحمد / 2

460، والبخاري (172) في الوضوء: باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان، ومسلم (279) (90) في الطهارة: باب حكم ولوغ

الكلب، والنسائي / 52 1 في الطهارة: باب سؤر الكلب، وابن ماجه (364) في الطهارة: باب غسل الإناء من ولوغ الكلب، وأبو

عوانة / 207 1، وابن الجارود (50)، والبقوى (288)، والبيهقي / 240. 1 وأخرجه الدارقطني / 65 1 من طرق عن إسماعيل بن

عياش، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد / 245 2، وابن الجارود (52)، وأبو عوانة / 207 1 من طريق سفيان، عن أبي الزناد،

به. وصححه ابن خزيمة (96) .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”جب کتا کسی شخص کے برتن میں منڈال دے، تو تم اسے سات مرتبہ دھو دو۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ نَجَاسَةَ مَا فِي الْإِنَاءِ بَعْدَ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے، کتے کے برتن میں منڈالنے کے بعد اس میں
کیا نجاست ہوتی ہے؟

1295- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِن قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بِن أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): طَهُّورُ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”کسی بھی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جب کہ کتے نے اس میں منڈال دیا ہو یہ ہے، اسے سات مرتبہ دھولیا
جائے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَا فِي الْإِنَاءِ بَعْدَ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ

طاہر غیر نجس ینتفع بہ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کتے کے برتن میں منڈالنے سے برتن میں جو کچھ موجود ہوتا ہے وہ پاک رہتا ہے وہ نجس نہیں ہوتا اس سے نفع حاصل کیا
جاسکتا ہے

1296- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِن حُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ يَحْيَى الدَّهْلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِنُ خَلِيلٍ

1295- وأخرجه عبد الرزاق (335) ومن طريقه أحمد 2/ 271، وأخرجه النسائي 1/ 52 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريح، عن زياد بن سعد، عن ثابت بن عياض، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/ 360 و 482 من طريقين. وأخرجه أحمد 2/ 398 عن سليمان، عن إسماعيل، عن عتبة بن سلم، عن عبيد بن حنين، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي 1/ 177 في المياه، والدارقطني 1/ 65، والبيهقي 1/ 241، من طريق قتادة، عن خلاص، عن أبي هريرة. وسيرد من طرق أخرى عن أبي هريرة في الروايات الثلاثة التالية، تخرج في مواضعها 1. تحرفت في الإحسان إلى: يجاب، والتصحيح من التقاسيم والأنواع 3/ لوحة 141.2 الطهور بفتح الطاء - المطهر، - بالضم - : الفعل، والمراد هنا الأول، أي: مطهر الإناء 3. حديث صحيح. ابن أبي السري وإن كان فيه كلام قد توبع، وباقي السند على شرطهما، وهو في المصنف (329)، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/ 314، ومسلم (279) (92)، والبيهقي 1/ 240، وأبو عوانة 1/ 205.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنْاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَهْرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ پانی کو بہا دے پھر اسے سات مرتبہ دھو لے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَرْءَ مَأْمُورٌ عِنْدَ غَسَلِهِ الْإِنْاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ

أَنْ يَجْعَلَ أَوَّلَ الْغَسَلَاتِ بِالتُّرَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اس بات کا حکم دیا گیا ہے، جب وہ کتے کے برتن میں منہ

ڈالنے کے بعد برتن کو دھونے لگے تو پہلی مرتبہ دھوتے ہوئے ساتھ میں مٹی بھی استعمال کرے

1297- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

1296- إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو صالح: هو ذكوان السمان المدني، وأبو رزين: هو مسعود بن مالك الأسدي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (98). وأخرجه الدارقطني 1/64، وابن الجارود في المنتقى (51) من طريق محمد بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (279) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، والنسائي 1/53 في الطهارة: باب الأمر بإراقة ما في الإناء إذا ولغ فيه الكلب، و 1/176 في المياه: باب سؤر الكلب، والبيهقي في السنن 1/239 عن علي بن حجر، وأبو عوانة 1/207 من طريق عبد الله بن محمد الكرماني، كلاهما عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/253 و 424 عن أبي معاوية، عن الأعمش، به. وأخرجه الدارقطني 1/63 من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به. وأخرجه الطيالسي 1/43 عن شعبة، عن الأعمش، عن أبي صالح وحده، به. وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر، والطحاوي 1/21 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هُرَيْرَةَ. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي رزين، عن أبي هريرة، ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه ابن ماجه (363) باب غسل الإناء من ولوغ الكلب. وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/21 من طريق حفص بن غياث، عن الأعمش، به. وأخرجه الطبراني في الصغير 1/93 من طريق عبد الرحمن الرؤاسي، و/2/61 من طريق أبان بن تغلب، كلاهما عن الأعمش، عن أبي رزين، به.

1297- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه مسلم (279) (91) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173، وأحمد 2/427، والبيهقي 1/240، من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علي، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (95)، ومن طريق أحمد أخرجه البيهقي في السنن 1/240. وأخرجه عبد الرزاق (330)، ومن طريقه أحمد 2/265 وأبو عوانة 1/207، عن هشام بن حسان، به. وأخرجه أحمد 2/508 عن يزيد، وأبو داود (71) في الوضوء بسؤر الكلب، وأبو عوانة 1/207 من طريق إبراهيم صدقة وزائدة، كلهم عن هشام بن حسان، به. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/208 عن أبي أمية، عن عبد الله بن بكر السهمي، عن هشام، به. وأخرجه الشافعي 1/21، ومن طريقه أبو عوانة 1/208، والبيهقي 1/241، وأبو نعيم في الحلية 9/158، عن سفيان بن عيينة، وعبد الرزاق (331) ومن طريقه أحمد

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): طَهَّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهِنَ بِالْتَّرَابِ .

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”کسی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جبکہ کتے نے اس میں منہ ڈال دیا ہو یہ ہے اس کو سات مرتبہ دھویا جائے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَرْءَ يُسْتَحَبُّ لَهُ عِنْدَ غَسْلِهِ الْإِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ
أَنْ يُعْفَرَ الْإِنَاءَ بِالتَّرَابِ عِنْدَ الثَّامِنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھوتے ہوئے آٹھویں مرتبہ برتن کو مٹی کے ذریعے مانجھ لے۔

1298- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسَلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفَرُوا الثَّامِنَةَ بِالتَّرَابِ .

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(بقیہ حاشیہ 1297) / 265 2، وأبو عوانة / 208 1 عن محمد بن جعفر، عن سعيد، وأبو داؤد (72)، والدارقطنی / 64 1 من طریق حماد بن زید، كلهم عن أبوب، عن ابن سيرين، به. وأخرجه أبو داؤد (73) ومن طريقه البيهقي / 241 1، عن موسى بن إسماعيل، عن أبان، والنسائي / 177 1، 178 في الميابه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، من طريق سعيد بن أبي عروبة، والطحاوي / 21 1 من طريق عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد، كلاهما عن قتادة، عن ابن سيرين، به. وأخرجه الدارقطنی / 64، والطحاوي في شرح معاني الآثار / 21 1، وفي مشكل الآثار / 267 3 من طريق أبي عاصم، عن قره بن خالد، عن ابن سيرين، به. وأخرجه الخطيب في تاريخه / 109 11 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، به. وتقدم من طرق أخرى عن أبي هريرة في الروايات الثلاثة قبله.

1298- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبد الأعلى: هو الصنعاني البصري، ثقة، أخرج له مسلم، وباقي رجال السند على شرطهما. أبو التَّيَّاحِ: اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدِ الضُّبَيْحِيُّ. وأخرجه النسائي / 54 1 في الطهارة و / 177 1 في الميابه: باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (280) في الطهارة: باب حكم ولوغ الكلب، عن يحيى بن حبيب الحارثي، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة / 174 1، وأحمد / 86 4 و / 56 5، ومسلم (280)، وأبو داؤد (74)، النسائي / 177 1، وابن ماجه (365)، والدرامي / 188 1، والدارقطنی / 65 1، وأبو عوانة / 208 1، والطحاوي في شرح معاني الآثار / 23 1، والبعوي (2781)، والبيهقي / 241 1-242 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

”جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو۔“

ذَكَرَ الْحَبْرَ الدَّالَّ عَلَى أَنَّ أَسَارَ السَّبَاعِ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے تمام درندوں کا جوٹھا پاک ہوتا ہے

1299- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتِ (ابن) أَبِي قَتَادَةَ
(متن حدیث): أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْفَى أَبُو قَتَادَةَ 2

الْإِنْسَاءَ فَشَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَيَسْتُ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ .

1299: سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہے:

حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف کر دیا۔ اس بلی نے پانی پی لیا سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا۔ میں ان کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھینجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تمہارے ہاں گھر میں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔“



1299- وأخرجه أبو داود (75) في الطهارة: باب سؤر الهرة، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ

22 1/ - 23 في الطهارة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي / 21 1، 22، وعبد الرزاق (353)، وابن أبي شيبة / 31 1، وأحمد /

303 و 309، والترمذي (92)، والنسائي / 55 1 و 178، وابن ماجه (367)، والدارمي / 187 1 - 188، والطحاوي في شرح

معاني الآثار / 18 1، وابن الجارود (60)، والبيهقي / 245 1، والبقوي (286)، والحاكم / 160 1، وابن خزيمة بقرم (104)،

وقال الترمذي: حسن صحيح، وقال الحاكم: حديث صحيح، وهو مما صححه مالك، واحتج به في الموطأ، ووافقه الذهبي،

وصححه البخاري والعقيلي والدارقطني كما في التلخيص / 41 1، وصححه أيضاً النووي في المجموع / 171 1، ونقل عن البيهقي

أنه قال: إسناده صحيح، وله طرق أخرى وشاهد، فيتقوى. انظر تلخيص الحبير / 42 1 - 41، ونصب الراية / 133 1 -

134. وأخرجه عبد الرزاق (352)، والحميدي (430)، وأحمد / 296 5، من طريق سفیان، عن إسحاق بن عبد الله، به.

16- باب التیمم

باب 16: تیمم کا بیان

1300- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِدَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ التِّمَاسِيَةَ فَأَقَامَ مَعَهُ النَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ نَاسٌ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَكَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً وَكَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَيَّ فِخْذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءً فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُوكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ فَانزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ، (فَتَيَمَّمُوا).

قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هَذَا بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

1300- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عوانة 1/302 عن محمد بن إسماعيل السلمي، عن القعنبى، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ برواية القعنبى ص 68 (نشر دار الشروق بتحقيق عبد الحفيظ منصور) ومن طريق مالك أخرجه الشافعى في مسنده 1/43، 44 (ترتيب الساعاتى)، وعبد الرزاق (880)، والبخارى (334) فى التيمم: باب قوله تعالى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا)، و(3672) فى فضائل الصحابة: باب لو كنت متخذاً خليلاً، و(4607) فى التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا)، و(5250) فى النكاح: باب قول الرجل لصاحبه: هل أعروستم الليلة، و(6844) فى الحدود: باب من أدب أهله أو غيره دون السلطان، ومسلم (367) فى الحيض: باب التيمم، والنسائى 1/163-164 فى الطهارة: باب بدء التيمم، والواحدى فى أسباب النزول ص 113، وابن خزيمة فى صحيحه (262)، والبيهقى فى السنن 1/223-224، والبعغوى فى شرح السنة برقم (307). وأخرجه البخارى (4608) فى التفسير: باب (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا)، و(6845) فى الحدود: باب من أدب أهله، والبيهقى 1/223، والطبرانى (9641) من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن عبد الرحمن بن القاسم، به. وسيرد برقم (1709) من طريق هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة ويأتى تخريجه من طريقه هناك.

1300: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ایک سفر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ جب ہم ”بیداء“ کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ”ذات الحیش“ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے۔ آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے وہاں آس پاس پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے دیکھا ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ہمراہ لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (کے پاس) آئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے زانوں پر رکھ کر سو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کے رسول کو اور لوگوں کو رکنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ میرے پہلو پر مارتے رہے، لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میرے زانوں پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے یہاں تک کہ صبح کا وقت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمم کر لیا۔

اس وقت اسید بن خضیر جو لقبوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے یہ کہا: اے ابوبکر کی آل! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ التَّيْمَمِ بِالْكُحْلِ وَالزَّرْنِيخِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا
دُونَ الصَّعِيدِ الَّذِي هُوَ الشَّرَابُ وَحَدَهُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سرمہ اور سنگھیا اور ان جیسی دوسری چیزوں

جوٹی کے علاوہ ہیں، صرف ان سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے،

1301- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا

يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا سِرْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ

اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوُقْعَةَ وَلَا وَقَعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمَسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقِضْنَا إِلَّا حَرَّ الشَّمْسِ قَالَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ

اسْتَيْقَظَ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ وَكَانَ يَسْتَيْقِظُهُمْ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرَانُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ قَالَ وَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ

قَالَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُو وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَجُوفَ جَلِيدًا قَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ فَمَا

زَالَ يُكْثِرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا صَيْرَ أَوْ لَا يَصِيرُ ارْتَحِلُوا . فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَلَبَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ: مَا مَعَكَ يَا فَلَانُ أَنْ تَصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . ثُمَّ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فَلَانًا وَكَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْعِيَا لَنَا الْمَاءَ فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا آيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسَ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرْنَا خُلُوفٌ قَالَ فَقَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذَا قَالَتْ إِلَى آيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِي قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِي فَاَنْطَلِقِي إِذَا فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَعُ فِيهِ مِنْ أَقْوَاهِ الْمَرَادَتَيْنِ أَوْ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَا أَقْوَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَّ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنْ اسْتَفُوا وَاسْتَفُوا قَالَ فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ الْخِرُّ ذَلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَأَفْرَعْهُ عَلَيْكَ قَالَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَفْعَلُ بِمَائِهَا قَالَ وَآيِمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعُ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعُ وَأَنَّهُ لِيَحْيِلَ لَنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مَلْنَا مِنْهَا حِينَ ابْتَدَى فِيهَا فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعُوا لَهَا طَعَامًا قَالَ فَجَمَعَ لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا

1301- إسنادہ صحیح علی شرطہما . عرف: هو ابن ابي جميلة الأعرابي، وأبو رجاء: هو عمران بن ملحان العطاردي البصري. وأخرجه أحمد 4/434، 435، والبخاري (344) في التيمم: باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، وابن خزيمة في صحيحه برقم (271) و (987)، من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20537)، وابن أبي شيبة 1/156، والبخاري (348) في التيمم، ومسلم (682) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفاتنة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/171 في الطهارة: باب التيمم بالصعيد، وأبو عوانة 1/307 و 2/256، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/401، والدارقطني 1/202، والبيهقي في السنن 1/218، 219 و 404، وفي دلائل النبوة 4/276-279، والطبراني في الكبير 18/ (276) و (277) وابن خزيمة في صحيحه برقم (271) و (987) و (997) من طرق عن عوف، به. وعوف تحرف في مطبوع مصنف ابن أبي شيبة إلى عون بالنون آخره. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/45 (بترتيب الساعاتي)، والبخاري (3571) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (682) (312)، وأبو عوانة 1/308 و 2/254-257، والدارقطني 1/200، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/400، والبيهقي في دلائل النبوة 4/279-281، وفي السنن 1/219، 220، والبغوي في شرح السنة برقم (309) من طرق عن أبي رجاء العطاردي، به. وسنورده المؤلف برقم (1461) في باب الوعيد على ترك الصلاة، من طريق الحسن البصري، عن عمران بن حصين، به، ويخرج هناك 2. إسنادہ صحیح علی شرطہما سوی مسدد، فإنه من رجال البخاري، وأخرجه البخاري (344) في التيمم، باب: الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

كَثِيرًا وَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ فَقَالَ: لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمِينَ أَنَا وَاللَّهِ مَا رَزَيْنَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ سَقَانَا .

قَالَ فَاتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةَ قَالَتْ الْعَجَبُ لِقَيْنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ فَفَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا الَّذِي قَدْ كَانَ فَوَاللَّهِ أَنَّهُ لَا سِحْرَ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ أَوْ أَنَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغَيِّرُونَ عَلَيَّ مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ فِيهِ فَقَالَتْ لِقَوْمِهَا وَاللَّهِ هَذَا الْقَوْمُ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَاطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ہم رات بھر سفر کرتے رہے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہمیں نیند نے آیا اور مسافر کے نزدیک نیند سے پیاری اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بیدار ہونے والوں میں سے سب سے پہلے فلاں شخص تھے پھر فلاں صاحب تھے اور پھر فلاں صاحب تھے۔

ابوراء نامی راوی نے ان کے نام بھی بیان کئے تھے لیکن عوف نامی راوی ان کے ناموں کو بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے فرد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے تو ہم آپ کو بیدار نہیں کرتے تھے۔ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا صورتحال پیش آرہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے صورت حال کو دیکھا تو راوی بیان کرتے ہیں: وہ بلند آواز کے مالک ایک سخت مزاج شخص تھے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی اور مسلسل تکبیر کہتے رہے۔ ان کی تکبیر کی آواز بلند رہی یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کی خدمت میں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔ تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا آگے گئے پھر آپ سواری سے نیچے اترے پھر آپ نے پانی منگوایا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک شخص الگ موجود تھا۔ اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں کیا وجہ ہے تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور (غسل کرنے کے لئے) پانی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر مٹی کو استعمال کرنا لازم ہے یہ تمہارے لئے کافی ہوگی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے آپ نے فلاں صاحب کو بلوایا اس شخص کا نام ابورجاء نامی نے بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو (یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے) ان دونوں حضرات کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی۔ ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ کل اسی وقت میں پانی کے پاس تھی (یعنی ایک دن کے فاصلے پر ہے) اور ہمارے مرد قبیلے میں موجود نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے اس خاتون سے کہا پھر تم (ہمارے ساتھ) چلو۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہی وہ شخص ہے جسے بے دین کہا جاتا ہے ان دونوں صاحبان نے فرمایا: وہ وہی ہیں جو تم مراد لے رہی ہو۔ اب تم چل پڑو پھر یہ دونوں اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو پورے واقعے کے بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ سے اس میں پانی اٹھایا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ نے مشکیزے کے منہ کو بند رکھا اور اس کے نیچے کے سوراخ کو کھول دیا اور لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ تم لوگ خود بھی پانی حاصل کرو اور (اپنے جانوروں وغیرہ کو) بھی پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پی لیا جس نے چاہا اس نے پلانے کے لئے حاصل کر لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو پانی کا برتن دیا گیا جسے جناب لائق ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے جسم پر اٹھیل لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی۔ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب اس میں سے اتنا سا راپانی نکال لیا گیا تو پھر بھی ہمیں یوں محسوس ہوا کہ شاید یہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان جمع کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت کے لئے عجوہ کھجوریں اور ستوج جمع کر لیے گئے یہاں تک کہ اس کے لئے بہت سا اناج جمع ہو گیا اور لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں ڈال دیا۔ اسے اس کے اونٹ پر سوار کر دیا اور وہ کپڑا اس کے آگے رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: تم یہ بات جانتی ہو؟ اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی جبکہ وہ کچھ تاخیر سے گئی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلاں تم کہاں رہ گئی تھی۔ اس نے جواب دیا: بڑی حیرانگی کی بات ہے مجھے دو لوگ ملے وہ مجھے ساتھ لے کر ان صاحب کے پاس چلے گئے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے وہ بے دین ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا یعنی اس چیز کے بارے میں بتایا جو ہو چکی تھی۔

اور کہا: اللہ کی قسم! وہ یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیانی حصے کے سب سے بڑے جادوگر ہیں یا پھر وہ واقعی اللہ کے رسول

ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہاں کے مسلمانوں نے آس پاس کے مشرکین پر حملے کئے لیکن اس ہستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ جان بوجھ کر تمہیں چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو تو ان لوگوں نے اس عورت کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

1302 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ قَالَ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي الْخَيْرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ أَحَلَى عِنْدَ الْمَسَافِرِ مِنْهَا فَمَا يَقْظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكَانَ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُمْ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ الرَّابِعُ.

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقِظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي النَّوْمِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوَا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ: لَا يَضِيرُ فَارْتَحِلُوا وَارْتَحِلْ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تَصَلِيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ .

ثُمَّ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَى النَّاسُ إِلَيْهِ الْعَطَشَ قَالَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا وَكَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَالَ: اذْهَبَا فَاتِيَا بِالْمَاءِ فَانْطَلَقَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَرَّادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا وَقَالَا لَهَا آيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسَ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرْنَا خُلُوفٌ قَالَا لَهَا انْطَلِقِي قَالَتْ إِلَى آيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَاَنْطَلِقِي.

وَجَاءَ إِلَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَقْوَاهِ الْمَرَّادَتَيْنِ أَوْ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَقْوَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَبْدَ إِلَى وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنْ اسْتَقُوا وَاسْقُوا قَالَ فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَسْقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ الْآخِرُ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ .

قَالَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَفْعَلُ بِمَا يَفْعَلُ قَالَ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَقَدْ أَفْلَحَ عَنْهَا حِينَ أَفْلَحَ وَإِنَّهُ لِيَخِيلُ إِنَّا أَنهَذَا أَشَدُّ مَلْنَا مِنْهَا حِينَ ابْتَدَى فِيهَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اجْمَعُوا لَهَا طَعَامًا." فَجَمَعَ لَهَا مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا كَثِيرًا وَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ الَّذِي فِيهِ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ: لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمِينَ وَاللَّهِ مَا رَزَانَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي سَقَانَا."

فَاتَتْ أَهْلَهَا وَقَدْ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةُ قَالَتْ الْعَجَبُ لَقَيْتُنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ فَفَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا الَّذِي قَدْ كَانَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ مَنْ بَيْنَ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بَأْصُعِبَهَا السَّبَابَةُ الْوَسْطَى فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ إِنَّهُ تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا قَالَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ يُغَيِّرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ فِيهِمْ قَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أَرَى هُنَّ لِأَيِّ الْقَوْمِ يَدْعُونَكُمْ إِلَّا عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَاطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيُّ عِمْرَانُ بْنُ تَيْمِّ مَاتَ وَهُوَ بِنِ

مائة وعشرين سنة.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہمیں نیند آگئی اور مسافر کے نزدیک نیند سے زیادہ پیاری کوئی اور چیز نہیں ہوتی۔ ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا فلاں اور فلاں بیدار ہوئے اور جہاں نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی ان کا نام بھول گئے پھر چوتھے بیدار ہونے والے شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سویا کرتے تھے تو آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے، ہم یہ نہیں جان سکتے تھے کہ نیند کے دوران آپ کے ساتھ کیا صورت حال پیش آرہی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر ہو اور انہوں نے وہ چیز دیکھی جو لوگوں کو پیش آئی ہے وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ انہوں نے تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے آواز کو بلند کیا۔ وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے اور بلند آواز میں تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو لوگوں نے پیش آنے والی صورت حال کی شکایت آپ کے سامنے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر آپ روانہ ہوئے تھوڑا آگے جانے کے بعد آپ سواری سے اترے پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوا یا وضو کیا نماز کے لئے اذان دی گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو ایک شخص الگ موجود تھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: اے فلاں کیا بات ہے تم نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں ادا کی۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ!

مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر مٹی استعمال کرنا لازم ہے وہ تمہارے لئے کفایت کرے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیاسے ہونے کی شکایت کی تو آپ سواری سے نیچے اترے اور فلاں کو بلایا رجا نامی راوی نے ان کا نام بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی لے کر آؤ۔ دونوں حضرات روانہ ہوئے ان کا سامنا ایک عورت سے ہوا جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کے درمیان سوار تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ان دونوں حضرات نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے۔ اس نے جواب دیا: گزشتہ دن اسی وقت میں پانی کے پاس موجود تھی۔ ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں (اس لئے میں اتنی دور سے پانی لے کر آئی ہوں) ان دونوں حضرات نے اس سے کہا تم چلو اس نے دریافت کیا: کہاں؟ ان دونوں حضرات نے جواب دیا: اللہ کے رسول کی طرف اس نے دریافت کیا: کیا یہ وہی صاحب ہیں جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے وہ بے دین ہیں ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: یہ وہی ہیں جو تم مراد لے رہی ہو تم چلو۔

یہ دونوں حضرات اس عورت کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے اس عورت کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوا لیا۔ آپ نے مشکیزوں کے منہ سے پانی اٹھایا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ کو بند کر دیا۔ ان کے نیچے والے سوراخ کو کھول دیا۔ لوگوں میں اعلان کر دیا کہ وہ پانی حاصل کر لیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پانی پلائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جس نے چاہا اس نے پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی پی لیا۔ سب سے آخر میں اس شخص کو دیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی۔ پانی کا برتن دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہالو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ عورت کھڑی دیکھتی رہی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس میں سے جتنا بھی پانی نکلا اس کے بعد بھی ہمیں یوں محسوس ہوا تھا شاید وہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے لئے کھانے کا سامان اکٹھا کرو تو اس عورت کے لئے بچو کھجوریں آنا اور ستوا کٹھے کئے گئے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے لئے بہت سا اناج اکٹھا کر لیا۔ لوگوں نے اسے ایک کپڑے میں رکھا اور اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر کے وہ تھملا اس کے آگے رکھ دیا جس میں اناج موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا تم یہ بات جانتی ہو اللہ کی قسم! ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے پھر وہ عورت اپنے اہل خانہ کے پاس آئی وہ تاخیر سے ان کے پاس پہنچی تھی تو ان لوگوں نے دریافت کیا: اے فلانہ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا۔ وہ بولی بڑی حیران کن بات ہے۔ مجھے دو آدمی ملے وہ مجھے ساتھ لے گئے اور ان صاحب کے پاس لے گئے جنہیں بے دین کہا جاتا ہے پھر انہوں نے میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا یعنی جو کچھ ہوا تھا (ان کو اس نے بیان کیا) اللہ کی قسم! یہاں سے لے کر یہاں تک کے درمیان موجود اس جگہ میں وہ سب سے بڑے جاوگر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اہل عورت نے اپنی شہادت کی انگلی اور

درمیانی انگلی کو پہلے آسمان کی طرف اٹھایا۔ پھر زمین کی طرف کیا (اور یہ بات کہی) یا پھر وہ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد مسلمانوں نے اس کے آس پاس کے علاقوں میں موجود مشرکین پر حملے کئے لیکن اس بستی پر حملہ نہیں کیا جہاں وہ عورت رہتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میرا یہ خیال ہے یہ لوگ تم لوگوں کو جان بوجھ کر چھوڑ رہے ہیں تو کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی رکھتے ہو تو لوگوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اور جاء بن عطار دی کا نام عمران بن تیم ہے ان کا انتقال 120 سال کی عمر میں ہوا۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّيْمِمِ الَّذِي يَجُوزُ آدَاءُ الصَّلَاةِ بِهِ عِنْدَ إِعْوَاذِ الْمَاءِ

تیمم کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ہمراہ پانی کی عدم موجودگی میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

1303 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنزَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ (متن حدیث): قَالَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّيْمِمِ فَأَمَرَنِي بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ صُرْبَةً وَاحِدَةً.

وكان قتادة به يفتي.

1303: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) مارنے کی ہدایت کی۔ قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانَ يُصْرِحُ بَانَ مَسْحِ الدَّرَاعَيْنِ فِي التَّيْمِمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے منہ اور کلائیوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1303 - إسناده صحيح على شرط مسلم . عزرة - بفتح العين المهملة، وإسكان الزاي، وفتح الراء - هو ابن عبد الرحمن زرارَةَ الخزاعي الكوفي، تصحف في "صحيح" ابن خزيمة (267) إلى "عزرة" بتقديم الراء، وفي "شرح معاني الآثار" و"مصنف" ابن أبي شيبة إلى "عروة". وأخرجه أبو داود (327) في الطهارة: باب التيمم، عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (144) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم، عن أبي حفص عمرو بن علي الفلاس، والدارقطني 1/182 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/159، وابن خزيمة في "صحيحه" (267) من طريق ابن علي، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/112، والبيهقي في "السنن" 1/210 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به. وأخرجه أحمد 4/263، والدارمي 1/190، والدارقطني 1/182، وابن الجارود (126) من طريق عفان بن مسلم، عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وقد سقط من إسناده الدارمي عزرة بين قتادة وسعيد. وسعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم (1308)، وأورده برقم (1267)

1304 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالََا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ

فَلَا يَجِدُ الْمَاءَ أَيَّصِلِي فَقَالَ لَا فَقَالَ أَمَا تَذْكُرُ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعَمْرٍ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ

فَاجْتَبِ فَتَمَعَّكُتْ فِي التُّرَابِ فَاتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ فَقَالَ لَمْ أَرِ عَمْرٍ فَنَعَّ بِذَلِكَ. قَالَ فَمَا

تصنع

بهذه الآية (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ أَمَا إِنَّا لَوِ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا

وَجَدَ بَرْدَ الْمَاءِ تَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ زَادَ يَعْلَى قَالَ الْأَعْمَشُ فَقُلْتُ لَشَقِيقٍ فَلَمْ يَكُنْ هَذَا إِلَّا لِهَذَا.

1304: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا

ہوا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبدالرحمن! ایک شخص کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اسے پانی نہیں ملتا

تو کیا وہ نماز ادا کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے حضرت

عمار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو کسی جگہ بھیجا تھا، تو مجھے جنابت

لاحق ہو گئی تھی، تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات

کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور انہیں اپنے

چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے اس بیان پر

قناعت کی ہو۔

1304 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . وأخرجه ابن أبي شسبة 1/158، 159، ومن طريقه مسلم (368) (110) في

الحيض: باب التيمم، وأخرجه أحمد 2/396 و264، والبخاری (347) في التيمم: باب التيمم ضربة واحدة، عن محمد بن سلام،

ومسلم (368) (110) عن يحيى بن يحيى وابن نمير، وأبو داؤد (321) عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 1/170 عن

محمد بن العلاء، والدارقطني 1/179، 180 من طريق الحسين بن إسماعيل ويوسف بن موسى، كلهم عن أبي معاوية الضرير، بهذا

الإسناد، وبه صححه ابن خزيمة برقم (270). وأخرجه أحمد 2/265، وأبو عوانة 1/304، والبيهقي في "السنن" 1/211 و226 من

طريق يعلى بن عبيد الطنافسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/265، البخاری (345) باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو

الموت أو خاف العطش تيمم، من طريق محمد بن جعفر غندر، عن شعبة، و (346) عن عمر بن حفص، عن أبيه، وأبو عوانة

1/303، 304 من طريق الوليد بن القاسم. وسورده المؤلف بعده من طريق عبد الواحد بن زياد، عن الأعمش، به. وانظر طرق

الحديث في التخریج المتقدم لرقم (1267).

تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے:
”اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔“

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس بارے میں لوگوں کو رخصت دینا شروع کر دیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کو پانی ٹھنڈا لگے تو وہ مٹی کے ذریعے تیمم کر لیا کرے گا۔

یعنی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے اعمش نے یہ بات بیان کی ہے میں نے شقیق سے کہا یہ حکم صرف اس کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَسْحَ الدِّرَاعَيْنِ فِي التَّيْمُمِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے تیمم میں

کلائیوں پر ہاتھ پھیرنا واجب ہے اور اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے

1305 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ

(متن حدیث): قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَوْ أَنَّ جُنْبًا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ يُصَلِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

لَا قَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَذَكُرُ حِينَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَقِي اللَّهَ إِلَّا تَذَكُرُ حِينَ بَعَثَنِي
وَأَيَّاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَبْلِ فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَمَعَّكَتُ فِي التُّرَابِ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ
هَكَذَا"، وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا جَرَمَ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَنَعَ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهِذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ التَّسَاءِ (قَلَمٌ

تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (المائدة: 6) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا لَوْرَحْصْنَا لَهُمْ فِي ذَلِكَ يُوْشِكُ إِذَا بَرَدَ عَلَيَّ

جِلْدٍ أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمَ قَالَ الْأَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ أَمَا كَانَ لِعَبْدِ اللَّهِ غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لَا.

1305: شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

فرمایا اگر کسی جنبی کو ایک مہینے تک پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نماز ادا نہیں کرے گا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ اے

امیر المؤمنین کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے اللہ کے رسول نے مجھے اور آپ کو (اونٹوں) کے

1305 - إسنادہ صحیح. وأخرجه أحمد 4/365 عن عفان، ومسلم (368) (111) في الحيض: باب التيمم، وأبو عوانة

1/304 من طريق أبي كامل الجحدري، والعلاء بن عبد الجبار، ثلاثتهم عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد، وتقدم قبله من طريق

أبي معاوية الضرير ويعلى بن عبيد، عن الأعمش، به. فانظره تحريجه عنده.

باڑے میں بھیجا تھا تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی، تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اس طرح کر لو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا: یہ بات طے ہے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی تھی، تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ سورۃ نساء میں موجود اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔
”اور تمہیں پانی نہیں ملتا تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔“

اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کر دیں تو عنقریب ایسا وقت آ جائے گا کہ جب ان میں سے کسی ایک کو پانی ٹھنڈا لگے گا، تو وہ تیمم کر لیا کرے گا۔

اُمّ ش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے شقیق سے کہا کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (کی اس مسئلے کے بارے میں) کوئی اور دلیل بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

1306 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى، عَنْ أَبِيهِ
(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا اتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ
عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنْتَ وَأَنَا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا
فَتَمَعَكَ فِي التَّرَابِ فَلَمَّا آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ:
"إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا
وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ.

عبدالرحمن بن ابی زئی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بولا:
مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے، اور مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو تو حضرت عمار نے کہا: اے امیر
المؤمنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے، میں اور آپ ایک جنگ میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا آپ نے تو نماز ادا
نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا اور میں نے نماز ادا کر لی۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اتنا کافی تھا پھر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اس پر پھونک ماری اور ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

1306 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذي أورده المؤلف طريق يزيد بن زريع، عن شعبة، به. وأخرجه

البخارى مختصراً برقم (343) في التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد.

ذِکْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصْرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1307 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِسُتِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَلَا

يَجِدُ الْمَاءَ يُصَلِّي فَقَالَ تَسْمَعُ قَوْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ لِعُمَرَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا أَنَا وَأَنْتَ

فَأَجْنِبْتُ فَمَمَعْتُكَ بِالصَّعِيدِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "إِنَّمَا يَكْفِيكَ هَذَا"،

وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ وَاحِدَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عَمَرَ قَعَّ بِذَلِكَ فَقَالَ كَيْفَ تَصْعَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

فَتَيْمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) قَالَ لَوْ رَخَصْنَا لَهُمْ فِي هَذِهِ كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا وَجَدَ الْمَاءَ الْبَارِدَ يَمْسَحُ بِالصَّعِيدِ قَالَ

الْأَعْمَشُ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ مَا كَرِهَهُ إِلَّا لِهَذَا.

1307: شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ

موجود تھا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبدالرحمن ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی اور اسے پانی نہیں ملتا تو وہ نماز ادا

کرے گا؟ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت عمار بن یاسر کا قول سنا تھا جو انہوں نے حضرت عمر

رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ میں جنابت کا شکار ہو گیا۔ میں مٹی میں

لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تمہارے

لئے اس طرح کر لینا کافی تھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس بات پر قناعت کی ہو، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ

اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔

”اور تمہیں پانی نہیں ملتا تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو“۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو اس بارے میں رخصت دینا شروع کر دیں تو ان میں سے کس

ایک کو اگر پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ مٹی سے مسح کر لیا کرے گا۔

اعمش نامی راوی کہتے ہیں میں نے شقیق سے کہا: کیا وہ (حضرت ابن مسعود) اس وجہ سے اسے ناپسند کرتے تھے۔

1307 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1267) الذي أورده المؤلف طريق بريه - ربيع عن شعيب - وأخرجه

البخاري مختصراً برقم (343) في التيمم للوجه والكفين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد - ربيع عن شعيب - وهو

مكرر (1304) وورد تخريجه هناك.

ذَكَرَ الْأَمْرَ بِالْإِقْتِصَارِ فِي التَّيْمِ بِالْكَفِّينِ مَعَ الْوَجْهِ دُونَ السَّاعِدَيْنِ بِالضَّرْبَتَيْنِ

تیمم کے دوران دو ضربیں لگاتے ہوئے چہرے کے ہمراہ تھیلیوں پر

تیمم کرنے پر اکتفاء کرنا اور کلائیوں پر تیمم نہ کرنا

1308 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

(متن حدیث): قَالَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّيْمِ فَأَمَرَنِي بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ضَرْبَةً

وَاحِدَةً.

وَكَانَ قَتَادَةُ بِهِ يُفْتَى.

✽✽ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں

دریافت کیا تو آپ نے چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے مجھے ایک ضرب (زمین پر) لگانے کا حکم دیا۔

قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ذَكَرُ اسْتِحْبَابِ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الصَّعِيدِ لِلتَّيْمِ

تیمم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے کے بعد ان پر پھونک مارنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1309 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ دَرِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ

عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنْتَ وَأَنَا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا

فَتَمَعَّكْتُ فِي التَّرَابِ فَلَمَّا أَتَيْتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ:

"أَنْمَا يَكْفِيكَ"، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

وَكَفَّيَهُ.

1308 - إسناده صحيح على شرك مسلم، وهو مكرر (1303).

1309 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1304) وورد تخريجه هناك 2. إسناده صحيح على شرك مسلم، وهو

مكرر (1303). إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (268). وأنظر استيفاء تخريجه برقم (1267).

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: اللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت عبدالرحمن بن ابی زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ مجھے پانی نہیں ملا تو انہوں نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو تو حضرت عمر نے کہا: اے امیر المؤمنین کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے؟ جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے۔ ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور ہمیں پانی نہیں ملا تو آپ نے نماز ادا نہیں کی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری۔ پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ محمد بن اسحاق (یعنی امام ابن خزیمہ) کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهُمُ غَيْرَ الْمُتَّبَعِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي قَبْلُ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں پہلے ذکر کر چکے ہیں

1310 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ

أَحْسَى جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارٍ
قَالَ

(متن حدیث): تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاقِبِ.

1310 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی "صحیح ابن خزیمہ" برقم (268). وأنظر استيفاء تخريجه برقم (1267).

إسنادہ صحیح علی شرطہما. وأخرجه النسائي 1/168 في الطهارة: باب الاختلاف في كيفية التيمم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/110 والبيهقي في "السنن" 1/208، من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء، بهذا الإسناد، وأخرجه الشافعي 1/44 عن الثقة، عن معمر، وابن ماجه (566) في الطهارة، الطحاوي 1/110 من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الطحاوي 1/110 من طريق سعيد بن داود، عن مالك، به. وأخرجه الطيالسي 1/63، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/208، عن ابن أبي ذئب، وعبد الرزاق (827) ومن طريقه احمد 4/320، عن معمر، وأحمد 4/321، وأبو داود 318، (319)، وابن ماجه (571) من طريق يونس بن يزيد، وابن ماجه (565) من طريق الليث بن سعد، والطحاوي 1/111 من طريق ابن أبي ذئب، أربعتهم عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن عمار. قال الزيلعي في "نصب الراية" 1/155 وهو منقطع. فإن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة لم يدرك عمار بن ياسر. وأخرجه أبو داود (320)، والطحاوي 1/111، والبيهقي 1/208 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، عن عمار. وذكره الطيالسي 1/63 من طريق محمد بن إسحاق عن الزهري، به.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: كَانَ هَذَا حَيْثُ نَزَلَ آيَةُ التَّيْمِمْ قَبْلَ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّارًا كَيْفِيَّةَ التَّيْمِمْ ثُمَّ عَلَّمَهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَمَّا سَأَلَ عَمَّارُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيْمِمْ.

✽✽✽ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کندھوں تک تیمم کیا

ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے جب تیمم کے حکم کے حوالے سے آیت نازل ہو گئی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو تیمم کا طریقہ تعلیم نہیں دیا تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے بتایا چہرے اور دونوں ہاتھوں کیلئے ایک ہی مرتبہ ضرب لگائی جائی گی۔ اس وقت جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُعْدِمِ الْمَاءِ وَإِنْ أَتَى عَلَيْهِ سَنُونَ كَثِيرَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاک مٹی اس شخص کے لئے وضو کرنے کا ذریعہ ہے جسے پانی نہیں ملتا اگرچہ اس پر کئی برس ایسی ہی حالت میں گزر جائیں (اسے پانی نہ ملے)

1311 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غَنِيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (متن حدیث): "يَا أَبَا ذَرٍّ ائْتِ فِيهَا" قَالَ فَبَدَوْتُ فِيهَا إِلَى الرَّبِذَةِ فَكَانَتْ تُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةَ فَأَمَكْتُ

1311- حدیث صحیح. وأخرجه أبو داؤد (332) في الطهارة: باب الجنب يتيمم، والحاكم 1/170، والبيهقي في "السنن" 1/220 من طريق عمرو بن عون ومسدد، عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد، قال الحاكم: "هذا حديث صحيح، ولم يخرجاه إذ لم نجد لعمرو بن بجدان راويًا غير أبي قلابَةَ الجرمي، وهذا مما شرطت فيه، وثبت أنهما خرجا مثل هذا في مواضع من الكتابين" ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق (913)، ومن طريقه أحمد 5/155، وأخرجه أحمد 5/180، والترمذي (124) في الطهارة: باب ما جاء في التيمم للجنب إذا لم يجد الماء، من طريق أبي أحمد الزبيري. وأخرجه النسائي 1/171 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب السخيتاني، عن أبي قلابَةَ، به. وأخرجه الدارقطني 1/186، والبيهقي 1/212 من طريق مخلد بن يزيد، عن سفيان، عن أيوب، وخالد الحذاء بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/187 من طريق العباس بن يزيد، عن يزيد بن زريع، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/156-157، والدارقطني 1/187، وأحمد 5/146 من طريق ابن علي، والطيالسي (484)، وأبو داؤد (333)، من طريق حماد بن سلمة، وحماد بن زيد، ثلاثهم عن أيوب، عن أبي قلابَةَ، عن رجل من بني عامر، عن أبي ذر. وأخرجه عبد الرزاق (912) عن معمر، وأحمد 5/146-147 عن محمد بن جعفر، عن سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن أيوب، عن أبي قلابَةَ، عن رجل من بني قشير، عن أبي ذر ...

الْحُمْسَ وَالسِّتَّ فَدَخَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَبُو ذَرٍّ" فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: "أَبُو ذَرٍّ تَكَلَّمْتَ أُمَّكَ" فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ بِعُصِيٍّ مِنْ مَاءٍ فَسَتَرْتَنِي وَأَسْتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ فَأَغْتَسَلْتُ فَكَأَنَّمَا أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ لِي عَشْرُ سِنِينَ فِذَا وَجَدْتِ الْمَاءَ، فَأَمْسَسِهِ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ".

❁❁ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بھریں اٹھیں جوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تم ان کے ہمراہ دیہات میں رہو۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں میں انہیں سے سب روزه کے مقام پر آ گیا۔ مجھے جنابت لاحق ہو گئی۔ میں پانچ یا چھ دن تک اسی حالت میں رہا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ابو ذر میں خاموش رہا پھر آپ نے فرمایا: اے ابو ذر تمہاری ماں تمہیں روئے پھر میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ فام کنیز کو بلوایا وہ پانی کا ایک برتن لے کر آئی اور اس نے میرے لئے پردہ تان دیا۔ میں سواری کی اوٹ میں ہو گیا۔ میں نے غسل کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ دس سال تک اسے (پانی نہ ملے) جب پانی ملے تو پھر تم اسے اپنی جلد کے ساتھ مس کر لو (یعنی غسل کر لو) یہ زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ وَاجِدَ الْمَاءِ إِذَا كَانَ جُنْبًا بَعْدَ تَيْمُمِهِ عَلَيْهِ إِمْسَاسُ الْمَاءِ بِشَرْتِهِ حِينَئِذٍ
اس بات کا تذکرہ کہ جنبی شخص اگر تیمم کرنے کے بعد پانی کو پالیتا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ
وہ اپنی جلد پر پانی بہائے (یعنی غسل کرے)

1312 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامٌ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ: "أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ" قَالَ فَبَدَوْتُ فِيهَا إِلَى الرَّبْدَةِ قَالَ فَكَانَ يَأْتِي عَلَى الْخُمْسِ وَالسِّتِّ وَأَنَا جُنْبٌ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ: "مَا لَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ؟" قَالَ فَجَلَسْتُ قَالَ: "مَا لَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَكَلَّمْتَ أُمَّكَ؟" قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جُنْبٌ قَالَ فَأَمَرَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَجَاءَتْ

1312- صحیح، وهو مکرر ما قبله. وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/ 212 من طريق إبراهيم بن موسى، والدارقطني 1/

187 من طريق العباس بن يزيد، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد.

بُعْسٍ فِيهِ مَاءٌ فَاسْتَرْتُ بِالْبُعِيرِ وَبِالْقُوبِ فَاعْتَسَلْتُ فَكَانَ مَاءٌ وَضَعْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ: "إِذْنٌ فَإِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ عَشْرَ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسِمْ بِشَرَّتِهِ الْمَاءُ".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کی بکریوں میں سے کچھ بکریاں اکٹھی ہو گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر تم بدویت کی زندگی بسر کرو۔ راوی کہتے ہیں میں انہیں لے کر ربذہ کے مقام پر آ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں پانچ یا چھ دن تک جنابت کی حالت میں رہا۔ مجھے بہت الجھن محسوس ہوتی تھی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مجھے ملاحظہ کیا تو دریافت کیا: اے ابو ذر تجھے کیا ہوا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو ذر کیا ہوا ہے۔ تیری ماں تجھے روئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیاہ کینز کو حکم دیا وہ پانی کا برتن لے کر آئی۔ میں نے اونٹ کی اوٹ میں کپڑے کا پردہ کیا اور غسل کر لیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اتار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے آ جاؤ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال گزر جائیں پھر جب وہ پانی پالے تو اسے اپنے جلد پر پانی لگایا جائے۔ (یعنی غسل کر لینا چاہئے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ خَالِدُ الْحَدَّاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

روایت کو نقل کرنے میں خالد الحداء نامی راوی منفرد ہے

1313- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكِينِ بِوَأَسِطَ وَكَانَ يَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَيَذَاكِرُ بِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَخَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بَجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔“

1313- صحیح، وأخرجه الدارقطني / 186 1، عن أحمد بن عيسى بن السكين، بهذا الإسناد، وأخرجه البيهقي من طريق

عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به، وانظر الحديث (1311) و (1312).

ذَكَرُ إِبَاحَةَ التَّيْمِ لِلْعَلِيلِ الْوَاحِدِ الْمَاءِ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِاسْتِعْمَالِهِ الْمَاءِ
 ایسے بیمار شخص کے لئے تیمم کے مباح ہونے کا تذکرہ جو پانی کو پاتا ہے، لیکن پانی استعمال کرنے
 کے نتیجے میں اسے اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو

1314- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ عَطَاءَ عَمَّهُ
 حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فِي شِتَاءٍ فَسَأَلَ فَأَمَرَ بِالْعُسْلِ فَمَاتَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لَهُمْ قَتَلُوهُ فَتَلَّهُمُ اللَّهُ ثَلَاثًا- قَدْ جَعَلَ اللَّهُ الصَّعِيدَ- أَوِ التَّيْمَمَ- طَهُورًا".

قَالَ شَكَّ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ أَثْبَتَهُ بَعْدَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی سردی کے موسم میں جنابت کا شکار ہو گیا۔ اس نے
 مسئلہ دریافت کیا تو اسے غسل کرنے کی ہدایت کی گئی (غسل کرنے کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے اس کو کیوں مروادیا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ بات آپ نے تین
 مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیمم کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

1314- صحیح، وأخرجه الدارقطني 1/ 186، عن أحمد بن عيسى بن السكن، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي من طريق
 عمرو بن هشام وأحمد بن بكار، عن مخلد بن يزيد، به. وانظر الحديث (1311) و (1312). الوليد بن عبيد الله: هو ابن أبي رباح
 بن أحمى عطاء بن أبي رباح، ترجمه ابن أبي حاتم 9/ 9، ونقل توفيقه عن يحيى بن معين، و صحح حديثه هذا مع المؤلف شيخه ابن
 خزيمة (273)، وتلميذه الحاكم 1/ 165، ووافق الذهبي. وقال الذهبي في "الميزان" 4/ 341: "وضعفه الدارقطني"، وباقي رجاله
 ثقات، و رجال الصحيح، وله طرق أخرى يتقوى بها. وأخرجه ابن الجارود في "المنقذ" (128)، والبيهقي في "السنن" 1/ 226، من
 طريق عمر بن حفص، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/ 330، وأبو داود (337)، والدارمي 1/ 192، والدارقطني 1/ 191 و 192،
 والبيهقي 1/ 227 من طرق عن الأوزاعي، أنه بلغه عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه عبد الرزاق (867)، ومن طريقه الدارقطني
 1/ 191، عن الأوزاعي، عن رجل، عن عطاء بن أبي رباح، به. وأخرجه ابن ماجه (572) من طريق عبد الحميد بن حبيب بن أبي
 العشرين، (وهو صدوق ربما أخطأ)، والدارقطني 1/ 191 من طريق أيوب بن سويد، كلاهما عن الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح،
 به. وأخرجه الدارقطني 1/ 190، والحاكم 1/ 178 من طريقين، عن الهقل بن زياد (وهو ثقة، وثقه ابن معين وغيره) قال: سمعت
 الأوزاعي قال: قال عطاء: قال ابن عباس. وأخرجه الحاكم أيضًا 1/ 178 من طريق بشر بن بكر، حدثني الأوزاعي، حدثنا عطاء بن
 أبي رباح أنه سمع عبد الله بن عباس ... ففي هذه الرواية التصريح بأن عطاء حدث الأوزاعي. وبشر بن بكر التميمي: ثقة مأمون،
 وثقه أبو زرعة، وأخرج له البخاري، وهو من أصحاب الأوزاعي. وأخرجه الطبراني في الكبير (11472) من طريق عبد الرزاق، عن
 الأوزاعي سمعته منه أو أخبرته عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس.

روایت کے الفاظ میں یہ شک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے شک کے بغیر ذکر کیا۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْجُنُبِ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُرْدِ الشَّدِيدِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ أَنْ
يُصَلِّيَ بِالْوُضُوءِ أَوْ التَّيْمُمِ دُونَ الْإِغْتِسَالِ

جبئی شخص کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ جب غسل کرنے کے نتیجے میں شدید سردی کی صورت میں اپنی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ وضو یا تیمم کر کے نماز ادا کر لے اور غسل نہ کرے

1315- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ، وَأَنَّهُ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ فَخَرَجَ لِيَصَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ فَغَسَلْتُ مَعَابَتَهُ وَتَوَضَّأْتُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ:

(متن حدیث): "كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَأَصْحَابَهُ؟" فَاتَّخَذُوا عَلَيْهِ خَيْرًا وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمْرٍو فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبُرْدِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَالَ: (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) (النساء: 29) وَلَوْ اغْتَسَلْتُ مَثُ فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمْرٍو.

1315: ابو قیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی

ایک مہم پر تھے۔ لوگوں کو اتنی شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا کہ اس طرح کی سردی انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت عمرو بن العاص صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا گزشتہ رات مجھے احتلام ہو گیا تھا تو انہوں نے اپنی شرم گاہ کو دھویا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے لوگوں کو نماز پڑھادی۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا تم نے عمرو اور اس کے ساتھیوں کو کیسا پایا تو لوگوں نے ان کی تعریف کی اور یہ بات کہی۔ یا رسول

1315- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أبو داود (335)، والدارقطنی /179 1، والحاكم /177 1، والبيهقي /

226 من طريقين عن ابن وهب بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. أبو قيس مولى عمرو بن العاص: اسمه عبد الرحمن بن ثابت. وقال أبو داود بائر هذا الحديث: وروى هذه القصة عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال فيه: فتيمم. وأخرجه أحمد /4

203-204 من طريق ابن لهيعة وأخرجه أبو داود "334" والدارقطنی /178 من طريق يحيى .

اللہ انہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھادی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا، تو حضرت عمرو نے آپ کو بتایا اور جس سردی کا سامنا کرنا پڑا اس کے بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو“، اگر میں غسل کر لیتا تو میں مرجاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرو کی اس بات پر ہنس پڑے۔

ذَكَرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَيَّمَمَ لِرَدِّ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ فِي الْحَضَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے وہ تہیم کرنے کے بعد سلام کا جواب دے

اگرچہ وہ حضرت کی حالت میں ہو

1316- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ أَنْ نَافَعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بَنِي جَمَلٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْغَائِطِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الْغَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ
السَّلَامَ.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے بحر
جمل کے قریب آپ کا سامنا ایک شخص سے ہوا اس نے آپ کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔
آپ دیوار کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا دست مبارک دیوار پر رکھا پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر ہاتھ
پھیرا (یعنی تہیم کیا اور) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَنْزِلَ فِي مَنْزِلٍ بِسَبَبِ

مِنْ أَسْبَابِ هَذِهِ الدُّنْيَا وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدِ الْمَاءِ

1316- إسناده صحيح رجاله رجال البخارى. عبد الله بن يحيى: هو المعافى البرلسى، ويزيد بن الهاد: هو يزيد بن عبد الله

بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ الْمَدَنِيُّ. وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ (331)، وَمِنْ طَرِيقَةِ الْبَيْهَقِيِّ 1/ 206 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَسَافِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَهُوَ فِي "مُسْنَدِ أَبِي عَوَانَةَ" 1/ 215، وَأَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ 1/ 177 مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجُرَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَحْيَى، بِهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جَهِيمِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ مَرْفُوعًا عِنْدَ الْبُخَارِيِّ (337)، وَعَلَقَهُ مُسْلِمٌ (369)، وَقَدْ تَقَدَّمَ
فِي الْجُزْءِ الثَّلَاثِ بِرَقْمِ (805).

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی دنیاوی کام کے سلسلے میں

ایک جگہ پڑاؤ کر لے اگرچہ اسے وہاں پانی نہ ملتا ہو

1317- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبَجٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): "خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عَقْدٌ لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَنَسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التِّيْمِمِ فَيَتِيمُوا.

قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هَذَا بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

1317: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم

”بیداء“ کے یا شاید ”ذات الجیش“ کے مقام پر پہنچے تو ہار گر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار کی تلاش میں وہاں پڑاؤ کر لیا۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ وہاں رک گئے۔ وہاں آس پاس پانی نہیں تھا۔ لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ کچھ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو یہاں رکنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں آس پاس پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ پر) ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ اپنا ہاتھ میرے پہلو پر مارتے رہے، لیکن میں نے حرکت اس لئے نہیں کی تھی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (میری گود) میں سر رکھ کر سو رہے تھے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو صبح کا وقت ہو گیا تھا اور پانی موجود نہیں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی تو لوگوں نے تیمم کیا۔

اس پر حضرت اسید بن حضیر جو لقباء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے اے آل ابوبکر یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس اونٹ پر میں سوار تھی جب ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہمیں ہار مل گیا۔

1317- إسناده صحيح، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (307) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد.

وتقدم تخريجه برقم (1301).

17- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

باب 17: موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

1318- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِسْتِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْقُورٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَسْحِ عَنِ الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا.

1318: ابو یعفر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں

دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا أُبِيحَ عَنِ الْأَحْدَاثِ دُونَ الْجَنَابَةِ

موزوں پر مسح کرنے کا حکم حدیث کی صورت میں مباح قرار دیا گیا ہے جنابت کی صورت میں نہیں ہے

1319- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيشٍ، قَالَ:

1318- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري. وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/

275 من طريق سفيان، عن أبي يعفور العبدى أنه رأى أنس بن مالك في دار عمرو بن حريث دعا بماء فتوضأ، ومسح على خفيه. ولم يرفعه أنس في رواية البيهقي.

1319- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري. وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/

275 من طريق سفيان. إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (793)، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/239-240، والدارقطني 1/196-197، والبيهقي في "السنن" 1/282، وله طرق كثيرة عن

عاصم، به مطولاً ومختصراً عند عبد الرزاق (792) و (795)، والشافعي في "المسند" 1/33، وأحمد 4/239 و 4/241، وابن أبي شيبة 1/177-178، والبخاري (881)، والطبراني (1165) و (1166) و (1167) و (96) و (3535) و (3546)، وابن ماجه

(478)، الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/82، والنسائي 1/83 و 84، والبيهقي 1/114 و 1/115 و 1/118 و 276 و 289، والخطيب في "تاريخه" 9/222 و 12/78، وأبي نعيم في "الحلية" 7/307، وابن حزم في "المحلى" 2/83، والطبراني في "الصغير" 1/91،

وصححه ابن خزيمة (17) و (193) و (197). وأخرجه أحمد 4/240، والطحاوي 1/82، والبيهقي 1/276 و 282 من طريقين عن أبي روق عطية بن الحارث، عن أبي الغريف عبيد الله بن خليفة، عن صفوان.

(متن حدیث): اتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا عَدَا بِكَ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْغُرُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ". فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَمْسَحَ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَوَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا وَلَا نَنْزِعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَكِنْ مِنَ الْجَنَابَةِ.

1319: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”طالب علم کے عمل سے راضی ہو کے فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔“

میں نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول نے یہ حکم دیا تھا ہم سفر کر رہے ہوں، تو تین روز اور جب ہم مقیم ہوں تو ایک دن رات تک مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو کرتے ہوئے) انہیں اتاریں گے البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتار کر پاؤں کو دھویا جائے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ مَعًا إِنَّمَا أُبَيِّحُ عَنِ الْأَحْدَاثِ دُونَ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم مقیم اور مسافر دونوں کے لئے ہے اور اسے حدث لاحق ہونے کی صورت میں مباح قرار دیا ہے جنابت کی صورت میں مباح قرار نہیں دیا ہے

1320 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بَحْرَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَلِي قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقُلْتُ إِنَّهُ حَاكَ فِي نَفْسِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ شَيْئًا قَالَ: نَعَمْ، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا أَوْ نَخْلَعُ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَوَلَيْالِهِنَّ مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ إِلَّا مِنَ الْجَنَابَةِ.

1320 - إسنادہ حسن . عبد الرحمن بن عمرو الجلی هو الحرانی، روی عن جمع، و ذکرہ المؤلف فی "التقات" 8/381،

وقال أبو زرعة: شيخ فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267، وقد توبع عليه. وباقی رجاله تقات. وأخرجه النسائی 1/83-84 فی

الطهارة: باب التوقيت فی المسح علی الخفین للمسافر، عن یحیی بن آدم، عن زهیر بن معاویة وغیره، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

1320: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی:

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کہتے ہیں شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں تو پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے الگ نہ کریں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اتاریں نہیں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔

1321 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَاصِمٍ عَنِ زُرِّ قَالَ:

(متن حدیث): آتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالِ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْعُقُ أَجْنَحَتَهَا لَطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا لِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ حَكَ فِي نَفْسِي الْمَسْحُ عَلَى الْحُقَيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مَسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ لَكِنَّا مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ الْهُوَى قَالَ نَعَمْ بَيْنَا نَحْنُ مَعَهُ فِي مَسِيرٍ فَنَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ

فَأَجَابَهُ عَلِيٌّ نَحْوَ كَلَامِهِ قَالَ هَاؤُمُ قُلْنَا وَيَلَلُكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ نُهِيتَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا أَحَبَّ قَوْمًا وَآلَمًا يَلْحَقُهُمْ قَالَ: "هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ." ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا حَتَّى قَالَ إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا فَتَحَهُ اللَّهُ لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ،

1321: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا:

تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے انہوں نے فرمایا۔ طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی: پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی اس بارے میں کچھ سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے۔ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں تو تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے تاہم پاخانہ یا پیشاب یا نیند کی (صورت میں) وضو ٹٹنے پر وضو کرتے ہوئے ہم انہیں نہیں اتاریں گے) میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

1321 - إسنادہ حسن، وهو مكرر (1319) و (1320)، وروى عنه قوله: "المرء مع من أحب" الطبرانی في "الصغير" 1/91

من طريق مبارک بن فضالة، عن عاصم، به. ورواه الطيالسي (1167) من طرق عن عاصم به. وروى القسم الأخير منه الطيالسي (1168) من الطريق السابق.

خواہش کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام کی مانند (بلند آواز میں) اسے جواب دیا: فرمایا: آگے آ جاؤ ہم نے (اس دیہاتی) سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست کرو۔ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ (تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز میں بات کرو) اس شخص نے عرض کی: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے، لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ”مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت جتنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس دن زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اس دن اسے توبہ کے لئے پیدا کیا تھا اور وہ اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس (مغرب کی) طرف سے طلوع نہیں ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرِ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ أَمْرٌ تَرْخِيصٍ وَسَعَةٍ دُونَ حَتْمٍ وَإِجَابٍ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم رخصت اور گنجائش کے طور پر ہے یہ حتمی اور
واجب قرار دینے کے طور پر نہیں ہے

1322 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْغَزَالِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا

1322 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن أبي غنية: هو يحيى بن عبد الملك بن حميد بن أبي غنية، والحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (195) عن أبي هاشم زياد بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/177، وأحمد 1/113، ومسلم (276) في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين، والنسائي 1/84 في الطهارة: باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/361، 362، والبيهقي في "السنن" 1/272 و275، وابن حزم في "المحلى" 2/82، والبغوي في "شرح السنة" (238)، وابن خزيمة في "صحيحه" (194)، من طرق عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن الحكم به. وسقط الحكم من إسناده "مصنف" ابن أبي شيبة. وأخرجه عبد الرزاق (789)، ومن طريقه مسلم (276) (85) باب التوقيت في المسح على الخفين، والنسائي 1/84 باب التوقيت في المسح على الخفين للمقيم، وأبو عوانة 1/261، وابن حزم في "المحلى" 2/82، والبيهقي في "السنن" 1/275، وأخرجه الدارمي 1/181 باب التوقيت في المسح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/81، من طريق سفيان الثوري، عن عمرو بن قيس الملائي، وأحمد 1/96 و149 من طريق الحجاج بن أرطاة، كلاهما عن الحكم بن عتيبة، به. وتحرف عتيبة في مطبوع الدارمي إلى عطية. وسيورده المؤلف برقم (1331) من طريق شعبة، عن الحكم، به. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/180، والطحاوي 1/81 من طريق أبي إسحاق، عن القاسم بن مخيمرة، به. وأخرجه الحميدي (46) عن سفيان، وعبد الرزاق (788) عن معمر كلاهما عن يزيد بن أبي زياد، عن القاسم بن مخيمرة، به. وأخرجه الطحاوي 1/81 من طريق زيد، عن الحكم بن عتيبة، عن شريح بن هاني، به. سقط من إسناده القاسم بين الحكم وشريح. وأخرجه أحمد 1/117، 118، 6/110، والبيهقي 1/282 من طرق عن شريك، عن المقدم بن شريح، عن أبيه، به.

بن ابی غنیۃ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ
ويوماً وليلةً للحاضر."

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ رخصت دی تھی کہ مسافر تین دن تک
اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُسَافِرًا
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، مقیم شخص
جب مسافر نہ ہو، تو اس کے لئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1323 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
(متن حدیث): دَخَلَ بِلَالٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ
أَسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى.

✽✽ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار
تشریف لائے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا۔
آپ نے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر آپ نے نماز ادا کی۔

1323 - إسنادہ قوی، علی شرط مسلم . وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه،
ووافقه الذهبي. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/28، والنسائي 1/81، 82 في الطهارة: باب المسح على الخفين، والبيهقي في
"السنن" 1/275، والطبراني (1065)، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (185) من طرق عن عبد الله بن نافع، بهذا
الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/151 من طريق أبي نعيم عن داود بن قيس، به. وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم. وأخرجه
الحاكم أيضًا 1/151 من طريق مالك بن أنس، عن زيد بن أسلم، به. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه من
حديث بلال: ابن أبي شيبة 1/177 و178 و184، والطالسي (1116) (1/56 بترتيب الساعاتي) والحميدي (150)، وأحمد
12/6 و13 و14 و15، ومسلم (275)، وأبو داود (153)، والترمذي (101)، والنسائي 1/75 و76، والطبراني (1064) وأبو نعيم
4/178، والخطيب 11/137، من طرق عن بلال.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَسَافِرَ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ إِذَا أَدْخَلَ الْخُفَيْنِ عَلَى طَهْرٍ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ
اس نے با وضو حالت میں پاؤں موزوں میں داخل کئے ہوں

1324 - أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَأَسْطَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "أَنَّهُ رَخِصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ إِذَا تَطَهَّرَ وَلَبَسَ خَفِيهِ
فَلِيْمَسْحَ عَلَيْهِمَا".

1324: عبد الرحمن بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مسافر شخص کو تین
دن اور تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کرنے) کی رخصت دی ہے جب آدمی وضو کرنے کے
بعد موزوں کو پہن لے تو وہ ان پر مسح کر سکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ إِنَّمَا أُبِيحَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَرْءُ
رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَيْنِ وَهُوَ عَلَى طَهْوَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم اس وقت مباح قرار دیا گیا ہے جب آپ
نے دونوں پاؤں با وضو حالت میں موزوں میں داخل کئے ہوں

1325 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ بِخَيْرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ:
(متن حدیث): أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالِ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ جِئْتُ أَنْبِطَ الْعِلْمَ قَالَ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ

1324 - إسناده حسن . المهاجر أبو مخلد . روى عنه جمع ، وذكره المؤلف في "الثقات" ، وقال ابن معين : صالح ، وقال
الساجي : صدوق ، ولينه أبو حاتم ، وباقي رجاله ثقات على شرطهما . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/32 ، وابن أبي شيبة 1/179 ،
وابن ماجه (556) ، والدارقطني 1/194 ، وابن الجارود (87) ، والبيهقي في "السنن" 1/276 ، 282 ، والبخاري في "شرح السنة"
(237) من طرق عن عبد الوهاب الثقفي ، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم (192) . وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/276 من
طريق الحسن بن علي بن عفان .

الْمَلَائِكَةُ أَجْبَحَتْهَا رَضًا بِمَا بَصَّعَ" قَالَ جَنَّتْ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَذْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهُورٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ.

1325: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا: علم حاصل کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی شخص علم کے حصول کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے اس عمل سے راضی ہو کے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔“

زر نے کہا میں اس لئے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں ہم ایک لشکر میں تھے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا، تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ جب ہم موزوں کو طہارت کی حالت میں (یعنی وضو کر کے) پہن لیں تو سفر کے دوران تین دن تک ہم ان پر مسح کر سکتے ہیں۔ ہم پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) انہیں نہیں اتاریں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ الصَّلَاةُ

بِذَلِكَ الْمَسْحِ إِذَا كَانَ لُبْسَهُ الْخُفَّيْنِ عَلَى طُهُورٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ موزوں پر مسح کرنے والے شخص کے لئے اس مسح کے ہمراہ نماز کو اس

وقت مباح قرار دیا گیا ہے، جب اس نے با وضو حالت میں موزے پہنے ہوں

1326 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1325- إسنادہ حسن، وهو فى "صحیح ابن خزیمہ" (193)، وهو مکرر (1319).

1326- إسنادہ حسن، وهو فى "صحیح ابن خزیمہ" (193)، وهو مکرر (1319). إسنادہ صحیح علی شرط مسلم،

وأخرجه الشافعی فى "المسند" 1/32، والحمیدی (758)، وأحمد 4/251 و255، والبخاری (206)، و(5799)، ومسلم (274)

(79)، وأبو داؤد (151)، والنسائی 1/63، والدارمی 1/181، وأبو عوانة 1/225 و226، والطحاوی 1/83، والبيهقی فى

"السنن" 1/281، والطبرانی فى "الكبير" 20/ (864)، و(866)، و(867)، و(868)، و(869)، و(871)، والبغوی (235)،

والخطیب 12/427، وصححه ابن خزیمہ برقم (190) و(191)؛ من طرق عن عامر الشعبي، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/35،

36، والشافعی 1/32، والحمیدی (757)، وعبد الرزاق (747)، و(748)، و(749)، و(750)، وابن أبى شیبہ 1/176 و176

و178 و179، وأحمد 4/244 و246 و247 و248 و249 و250 و251 و253 و254، والبخاری (182)، و(203)، و(363) و

(388)، و(2918)، و(4412)، و(5798)، ومسلم (274)، وأبو داؤد (149) و(150)، والترمذی (100)، النسائی

عَنْ زَكَرِيَّا وَغَيْرِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِزَّةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ
(متن حدیث): قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى
خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَمَسُّحُ عَلَيَّ خُفَّيْكَ قَالَ: "إِنِّي أَذْخَلْتُ رِجْلِي وَهِيَ طَاهِرَتَانِ".

1326: عروہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ نے وضو کیا آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ میں نے کہا
یا رسول اللہ آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پاؤں با وضو حالت میں ان میں داخل
کئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى التَّوْقِيتَ وَالْمَسْحَ لِلْمَسَافِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے مسافر کے
لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے (کوئی مدت) متعین نہیں ہے

1327 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ أَبِي غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُخَيْمِرَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيءٍ

(متن حدیث): قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَنِ الْخُفَّيْنِ فَقَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ يَوْمًا وَآلَيْلَةً وَالْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ.
1327: شرت بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے
میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے ہمیں حضر کی حالت میں ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن تین
راتوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔

(1327) 1/63 و 76 و 82 و 83، و ابن ماجہ (545)، و أبو عوانة 1/257 و 258، و البيهقي 1/271 و 274 و 283، و ابن الجارود
(83) و (85)، و البغوي (236)، و أبو نعيم في "الحلية" 7/335، و الطبراني في "الكبير" 20/ (858) و (865) و (872)، و (873)
و (874) و (875) و (876) و (877) و (967) و (968) و (971) و (972) و (976) و (977) و (984) و (985) و (990) و
(992) و (995) و (997) و (1005) و (1006) و (1007) و (1018) و (1028) و (1029) و (1030) و (1031) و (1033) و
و (1034) و (1035) و (1036) و (1037) و (1039) و (1041) و (1050) و (1051) و (1062) و (1063) و (1064) و
(1078) ... و (1081) و (1085) من طرق عن المغيرة، به.

1327- صحیح، و هو مکرر (1322) 4. صحیح، و هو مکرر (1324).

ذِکْرُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُقِیْمِ وَالْمَسَافِرِ

مقیم اور مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے متعین مدت کا تذکرہ

1328 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَرِّدٍ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ فِي الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ

لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِیْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

1328: عبد الرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کے لئے

مسافر کے لئے تین دن اور تین راتوں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر کی ہے۔

ذِکْرُ إِبَاحَةِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِیْمِ مَعَ مَدَّةٍ

مَعْلُومَةٍ لَيْسَ لَهُمَا أَنْ يُجَاوِزَاهُمَا

مسافر اور مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنا ایک متعین مدت تک مباح ہے ان دونوں کو یہ حق حاصل

نہیں ہے، وہ اس (متعین مدت) سے تجاوز کر جائیں۔

1329 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ بِيُسْتٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ

1328 - صحیح، وهو مکرر (1322) 4. صحیح، وهو مکرر (1324).

1329 - إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الشیخین غیر حمید بن زنجویہ و أبی عبد اللہ الجدلی، و هما ثقتان. حمید بن زنجویہ: هو حمید بن مخلد بن قتیبة بن عبد اللہ الأزدی، ثقة، ثبت، له تصانیف، و زنجویہ لقب أبیه. و أبو نعیم: هو الفضل بن دکین، و إبراهیم التیمی: هو إبراهیم بن یزید. و أخرجه ابن أبی شیبہ 1/177، و أحمد 5/214، و الطبرانی فی "الکبیر" (3749)، من طریق أبی نعیم، بهذا الإسناد. و أخرجه عبد الرزاق فی "المصنف" برقم (790) عن سفیان الثوری، بهذا الإسناد، و من طریق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/215، و الطبرانی (3749)، و البیهقی فی "السنن" 1/277، و أخرجه أحمد 5/214 عن ابن مہدی، عن سفیان، به. و أخرجه الحمیدی (435) عن عمر أخی سفیان، عن أبیه سعید، به. و أخرجه ابن ماجہ (553) باب ما جاء فی التوقیت فی المسح للمقیم و المسافر، عن علی بن محمد، عن وکیع، و الخطیب فی "تاریخہ" 2/50 من طریق محمد بن یوسف الفریابی. و أخرجه الطبرانی (3758)، و البیهقی 1/277 من طریق الحسن بن عبید اللہ عن إبراهیم التیمی، بإسناد المؤلف. و أخرجه أحمد 5/213، و ابن ماجہ (554)، و الطبرانی (3759)، و البیهقی 1/278، من طریق محمد بن جعفر، عن شعبہ، عن سلمة بن کھیل، عن إبراهیم التیمی، عن الحارث بن سؤید، عن عمرو بن میمون، عن خزیمة بن ثابت، به. ففی هذا الإسناد أدخل الحارث بن سؤید بین إبراهیم التیمی و عمرو بن میمون، و ترک أبو عبد اللہ الجدلی بین عمرو بن میمون و خزیمة بن ثابت. و أخرجه الطبرانی (3756) من طریقین عن أبی الأحوص، عن منصور، عن إبراهیم التیمی، عن أبی عبد اللہ الجدلی، عن خزیمة. قال الطبرانی بإثره: أسقط أبو الأحوص من الإسناد عمرو بن میمون. انظر "نصب الراية" 1/176، و سیورده المؤلف برقم (1332)

رَزَجُوْبِهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ
(متن حدیث): جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسَاكِنِهِ لَجَعَلَهَا حَمْسًا.

✽✽ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانچ دن بھی کر دیتے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَيْنِ

اس مقدار کا تذکرہ جتنے عرصے میں مسافر اور مقیم شخص موزوں پر مسح کرتا ہے

1330 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِسُتَّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متن حدیث): أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ: "ثَلَاثًا لِلْمَسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا".

✽✽ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن مسح کرنے کی اجازت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَيَوْمًا أَرَادَ بِهِ بِلَيَالِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تین دن“ اس سے مراد ان کے ہمراہ ان کی راتیں بھی ہیں

1330 - رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذی (95) فی الطهارة: باب المسح علی الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقي 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتى برقم (1332) 2. إسناداه صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/55 عن شعبه، به. وأخرجه أحمد 1/100 و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم في "المحلى" 2/88، والخطيب في "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبه، به. وتقدم برقم (1322) من طريق ابن أبي غنبة، عن أبيه، عن الحكم، وخروج من طريقه هناك.

1331 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيْمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ قَالَ: "لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ".

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ مَا رَفَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ إِلَّا يَحْيَى الْقَطَّانُ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ. حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔" (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف یحییٰ القطان اور ابو ولید طلیاسی نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے

1332 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَنُرٍ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ (متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَمْسَحَ ثَلَاثًا وَلَوْ اسْتَرَدْنَا نَزْدَانًا.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے۔ (ہم سفر کے دوران) تین دن تک (موزوں پر) مسح کر سکتے ہیں اگر ہم مزید (رخصت کی درخواست کرتے) تو آپ ہمیں مزید عطا کر دیتے۔

1331 - رجاله ثقات، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذی (95) فی الطهارة: باب المسح علی الخفين للمسافر والمقيم، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال: هذا حدیث حسن صحیح. وأخرجه البيهقی 1/276 من طریق مسدد، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله والآتي برقم (1332). 2. إسناداه صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أحمد 1/120، وأبو عوانة 1/262 عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/55 عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/100 و133، وابن ماجه (552)، وابن حزم فی "المحلى" 2/88، والخطيب فی "تاريخه" 11/246، 247، من طرق عن شعبة، به. وتقدم برقم (1322) من طریق ابن أبي غنية، عن أبيه، عن الحكم، وخرج من طريقه هناك.

1332 - رجاله ثقات، وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/81، والطبرانی فی "الكبير" (3757) من طرق، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (434)، وأحمد 5/213، وأبو عوانة 1/262، والطحاوی 1/81، عن سفيان، عن منصور، به، ومن طریق الحميدي أخرجه الطبرانی (3754). وأخرجه أحمد 5/213 عن أبي عبد الصمد العمي، عن منصور، به، ومن طريقه أخرجه الطبرانی (3755). وأخرجه البيهقی فی "السنن" 1/277 من طریق شجاع بن الوليد.

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ الْإِبَاحَةَ لِلْمَسَافِرِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
أُرِيدَ بِلَيَالِيهَا وَيَوْمًا لِلْمَقِيمِ أُرِيدَ بِلَيْلَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے تین دن تک موزوں پر مسح کو مباح قرار دیا ہے
اس سے مراد ان کی راتیں بھی ساتھ ہیں اور مقیم شخص کیلئے ایک دن کی اجازت ہے اس سے مراد اس کی رات بھی ہے

1333 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خَزِيمَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ
(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ: "لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ."

✽✽ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کے بارے
میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَسَاحِ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ الْحَدَثِ أَنْ يُصَلِّيَ
مَا أَحَبَّ إِذَا لَمْ يُجَاوِزِ الْقَدْرَ الَّذِي وُقِّتَ لَهُ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ حدیث لاحق ہونے کے بعد مسح کر نیوالے شخص کیلئے یہ بات مباح ہے وہ جتنی

چاہے نمازیں ادا کر سکتا ہے جبکہ اس نے اس متعین مقدار سے تجاوز نہ کیا ہو جو اس کیلئے مقرر کی گئی ہے

1334 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ

سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سئلَ فِيقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحَدِّثُ

1333 - وأحمد 5/214 و215، وأبو داود (157) باب التوقيت في المسح، عن شعبة، عن الحكم وحماد، عن إبراهيم النخعي، بالإسناد المذكور، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي 1/81، والبيهقي 1/278، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/177، وأحمد 5/213 و214، والطحاوي 1/81، والطبرانی (3772) و(3773) و(3774) و(3775) و(3776) و(3777) و(3778) و(3779) و(3780) من طرق عن حماد، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه أحمد 5/215، والطبرانی (3781) و(3782) و(3783) من طرق عن أبي معشر، عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. وأخرجه الطبرانی (3786) من طريق الحارث بن يزيد العكلي، عن النخعي، به. وأخرجه الطبرانی (3784) و(3785) و(3787) و(3788) من طرق عن إبراهيم النخعي، عن أبي عبد الله الجدلي، به. رجاله ثقات، وأخرجه البيهقي 1/276 من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به. وتقدم برقم (1330) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي عوانة، به. وانظر تخريج رقم (1329) و(1332).

فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ أَيْصَلِي قَالَ: "لَا بَأْسَ بِذَلِكَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو بے وضو ہو جاتا ہے اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر کے نماز ادا کر لے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ

بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ مائدہ نازل

ہونے کے بعد بھی موزوں پر مسح کرتے تھے

1335 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى تَقِيفٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا

مُصْعَبُ بْنُ الْمَقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

1334 - فضیل بن سلیمان: هو النعمیر، لیس بالقوی یخطء کثیراً، وإن خرج له الشیخان، وباقی رجالہ ثقات، رجال

الصحیح، وهو صحیح بشواہدہ. وتقدم بعض الحدیث، وانظر الحدیث الآتی.

1335 - إسناده قوی. مصعب بن المقدام: صدوق، له أوہام، وهو من رجال مسلم. وباقی رجالہ ثقات. وداؤد الطائی: هو

داؤد بن نصیر الطائی، الإمام، الفقیہ، الزاہد، الثقة، كان من أئمة الفقه والرأی. مترجم فی "السير" 7/422-425؛ وأخرجه عبد الرزاق (756) و (757)، والحمیدی (797)، والطیالسی 1/55، وابن أبی شیبہ 1/176، وأحمد 4/358 و 361 و 364، والبحاری

(387) فی الصلاة: باب الصلاة فی الخفاف، ومسلم (272) باب المسح علی الخفین، والنسائی 1/81 باب المسح علی الخفین، والترمذی (93)، وابن ماجہ (543)؛ وأبو عوانة 1/254، والخطیب فی "تاریخہ" 11/153، والدارقطنی 1/193، والطبرانی فی

"الکبیر" (2421) و (2422) و (2423) و (2424) و (2425) و (2426) و (2427) و (2428) و (2429) و (2430)، والبیہقی فی "السنن" 1/270 و 273 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزیمہ برقم (186). وأخرجه الطبرانی

(2431) و (2432) و (2433) و (2434) و (2435) و (2436) من طرق عن إبراہیم التیمی بہ. وأخرجه أبو داؤد (145)، والبیہقی فی "السنن" 1/270 من طریق عبد اللہ بن داؤد، وابن خزیمہ فی "صحیحہ" (187) من طریق الفضل بن موسی، کلاہما

عن بکیر بن عامر البجلی، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عن جریر. وأخرجه ابن أبی شیبہ 1/179 عن وکیع، عن جریر، عن أيوب، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ. وأخرجه أحمد 4/363 من طریق عبد الکریم بن مالک الجزری، عن مجاهد، عن جریر،

ومن طریق شریک، عن إبراہیم بن جریر، عن قیس بن أبی حازم، عن جریر. وأخرجه عبد الرزاق (758) عن محمد بن راشد، عن عبد الکریم ابن أبی المخارق، عن جریر، و (759) عن یاسین بن معاذ الزیات، عن حماد بن أبی سلیمان، عن ربعی بن حراش، عن جریر.

وأخرجه ابن أبی شیبہ 1/176، والدارقطنی 1/193 من طریق زیند بن الحباب، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عن ضمرة بن حبيب. عن جریر. وأخرجه الدارقطنی 1/194 من طریق إبراہیم بن آدم، عن مقاتل بن حیان، عن شهر، عن جریر.

(متن حدیث): أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.
 ﴿﴾ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِسْلَامَهُ فِي آخِرِ الْإِسْلَامِ بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ
 اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام کے آخری دور میں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات ظاہری کے آخری دور میں) اسلام قبول کیا تھا

1336 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ قَالَ:
 (متن حدیث): رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ هَذَا بَعْجِهِمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ فِي آخِرِ
 من أسلم.

﴿﴾ ہمام بن حارث نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا پھر اٹھ کر نماز ادا کی۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
 ابراہیم نخعی کہتے ہیں: ان لوگوں کو یہ روایت بہت پسند تھی، کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں) اسلام قبول کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِبَاحَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ أَمْرِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا بِغَسْلِ الرَّجُلَيْنِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ
 اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے،
 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا تھا یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ میں پاؤں دھونے کا حکم دیا

1336 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو مکرر ما قبلہ. ومن طریق شعبۃ، بهذا الإسناد أخرجه الطيالسی 1/55، وأحمد

4/364، والبخاری (387)، وأبو عوانة 1/254.

1337 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا قِيَاضُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى حُقْفِهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي

وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ؟

قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يَعْجَبُهُمْ حَدِيثَ جَرِيرٍ لِأَنَّهُ إِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

✽✽ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے

موزوں پر مسح کیا۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں ان لوگوں کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت بہت پسند تھی، کیونکہ انہوں نے سورۃ مائدہ نازل

ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا (اور سورۃ مائدہ میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کا حکم ہے)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَ مَعَ النَّعْلَيْنِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جرابوں پر مسح کر سکتا ہے جبکہ وہ جوتوں کے ہمراہ ہوں

1338 - أَخْبَرَنَا بَنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرْحَبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

(توضیح مصنف): أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثُرَوَانَ.

✽✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور

جوتوں پر مسح کیا۔

1337 - وأخرجه ابن أبي شيبة 1/176، ومسلم (272)، والترمذی (93)، وابن ماجه (543)، وابن الجارود (81)، وأبو

عوانة 1/255، من طرق عن وكيع بهذا الإسناد.

1338 - إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (198)، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/188

وأحمد 4/252، وأبو داود (159)، والترمذی (99)، وابن ماجه (559)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/493 من

طرق عن وكيع، عن سفيان، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الطحاوی في "شرح معاني الآثار"

1/97، والطبرانی 20/ (996)، والبيهقي في "السنن" 1/283 من طرق عن سفيان، به. وفي الباب عن ثوبان عند أحمد 5/277،

ومن طريقه أبو داود (146) عن يحيى بن سعيد. وعن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجه (560)، والطحاوی 1/97، وفي سننه

عيسى بن سنان الحنفی الفلسطيني، وهو ضعيف، وروى الدولابی في "الكنى والأسماء" 1/181 من طريق أحمد بن شعيب.

ابو قیس اودی نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے۔

1339 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا

يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ

(متن حدیث): رَأَيْتُ أَبِي تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَيَّ نَعْلَيْهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَتَمَسَحُ عَلَيَّ النَّعْلَيْنِ

فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسَحُ عَلَيْهِمَا.

حضرت اوس بن ابواوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے جوتوں پر مسح کر لیا۔ میں نے ان کی اس حرکت پر اعتراض کیا میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح کر رہے ہیں تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ مَسْحَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّعْلَيْنِ كَانَ ذَلِكَ فِي وُضُوءِ

النَّفْلِ دُونَ الْوُضُوءِ الَّذِي يَجِبُ مِنْ حَدِيثٍ مَعْلُومٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح کیا تھا وہ نفلی وضو کے

دوران تھا یہ وہ وضو نہیں ہے جو حدیث لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

1340 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ رِضْوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ الطُّهْرُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ كَانَ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ

فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَأَتَانِي بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَخَذْتُ مِنْهُ كَفًّا فَتَمَضَّمْتُ وَأَسْتَشَقُّ وَمَسَحَ

وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَ مَائِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَنَّ رَجُلًا يَكْرَهُونَ

1339 - رجاله ثقات، رجال مسلم، وأخرجه أحمد 4/9 عن بهز بن أسد، والطبرانی في "الكبير" (650) والطحاوی

في "شرح معاني الآثار" 1/96 من طريق حجاج بن منهال وأبي داود، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة

1/190، ومن طريقه الطبرانی في "الكبير" (606)، وأخرجه أحمد 4/9 عن وكيع و4/10 عن الفضل بن دكين، والطحاوی 1/97

من طريق محمد بن سعيد، أربعتهم عن شريك، عن يعلى بن عطاء، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/56 عن حماد بن سلمة، عن

يعلى بن عطاء، عن أوس الثقفي أن رسول الله توضع ومسح على نعليه. لم يذكر عن أبيه. ومن طريق الطيالسي أخرجه البيهقي في

"السنن" 1/287، وأخرجه أبو داود (160) عن مسدد وعباد بن موسى، والطبرانی (603) من طريق عثمان بن أبي شيبة، ثلاثتهم

عن هشيم، عن يعلى بن عطاء، عن أبيه، عن أوس بن أوس الثقفي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توضع ومسح.. ومن طريق أبي

داود أخرجه البيهقي في "السنن" 1/286، وأخرجه الطبرانی (607) و(608) من طريقين، عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، عن يعلى

بن عطاء، عن أبيه، عن أوس بن أبي أوس ...

فرمایا: کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی لیں؛ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے اور یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ جَمِيعًا فِي وَضُوئِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی پیشانی اور عمامے دونوں پر مسح کر لے

1342 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَيْسْتَقَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ الثَّقَفِيُّ، (متن حدیث): أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خَفِيهِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور عمامے پر مسح کیا تھا اور موزوں پر مسح کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ

كَمَا كَانَ يَمْسَحُ عَلَى خَفِيهِ سِوَاءَ دُونَ النَّاصِيَةِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ پیشانی کی بجائے صرف اپنے عمامے پر مسح کر لے جس طرح وہ اپنے موزوں پر مسح کرتا ہے

1343 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

1342 - إسناده قوي . عبد الوارث بن عبيد الله: هو العتكي المروزي، روى عن جمع، وذكره المؤلف في "الفتاوى" 8/ 416، وباقى رجاله ثقات، رجال الشيخين خلا عمرو بن وهب الثقفي فإنه من رجال النسائي، وأخرجه أحمد بن يزيد، عن هشام، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 30/ 1، وابن أبي شيبة 179/ 1، وأحمد 4/ 244 و 249، والبقوى في "شرح السنة" (232) من طريق حماد بن زيد وإسماعيل ابن علي، عن محمد بن سيرين، به . وأخرجه الطيالسي 1/ 56 عن سعيد بن عبد الرحمن، عن ابن سيرين، به . وأخرجه أحمد 4/ 248 عن أسود بن عامر، عن جرير بن حازم، والبيهقي في "السنن" 1/ 58 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، كلاهما عن ابن سيرين، عن رجل، عن عمرو بن وهب الثقفي، به . وأخرجه النسائي 1/ 63 من طريق ابن عون، عن ابن سيرين، عن رجل حتى رده إلى المغيرة . وسورده المؤلف برقم (1346) من طريق سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله المزني، عن الحسن، عن ابن المغيرة، عن أبيه، وبرقم (1347) من طريق حميد الطويل، عن بكر، عن حمزة بن المغيرة، عن أبيه . وتقدم برقم (1326) من طريق الشعبي، عن عروة بن المغيرة، عن أبيه .

عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخَفَيْنِ.

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمائے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمیری نامی راوی منفرد ہے

1344- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحَدَتْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خَفِيهِ لِلْوُضُوءِ

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلَى عِمَامَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيَّ

1344- رجالہ رجال الصحیح، وقد صرح الولید بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجه، فانفتت شبهة

تدليسهما. وأخرجه ابن ماجه (562) عن حيم عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 23 و 178 و 179،

ومن طريقه ابن ماجه (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 و 179 و 2885/ 1، والدارمي 1/

180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء: باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/

279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داود، أربعتهم عن

الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد 4/ 139 و 2885/ 1 عن حسن بن موسى

وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على

العمامة. وأخرجه الطيالسي 1/ 55، والنسائي 1/ 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين

فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204)، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة. وأخرجه أحمد 4/ 179 عن

يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاري إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204). وأخرجه أحمد 4/ 139 و 2875/ 1 عن

أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه

أيضاً 4/ 139 و 2885/ 1 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن

أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضاً 4/ 139 و 2885/ 1 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344- أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد. وأخرجه أبو

داود الطيالسي 1/ 56، وابن أبي شيبة 1/ 22، 23 و 178، وأحمد 5/ 439 و 440، وابن ماجه (563)، والطبراني (6164) و

(6165) و (6166) من طرق عن داود بن الفرات، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سعيد بن أبي

عروبة، عن قتادة، عن أبي شريح، به.

عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخَفِيِّنِ.

✽✽✽ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن امیہ ضمری نامی راوی منفرد ہے

1344- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحَدَتْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ أَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَعَلَى عِمَامَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى

1343- رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث وكذا يحيى بن أبي كثير عند ابن ماجه، فانفتت شبهة تديلسهما، وأخرجه ابن ماجه (562) عن حيم عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 23 و 178 و 179، ومن طريقه ابن ماجه (562) عن محمد بن مصعب، حدثنا الأوزاعي، به، وأخرجه أحمد 4/ 139 و 179 و 288/ 5، والدارمي 1/ 180، عن أبي المغيرة ومحمد بن مصعب، والبخاري (205) في الوضوء: باب المسح على الخفين، والبيهقي في "السنن" 1/ 279، 271، عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، وابن خزيمة في "صحيحه" (181) من طريق عبد الله بن داود، أربعتهم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/ 178 عن معاوية بن هشام، وأحمد 4/ 139 و 288/ 5 عن حسن بن موسى وحسين بن محمد، والبخاري (204) عن أبي نعيم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ولم يرد في هذه الرواية ذكر المسح على العمامة، وأخرجه الطيالسي 1/ 55، والنسائي 1/ 81 عن حرب بن شداد، عن يحيى بن أبي كثير، به، بذكر المسح على الخفين فقط، وأشار البخاري إلى رواية حرب عقب الحديث (204)، وقد سقط من إسناد الطيالسي أبو سلمة. وأخرجه أحمد 4/ 179 عن يونس، عن أبان، عن يحيى، به، وأشار البخاري إلى رواية أبان هذه عقب الحديث (204). وأخرجه أحمد 4/ 139 و 287/ 5 عن أبي عامر، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به، وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 288/ 5 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به، وأخرجه أحمد 4/ 139 عن يعقوب، عن أبيه، عن أبي سلمة، به، وأخرجه أيضًا 4/ 139 و 288/ 5 عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، عن جعفر بن عمرو، به.

1344- أبو شريح وأبو مسلم مجهولان، لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات، فهو حسن في الشواهد. وأخرجه أبو داود الطيالسي 1/ 56، وابن أبي شيبة 1/ 22، 23 و 178، وأحمد 5/ 439 و 440، وابن ماجه (563)، والطبراني (6164) و (6165) و (6166) من طرق عن داود بن الفرات، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (6167) دون ذكر القصة من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي شريح، به.

خِمْارِهِ وَعَلَىٰ خَفِيهِ.

ابو مسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو بے وضو ہوا تھا وہ وضو کرنے کے لئے اپنے موزے اتارنے لگا تو حضرت سلمان نے اس سے فرمایا: تم ان (موزوں) پر اور اپنے عمامے پر مسح کر لو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ سَلْمَانَ وَعَلَىٰ خِمْارِهِ أَرَادَ بِهِ عَلَىٰ عِمَامَتِهِ
اس بات کا تذکرہ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ”وہ اپنی چادر پر“

اس سے مراد (عمامے) پر مسح کرنا ہے

1345- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَىٰ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ سَلْمَانَ (متن حدیث): قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

ابو مسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں اور عمامے پر مسح کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

1346- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ

1345- ہو مکرر ما قبلہ.

1346- إسناده صحيح على شرط مسلم. التيمى: هو سليمان، وابن المغيرة في هذا الإسناد: حمزة، كما سيجيء مصرحاً به في (1374)، وقد بينه في رواية النسائي 1/ 76، والبيهقي 1/ 58 و 60، وللمغيرة ابنان: حمزة وعروة، وكلاهما ثقة، وأخرجه أبو داود (150) في الطهارة: باب المسح على الخفين، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/ 256، عن يحيى القطان، به. وأخرجه مسلم (274) (83) في الطهارة، والترمذي (100) باب ما جاء في المسح على العمامة، عن محمد بن بشار ومحمد بن حاتم، والنسائي 1/ 76 عن عمرو بن علي، وأبو عوانة 1/ 259، وابن الجارود في "المنتقى" برقم (83)، عن عبد الرحمن بن بشر، كلهم عن يحيى القطان، به. وأخرجه أبو عوانة أيضاً 1/ 260 عن يوسف القاضي، عن محمد بن أبي بكر، عن يحيى القطان، بمثله. وأخرجه مسلم (274) (82)، عن أمية بن بسطام ومحمد بن عبد الأعلى، وأبو داود (150) عن مسدد، ثلاثهم عن المعتمر بن سليمان التيمي، عن أبيه، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به. وأخرجه أبو عوانة 1/ 259، والبيهقي 1/ 58 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان التيمي، عن بكر بن عبد الله، عن ابن المغيرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (749)،

التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ .

قَالَ بَكْرٌ وَسَمِعْتَهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةَ .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ: وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَفَوْقَ الْعِمَامَةِ . قَدْ تَوَهُمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ

صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ دُونَ النَّاصِيَةِ غَيْرُ جَائِزٍ وَيَجْعَلُ خَبْرَ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةٍ مُجْمَلًا وَخَبْرَ مُغِيرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُقْسِرًا لَهُ أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ ذَلِكَ مَعَ النَّاصِيَةِ فَوْقَ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ دُونَ الْعِمَامَةِ إِذِ النَّاصِيَةُ مِنَ الرَّأْسِ وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَمِنْهُ كَذَلِكَ بَلْ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ فِي وَضُوئِهِ وَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ دُونَ النَّاصِيَةِ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعِمَامَتِهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ سَنَةٍ يُسْتَعْمَلُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ اسْتِعْمَالُ أَحَدِهِمَا حَتْمًا وَاسْتِعْمَالُ الْآخَرِ مَكْرُوهًا .

✽✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے پیشانی اور

عمامے پر مسح کیا۔

بکر بن عبد اللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے بھی

سنی ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ”آپ نے اپنی پیشانی پر اور عمامے پر مسح کیا“ ان الفاظ نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کر دیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ پیشانی کو چھوڑ کر عمامے پر مسح کر لینا جائز نہیں ہے اس شخص نے عمرو بن امیہ کے حوالے سے منقول روایت کو مجمل قرار دیا ہے اور مغیرہ کے حوالے سے ہماری نقل کردہ روایت کو اس حدیث کی توضیحی روایت قرار دیا ہے۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامے پر پیشانی کے ہمراہ مسح کرنے والی روایت اس روایت پر فوقیت رکھتی ہے جس میں عمامے کے علاوہ پیشانی کا ذکر ہے کیونکہ پیشانی سر کا حصہ ہے۔

حالانکہ اللہ کے فضل و کرم کے تحت ایسا نہیں ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کے دوران اپنے سر پر بھی مسح کیا اور پیشانی کو چھوڑ کر اپنے عمامے پر بھی مسح کیا ہے اور پیشانی اور عمامے دونوں پر بھی مسح کیا ہے تو یہ تین مختلف مواقع پر تین الگ سے واقعات ہیں ان میں سے ایک سنت پر عمل کیا جائے گا اور ان میں سے کسی ایک سنت کو لازم قرار دیتے ہوئے دوسری پر عمل کو مکروہ قرار نہیں دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ فِي هَذَا الْخَبْرِ تَفَرَّدَ بِهِ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ ”انہوں نے اپنی پیشانی پر مسح کیا“

ان کو اس روایت میں نقل کرنے سلمان تیمی نامی راوی منفرد ہے

1347- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): تَخَلَّفَ فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ فَاتَيْتُهُ
بِالْمَطْهَرَةِ فَعَسَلَ كَفَيْهِ وَوَجَّهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَحْسِرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ فَصَافَتْ بِهَا الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ
فَأَلْقَاهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَعَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ وَعِمَامَتِهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ فَاتَيْتُهُ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ
صَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِجَيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلِّ فَلَمَّا قَضَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ الصَّلَاةَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيرَةُ
فَأَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا".

✽✽ حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قالے سے پیچھے) رہ گئے۔
آپ کے ہمراہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی پیچھے رہ گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کر لی تو آپ نے
دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں (ہے) میں پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اور چہرے کو دھولیا آپ بازوؤں دھونے لگے تو جبے کی آستین تک تھی تو آپ نے نیچے سے
اپنے بازو کو باہر نکالا اور جبے کو اپنے کندھے پر رکھ لیا پھر آپ نے اپنے دونوں بازو دھوئے پھر آپ نے اپنے موزوں اور عمامے پر مسح
کیا پھر آپ سوار ہوئے آپ کے ہمراہ میں بھی سوار ہوا۔ ہم لوگوں تک پہنچے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف انہیں ایک رکعت پڑھا چکے
تھے۔ جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
نماز پڑھتے رہو جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مغیرہ کھڑے
ہوئے اور ان حضرات نے پہلے گزر جانے والی رکعت کو ادا کیا۔

1347- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أحمد / 2484، والنسائی فی "الکبری" كما فی "تحفة الأشراف" / 8

475، عن محمد بن أبي عدي، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي / 761 باب المسح على العمامة مع الناصية، عن
عمرو بن علي وحميد بن مسعدة، وأبو عوانة / 2591، والبيهقي في "السنن" / 581 من طريق مسدد، والبيهقي / 601 من طريق
حميد بن مسعدة. وأخرجه مسلم (274) (81) عن محمد بن عبد الله بن زريع، عن يزيد بن زريع، عن حميد الطويل، به. لكن عنده
عروة بدل حمزة. وأخرجه ابن ماجه (1326) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من
أمته، عن محمد بن المشي، عن ابن أبي عدي، عن حميد الطويل، بقصة الصلاة خلف عبد الرحمن بن عوف حسب. وأخرجه مسلم
(274) (82) عن محمد بن عبد الأعلى وأمية بن بسطام، وأبو داود (150) عن مسدد، كلهم عن المعتمر بن سليمان، عن سليمان
التيمي، عن بكر بن عبد الله، به. وتقدم قبله من طريق سليمان التيمي، عن بكر، عن الحسن، عن ابن المغيرة برقم (1346).

18- بَابُ الْحَيْضِ وَالْإِسْتِحَاظَةِ

حیض اور استحاضہ کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّمِ الَّذِي يُحَكِّمُ لِمَنْ وَجِدَ فِيهَا بِحُكْمِ الْحَائِضِ

خون کی اس صفت کا تذکرہ جو کسی عورت میں پایا جائے تو اس پر حائضہ کا حکم جاری ہوگا

1348- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانِ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ

بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ

فَتَوَضَّئِي وَصَلِي".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ فاطمہ بنت ابوجحش کو استحاضہ کی شکایت ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے وہ پہچانا جاتا ہے۔ جب یہ ہو تو تم نماز سے رک جاؤ اور جب دوسری رنگت کا مواد ہو تو

تم وضو کر کے نماز ادا کرنا شروع کرو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَائِضِ إِذَا طَهَّرَتْ تَرَكَهَا آدَاءَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي تَرَكَتْ فِي أَيَّامِ حَيْضَتِهَا

حیض والی عورت کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ پاک ہو جائے تو ان قضا شدہ

نمازوں کی ادائیگی ترک کر دے جنہیں اس نے اپنے حیض کے مخصوص ایام میں ترک کر دیا تھا

1348- إسناده حسن. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري

مقروناً، ومسلم متابعه، وهو صدوق حسن الحديث. وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي. وأخرجه أبو داود (286) و

(304) في الطهارة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/ 325، وأخرجه النسائي 1/ 185، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/ 306،

والدارقطني 1/ 206 و 207، والحاكم 1/ 174، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه

الدارقطني 1/ 207 من طريق خلف بن سالم، والبيهقي 1/ 325 عن أحمد بن حنبل، كلاهما عن ابن أبي عدي، به. وأخرجه أحمد

6/ 420 و 463 و 464 من حديث فاطمة بنت أبي حبيش. وسورده المؤلف برقم (1350) من طريق مالك، عن هشام بن عروة، عن

أبيه، عن عائشة. وبرقم (1354) من طريق أبي حمزة، عن هشام بن عروة، به.

1349- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اتَّقِضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا

نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقِضَاءِ.

✽✽ معاذہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضا کرے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم ”حروریہ“ ہو؟ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آیا کرتا تھا، تو ہم نہ تو قضا کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں قضا کرنے کا حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ الصَّلَاةِ عِنْدَ إِقْبَالِ الْحَيْضَةِ وَالْإِغْتِسَالِ عِنْدَ إِذْبَارِهَا

حیض کی آمد کے وقت نمازوں کو ترک کرنے کا اور حیض کے رخصت ہونے

کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1350- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

(متن حدیث): قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا ذَلِكَ عَرُوقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ

عَنكَ قَدْرُهَا فَاغْسَلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِي."

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی

1349- إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه النسائي 1/ 191 عن عمرو بن زرارة، وابن الجارود في "المنتقى" (101)

عن علي بن خشرم، كلاهما عن إسماعيل بن علي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (1278) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324،

والبيهقي في "السنن" 1/ 308، وأخرجه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324 من طريق سفیان، عن أيوب، عن معاذة، عن

عائشة، بإسقاط "أبي قلابة". وأخرجه عبد الرزاق (1277) ومن طريقه مسلم (335) (69) وأبو عوانة 1/ 324، والبيهقي 1/ 308،

عن معمر، عن عاصم الأحول، عن معاذة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/ 339، 340، ومن طريقه ابن ماجه (631) عن علي بن مسهر،

وأحمد 6/ 97، عن محمد بن جعفر، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن معاذة، به. وأخرجه أحمد 6/ 94 عن بهز، و

120 عن عفان، 143 عن يزيد، والبخاري (321) في الحيض عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن

معاذة، به. وأخرجه الطيالسي (1570) ومن طريقه أبو عوانة 1/ 324، 425، وأخرجه مسلم (335) (68) من طريق محمد بن

جعفر بن كلاهما عن شعبة، عن يزيد الرشك، عن معاذة، به. وقوله: "أن امرأة قالت لعائشة" كذا أبهت في إسناد المؤلف والبخاري،

وبين شعبة عند الطيالسي ومسلم، وعاصم عند عبد الرزاق، أنها هي معاذة الراوية.

ہوں تو کیا میں نماز ترک کر دوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب اس کی مقدار تم سے رخصت ہو جائے (یعنی حیض کے مخصوص دن گزر جائیں) تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرنا شروع کر دو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْأَغْتِسَالِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1351 - أخبرنا يوسف بن يعقوب المقرئ، أبو إسحاق قال حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله قال حدثنا

1350-إسناده صحيح، علي شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/61، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/39-40، والبخاري (306)، والنسائي 1/186 في الحيض، والدارقطني 1/206، وأبو عوانة 1/319، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والبيهقي في "السنن" 1/321، والبغوي في "شرح السنة" (324). وأخرجه عبد الرزاق (1165)، وابن أبي شيبة 1/125، والبخاري (228) و(320) و(331)، ومسلم (333) وأبو داود (282)، والترمذي (125)، والنسائي 1/181 و185 و186، والدارمي 1/199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/102، والدارقطني 1/206 و207، وأبو عوانة 1/319، وابن الجارود (112)، والبيهقي 1/323 و324 و325 و327 و329 من طريق، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/125، وأحمد 42/6 و137 و194 و204 و262، وأبو داود (298)، وابن ماجه (624)، والدارقطني 1/211، والطحاوي 1/102، والبيهقي 1/344، من طق، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عروة، به. وحبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عروة، فهو منقطع، لكن تابعه هشام بن عروة في الطريق المتقدمة، فيتقوى ويصح. وانظر "نصب الراية" 1/200.

1351 - حديث صحيح. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي: ضعفه غير واحد، وقال المؤلف في "الثقات" 9/90: يخطئ ويخالف، ولكنه لم يتفرد به، فقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمن بن مهدي، وأبي كامل، ومسلم (334) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، عن محمد بن جعفر بن زياد، والدارمي 1/200، وأبو عوانة 1/320، عن سليمان بن داود الهاشمي، وداود بن منصور، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99 من طريق محمد بن إدريس، كلهم عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (160)، ومسلم (334)، والنسائي 1/121، والطحاوي 1/99 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري به. وأخرجه عبد الرزاق (1164) عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/28، والنسائي 1/183، وأبو عوانة 1/323، والطحاوي 1/98، والبيهقي 1/349، من طريق يزيد بن عبد الله بن الهادي، عن أبي بكر، عن عمرة وانظر ما بعده 1. إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 1/348 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (334)، وأبو داود (285) و(288)، والنسائي 1/119 عن محمد بن سلمة المرادي وابن أبي عقيل، وأبو عوانة 1/321، 322 من طريق حجاج بن إبراهيم، والحاكم 1/173، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/348 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/322 عن أبي عبد الله، عن عمه، عن عمرو بن الحارث، به. وادعى الحاكم أن مسلماً لم يخرج من طريق عمرو بن الحارث هذه، وليس كذلك، كما رأيت، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 6/141 عن يزيد، والبخاري (327) في الحيض عن إبراهيم بن المنذر، عن معمر، والطحاوي 1/99 من طريق أسد، وأبو داود (291) عن محمد بن إسحاق المسيبي، عن أبيه، أربعتهم عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به. وأخرجه أبو داود (292)

ابراہیم بن سعید عن الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَكْتَذَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْتَاهُ فَقَالَ: لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِحَيْضٍ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاعْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي" قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَانِ فَيَعْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تَصَلِي.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے۔ تم غسل کر کے نماز ادا کرو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو ام حبیبہ بنت جحش ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی۔ وہ ایک ٹب میں بیٹھ جاتی تھی تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی پھر وہ نماز ادا کیا کرتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ خَبَرَ عَائِشَةَ هَذَا تَفَرَّدَ بِهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عروہ بن زبیر نامی راوی منفرد ہے

1352 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى

قَالَ حَدَّثَنَا بِنْتُ وَهْبٍ قَالَتْ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ (متن حدیث): أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاعْتَسِلِي وَصَلِّي". قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فِي مِرْكَانِ حُجْرَةٍ أُخْتِهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ حَتَّى يَعْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اہلیہ تھیں۔ انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھی وہ پتھر کے بنے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی اور اس کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تھا یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ خَبَرَ عَمْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَالْأَوْزَاعِيُّ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عمرہ کے
حوالے سے منقول روایت کو نقل کرنے میں عمرو بن حارث اور امام اوزاعی منفرد ہیں۔

1353 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ
(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَحِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أُخْتِهَا
زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَّتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهَا "لَيْسَتْ
بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهُ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِي". فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنِ أُخْتِهَا فَكَانَتْ
حُمْرَةَ الدَّمِ تَعْلُو الْمَاءَ.

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی۔ وہ حضرت عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔ ان کی بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھی) اس
خاتون کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے تم غسل کر کے نماز ادا کرتی رہو تو وہ خاتون ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی
تھی۔ وہ اپنی بہن کے ٹب میں بیٹھ جاتی تھی اور خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی تھی۔

ذَكَرُ الْأَمْرِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ بِتَجْدِيدِ الْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے وقت از سر نو وضو کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1354 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

1353 - حدیث صحیح، رجالہ رجال الصحیح، وأخرجه أحمد 6/82 عن إسحاق، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم

(334) فی الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، وأبو داود (290) هي الطهارة: باب من روى أن المستحاضة تغتسل لكل

صلاة، والنسائي 1/119 فی الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/119، والبيهقي

في "السنن" 1/331 و349، من طرق عن الليث بن سعد، عن ابن شهاب، عن عروة، به. وأخرجه الشافعي 1/40، وأحمد 6/83 ومن

طريقه الحاكم 1/173، 174، وأخرجه النسائي 1/117، 119 فی الطهارة: باب ذكر الاغتسال من الحيض، والدارمي

1/196 و199، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/99، وأبو عوانة 1/320، والبيهقي 1/327-328 من طرق، عن الأوزاعي،

بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحَاضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ قَالَ: "لَيْسَ ذَلِكَ بِحَيْضٍ وَلَكِنَّهُ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ عَدَدَ أَيَّامِكَ الَّتِي كُنْتَ تَحْيِضِينَ فِيهِ فَإِذَا أَدْبَرْتَ فَاغْتَسَلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابو حنیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک دو ماہ تک استحاضہ کا شکار رہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب حیض آجائے تو تم اپنے ان مخصوص ایام میں نماز کو ترک کر دو جن ایام میں تمہیں پہلے حیض آیا کرتا تھا اور جب وہ دن گزر جائیں تو تم غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ تَفْرَدُ بِهَا أَبُو حَمْزَةَ وَأَبُو حَنِيفَةَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ان الفاظ کو نقل کرنے میں ابو حمزہ اور ابو حنیفہ نامی راوی منفرد ہے

1355 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ فِي عَقِبِ خَبَرِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ (متن حدیث): قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: "تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز کو ترک کر دے گی پھر ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے گی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِخْدَامِ الْمَرْءِ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ فِي أَسْبَابِهِ
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی اپنی روزمرہ کے کاموں میں
حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1356 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ

1354- وأخرج أبو عوانة 1/321 من طريق ابن أبي ذئب، عن الزهري، به. وأخرج الدارمي 1/198، والطحاوي 1/98

من طريقين عن الزهري، عن عروة، به. وأخرج أبو عوانة 1/322 من طريق سفيان، عن الزهري، عن عروة، به. وانظر الروايتين المتقدمتين قبل هذه، وتخريجهما في موضعيهما.

السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ، أَرَادَ أَنْ يَيْسُطَهَا،

فِيصَلِّي عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: إِنَّهَا حَائِضٌ، فَقَالَ: إِنْ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا. (3: 65)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے فرمایا: مجھے جائے نماز پکڑاؤ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ یہ تھا کہ اس کو بچھا کر اس پر نماز ادا کریں میں نے عرض کی: وہ حیض کی حالت میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي أَحْوَالِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے احوال میں حائضہ عورت سے خدمت لے سکتا ہے

1357 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ،

عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قُلْتُ: إِنِّي

حَائِضٌ، قَالَ إِنْ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ. (4: 5)

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسجد میں سے چٹائی پکڑاؤ میں نے

1356 - إسناده حسن، إسماعيل السدي، وعبد الله البهي وإن خرج لهما مسلم في " صحیحہ " لا يرقى حديثهما إلى

الصححة. وباقی رجالہ ثقات. وأخرجه الدارمی 1/247 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/106 عن أبي سعيد،

و179 عن عبد الصمد وعبد الرحمن بن مهدي، وأبو نعيم في " الحلية " 9/23 من طريق ابن مهدي، ثلاثهم عن زائدة، بهذا

الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (632) في الطهارة: باب الحائض تتناول الشيء من المسجد. وأخرجه أحمد 6/110 و114 من طريق

شريك، عن العباس بن ذريح، عن البهي، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/111، 112 و245 من طريق إسرائيل، و6/214

1357 - إسناده على شرط مسلم إلا أن معاوية بن هشام، لكنه قد توبع عليه. وأبو كريب: هو محمد بن العلاء

. وأخرجه عبد الرزاق (1258) ومن طريقه أحمد 6/173، وابن الجارود (102)، عن سفیان الثوري، به. وأخرجه البغوي في " شرح

السنن " (320) من طريق أبي حذيفة، عن سفیان، به. وأخرجه مسلم (298) في الحيض، عن أبي كريب، عن أبي معاوية، عن

الأعمش، به. وأخرجه أحمد 6/45 و229، ومسلم (298)، وأبو داود (261)، والنسائي 1/192 من طرق عن أبي معاوية، عن

الأعمش، به. وأخرجه النسائي 1/192 عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، وأبو عوانة 1/314 من طريق محمد بن سلمة المرادي،

كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه الترمذی (134)، والنسائي 1/192، عن قتيبة، عن عبدة بن حميد، وأبو عوانة 1/313 من طريق

أبي يحيى الحماني ويحيى بن عيسى الرملي، ثلاثهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 6/114، ومسلم (298) (12)، والبيهقي في

" السنن " 2/409، من طريقين عن حجاج وعبد الملك بن حميد بن أبي غنبة، عن ثابت بن عبيد، به. وسيرورده المؤلف بعده من

طريق شعبة عن الأعمش، به، فانظر تخريجه عنده. وأخرجه أبو عوانة 1/314 من طريق مسلم بن صبيح، عن مسروق، عن

عائشة. وأخرجه أيضًا 1/314 من حديث أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعائشة..

عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ذَكَرُ الْخَبَرَ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، اس

روایت کو سفیان کے حوالے سے نقل کرنے میں معاویہ بن ہشام نامی راوی منفرد ہے

1358 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): أَنَّهُمَا قَالَتَا: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ، قَالَتَا: فَقُلْتُ:
إِنِّي حَائِضٌ، قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكَ فَنَاوَلْتَهُ. (4: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ الْأَعْمَشَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبُهَيْمِيِّ، وَالْقَاسِمِ

جَمِيعًا، عَنِ عَائِشَةَ

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: چٹائی پکڑو سیدہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے تو
میں نے آپ کو وہ (چٹائی) پکڑادی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اعمش نے ثابت بن عبید کے حوالے سے بھی اور قاسم دونوں کے حوالے سے
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

ذَكَرُ ابَا حَاتِمَةَ تَرْجِيلِ الْمَرْأَةِ شَعْرَ زَوْجِهَا وَإِنْ لَمْ يَحِلَّ لَهَا آدَاءُ الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ

عورت کے لئے اپنے شوہر کے بالوں میں لنگھی کرنا مباح ہے، اگرچہ اس وقت میں اس عورت کے
لئے نماز کی ادائیگی جائز نہ ہو (یعنی اس وقت وہ حیض کی حالت میں ہو)

1359 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ مَالِكٍ، عَنِ

1359 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 6/173 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/62،
ومن طريقه أبو عوانة 1/313، والبيهقي في "السنن" 1/186، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/101 عن عفان، والدارمي
1/197 و248 عن أبي الوليد الطيالسي، كلاهما عن شعبة، به. (2) إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/60، ومن
طريق مالك أخرجه البخاري (295) في الحيض، والنسائي 1/193 في الحيض، والدارمي 1/246، وأبو عوانة 1/312، والبيهقي
في "السنن" 1/186. وأخرجه أحمد 6/99، 100 و204 و208، والبخاري (296) في الحيض، و (2028) في الاعتكاف،
ومسلم (297) (9) في الحيض، وأبو عوانة 1/312، 313، وابن الجارود (104) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

هشام بن عروہ، عن ابيہ، عن عائشہ،

(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ. (50:4)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَبَتِهَا

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1360 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِسُنَّتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأُوْتِي بِالْإِنَاءِ وَأَنَا حَائِضٌ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ عَلَيَّ

مَوْضِعَ فَمِي، فَيَشْرَبُ، وَتَعْرِقُ الْعُرْقُ وَأَنَا حَائِضٌ، فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ مَوْضِعَ فَمِي. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میرے سامنے کوئی برتن آتا میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ میں اس میں سے پانی پی لیتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لے کر اپنا منہ مبارک اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں حیض کی حالت میں کوئی بڑی چوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْخُذُ الْإِنَاءَ لِشُرْبِ وَتَأْخُذُ الْعُرْقَ لِتَأْكُلَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا برتن لے کر اسے پی لیتی تھیں

(بقیہ تخریج 1359) وأخرجه الدارمی 1/246 من طریق مالك، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1247) وعنه أحمد 6/231 عن معمر، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/234، والنسائي 1/193 من طريق عبد الأعلى، والبخاري (2046) في الاعتكاف، من طريق هشام بن يوسف. وأخرجه أحمد 6/230، والنسائي 1/193 من طرق عن الأعمش، عن تميم بن سلمة، عن عروة، به، بلفظ: أَغْسَلَ. وأخرجه مسلم (297) (8)، والبيهقي في "السنن" 1/308 من طريق عمرو بن الأيثار، عن أبي الأسود، عن عروة، به. وأخرجه عهد الرزاق (1248)، وأحمد 6/261، والبخاري (301) في الحيض، و (2031) في الاعتكاف، ومسلم (297) (10)، والنسائي 1/193، والدارمی 1/247، وأبو عوانة 1/313، والبقوي في "شرح السنة" (317) من طرق عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1360 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 1/311 عن الدقيقي وأبي غسان الهمداني، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وقد تقدم (1293) من طريق وكيع، عن مسعر وسفيان الثوري، عن المقدم بن شريح، به. وسبق تخریجه هناك.

اور ہڈی لے کر اس سے (گوشت کو) کھا لیتی تھیں

1361 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمُ بْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنَاءِ، فَأَخْذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ، فَيَأْخُذُ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيٍّ فَيَشْرَبُ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَخْذُ الْعُرْقَ مِنَ اللَّحْمِ فَأَكُلُهُ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيٍّ فَيَأْكُلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ، (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی برتن لے کر آتی۔ میں اسے لے کر اس میں سے پانی پی لیتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر اپنا منہ اس جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں گوشت والی کوئی ہڈی لیتی اور اسے کھا لیتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے۔ جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ اسے کھا لیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُشَارَيْتِهَا وَاسْتِخْدَامِهَا إِذَا الْيَهُودُ لَا تَفْعَلُ ذَلِكَ

حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے اور خدمت لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

کیونکہ یہودی ایسا نہیں کرتے

1362 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَائِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتْ بَيْنَهُمْ امْرَأَةً أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبُيُوتِ، وَلَمْ يَأْكُلُوا مَعَهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ، فَسَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ فَاغْتَبِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222)، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا نَرَىٰ هَذَا الرَّجُلَ يَدْعُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا

1362 - إسناده صحيح. محمد بن أبان الواسطي، ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه مسلمة بن القاسم، وأخرج له البخاري في موضعين في صحيحه، وباقي رجال الإسناد على شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (2052)، وأحمد 3/131 و246، ومسلم (302) في الحيض: باب جواز غسل المرأة الحائض رأس زوجها، وأبو داود (258) في الطهارة: باب مؤاكلة الحائض ومجامعتها، و (2165) في النكاح: باب في إتيان الحائض ومباشرتها، والترمذي (2977) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 1/152 و187، وابن ماجه (644) في الطهارة: باب ما جاء في مؤاكلة الحائض وسورها، والدارمي 1/245 باب مباشرة الحائض، وأبو عوانة 1/311، والبيهقي في "السنن" 1/313، والبخاري في "شرح السنة" (314)، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

الْأَيْخَالِفْنَا، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ، وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، أَفَلَا نَنكِحُحَهُنَّ فِي السَّمْحِيسِ؟ قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلْتُهُ هَدِيَّةً مِنْ كِبْنٍ، فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمَا، فَظَنْنَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا، فَسَقَاهُمَا. (1: 103)

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے درمیان کسی عورت کو حیض آجاتا تھا، تو وہ اسے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے۔ (یعنی اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے) اور گھروں میں اس کے ساتھ نہیں ٹھہرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تو فرما دو! وہ گندگی ہے تم لوگ حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ اس پر یہودیوں نے کہا ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے، یہ صاحب ہمارے معاملے میں ہر بات پر مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر آئے۔ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہودیوں نے یہ بات کہی ہے، تو کیا ہم حیض کے دوران بیویوں کے ساتھ صحبت بھی نہ کر لیا کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں پر سخت ناراض ہوئے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر دودھ پیش کیا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلوایا۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سخت ناراض نہیں ہوئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو (دو دودھ پلوادیا)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُضَاجِعَ امْرَأَتَهُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹ سکتا ہے

جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

1363 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

(متن حدیث): أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْفَسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحَمِيلَةِ. (1: 4)

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹ گئی۔ اسی دوران مجھے حیض آگیا۔ میں کس کس کر باہر آگئی میں نے اپنے حیض کے کپڑے رکھ لئے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آیا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آکر آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ إِذَا نَامَ مَعَهَا زَوْجُهَا يَجِبُ أَنْ تَتَزَوَّرَ ثُمَّ يَضْأُ جَعْلَهَا بَعْدُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب حیض والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر سونا چاہے تو یہ بات
ضروری ہے وہ عورت تہبند باندھ لے اور پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ لیٹے

1364 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1364- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (296) في الحيض: باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 1/149 و188 عن عبيد الله بن سعيد وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (298) في الحيض: باب من سمي النفاس حيضًا، عن مكى بن إبراهيم، و (323) باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر، عن معاذ بن فضالة، و (1929) في الصوم: عن مسدد، عن يحيى، والنسائي 1/149 و188 عن إسماعيل بن مسعود، عن خالد بن الحارث، والدارمي 1/243 عن وهب بن جرير، وأبو عوانة 1/310 من طريق أبي داود، والبيهقي في "السنن" 1/311 من طريق أبي عمر الحوضي، كلهم عن هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/300 عن عفان، عن همام، والبخاري (322) في الحيض: باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها، عن سعد بن حفص، عن شيبان، وأبو عوانة 1/310 و311 من طريق حرب بن شداد وحسين المعلم، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في "شرح السنة" (316). وأخرجه عبد الرزاق (1235) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة. لم يرد بينهما زینب بنت أم سلمة. وأخرجه أحمد 6/294، والدارمي 1/243 عن يزيد بن هارون ويعلى بن عبيد، وابن ماجه (637) عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، ثلاثهم عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وأخرجه عبد الرزاق (1236) عن ابن جريج، عن عكرمة، عن أم سلمة بنحوه. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254 عن وكيع، عن الأوزاعي، عن عتبة، عن أم سلمة.

1364- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه الطيالسي 1/62 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة الإسفرائيني 1/308، وأخرجه أحمد 6/134 عن عفان، وأبو عوانة 1/308 من طريق أحمد بن عبد الملك، كلاهما عن أبي عوانة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1237)، والطيالسي (1375) (1/62)، وابن أبي شيبة 4/254، وأحمد 6/55 و174 و189 و259، والبخاري (300) في الحيض: باب مباشرة الحائض، ومسلم (293) في الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داود (268) في الطهارة: باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، والترمذي (132) في الطهارة: باب ما جاء في مباشرة الحائض، والنسائي 1/189 في الحيض: باب مباشرة الحائض، وابن ماجه (636) في الطهارة: باب ما للرجل من المرأة إذا كانت حائضًا، وأبو عوانة 1/308 و309، والدارمي 1/242، وابن الجارود (106)، والبيهقي في "السنن" 1/310، والبغوي في "شرح السنة" (317)، من طرق عن منصور، بهذا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَزَرَّتُمْ

يَبَاشِرُهَا. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم (ازواج) میں سے کسی ایک کو حیض آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند کو مضبوطی سے باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِتِزَارِ الَّذِي تَسْتَعْمِلُ الْحَائِضُ عِنْدَ مُضَاجَعَةِ زَوْجِهَا أَيَّاهَا

تہبند باندھنے کی صفت کا تذکرہ جسکے مطابق حیض والی عورت شوہر کے ساتھ لیٹتے وقت اسے باندھے

1365 - (سند حدیث): أَحْبَبْنَا ابْنَ قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ

شَهَابٍ، عَنْ حَبِيبٍ، مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقیہ تخریج 1364) الإسناد، وأخرجه أحمد 6/170 عن هشيم، عن مغيرة، عن إبراهيم، عن عائشة. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254 من طريقه مسلم (293) (2)، وابن ماجه (635) باب ما للرجل من امراته إذا كانت حائضًا، والبيهقي في " السنن 1/310 عن علي بن مسهر، عن أبي إسحاق الشيباني، وأحمد 6/143 و235 عن يزيد، عن الحجاج، والبخاري (302)، وأبو عوانة 1/309 من طريق علي بن مسهر، عن الشيباني، وابن ماجه (635) من طريق أبي الأحوص، عن عبد الكريم، ومن طريق عبد الأعلى، عن محمد بن إسحاق، جميعهم عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، عن عائشة، وصححه الحاكم 1/172 من طريق جرير، عن الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، به. وأخرجه أحمد 6/174 و182 و206، والنسائي 1/151 و189، والدارمي 1/244، والبيهقي في " السنن 1/314، من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي ميسرة عمرو بن شرحبيل، عن عائشة. وأخرجه الطيالسي 1/62، ومن طريقه البيهقي 1/312، وأخرجه أحمد 6/187 عن عبد الرحمن بن مهدى، والدارمي 1/244 عن سليمان بن حرب، ثلاثهم عن حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، عن يزيد بن بانوس، عن عائشة.

1365 - نُدْبَةُ، ويقال: بُدْيَةُ: ذكرها المؤلف في " الفقات 5/487، وذكرها ابن مندة وأبو نعيم في الصحابة، وبأقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داود (267) في الطهارة: باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/256، والنسائي 1/151-152 في الطهارة: باب مباشرة الحائض، و189 في الحيض باب ذكر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع إذا حاضت إحدى نسائه، والدارمي 1/246، والبيهقي في " السنن 1/313، من طرق عن الليث بن سعد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1234) عن ابن جريج، والبيهقي في " السنن 1/313 من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (1233)، ومن طريقه أحمد 6/336، والطبراني 24/ (16) عن معمر، عن الزهري، عن نديبة، عن ميمونة. وانظر الطبراني (17) و (18) و (19) و (20) و (21). وأخرجه ابن أبي شيبة 4/254، والبخاري (303)، ومسلم (294) في الحيض: باب مباشرة الحائض فوق الإزار، وأبو داود (2167)، وأبو عوانة 1/309، و310 والبيهقي في " السنن 1/311 من طرق عن أبي إسحاق الشيباني، عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه الدارمي 1/244 عن عمرو بن عون، حدثنا خالد، عن الشعبي عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأخرجه مسلم (295)، وأبو عوانة 1/310، والبيهقي 1/311 من طريق مخزومة بن بكير، عن أبيه، عن كريب بن عبد الله بن عباس، عن ميمونة.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ، أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ فَتَحْتَجِزُ بِهِ. (1:4)

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا۔ جو نصف زانوں تک (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گھٹنوں تک ہوتا تھا وہ خاتون اسے لنگوٹ کے طور پر باندھ لیتی تھیں۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ وَمُبَاشَرَتِهِ أَيَّاهَا دُونَ وَضْعِ الْإِزَارِ

مرد کے لئے حیض والی عورت سے ٹیک لگانے اور تہبند کے مقام کے علاوہ

جسم کے ساتھ جسم مس کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

1366 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ: (متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَكِّئٌ عَلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ.

(10:5)

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوتی تھی۔ (اور اس وقت) میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ بِالِاتِّزَارِ عِنْدَ إِرَادَةِ مُبَاشَرَةِ الزَّوْجِ أَيَّاهَا

حیض والی عورت کو اس وقت تہبند باندھنے کا حکم ہونا جب اس کا شوہر اس کے ساتھ مباشرت کرے

1367 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَحَدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَزَرَّ، ثُمَّ يَبَاشِرُهَا. (82:1)

یابشرھا . (82:1)

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے۔ وہ حیض کی حالت میں ہوں تو تہبند باندھ لیں اور پھر آپ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

ذَكَرُ الْبَيَانَ بِأَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ ثُمَّ يَبَاسِرُهَا أَرَادَتْ بِهِ ثُمَّ يَصَاجِعُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ کہ

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مباشرت کرتے تھے“ اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے آپ ان

کے ساتھ لیٹ جاتے تھے

1368 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَاجِعَ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

أَمْرَهَا فَاتَّزَرَّتْ. (1: 82)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ لیٹتے اور اس

وقت وہ حیض کی حالت میں ہوتی، تو آپ اسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے۔



1368 - إسناده صحيح على شرطهما. صفة: هي بنت شيبه بن عثمان بن أبي طلحة العبدري. وقد تقدم برقم (798) في باب

قراءة القرآن، من طريق سفيان الثوري، عن منصور، بهذا الإسناد، واستوفى تخريجه هناك. (2) إسناده صحيح، وهو مكرر (1364)

(1) إسناده صحيح على شرطهما؛ أبو معاوية: هو محمد بن حازم، والشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وتقدم في

حديث ميمونة برقم (1365) تخريجه من طريق الشيباني، عن عبد الله بن شداد، عن ميمونة. وأورده المؤلف هنا من طريق الشيباني

من حديث عائشة. قال الحافظ: وكان الشيباني كان يحدث به تارة من مسند عائشة، وتارة من مسند ميمونة. انظر "الفتح"

1/405؛ وقد أخرجه الحاكم 1/172 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه،

عن عائشة. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

19- بَابُ النَّجَاسَةِ وَتَطْهِيرِهَا

نجاست اور اسے پاک کرنے کا بیان

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ بَانَ الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ جُنْبًا أَوْ غَيْرَ جُنْبٍ لَا يَجُوزُ
أَنْ يُطْلَقَ عَلَيْهِ اسْمُ النَّجَاسَةِ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ الْقَلِيلِ لَمْ يَنْجِسْهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان جنبی ہو یا جنبی نہ ہو اس پر نجاست کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا
اگر وہ تھوڑے پانی میں داخل ہو تو اسے ناپاک نہیں کرے گا

1369 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ، حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنْبٌ، فَأَهْوَى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي جُنْبٌ،

فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ. (3: 10)

✽✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا۔ آپ نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

1369- إسناده صحيح على شرطهما . واصل: هو ابن حيسان الأحدب، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسيدي

الكوفي. وأخرجه أحمد 5/384 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (230) في الطهارة: باب في الجنب يصفح،

وأبو عوانة 1/275 من طريق مسدد، والنسائي 1/145 في الطهارة: باب مماسة الجنب ومجالسته، وابن ماجه (535) باب مصافحة

الجنب، عن إسحاق بن منصور، وأبو عوانة 1/275 من طريق عمر بن شبة ومحمد بن أبي بكر، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان"

2/73 من طريق هارون بن سليمان، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/173 ومن طريقه مسلم (372)، وأخرجه

أحمد 5/402، وابن ماجه (535)، والبيهقي في "السنن" 1/189، كلهم من طريق وكيع، عن مسعر، به. وصححه ابن خزيمة

برقم (1359). وقد تقدم برقم (1258) من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، عن الشيباني، عن أبي بردة، عن حذيفة، ومن هذه

الطريق سيورده المؤلف أيضًا بعد هذا.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَهْوَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُدَيْفَةَ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تھا

1370 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ،

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ،

قَالَ: فَرَأَيْتَهُ يَوْمًا بُكْرَةً، فَحَدَّثْتُ عَنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحَدَّثْتُ عَنِّي، فَقُلْتُ: إِنِّي

كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ. (3: 10)

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب میں سے جب بھی کسی شخص

کے ساتھ ملاقات ہوتی تھی تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اسے دعا دیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے صبح کے وقت دیکھا تو ایک طرف ہٹ گیا پھر دن چڑھ جانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ تم (مجھے دیکھ کر) ایک طرف ہٹ گئے تھے میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت

کی حالت میں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ ایسی حالت میں مجھے مس نہ کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان

نجس نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ شَعْرَ الْإِنْسَانِ طَاهِرٌ إِذَا وَقَعَ فِي الْمَاءِ

لَمْ يَنْجِسْهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى الثَّوْبِ لَمْ يَمْنَعِ الصَّلَاةَ فِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے انسان کا بال پاک ہوتا ہے

اگر وہ پانی میں گر جائے تو وہ اسے ناپاک نہیں کرتا اور اگر وہ کپڑے پر لگا ہوا ہو تو اس کپڑے میں نماز ادا کرنے سے

نہیں روکتا

1371 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ

بْنِ مَالِكٍ،

1370- إسناده صحيح على شرطهما . جرير : هو ابن عبد الحميد الضبي، والشيباني: هو أبو إسحاق، وأبو بردة: هو ابن أبي

موسى الأشعري. وهو مكرر (1258) وتقدم تخريجه هناك.

(متن حدیث): قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْبَدْنِ فَنُحِرَتْ - وَالْحَلَّاقُ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَسَوَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَئِذٍ شَعْرَةَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شِقِّ جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ فَحَلَّقَ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةَ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ النَّاسِ - الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ - ثُمَّ قَبَضَ بِيَدِهِ عَلَى جَانِبِ شِقِّهِ الْأَيْسَرِ عَلَى شَعْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: احْلِقْ، فَحَلَّقَ، فَدَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ. (8:5) (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي قِسْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ابْتِغَاءَ الْبَيَانِ أَنَّ شَعْرَ الْإِنْسَانِ طَاهِرٌ، إِذَا الصَّحَابَةُ إِنَّمَا أَخَذُوا شَعْرَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَبَرَّكُوا بِهِ، فَبَيْنَ شَادٍ فِي حُجْرَتِهِ، وَمُمْسِكٍ فِي تَكْبَتِهِ، وَآخِذٍ فِي جَبِيهِ، يُصَلُّونَ فِيهَا، وَيَسْعَوْنَ لِحَوَائِجِهِمْ وَهِيَ مَعَهُمْ، وَحَتَّى إِنَّ عَامَّةَ مِنْهُمْ أَوْصُوا أَنْ تُجْعَلَ تِلْكَ الشَّعْرَةُ فِي أَكْفَانِهِمْ وَلَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَقْسِمَ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءَ النَّجِسَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ عَلَى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا، فَلَمَّا صَحَّ ذَلِكَ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّ ذَلِكَ مِنْ أُمَّتِهِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ مِنْهُ شَيْءٌ طَاهِرٌ، وَمِنْ أُمَّتِهِ ذَلِكَ الشَّيْءُ بَعِيْنَهُ نَجَسًا.

❀❀ محمد بن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو نکلریاں ماریں پھر آپ کے حکم کے تحت قربانی کے اونٹوں کو نحر کر دیا گیا۔ سر موٹڈنے والا شخص آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے بال سیدھے کئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے دائیں طرف والے حصے کو اپنی مٹھی میں لیا اور حجام سے کہا تم موٹڈھ دو اس نے انہیں موٹڈھ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال اس دن اپنے پاس موجود افراد میں ایک ایک دو دو کر کے تقسیم کر دیئے پھر آپ نے اپنے بائیں طرف والے بال مٹھی میں لئے اور حجام سے کہا انہیں موٹڈھ دو تو اس نے وہ موٹڈھ دیئے۔ آپ نے حضرت ابوطالبہ انصاری رضی اللہ عنہما کو بلایا اور وہ انہیں دے دیئے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اصحاب کے درمیان اپنے بال تقسیم کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ انسان کا بال پاک ہوتا ہے کیونکہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حاصل کیے تھے تاکہ اس کے ذریعے برکت حاصل کریں تو کسی نے اسے اپنے تہہ بند میں رکھ لیا۔ کسی نے اسے اپنے میں پکڑ لیا۔ کسی نے گریبان میں

1371- إسنادہ صحیح. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: ذَكَرَهُ الْمُؤَلِّفُ فِي "النَّقَاتِ" 9/87. وَأَخْرَجَهُ الْحَمِيدِيُّ (1220)، وَأَحْمَدُ 3/208 و 256، وَمُسْلِمٌ (1305) فِي الْحَجِّ: بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّنَةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنَّ يَوْمِي، ثُمَّ يَنْحَرُ، ثُمَّ يَحْلِقُ، وَابْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ، وَأَبُو دَاوُدَ (1981) وَ (1982) فِي الْمَنَاسِكِ: بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ، وَالتِّرْمِذِيُّ (912) فِي الْحَجِّ: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِي الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ، وَالنَّسَائِيُّ فِي "الكبرى" كما في "التحفة" 1/371. وَالبَيْهَقِيُّ فِي "السنن" 1/25، مِنْ طَرَقِ عَنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَمِنْ طَرِيقِ مُسْلِمٍ أَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي "شرح السنة" بِرَقْمِ (1962)، وَمِنْ طَرِيقِ الْحَمِيدِيِّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن" 5/134. وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (171) فِي الْوُضُوءِ: بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يَغْسَلُ بِهِ شَعْرَ الْإِنْسَانِ، مِنْ طَرِيقِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، بِهِ.

رکھ لیا اور وہ لوگ ان کے سمیت نماز ادا کرتے تھے اور وہ اپنی ضروریات پوری کیا کرتے تھے اور موئے مبارک ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے زیادہ تر نے وصیت کی کہ ان موئے مبارک کو ان کے کفن میں رکھا جائے۔ اگر یہ بال ناپاک ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ناپاک چیز لوگوں میں تقسیم نہ کرتے۔ جبکہ آپ کو اس بات کا علم بھی تھا کہ وہ اس طرح سے برکت حاصل کریں گے جس طریقے کا ہم نے ذکر کیا ہے، تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے، تو آپ کی امت کے حوالے سے بھی یہ بات مستند ہوگی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پاک ہو اور آپ کی امت کی طرف سے وہی چیز یعنی ناپاک ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرَكَ غَسْلِ الثُّوْبِ الَّذِي أَصَابَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ الْمُرْضِعِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمْ بَعْدُ
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کپڑے کو نہ دھوئے جس پر دودھ پیتے بچے کا

پیشاب لگا ہوا ہو جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1372 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ

1372- إسحاق بن زيد: ذكره المؤلف في "النفقات" 8/122، وروى عنه جمع، وأورد ابن أبي حاتم 2/220، ولم يذكر فيه جرماً ولا تعديلاً، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (1489)، والحميدي (164)، عن سفیان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (145) عن ابن المقريء، عن سفیان، به. وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب ماجاء في بول الصبي، ومن طريقه أخرجه البخاري (222) في الوضوء: باب بول الصبيان، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب بول الصبي الذي لم يأكل الطعام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/93، والبيهقي في "السنن" 2/414، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/52 و210 و212، والبخاري (5468) في العقيقة: باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، و (6002) في الأدب: باب وضع الصبي في الحجر، و (6355) في الدعوات: باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ومسلم (286) في الطهارة: باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، وابن ماجه (523) في الطهارة، وأبو عوانة 1/201 و202، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/92 و93، والبيهقي في "السنن" 2/414: من طرق عن هشام بن عروة، به. (1) تحرف في "الإحسان" إلى: "عون"، وابن أبي عمر: هو محمد بن يحيى الحافظ نزيل مكة. (2) إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق (1486)، والحميدي (343)، وابن أبي شيبة 1/120، وأحمد 6/355، والبخاري (5693) في الطب: باب السعوط بالقسط الهندي والبحري، ومسلم (287)، والترمذي (71)، وابن ماجه (524)، وابن الجارود (139)، وابن خزيمة في "صحيحه" (285)، والبعقوي (294)، والطبراني في "الكبير" 25/ (435) و (436) من طرق عن سفیان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/64 في الطهارة: باب بول الصبي، عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (223)، وأبو داود (374)، والدارمي 1/189، والطبراني 25/ (437)، والبعقوي (293)، والنسائي 1/157، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/92، وابن خزيمة (286)، وأبو عوانة 1/202، والبيهقي 2/414، وأخرجه الطيالسي 1/44، وعبد الرزاق (1485)، و (1486)، و (20168)، وأحمد 6/356، ومسلم (287)، والدارمي 1/189، والطحاوي 1/92، والطبراني 25/ (435) و (438) و (440) و (441) و (442) و (443) و (444)، وأبو عوانة 1/202 و203، وابن خزيمة (286)، والبيهقي في "السنن" 2/414، من طرق عن الزهري، به.

الْحَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالصَّبِيَّانِ فَيُحَنِّكُهُمْ، فَاتَى بِصَبِيٍّ، فَقَالَ عَلَيْهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ انہیں گھٹی دیتے تھے۔ ایک بچے کو لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس پر پانی چھڑک دیا اس جگہ کو دھویا نہیں۔

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ قَوْلَ عَائِشَةَ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءَ، أَرَادَتْ بِهِ رَشَّهُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ”پھر آپ نے اس کے پیچھے پانی

کیا، اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے، آپ نے اس پر پانی چھڑکا

1373 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو الْعَدَنِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنِ الْأَسَدِيَّةِ، (متن حدیث): قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنِ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَرَشَّهُ عَلَيْهِ. (1:4)

سیدہ ام قیس بنت محسن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا نہیں تھا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

ذَكَرُ الْإِكْتِفَاءِ بِالرَّشِّ عَلَى الْغِيَابِ الَّتِي أَصَابَهَا بَوْلُ الذَّكَرِ الَّذِي لَمْ يَطْعَمَ بَعْدُ

اس کپڑے پر پانی چھڑکنے پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جس پر بچے کا پیشاب لگا ہو جو ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

1374 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنِ الْأَسَدِيَّةِ، أَخْتِ عُكَّاشَةَ بِنِ مُحْصِنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

1374 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (286)، وأبو عوانة 1/202، والطحاوی فی

"شرح معانی الآثار، 1/92 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، والبيهقي في "السنن" 2/414 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم في "صحيحه" (287) (104) عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، به. وانظر ما قبله.

الَّتِي بَايَعَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ فِي حَجْرِهِ، فَقَالَ عَلَى ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَغَسَلَهُ وَكَمْ يَغْسِلُهُ.

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَمَضَتْ السُّنَّةُ بَأَنَّ لَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَأْكُلَ الطَّعَامَ، فَإِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ غَسَلَ

مِنْ بَوْلِهِ (8:5)

سیدہ ام قیس بنت محسن اسدیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور ان مہاجر خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھا تا نہیں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور گود میں بٹھالیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی لیا اور اس جگہ پر چھڑک دیا۔ آپ نے اسے دھویا نہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں اس کے بعد یہ رواج چل پڑا کہ بچے کے پیشاب کو دھویا نہیں جاتا جب تک وہ کچھ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا جب وہ کھانے لگے گا تو اس کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَا الْحُكْمَ إِنَّمَا هُوَ مَخْصُوصٌ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ دُونَ الصَّبِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے

بچی کے پیشاب کا یہ حکم نہیں ہے

1375 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1375 - إسناده صحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (284)، وقال الحافظ في "التلخيص" 1/28: إسناده صحيح إلا أنه اختلف في رفعه ووقفه، وفي وصله وإرساله، وقد رجح البخاري صحته، وكذا الدارقطني. وأخرجه عبد الله بن أحمد في "زوائد" على "المسند" 1/137، والترمذي (610) في الصلاة: باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع، عن محمد بن بشار بن بشار، بهذا الإسناد، ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في "شرح السنة" برقم (296). قال الترمذي: رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة، وأوقفه سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، ولم يرفعه. قلت: ومن طريق سعيد أخرجه عبد الرزاق وابن أبي شيبة وأبو داود كما سيرد. وأخرجه أحمد 1/97 و137، والبيهقي في "السنن" 2/415 من طريق الحارثي، كلاهما عن معاذ بن هشام، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادات "المسند" 1/137، وأبو داود (378) في الطهارة: باب بول الصبي يصيب الثوب، وابن ماجه (525) في الطهارة: باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/92، والدارقطني 1/129، والحاكم 1/165، 166، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/76 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن هشام، به. وأخرجه أبو داود (377)، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/415، من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي حرب، عن أبيه، عن علي موقوفًا. وأخرجه أحمد 1/137 عن عبد الصمد بن عبد

أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،
(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الرَّضِيعِ: يَنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغَسَّلُ
بَوْلُ الْجَارِيَةِ. (8:5)

✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

ذَكَرَ الْخَبْرَ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمِسْكَ نَجِسٌ غَيْرَ طَاهِرٍ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، مشک نجس
ہوتی ہے یہ پاک نہیں ہوتی

1376 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(بقیہ تخریج 1375) الوارث، عن هشام، عن قتادة، عن أبي حرب، عن علي مرفوعاً. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/21، وعبد
الرزاق (1488) من طريق سعيد، عن قتادة، عن أبي حرب قال: قال علي... (1) تحرف في "الإحسان" إلى: شقيق. (2) إسناده
صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" (1190) (45) في الحج: باب الطيب للمحرم عند الإحرام، عن إسحاق بن إبراهيم،
بهذا الإسناد. أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والأسود: هو ابن يزيد خال إبراهيم. وأخرجه البيهقي
5/34 من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/38، والنسائي 5/138 في المناسك: باب إباحة
الطيب عند الإحرام، عن إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1190) (45) في الحج، عن قتيبة بن
سعيد، عن عبد الواحد، وأبو داود (1746) في المناسك، من طريق إسماعيل بن زكريا، كلاهما عن الحسن بن عبيد الله،
به. وأخرجه الطيالسي 1/208، وأحمد 6/191، والبخاري (271) في الغسل: باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب، و
(5918) في اللباس: باب الفرق، ومسلم (1190) (42)، والنسائي 5/139، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/129،
والبيهقي في "السنن" 5/34، من طريق شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، به. وأخرجه الشافعي 2/8، والحميدي (215)، وأحمد
6/41 و264، والنسائي 5/140، والطحاوي 2/129، والبيهقي 5/35، والبعثي في "شرح السنة" (1864) من طرق عن عطاء بن
السائب، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 6/267 و280، والبخاري (1538) في الحج: باب الطيب عند الإحرام، ومسلم (1190)
(39)، والنسائي 5/139، والبيهقي 5/34، من طرق عن منصور بن المعتمر، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 6/124 و128
و212، والطحاوي 2/129 من طرق عن حماد، عن إبراهيم، به. وأخرجه البخاري (5923) في اللباس: باب الطيب في الرأس
واللحية، ومسلم (1190) (44)، والنسائي 5/139، والطحاوي 2/129، من طريق أبي إسحاق السبيعي، عن عبد الرحمن بن
الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه أحمد 6/250، ومسلم (1190) (43)، والطحاوي 2/129 من طريق مالك بن مغول، عن عبد
الرحمن بن الأسود عن أبيه، به. وأخرجه الطيالسي 1/208، وأحمد 6/109، والنسائي 5/140، وابن ماجه (2928) في المناسك:
باب الطيب عند الإحرام، من طريق أبي إسحاق، عن الأسود، به. وأخرجه أحمد 6/130 و212 من طريق عطاء بن السائب، عن
إبراهيم، عن علقمة بن قيس، عن عائشة. وأخرجه أحمد 6/264 من طريق علي بن عاصم، عن يزيد بن زياد، عن مجاهد، عن عائشة.

(متن حدیث): قَالَتْ: كَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَى وَبِصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

مُحْرَمٌ. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْحُكْمِ إِنَّمَا هُوَ مَخْصُوصٌ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ، دُونَ الصَّبِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم بچی کی بجائے صرف بچے کے پیشاب کے ساتھ مخصوص ہے

1377 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَصْحُوحٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ مُسْلِمٍ، عَنِ مَسْرُوقٍ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، (كِلَاهُمَا)، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): قَالَتْ: كَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَى وَبِصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

يَلْبَسِي. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں موجود مشک کی چمک کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے (یعنی آپ حالت احرام میں تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِأَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے مشک پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

1378 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمِسْكَ هُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ. (1:4)

۱۔ اصل کتاب میں یہ ترجمہ الباب النبی الفاظ میں شائع ہوا ہے۔ تاہم اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث اور گزشتہ آئندہ تراجم ابواب کے ساتھ یہ ترجمہ

الباب مطابقت نہیں رکھتا۔ شاید نسخہ نقل کرنے والے سے سہو ہوا اور محقق کی توجیہ بھی اس طرف مبذول نہیں ہو سکی۔ مترجم عن

1378- وأخرجه أحمد 6/109 و191 و224، ومسلم (1190) (40)، والنسائي 5/140، والبيهقي 5/35، من طرق عن

الأعمش، عن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/109 و207، ومسلم (1190) (41)، وابن ماجه (2927) في المناسك،

والبيهقي 5/35 من طرق. وتقديم تخريجه من بقية طرقه فيما قبله، فانظره. (1) فياض بن زهير: ذكره المؤلف في "التقاة" 9/11،

وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/31 و47، والترمذي (992) في الجنائز من طريق وكيع بهذا الإسناد، وقال

الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه من طرق عن شعبة به: أحمد 3/87 و88، ومسلم (2252) في الألفاظ من الأدب: باب

استعمال المسك، والترمذي (991)، والنسائي 4/39 و40 و8/151 و191، وصححه الحاكم 1/361، ووافقه الذهبي. وأخرجه

أحمد 3/36 و40 و46 و63، والطالسي (2160)، وأبو داود (3158)، والنسائي 4/40 من طرق عن المستمير بن الريان، عن أبي

نضرة، عن أبي سعيد. وصححه الحاكم أيضًا 1/361، ووافقه الذهبي.

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”مشک سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو ہے۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِي أَصَابَهُ الْمَنِيُّ، وَإِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ
 آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کپڑے میں نماز ادا کرے جس پر منی لگ گئی
 تھی حالانکہ اس نے اسے دھویا نہ ہو۔

1379 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَأَسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ،

1379- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. خالد (الأول): هو خالد بن عبد الله الواسطي، وخالد (الثاني): هو خالد بن مهرا ن الحذاء، وأبو معشر: هو زياد بن كليب التميمي الحنظلي. وأخرجه مسلم (288) (105) في الطهارة: باب حكم المنى، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/50، والبيهقي في "السنن" 2/416 عن يحيى بن يحيى، وابن خزيمة في "صحيحه" (288) عن أبي بشر الواسطي، كلاهما عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وذكره أبو عوانة 1/205، وأخرجه أحمد 6/35 و97، ومسلم (288) (107)، وابن خزيمة (288)، من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن أبي معشر، به. وسيورده المؤلف بعده من طريق هشام، عن أبي معشر، به، ويخرج عنده. وأخرجه الشافعي 1/24 عن يحيى بن حسان، وأبو داود (372) ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/416 عن موسى بن إسماعيل، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/50، 51 من طريق خالد بن عبد الرحمن، وابن الجارود في "المنتقى" (137) من طريق عفان، أربعتهم عن حماد بن سلمة، عن حماد بن أبي سليمان، عن إبراهيم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه مسلم (288) (107)، وابن ماجه (539) في الطهارة، وأخرجه النسائي 1/157 عن محمد بن كامل المروزي، وأبو عوانة 1/205 من طريق الهيثم بن جميل، ومعلی، والبيهقي 2/416 من طريق الحسن بن عرفة، ثلاثهم عن هشيم بن بشير عن مغيرة، عن إبراهيم، به. وأخرجه مسلم (288) (107)، وابن خزيمة (288)، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/416، من طرق عن مهدي بن ميمون، عن واصل الأحمد، عن إبراهيم، به. وأخرجه ابن خزيمة (289) من طريق سلمة بن كهيل، عن إبراهيم. وأخرجه مسلم (288) (106) و (107)، والطحاوي 1/48، من طرق عن الأعمش ومنصور ومغيرة، عن إبراهيم، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجه (538)، وأخرجه أحمد 6/43، والترمذي (116) في الطهارة، ثلاثهم عن أبي معاوية، ومسلم (288) (106) من طريق حفص بن غياث، والنسائي 1/56 من طريق يحيى القطان، وابن ماجه (537) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/205 من طريق ابن نمير، والطحاوي 1/48، من طريق أبي عوانة، كلهم عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة. وأخرجه الطيالسي 1/44، والنسائي 1/156، وأبو داود (371)، والطحاوي 1/48، من طريق شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة، وفي رواية شعبة هذه أن الضيف هو همام بن الحارث نفسه. وأخرجه الطحاوي أيضًا 1/48، من طريق زيد بن أبي أنيسة، والبيهقي 2/417 من طريق المسعودي. وأخرجه عبد الرزاق (1439)، والحميدي (186) ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/417، وأخرجه مسلم (288) (107)، والنسائي 1/156، وابن الجارود في "المنتقى" (135)، وأبو عوانة 1/205، والبغوي في "شرح السنة" (298)، وابن خزيمة (288) من طرق عن سفيان بن عيينة، عن منصور، عن إبراهيم، عن همام بن الحارث، عن عائشة. وأخرجه البيهقي 2/417 من طريق شريك، عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 1/44، ومن طريقه البيهقي 2/417، عن عباد بن منصور، عن القاسم، عن عائشة. وأخرجه أبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن القاسم، عن عائشة. وأخرجه الدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/417 من طريق يحيى، عن عمرة، عن عائشة. ومن طرق كثيرة عن عائشة أخرجه ابن خزيمة (288) و (290).

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ يُجْزِيكَ - إِنْ رَأَيْتَهُ - أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَإِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُكًا، فَيَصَلِّي فِيهِ، (4: 50)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر پٹھرا صبح کے وقت اس نے اپنے کپڑے (یعنی پچھونے) کو دھویا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر آئی ہے تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آرہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ غَيْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

اس بات کا قائل ہے، منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَانَ، بِإِذْنِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُؤَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فِيهِ. (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهَمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الَّذِينَ ذَكَرْنَا هُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس

بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونِ الْجَزْرِيِّ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّ

بُقِعَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ. (4: 50)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیتی تھی۔ پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ کہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، سلیمان

بن یسار نے یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

1382 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بُسْتٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَطْبًا، لِأَنَّ فِيهِ اسْتِطَابَةَ لِلنَّفْسِ، وَتَفْرِكُهُ إِذَا كَانَ يَابَسًا، فَيُصَلِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، فَهَكَذَا نَقُولُ وَنَخْتَارُ: إِنَّ الرُّطْبَ مِنْهُ يُغْسَلُ لِطِيبِ النَّفْسِ، لَا أَنَّهُ نَجِسٌ، وَإِنَّ الْيَابِسَ مِنْهُ يُكْتَفَى مِنْهُ بِالْفَرْكِ إِيَّاعًا لِلسَّنَةِ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی، آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو پانی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو اس وقت دھوتی تھی جب وہ تر ہوتی تھی کیونکہ اس صورت میں آدمی کو زیادہ پاکیزگی محسوس ہوتی ہے اور جب وہ خشک ہوتی تھی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسے کھرچ دیتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔ ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب منی تر ہوگی، ذہن کے اطمینان کیلئے اس کو دھولیں گے اس وجہ سے نہیں کہ وہ ناپاک ہے اور جب منی خشک ہو تو سنت کی پیروی کرتے ہوئے اسے کھرچنے پر اکتفا کیا جائے۔

1381 - إسناده صحيح. أؤين: لقب محمد بن سليمان بن حبيب الأسدی، ثم المصيصی، أخرج له أبو داود والنسائي، وباقی رجال السنن رجال الصحيح. وأخرجه مسلم (288) (107)، والنسائي 1/156-157 عن قتيبة بن سعيد، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (136) من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، والبغوي في "شرح السنة" (298) من طريق يزيد بن هارون. (3) إسناده صحيح علي شرطهما، عبد الله: هو ابن المبارك، وأخرجه الطيالسي 1/44 عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (229) في الوضوء عن عبدان، ومسلم (289)، وابن خزيمة في "صحيحه" (287) عن أبي كريب، والنسائي 1/156 في الطهارة، عن سويد بن نصر، وأبو عوانة 1/205 من طريق يحيى بن حسان، كلهم عن ابن المبارك، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/84، ومن طريقه ابن ماجه (536)، وأخرجه البخاري (230) و (231) و (232) في الوضوء: باب غسل المنى وفركه، وباب إذا غسل الجنابة أو غيرها فلم يذهب أثره، ومسلم (289)، وأبو داود (373)، والترمذي (117)، والدارقطني 1/125، وأبو عوانة 1/204، والبيهقي 2/418 و 419، والبغوي في "شرح السنة" (797) من طرق عن عمرو بن ميمون، به، وصححه ابن خزيمة برقم (287). وسيرد بعده من طريق يزيد بن هارون، عن عمرو بن ميمون، به.

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ

يُجْزِيكَ - إِنْ رَأَيْتَهُ - أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، وَإِنْ لَمْ تَرَهُ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، لَقَدْ رَأَيْتَنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكًا، فَيَصَلِّي فِيهِ. (4: 50)

عَلْقَمَةُ اور اسود بیان کرتے ہیں: ایک شخص اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت

اس نے اپنے کپڑے (یعنی بچھونے) کو دھولیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی جائز تھا کہ اگر تمہیں نجاست نظر

آئی ہے تو تم صرف اس کی جگہ کو دھو دو اور اگر وہ تمہیں نظر نہیں آرہی تو تم اس کے آس پاس کی جگہ پر پانی چھڑک دو مجھے اپنے بارے میں

یہ بات یاد ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی کو) کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ غَيْرُ طَاهِرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

اس بات کا قائل ہے، منی نجس ہوتی ہے پاک نہیں ہوتی

1380 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَانَ، بِأَذَنَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُؤَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتَنِي أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فِيهِ. (4: 50)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبْرَيْنِ الَّذِينَ ذَكَرْنَا هُمَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس

بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ہماری ذکر کردہ سابقہ دو روایات کی متضاد ہے

1381 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ الْجَزْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَعْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّ

بُقِعَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ. (4: 50)

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كُنْتُ أَعْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ نَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّهُ لَيُرَى آثَرَ الْبُقَعِ فِي نَوْبِهِ. (4: 50)

قَالَ الْحُلَوَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو دھونے کا نشان آپ کے کپڑے پر نظر آ رہا ہوتا تھا۔

حلوانی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے سلیمان بن یسار نے مجھے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ فَرْثَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ غَيْرِ نَجِسٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا

گوبر نجس نہیں ہوتا

1383 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: حَدَّثْنَا مِنْ شَأْنِ الْعُسْرَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى تَبُوكَ فِي قَيْطٍ

شَدِيدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، أَصَابَنَا فِيهِ عَطَشٌ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ، حَتَّى إِذَا كَانَ الرَّجُلُ لِيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ

الْمَاءَ، فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى نَظَنَّ أَنَّ رَقَبَتَهُ سَتَنْقَطِعُ، حَتَّى إِذَا كَانَ الرَّجُلُ لِيَنْحَرُ بَعِيرَهُ فَيَعْصُرُ فَرْتَهُ فَيَشْرِبُهُ وَيَجْعَلُ مَا

بَقِيَ عَلَى كَبِدِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَوَدَكَ اللَّهُ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا، فَأَدْعُ لَنَا، فَقَالَ:

1382 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه البخارى (230) عن قتبية بن سعيد، بهذا

الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/203 عن محمد بن عبد الملك الواسطي، والبيهقي في "السنن" 2/418، من طريق إبراهيم بن عبد

الله، وابن خزيمة في "صحيحه" (287) عن محمد بن عبد الله المنخومي، ثلاثتهم عن يزيد بن هارون، به. وتقدم قبله من طريق ابن

المبارك، عن عمرو بن ميمون، به، وتقدم برقم (1379) و (1380) من طريقين عن أبي معشر، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة.

1383 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين خلا حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم فقط. وأخرجه البزار في "مسنده

" (1841)، والحاكم في "المستدرک" 1/159، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/231 من طرق عن حرملة بن يحيى، بهذا

الإسناد. وضححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه نظر، فإن حرملة بن يحيى لم يخرج له البخارى، فهو على

شرط مسلم وحده. قال الحاكم: وقد ضمنه سنة غريبة، وهو أن الماء إذا خالطه فرث ما يؤكل لحمه لم ينجسه، فإنه لو كان ينجس

الماء لما أجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم لمسلم أن يجعله على كبده حتى ينجس يديه. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 6/194-195، ونسبه إلى البزار، والطبرانی في "الأوسط"، وقال: ورجال البزار ثقات.

أُحِبُّ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُرْجِعْهُمَا حَتَّى أَظَلَّتْ سَحَابَةٌ، فَسَكَبَتْ، فَمَلَأُوا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ، فَلَمْ نَجِدْهَا جَاوَزَتْ الْعُسْكَرَ. (2: 35)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي وَضْعِ الْقَوْمِ عَلَى أَكْبَادِهِمْ مَا عَصَرُوا مِنْ فَرْتِ الْإِبِلِ وَتَرَكِ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ بِغَسَلِ مَا أَصَابَ ذَلِكَ مِنْ أَيْدِيهِمْ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ أَرْوَاحَ مَا يُؤْكَلُ لِحُومِهَا طَاهِرَةٌ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا آپ ہمیں غزوہ تبوک کے بارے میں کچھ بتائیے تو انہوں نے بتایا کہ ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ ہمیں پیاس لاحق ہو گئی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی (یعنی ہم پیاس کی شدت سے مرجائیں گے) یہاں تک کہ یہ عالم ہو گیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا اور وہ واپس نہ آتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ شاید وہ مر گیا ہے ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرتا وہ اس کے گوبر کو نچوڑ کر اسے پیتا تھا اور باقی بچ جانے والے حصے کو اپنے جگر پر رکھ لیتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا میں بھلائی رکھی ہے تو آپ ہمارے لئے دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ چاہتے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ ابھی آپ کے ہاتھ واپس نہیں آئے تھے کہ بادل نے سایہ کر دیا اور بارش شروع ہو گئی۔ لوگوں نے اپنے پاس موجود سب چیزیں بھر لیں پھر اس کے بعد ہم نے اس بات کا جائزہ لیا۔ لشکر سے آگے کہیں بارش نہیں ہوئی (یعنی صرف لشکر کے اوپر بارش ہوئی تھی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں کا اونٹ کے گوبر کا نچوڑے ہوئے پانی کو اپنے جگر پر رکھ لینا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو اپنے جسم پر لگی ہوئی اس چیز کو دھونے کا حکم نہ دینا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا گوبر پاک ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لِحُومِهَا نَجِسَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، جن

جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس ہوتا ہے

1384 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاظِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تَصَلُّوا فِي

مَعَاطِنِ الْإِبِلِ . (4/39)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے، تو تم بکریوں کے باڑے
 میں نماز ادا کرو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔“

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّتِي أَصَابَهَا أَبْوَالٌ مَا يُؤْكَلُ لِحَوْمِهَا وَآرَوَانِهَا
 آدمی کے لئے ایسی جگہ پر نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جہاں ان جانوروں

کا پیشاب یا گوبر لگا ہوا ہو، جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

1385 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ . (5/8)

(توضیح مصنف): أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حَمِيدِ الصُّبَيْعِيُّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیا

کرتے تھے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ابو تیاح یزید بن حمید ضعیفی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرَحِ بَانَ أَبْوَالٍ مَا يُؤْكَلُ لِحَوْمِهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، جن جانوروں کا گوشت

کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب نجس نہیں ہوتا

1386 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعَشَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ أَبِي

كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

1384 - إسناده صحيح؛ سويد بن نصر بن سويد المروزي، رواية ابن المبارك، ثقة، أخرجه له الترمذی والنسائي، وباقي

رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/383، ومن طريقه ابن ماجه (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل

ومراح الغنم، عن يزيد بن هارون، وأحمد 2/451 و491 عن يزيد بن هارون ومحمد بن جعفر، والترمذی (348) في الصلاة: باب

ما جاء في الصلاة في مرائب الغنم وأعطان الإبل، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (503)، من طريق أبي بكر بن عياش، وأبو

عوانة 1/402، والطحاوي 1/384 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، وابن خزيمة في "صحيحه" (795) من طريق أبي بكر

بن عياش، وعبد الأعلى، وأبي خالد، كلهم عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد.

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنَ الْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَشَرَبُوا حَتَّى صَحُّوا، فَقَتَلُوا رِعَاتَهَا وَأَسْتَأْفُوا الْإِبِلَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلِبِهِمْ، فَأَتَى بِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ:

1386- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطيالسي (2085)، وابن أبي شيبة (1/385)، وأحمد (3/131 و194)، والبخاري (234) في الوضوء و (429) في الصلاة، ومسلم (524) (10) في المساجد، والترمذي (350) في الصلاة، وأبو عوانة (1/396)، والبعثي في "شرح السنة" (501)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد (3/211 و212)، والبخاري (428) في الصلاة، و (3932) في المناقب، ومسلم (524)، والنسائي (2/39-40)، وأبو عوانة (1/397 و398)، من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، به، مطولاً، وصححه ابن خزيمة برقم (788). وأخرجه الطيالسي (2085)، وأحمد (3/123 و244) من طريق حماد بن سلمة، عن أبي التياح، به. ومن طريق الطيالسي أخرجه أبو عوانة (1/397) وانظر ما قبله. (2) إسناده صحيح. محمد بن وهب بن أبي كريمة: صدوق أخرجه له النسائي، وباقي الإسناد رجاله رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وأخرجه النسائي (1/160)، و (161) في الطهارة: باب بول ما يؤكل لحمه، عن محمد بن وهب بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة (7/75)، وأحمد (3/186)، والبخاري (4193) في المغازي: باب قصة عكل وعرينة، و (4610) في التفسير: باب (أَنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ ...)، و (6899) في الدييات: باب القسامة، ومسلم (1671) (10) و (11) و (12) في القسامة: باب حكم المحاربين والمرتبدين، والنسائي (7/93) في تحريم الدم: باب تأويل قول الله عز وجل: (أَنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ ...) من طريق أبي رجاء مولى أبي قلابة، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط في المطبوع من "مصنف" ابن أبي شيبة لفظ "عن أبي قلابة". وأخرجه عبد الرزاق (17132)، وأحمد (3/161)، والبخاري (233) في الوضوء: باب أبوال الأبل والدواب والغنم ومرابضها، و (3018) في الجهاد: باب إذا حرق المشرك المسلم هل يحرق، و (6804) في الحدود: باب لم يسق المرتدون المحاربون حتى ماتوا، و (6805) باب سمر النبي صلى الله عليه وسلم أعين المحاربين، وأبو داود (4364) في الحدود: باب ما جاء في المحاربة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" (3/180)، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد (3/198)، والبخاري (6802) في الحدود: باب المحاربين من أهل الكفر والردة، و (6803) باب لم يحسم النبي صلى الله عليه وسلم المحاربين من أهل الردة حتى هلكوا، ومسلم (1671) (12)، والنسائي (7/94 و95)، من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أنس. وأخرجه أحمد (3/107 و205)، والنسائي (7/95 و96)، وابن ماجه (2578) في الحدود: باب من حارب وسعى في الأرض فسأداً، والطحاوي (1/107 و3/180)، والبعثي في "شرح السنة" (2569)، من طريق حميد الطويل، عن أنس. وأخرجه البخاري (5685) في الطب: باب الدواء بالبان الإبل، من طريق ثابت، عن أنس. وأخرجه الترمذي (72) في الطهارة: باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، و (1845) في الأطعمة: باب ما جاء في شرب أبوال الإبل، و (2042) في الطب: باب ما جاء في شرب أبوال الإبل، والنسائي (7/97)، والطحاوي (1/107) من طريق قتادة وحميد وثابت، عن أنس. وأخرجه الطحاوي (3/180) من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (9)، والدارقطني (1/131) من طريق عبد العزيز بن صهيب وثابت، عن أنس. وأخرجه مسلم (1671) (14)، والترمذي (73) في الطهارة، من طريق يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، عن أنس. وسورده المؤلف برقم (1391) من طريق سماك بن حرب، عن معاوية بن قرة، عن أنس، وبرقم (1388) من طريق شعبة، عن قتادة، عن أنس. ويخرج من كل طريق في ما وضعه.

وَهُوَ يَحْدِثُهُ بِكُفْرٍ أَوْ بَدْنَبٍ؟ قَالَ: بِكُفْرٍ. (2: 35)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عربینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیئیں ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں لوگ روانہ کئے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوادیئے اور ان کی آنکھوں میں سلایاں پھر وادیں۔

عبدالملک نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا ان کے کفر کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا یا ان کے گناہ (قتل) کی وجہ سے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے۔

1387 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنُ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُتَنَصِّرِ، بِوَأَسْطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ السُّكْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، عَنْ شَرِيكِ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ الْعُرَيْبِيِّنَ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَنَاهَا. (4: 40)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیئیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُبِيحَ لِلْعُرَيْبِيِّنَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عربینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے اونٹوں کا

پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا

1388 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَسْطَامٍ، بِالْأَبْلَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ،

(متن حدیث): أَنَّ وَفْدَ عُرَيْبَةَ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي لِقَاحِهِ، فَقَالَ: اشْرَبُوا مِنْ الْبَنَاهَا، وَأَبْوَالِهَا، فَشَرَبُوا، حَتَّى صَحُّوا، وَسَمِنُوا، فَفَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ، وَارْتَدَّوْا، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ، فَجِئَءَ بِهِمْ، فَفَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ فِي الرَّمْضَاءِ (4: 40)

1388 - شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سبيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (1671) (13)، والطحاوي في

"شرح معاني الآثار" 3/180، من طريق زهير بن معاوية، عن سيماء بن حرب بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طريقه برقم (1386).

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرینہ قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اونٹوں کی طرف بھیج دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان کا دودھ اور ان کا پیشاب پیو ان لوگوں نے وہ پیا تو وہ صحت مند ہو گئے اور موٹے تازے ہو گئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے لوگ روانہ کئے۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں کٹوا دیئے۔ ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھر وادیں اور انہیں تپتے ہوئے پتھروں پر پھینکوا دیا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْعَرَبِيْنَ اِنَّمَا اُبِيْحَ لَهُمْ فِي شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبْلِ لِلتَّدَاوِي لَا اَنَّهَا طَاهِرَةٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے دوا کے طور پر اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا گیا تھا اس لئے نہیں دیا گیا تھا کہ وہ پاک ہوتا ہے

1389 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، وَنَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ: لَا تَشْرَبْ قُلْتُ: أَفَسَفَيْ بِهَا الْمَرَضَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذَلِكَ دَاءٌ، وَكَيْسَ بِشِفَاءٍ. (4: 40)

﴿﴾ حضرت طارق بن سويد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں۔ ہم انہیں نچوڑ کر اسے پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ پیو میں نے عرض کی: کیا ہم اس کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دے سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری ہے شفا نہیں ہے۔

1389 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه البخاری (1501) فی الزکاة: باب استعمال اہل الصدقة والبناتھا لأبناء السبیل، عن مسدد، عن یحیی القطان، به. وأخرجه النسائی 7/97 من طریق یزید بن زریع، عن شعبه، به. وأخرجه البخاری (4192) فی المغازی: باب قصة عکل وعربنة، و (5727) فی الطب: من خرج من أرض لا ثلاثمه، والنسائی 1/158 فی الطہارۃ: باب بول ما یؤکل لحمه، وابن خزیمہ فی " صحیحہ " (115) من طریق یزید بن زریع، عن سعید، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/170 و 233، ومسلم (1671) (13) من طرق عن سعید، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/163 و 177 و 287 و 290، والبیہقی فی " السنن " 10/4 من طرق عن قتادة، به. وتقدم قبله من طریق سَمَاكِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ، وَبِرَقْم (1386) من طریق یحیی بن سعید الأنصاری، عن أنس، وخرجه من طرقه هناك.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَبَاحَ لَهُمْ شُرْبَ آبِوَالِ الْإِبِلِ لِلتَّداوِي لَا أَنَّهُا غَيْرُ نَجِسَةٍ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کے طور پر ان لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا تھا اس سے یہ مراد نہیں ہے وہ نجس نہیں ہوتا

1390 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَاثِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ

سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: أَنَا نَصَعُهَا، فَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا دَوَاءٌ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهَا دَاءٌ (2: 35)

حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں۔ حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب

کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: ہم اسے تیار کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ إِبَاحَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْعَرَبِيِّينَ فِي شُرْبِ آبِوَالِ الْإِبِلِ لَمْ يَكُنْ لِلتَّداوِي

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربینہ قبیلے کے

لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کو مباح قرار دیا تھا یہ دوا کے طور پر نہیں تھا

1390 - إسنادہ حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد 4/311 و5/293، وابن ماجه (3500)، والطبرانی

(8212) من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/339 عن شعبة، عن سماك بن حرب، به. وسورده

المؤلف بعده من طريق شعبة، عن سماك، به، لكن بزيادة وائل بن حجر بين ابنه علقمة بن وائل، وطارق بن سويد (ويقال: سويد بن

طارق)، ويرد تخريجه بهذه الزيادة في موضعه. (2) إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه عبد الرزاق (17100)، وابن أبي

شيبه في الطب 7/22، وأحمد 4/311، ومسلم (1984) في الأشربة: باب تحريم التداوي بالخمير، وأبو داود (3873) في الطب:

باب: في الأدوية المكروهة، والترمذي (2046) في الأشربة: باب ما جاء في كراهية التداوي بالمسكر، والدارمي 2/112،

والبيهقي 10/4 من طرق، عن شعبة بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق حماد بن سلمة، عن سماك، به، إلا أنه. بحذف وائل بن حجر

بين علقمة وطارق.

1391 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ

الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ اشْتَكَّتْ ابْنَةً لِي، فَبَدْتُ لَهَا فِي كُوزٍ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَغْلِي، فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي اشْتَكَّتْ فَبَدَدْنَا لَهَا هَذَا، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِي حَرَامٍ. (2: 35)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میری ایک بیٹی بیمار ہوگئی میں نے اس کے لئے ایک کوزے میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس میں جوش اچکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میری ایک بیٹی بیمار ہے ہم نے اس کے لئے نبیذ تیار کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1391 - حسان بن مخارق: روى عنه اثنان، وترجمه البخارى 3/33، وابن أبى حاتم 3/235، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا. وذكره المؤلف فى "الثقات" 4/163، وباقى رجاله رجال الشيخين. وهو فى "مسند أبى يعلى" 323/1، وأخرجه الطبرانى 23/ (749)، وأحمد فى "الأشربة" (159)، والبيهقى 10/5، وابن حزم 1/175 من طريق جرير، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 5/86، وزاد نسبه إلى البزار، وقال: ورجال أبى يعلى رجال الصحيح، خلا حسان بن مخارق، وقد وثقه ابن حبان. ويغلب على الظن أنه وهم فى نسبه إلى البزار، فإنه ليس فى "زوائد". وقد ذكره الحافظ فى "الفتح" 10/79 وفى "المطالب العالية" (2462)، ونسبه فى الموضوعين إلى أبى يعلى. = وله شاهد من حديث ابن مسعود عند ابن أبى شيبه 7/23 فى الطب، من طريق جرير، والطبرانى (9714) من طريق الثورى، كلاهما عن منصور، عن أبى وائل أن رجلاً أصابه الصفر، فنتعت له السكّر، فسأل عبد الله عن ذلك، فقال: "إن الله لم يجعل شفاءً كم فيما حرم عليكم". وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد فى "كتاب الأشربة"، والطبرانى فى "الكبير" (9716)، والحاكم 4/218، والبيهقى 10/5 من طريق أبى وائل نحوه. وذكره الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 5/86، ونسبه إلى الطبرانى، وقال: ورجال رجال الصحيح. وفى الباب عن أم الدرداء عند الطبرانى 24/ (649)، والدولابى فى "الكنى" 2/38، وقال الهيثمى فى "المجمع" 5/86: ورجال ثقات. (1) إسناده صحيح على شرطهما إلا أن فيه زيادة غريبة، وهى "وإن كان ذاتياً فلا تقربوه" قد انفرد بها إسحاق بن إبراهيم - وهو ابن راهويه - عن ابن عيينة دون حفاظ أصحابه كالإمام أحمد والحميدى ومسدد وقتيبة وغيرهم. فقد أخرجه ابن أبى شيبه 8/280، والحميدى (312)، وأحمد 6/329، والبخارى (5538) فى الذبائح والصيد: باب إذا وقعت الفأرة فى السمن الجامد أو الذائب، عن الحميدى، وأبو داود (3841) فى الأطعمة: باب فى الفأرة تقع فى السمن، عن مسدد، والترمذى (1798) فى الأطعمة: باب ما جاء فى الفأرة تموت فى السمن، عن سعيد بن عبد الرحمن المخزومى وأبى عمار، والنسائى 7/178 فى الفرع: باب الفأرة تقع فى السمن، عن قتيبة، والدارمى 2/109 عن علي بن عبد الله، ومحمد بن يوسف، والبيهقى 9/353 من طريق الحسن بن محمد الزعفرانى، والطبرانى 23/ (1043) و (1044) من طريق الحميدى وعلي بن المدينى؛ كلهم عن سفيان بن عيينة، حدثنا الزهرى، أخبرنى عبيد الله بن عبد الله أنه سمع ابن عباس يحدث عن ميمونة أن فأرة وقعت فى سمن، فماتت، فسئل عنها رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، فقال: "ألقوها وما حولها وكلوه". وأخرجه مالك 2/971-972 فى الاستئذان: باب ما جاء فى الفأرة تقع فى السمن، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/335، والبخارى (235) و (236) فى الوضوء و (5540)، فى الذبائح والصيد، والنسائى 7/178، والبيهقى 9/353، والطبرانى 23/ (1042) عن ابن شهاب.

اللہ تعالیٰ نے حرام میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ وَقُوعِ الْفَارَةِ فِي آيَاتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو بتاتی ہے؛ جب آدمی کے برتن میں چوہا گر جائے

تو پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟

1392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي السَّمَنِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ

جَامِدًا فَالْقُوها وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوهُ، وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا فَلَا تَقْرُبُوهُ. (3: 65)

﴿﴾ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو

گھی میں مر جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ گھی بجا ہوا تھا تو اس چوہے اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک کر (باقی رہ جانے والے) گھی کو کھا لو اور اگر وہ گھی پگھلا ہوا تھا تو پھر تم اسے استعمال نہ کرو۔

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِهِ أَنْ رِوَايَةَ ابْنِ عُيَيْنَةَ

هَذِهِ مَعْلُوقَةٌ أَوْ مَوْهُومَةٌ.

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایسے شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا

جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ ابن عیینہ کی نقل کردہ یہ

روایت معلول ہے یا اس میں وہم پایا جاتا ہے

1393 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ

جَامِدًا فَالْقُوها وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرُبُوهُ يَعْنِي ذَائِبًا. (3: 65)

1393- ابن ابی السری: هو محمد بن المتوكل العسقلانی، وثقه ابن معین، ولینہ غیر واحد، وقال المؤلف فی "الثقات"

9/88: كان من الحفاظ، وقد توبع عليه، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (278) ومن طرق عن

عبد الرزاق به أخرجه أحمد 2/265، وأبو داود (3842) في الأطعمة، والبيهقي في "السنن" 9/353، وابن حزم في "المحلى"

1/140، والبقوى (2812). وأخرجه أحمد 2/232، و233 و490 عن محمد بن جعفر، والبيهقي 9/353 من طريق عبد الواحد بن

زيد، كلاهما عن معمر، به.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی میں گر جانے والے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا تو تم اس چوہے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر وہ مائع تھا تو تم اس کے قریب نہ جاؤ (راوی کہتے ہیں) یعنی اگر وہ پگھلا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الطَّرِيقَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا هُمَا لِهَذِهِ السَّنَةِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اس روایت کے دونوں طریقوں

(کی سندیں) جو ہم نے ذکر کی ہیں وہ دونوں محفوظ ہیں

1394 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، فَتَمُوتُ، قَالَ:

إِنْ كَانَ جَامِدًا أَلْقَاهَا وَمَا حَوْلَهَا وَأَكَلَهُ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا لَمْ يَقْرَبَهُ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُرْدَوَيْهِ، أَنَّ مَعْمَرًا، كَانَ يَذْكُرُ أَيضًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (3: 65)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی میں گر کر مر جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ گھی جما ہوا تھا تو تم اس چوہے اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی رہ جانے والے گھی کو کھا لو اور اگر وہ مائع تھا تو تم اس کے قریب نہ جاؤ۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن بوزویہ نے مجھے خبر دی ہے کہ معمر نامی راوی نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری کے حوالے سے عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

20- بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَةِ

باب 20: نجاست کو پاک کرنا

1395 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ، (متن حدیث): قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ:

اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحِكْيِهِ بِضَلَعٍ. (50:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ أَمْرٌ فَرَضِي، وَذِكْرُ السِّدْرِ وَالْحِكْيِ بِالضَّلَعِ أَمْرٌ نَذْبٍ وَإِرْشَادٍ.

سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے اس خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پانی اور میری کے پتوں کے ذریعے اسے دھولو اور ہڈی کے ذریعے اسے کھرچ لو۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”تم اس کو پانی کے ذریعے دھولو“۔ فرض حکم ہے جبکہ میری کے پتوں کا ذکر اور ہڈی کے ذریعے کھرچنے کا ذکر استحباب اور نہمانی کے طور پر حکم ہے۔

1396 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَكِيِّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

1395- إسنادہ صحیح، وثابت: هو ابن هرمز الكوفي أبو المقدم الحداد، ثقة، وكذا شيخه عدی روى لهما أبو داود والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه (628) في الطهارة: باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (277)، وقال الحافظ في "الفتح" 1/334: إسناده حسن. وأخرجه أحمد 6/355، وأبو داود (363) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها، ومن طريقه البيهقي 2/407، عن مسدد، والنسائي 1/154-155 في الطهارة: باب دم الحيض يصيب الثوب، و195-196 في الحيض: باب دم الحيض يصيب الثوب، عن عبيد الله بن سعيد، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1626) ومن طريقه الطبراني 25/ (447)، وأخرجه أحمد 6/356 عن عبد الرحمن بن مهدي، وابن ماجه (628) من طريق ابن مهدي، كلاهما عن سفيان الثوري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة (990) عن أبي خالد الأحمر، عن حجاج، وأحمد 6/356، عن إسرائيل، كلاهما عن ثابت، به.

اللہ علیہ وسلم عن دم الحيض، فقال: حتيه، ثم اقرصيه بالماء، ثم رشييه، وصلى فيه. (51:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْأَمْرُ بِالْحَيْضِ وَالرَّشِ أَمْرٌ نَدْبٌ لَا حَتْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْقُرْصِ بِالْمَاءِ مُقْرُونٌ بِشَرْطِهِ، وَهُوَ إِزَالَةُ الْعَيْنِ، فَإِذَا أَلَّ الْعَيْنُ فَرُصٌ، وَالْقُرْصُ بِالْمَاءِ نَفْلٌ إِذَا قَدَّرَ عَلَى إِزَالَتِهِ بغيرِ قُرْصٍ، وَالْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثُّوبِ بَعْدَ غَسْلِهِ أَمْرٌ إِبَاحِيٌّ لَا حَتْمٌ

❁ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا (یعنی جو کپڑے پر لگ جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے دو پھر اس پہ پانی چھڑکو پھر اس پہ (کپڑے) میں نماز ادا کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کھرچنے اور پانی چھڑکنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے لازم نہیں ہے اور پانی کے ہمراہ اسے ملنے کا حکم اس کی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور وہ اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا ہے تو اس نجاست کے وجود کو زائل کرنا فرض ہوگا اور پانی کے ذریعے اسے ملنا نفل ہوگا جب ملے بغیر اس نجاست کو زائل کرنا ممکن ہو اور اس کپڑے کو دھولینے کے بعد اس کپڑے میں نماز ادا کرنے کا حکم اباحت کے طور پر ہے۔ لازم قرار دینے کے طور پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ هَذِهِ امْرَأَةً إِنَّمَا سَأَلَتْ عَمَّا يُصِيبُ الثُّوبَ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ دُونَ غَيْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس خاتون نے کپڑے پر لگنے والے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا اس کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا

1396- إسنادہ صحيح على شرطهما، وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/22، والحميدي (320)، والترمذي (138) في الطهارة: باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب، والبيهقي في "السنن" 1/13 و2/406 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/79 في الطهارة: باب جامع الحيضة، عن هشام بن عروة، به، ووقع في رواية يحيى: عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن فاطمة، قال ابن عبد البر: وهو خطأ بين منه، وغلط بلا شك، وإنما الحديث في الموطآت لهشام، عن فاطمة امرأته، وكذا رواه كل من روى عن هشام مالك وغيره. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/22 - ومن طريقه أبو عوانة 1/206 - والبخاري (307) في الحيض: باب دم الحيض، ومسلم (291) في الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله، وأبو داود (361) في الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها، والبعثي في "شرح السنة" (290)، والطبراني 24/ (286)، والبيهقي في "السنن" 1/13، وصححه ابن خزيمة برقم (275). وأخرجه الطيالسي 1/42، و43، وعبد الرزاق (1223)، وابن أبي شيبة 1/95، وأحمد 6/345 و346 و353، والبخاري (227)، ومسلم (291)، والنسائي 1/155 في الطهارة و195 في الحيض، وابن ماجه (629)، وأبو عوانة 1/206، والطبراني 24/ (285) و(287) و(289) و(290) و(291) و(292) و(293) و(294) و(295) و(296)، والبيهقي في "السنن" 2/402 و406، وابن خزيمة في "صحيحه" (275) من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أبو داود (360)، والدارمي 1/197 في الوضوء: باب في دم الحيض يصيب الثوب، والبيهقي 2/406 من طريقين عن محمد بن إسحاق، عن فاطمة بنت المنذر، به، وصححه ابن خزيمة برقم (276).

1397 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: (متن حدیث): سئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَقَالَ: لِنَحْتِهِ، ثُمَّ تَقْرُضُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ لِنَتَضُّحِهِ فَتَصَلِّيَ فِيهِ. (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس پر حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو چاہئے کہ وہ پانی کے ذریعے اسے دھو کر پھر اس پر پانی چھڑک دے اور اس (کپڑے) میں نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِنَتَضُّحِهِ أَرَادَ بِهِ أَنْ تَنْضَحَ مَا حَوْلَهُ لَا نَفْسَ الْمَوْضِعِ الْمَغْسُولِ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”پھر وہ اس پر پانی چھڑک لے“

اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے اس کے آس پاس کے حصے پر وہ عورت پانی چھڑک لے اس سے یہ مراد نہیں ہے جس جگہ سے حیض کے خون کو دھویا جاتا ہے وہاں پانی چھڑکے

1398 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، (متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَصْنَعُ بِمَا أَصَابَ ثَوْبِي مِنْ دَمِ الْحَيْضِ؟ قَالَ: حَتَّىهِ، ثُمَّ أَقْرِصِيهِ بِالْمَاءِ، وَأَنْضِجِي مَا حَوْلَهُ. (1: 51)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے جس کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے۔ میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھرچ کر پانی کے ذریعے دھولو اور اس کے ارد گرد کی جگہ پر پانی چھڑک لو۔

1398- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . وأخرجه مسلم (291) فی الحيض: باب نجاسة الدم وكيفية غسله، عن أبي الطاهر، وأبو عوانة 1/206 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في "السنن" 1/13 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ، وبحر بن نسر، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر (1396)، (2). إسنادہ صحیح . إبراهيم بن الحجاج السامی: نسبة إلى سامة بن لؤى بن غالب، ثقة، أخرج له النسائي، وباقي السند رجاله رجال الصحيح . وأخرجه الطيالسي 1/42، 43 عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود (362) في الطهارة عن مسدد وموسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد بن سلمة، به، وانظر (1397).

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَهْرَاقَةِ الدَّلْوِ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا أَصَابَهَا بَوْلُ الْإِنْسَانِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب زمین پر انسان کا پیشاب لگ جائے تو وہاں پانی کا ڈول بہا دیا جائے
1399 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ قَبَالَ، فَتَنَاولَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَيَّ بَوْلَهُ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا يُعْتَمُّ مَيْسِرِينَ، وَكَمْ تَبَعْتُوا مُعَسِّرِينَ. (1: 90)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں کھڑا ہوا اس نے پیشاب کرنا شروع کیا۔ لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر ایک پانی کا ڈول بہا دینا تمہیں آسانی کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ النَّجَاسَةَ الْمُتَفَشِّيَةَ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا غَلَبَ

عَلَيْهَا الْمَاءُ الطَّاهِرُ حَتَّى أَزَالَ عَيْنَهَا طَهَّرَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ زمین پر پھیلی ہوئی نجاست پر جب پاک پانی غالب آجائے یہاں تک کہ اس نجاست کے وجود کو زائل کر دے، تو وہ پانی زمین کو پاک کر دے گا

1399- إسناده صحيح. عمر بن عبد الواحد: ثقة، أخرج له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 1/48 في الطهارة: باب ترك التوقيت في الماء، و 1/175 في المياه: باب التوقيت في الماء، عن دحيم عبد الرحمن بن ابراهيم، بهذا الإسناد، وتصحف فيه 1/175 محمد بن الوليد إلى عمرو. وقد ذكر ابن حجر في كتاب "النكت الطراف" 10/242، أن ابن حبان، أخرجه دون ذكر "الأوزاعي"، وهو وهم منه، كما يتبين من الإسناد المذكور هنا، وأخرجه أحمد 2/282، والبخاري (220) في الوضوء: باب صب الماء على البول في المسجد، و (6128) في الأدب: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "يسروا ولا تعسروا"، والبيهقي في "السنن" 2/428 في الصلاة: باب طهارة الأرض من البول، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم (297). وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/23، والحميدي (938)، وأحمد 2/239، وأبو داود (380) في الطهارة: باب الأرض يصيبها البول، والترمذي (147) في الطهارة: باب ما جاء في البول يصبب الأرض، والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن الجارود (141) في "المنتقى"، والبعوي في "شرح السنة" (291) من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن سويد بن المسيب، عن أبي هريرة، وصححه ابن خزيمة برقم (298). وتقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق الفضل بن موسى، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة، وسعيده هنا برقم (1040)، وسيورده المؤلف أيضا برقم (1400) من طريق يونس عن الزهري بالإسناد المذكور هنا، وبرقم (1401) من حديث أنس بن مالك.

1400 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَارَ إِلَيْهِ أَنَا سُّ لِيَقْعُوا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَأَهْرِيْقُوا عَلَيْهِ بَوْلَهُ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا يُعْتَمُّ مَيْسِرِينَ، وَلَمْ تَبْعَثُوا مَعْتَسِرِينَ. (8: 5)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف لپکے تاکہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کا ایک تکل (ڈول) بہا دینا تم لوگوں کو آسانی کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تمہیں تنگی کا شکار کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَعُوهُ أَرَادَ بِهِ التَّرْفُقَ لِتَعْلِيمِهِ مَا لَمْ يَعْلَمُ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَأَحْكَامِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کے نبی کا یہ فرمان ”اسے چھوڑ دو“

اس سے مراد اس کے ساتھ نرمی کرنا ہے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کے دین کے احکام کے بارے میں ان چیزوں کی تعلیم دی جائے جس کا وہ علم نہیں رکھتا

1401 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1400 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وقد أورد المؤلف طرفه في باب الأدعية برقم (987) بالإسناد الذي ذكره هنا، لكن فيه " أبو سلمة بن عبد الرحمن " بدل " عبید اللہ بن عبد اللہ ".

1401 - إسنادہ حسن، فإن عكرمة بن عمار - وإن خرج له مسلم - لا يرقى إلى رتبة الصحيح. وأخرجه أبو الشيخ في " أخلاق النبي " ص 70، 71 عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي الشيخ أخرجه البغوي في " شرح السنة " برقم (500). وأخرجه أبو عوانة 1/214 عن علي بن سهل البزاز، عن أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 3/191، ومسلم (285) في الطهارة: باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت في المسجد، وأبو عوانة 1/214، والبيهقي في " السنن " 2/412، 413 في الصلاة: باب نجاسة الأبوال والأرواث وما خرج من مخرج حي، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (293). وأخرجه البخاري (219) في الوضوء: باب ترك النبي صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله في المسجد، والبيهقي في " السنن " 2/428 من طريقين عن همام بن يحيى، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. وأخرجه الشافعي في " المسند " 1/33 (بدائع المنن)، وعبد الرزاق (1660)، وابن أبي شيبة 1/193، والحميدي (1196)، وأحمد 3/110 و114 و167، والبخاري (221) في الوضوء: باب صب الماء على البول في المسجد، ومسلم (284) (99) في الطهارة، والنسائي 1/47 و48 في الطهارة: باب ترك التوقيت في الماء، والترمذي (148) في الطهارة، وأبو عوانة

عُكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَعَدَ يَسُؤِلُ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ مَهْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِرْمُوهُ، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لَشَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ وَالْخَلَاءِ، وَكَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ ذِكْرِ اللَّهِ، ثُمَّ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. (5: 8)

❁❁ اسحاق بن عبد اللہ اپنے چچا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا زکوٰۃ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے پیشاب کرنے کے دوران اسے روکنے کی کوشش نہ کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: ان مساجد کے اندر گندگی اور قضاے حاجت کرنا مناسب نہیں ہے یا جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ یا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي

وَصَفَّنَاهُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اسْتِعْمَالِهِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس دیہاتی کو مسجد میں پیشاب کرنے سے منع کر دیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، لیکن آپ نے اس عمل کے بعد ایسا کیا تھا، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1402 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ سَلِيمَانَ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَلِمُحَمَّدٍ، وَلَا تَغْفِرْ لِأَحَدٍ مَعَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ احْتَضَرْتَ وَاسِعًا، ثُمَّ

1/213 و 214 و 215، والبيهقي في "السنن" 2/427، من طرق عن يحيى بن سعيد، عن أنس، به، وأخرجه أحمد 3/226 والبخاري (6025) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، ومسلم (284) (98) في الطهارة، والنسائي 1/47 في الطهارة، وابن ماجه (528) في الطهارة، وأبو عوانة 1/215، والبيهقي في "السنن" 2/427، 428 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت البناني، عن أنس. وصححه ابن خزيمة برقم (296).

تَنَحَّى الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ بَعْدَ أَنْ فَقَّهَ فِي الْإِسْلَامِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ إِنَّمَا هُوَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ، وَلَا يُبَالُ فِيهِ، ثُمَّ دَعَا بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ فَأَفْرَغَهُ عَلَيْهِ. (8:5)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! تو میری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کر دے اور ہمارے ساتھ کسی اور کی مغفرت نہ کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک کھلی چیز کو تنگ کر دیا ہے، پھر وہ دیہاتی ایک طرف ہٹا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا بعد میں جب اس دیہاتی کو اسلامی تعلیمات کا علم حاصل ہو گیا، تو اس نے یہ کہا: اللہ کے رسول نے اس سے یہ فرمایا تھا: یہ مساجد اللہ کا ذکر کرنے اور نماز ادا کرنے کے لئے ہیں۔ ان میں پیشاب نہ کیا جائے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر اس کے پیشاب پر بہا دیا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبَالَ إِذَا وَطِئَتْ فِي الْأَذَى يُطَهِّرُهَا تَعْقِيبُ التُّرَابِ إِيَّاهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جب جو تاسکی گندی چیز پر آجائے، تو اس کے بعد آنے والی چیز

(یعنی پاک مٹی) اسے پاک کر دیتی ہے

1403 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ فِي الْأَذَى، فَإِنَّ التُّرَابَ لَهَا طَهْرٌ. (66:3)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے جوتے کے ذریعے گندگی کو روند دے، تو مٹی اس (جوتے پر لگنے والی گندگی) کو صاف کر دیتی ہے۔

1402 - إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/193 ومن طريقه ابن ماجه (529) في الطهارة، عن علي بن مسهر، وأحمد 2/503 عن يزيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (985) في باب الأدعية، من طريق علي بن حشرم، عن الفضل بن موسى، به، وسبق تخريجه هناك من طريقه.

1403 - الوليد: هو ابن مزيد، ثقة ثبت، أخرج له أبو داود والنسائي، وباقي رجال السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أبو داود (385) من ثلاثة طرق، ومن طريقه البغوي (300)، عن الأوزاعي، قال: أنبت أن سعيد بن أبي سعيد المقبري حدث عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم... وأخرجه الحاكم 1/166، والبيهقي في "السنن" 2/430 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، أخبرني أبي، قال: سمعت الأوزاعي... وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَوْزَاعِيَّ

لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ

اس بات کا قائل ہے (امام اوزاعی نے یہ روایت سعید مقبری سے نہیں سنی ہے)

1404 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيِّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ الْأَذَى بِخَفِّهِ فَطَهَّرْهُمَا

التَّرَابُ. (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص اپنے موزوں کے ذریعے گندگی کو روندے، تو مٹی انہیں صاف کر دیتی ہے۔“



1404 - محمد بن کثیر: هو الصنعاني، كثير الخطأ، ومع ذلك فقد صحح حديثه هذا المؤلف، وشيخه ابن خزيمة وتلميذه

الحاكم. وأخرجه أبو داود (386)، وابن خزيمة (292)، والحاكم 1/166 والبيهقي في "السنن" 2/430، من طرق، عن محمد

بن كثير، بهذا الإسناد. وله شاهدان صحيحان يتقوى بهما، الأول: من حديث أبي سعيد عند أحمد 3/20، وأبي داود (650)،

والثاني: من حديث عائشة عند أبي داود (387).

21- بَابُ الْإِسْتِطَابَةِ

باب 21: استنجاء کرنا

ذِكْرُ الْإِسْتِئْجَاءِ لِلْمُحْدِثِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ

بے وضو شخص جب وضو کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے استنجاء کرنے کا تذکرہ

1405 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِسْتٍ، حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ آدَمَ بْنِ أَبِي

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ، فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ،

فَاسْتَنْجَى بِهِ، وَمَسَحَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْأَرْضِ، فَغَسَلَهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ فَتَوَضَّأَ. (2:5)

ﷻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے

میں ایک پیالے یا برتن میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کے ذریعے استنجاء کیا پھر آپ نے اپنا پایاں ہاتھ زمین پر پھیرا اور اسے دھولیا پھر میں برتن میں (پانی لے کر) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْحَشَائِشِ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

1406 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ،

1405- إسناده ضعيف. شريك: هو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضى، سَيِّءُ الْحِفْظِ، وَبَاقِي رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَأَخْرَجَهُ

أحمد 2/311؛ وأبو داود (45) فى الطهارة: باب الرجل يدلك يده بالأرض إذا استنجى، والنسائى 1/45 فى الطهارة: باب ذلك

اليد بالأرض بعد الاستنجاء، وابن ماجه (358) فى الطهارة، والبيهقى فى " السنن " 1/106-107، والبقوى فى " شرح السنة "

(196) من طرق عن شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمى 1/173 من طريق محمد بن يوسف، عن أبان بن عبد الله بن أبي حازم،

عن مولى لأبى هريرة، عن أبى هريرة. ومولى أبى هريرة لا يعرف. وأخرجه ابن ماجه (359)، والدارمى 1/174، وابن خزيمة (89)

من طريقين، عن أبان بن عبد الله البجلي، عن إبراهيم بن جرير، عن أبيه جرير رضى الله عنه... وإبراهيم بن جرير: قال غير واحد

من الأئمة: لم يسمع من أبيه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. (104:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْحَدِيثُ مَشْهُورٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَسَعِيدٍ جَمِيعًا وَهُوَ مَا تَفَرَّدَ بِهِ قَتَادَةَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قضائے حاجت کے مقام پر) شیاطین حاضر ہوتے ہیں، تو جب کوئی شخص (قضائے حاجت کی جگہ) داخل ہونے لگے تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

”میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ اور سعید دونوں کے حوالے سے یہ روایت مشہور ہے اور یہ وہ روایت ہے جسے نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ مِنَ التَّعَوُّذِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ دُخُولَ الْخَلَاءِ

آدمی بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت ”تعوذ“ کے کون سے کلمات پڑھے؟

1407 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُسَيَّبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهَشِيمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

1407 - إسناده صحيح على شرط مسلم. القاسم الشيباني: هو القاسم بن عرف. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 4/337، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (77) و (78)، وابن ماجه (296) في الطهارة، والطبراني (5100) و (5115)، والبيهقي في "السنن" 1/96، والخطيب في "تاريخه" 13/301 من طرق عن سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/187 وسيروره المؤلف برقم (1408) من طريق النضر بن أنس، عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) من حديث أنس بن مالك.

1407 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1، وأحمد 3/99، ومسلم (375)، عن هشيم بن بشير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/282، والبخاري (142) في الوضوء و (6322) في الدعوات، وأبو داود (5)، والترمذي (5)، وابن الجارود في "المنتقى" (28)، وأبو عوانة 1/216، والبخاري في "شرح السنة" (186)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (375)، والبخاري في "الأدب المفرد" (692)، وأبو داود (4)، والترمذي (6)، والنسائي 1/20 في الطهارة، وفي "عمل اليوم والليلة" (74)، وابن ماجه (298)، وأبو عوانة 1/216، والدارمي 1/171، والبيهقي في "السنن" 1/95 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذي: حديث أنس أصح شيء في الباب وأحسن. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/1 من طريق عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وذكره المؤلف قبله وبعده من حديث زيد بن أرقم.

الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْخُبُثُ وَالْخَبَائِثُ: جَمْعُ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ مِنَ الشَّيَاطِينِ، يُقَالُ لِلْوَاحِدِ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِينِ خَبِيثٌ، وَالْإِثْنَيْنِ خَبِيثَانِ، وَالثَّلَاثُ خَبَائِثٌ، وَكَانَ يَعُودُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذُكْرَانِ الشَّيَاطِينِ وَإِنَاثِهِمْ، حَيْثُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ جب آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) الخبث اور الخبائث یہ مذکر اور مؤنث شیاطین کی جمع ہیں۔ ایک مذکر شیطان کیلئے لفظ خبیث استعمال ہوتا ہے اور دو کے لئے خبیثان استعمال ہوتا ہے اور تین کیلئے خبائث استعمال ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذکر اور مؤنث دونوں طرح کے شیاطین سے پناہ مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے:

”اے اللہ! میں مذکر اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِعَاذَةِ بِاللَّهِ جَلَّ وَعَلَّ لِمَنْ أَرَادَ دُخُولَ الْخَلَاءِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگے

1408 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَمَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَهَا أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ، وَالْخَبَائِثِ . (1: 104)

1408 - تحرف فی "الإحسان" إلى: "دخوله"، والتصويب من "التقاسيم والأنواع" / لوحة 29، (2) إسناده صحيح على شرط الشيخين سوى محمد بن عبد الأعلى، فلم يخرج له البخاري. وأخرجه الطيالسي 1/45، 46، وأحمد 4/369 و373، وأبو داود (6)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (75)، وابن ماجه (296)، والطبراني (5099)، والبيهقي في "السنن" 1/96، والخطيب في "تاريخه" 4/287، وابن خزيمة في "صحيحه" (69)، والحاكم في "المستدرک" 1/187 وصححه ووافقه الذهبي، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي أيضاً في "عمل اليوم والليلة" (76) عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، عن ابن أبي عروبة، عن قتادة، به. وتقدم برقم (1406) من طريق القاسم الشيباني عن زيد بن أرقم، وبرقم (1407) - حدیث انس بن مالک.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْخُبْتُ جَمْعُ الذُّكُورِ مِنَ الشَّيَاطِينِ، وَالْخَبَائِثُ جَمْعُ

الْإِنَاثِ مِنْهُمْ، يُقَالُ خَبَيْتُ وَخَبَيْتَانِ، وَخُبْتُ وَخَبَيْتُهُ، وَخَبَيْتَانِ وَخَبَائِثُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قضائے حاجت کے مقام پر شیاطین آجاتے ہیں، تو جب کوئی شخص وہاں جائے، تو اسے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

اے اللہ! میں مذکر شیاطین اور مؤنث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:): خبث مذکر شیاطین کی جمع ہے اور خبائث مؤنث شیاطین کی جمع ہے یہ کہا جاتا ہے کہ:

خَبَيْتُ وَخَبَيْتَانِ، وَخُبْتُ وَخَبَيْتُهُ، وَخَبَيْتَانِ وَخَبَائِثُ

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَخْرُجْنَ إِلَى الصَّحَارَى لِلْبُرَازِ عِنْدَ عَدَمِ الْكُنْفِ فِي بُيُوتِهِنَّ

خواتین کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گھروں میں بیت الخلاء نہ ہونے کی صورت میں

قضائے حاجت کے لئے کھلی جگہ چلی جائیں

1409 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ

عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَأَةً جَسِيمَةً، وَكَانَتْ إِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ

أَشْرَفَتْ عَلَى النِّسَاءِ، فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: انظري كيف تخرجين فإنك والله ما تخفين علينا إذا

خرجت، فذكرت ذلك سودة للنبي صلى الله عليه وسلم وفي يده عرق، فما رآه عرق من يده حتى فرغ

الوحي، فقال: إن الله قد جعل لكن رخصة أن تخرجن لحوائجكن. (27:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری رقم خاتون تھیں۔ وہ جب

رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے جاتی تھیں تو خواتین کے درمیان نمایاں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے انہیں دیکھا اور بولے: آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیسی حالت میں باہر آئی ہیں۔ اللہ کی قسم! جب آپ باہر آتی

ہیں، تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی ہیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس وقت نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک بوٹی تھی۔ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے واپس

نہیں رکھا تھا یہاں تک کہ وحی مکمل ہو گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم خواتین کے لئے یہ رخصت دی ہے، تم قضائے

حاجت کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔

ذِکْرُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِتَارِ لِمَنْ أَرَادَ الْبِرَازَ عِنْدَهُ

جو شخص قضائے حاجت کرنے کا ارادہ کرے اسے پردہ کرنے (یا کسی چیز کی اوٹ میں ہونے) کے حکم کا تذکرہ

1410 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ، بَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُصَيْنِ الْحِمَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدِ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كِثْبًا مِنْ رَمَلٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ. (1: 95)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

” (استنجا کرتے ہوئے) جو شخص پتھر استعمال کرتا ہے اسے طاق تعداد میں استعمال کرنے چاہئیں اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھی بات ہے اور جو شخص قضائے حاجت کے لئے جائے اسے پردہ کر لینا چاہئے اگر اسے پردہ کرنے کے لئے صرف ریت کا ٹیلہ ملتا ہے (تو اس سے ہی پردہ کرنا چاہئے) کیونکہ شیطان اولاد آدم کی شرم گاہوں سے کھیلتا ہے۔“

ذِکْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْقُعُودِ عَلَى الْحَاجَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے قضائے حاجت کے وقت کون سی چیز کے ذریعے اوٹ کرنا مستحب ہے؟

1411 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

1410 - إسنادہ جيد . الطفاوی: هو محمد بن عبد الرحمن من شیوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المدینی، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه یهم أحياناً، وقال ابن معین: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منکر الحدیث، وأورد له ابن عدی عدة أحادیث، وقال: إنه لا بأس به. وله فی البخاری ثلاثة أحادیث (2057) و (6416) و (6998)، وباقی رجاله علی شرطهما. وهو فی "صحیح" ابن خزيمة برقم (54). وأخرجه أحمد 6/56، والبخاری (147) فی الوضوء و (4795) فی التفسیر، و (5237) فی النکاح، ومسلم (2170) (17) فی السلام من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (146) فی الوضوء ومسلم (2170) (18) فی السلام، من طریق عقيل بن خالد، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، به. وأخرجه البخاری (6240) فی الاستئذان، من طریق صالح بن كيسان، عن الزهري، عن عروة، به.

1411 - إسنادہ ضعیف. وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجه (3498) فی الطب: باب من اکتحل وتراً، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/122، والبيهقي فی "السنن" 1/94 من طرق عن ثور بن يزيد، بهذا الإسناد. وعندهم جميعاً "أبو سعد الخير"، وفي رواية أحمد زيادة: "وكان من أصحاب عمر"، وتحرف "حصين" إلى "حسن" فی "سنن" البيهقي. وأخرجه أبو داود (35) فی الطهارة: باب الاستئثار فی الخلاء، والطحاوی 1/122 من طریق ثور بن يزيد، به. وعندهما: "أبو سعيد". وأخرجه ابن ماجه (337) فی الطهارة: باب الارتياح للغائط والبول، والدارمي 1/169-170 من طریق ثور بن يزيد، وفيهما: "أبو سعيد الخير".

جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشٌ نَحْلٍ. (5: 8)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں قضائے حاجت کریں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اسْتِتَارِ الْمَرْءِ بِالْهَدَفِ أَوْ حَائِشِ النَّحْلِ إِذَا تَبَرَّزَ
 آدمی کے لئے قضائے حاجت کے وقت کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کے ذریعے
 پردہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1412 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَتَهُ وَأَرَدَ فَنِي خَلْفَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ كَانَ أَحَبَّ مَا تَبَرَّزَ إِلَيْهِ هَدَفٌ يَسْتَتِرُ بِهِ، أَوْ حَائِشٌ نَحْلٍ، قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. (1: 4)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار ہوئے آپ نے مجھے بھی اپنے پیچھے بٹھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کسی ٹیلے کی اوٹ میں قضائے حاجت کریں یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔

1412- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. محمد بن أبي يعقوب: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ. وأخرجه أحمد 1/204 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (342) في الطهارة: باب ما يستتر به لقضاء الحاجة، وأبو داود (2549) في الجهاد: باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهايم، وابن ماجه (340) في الطهارة: باب الارتياح للغائط والبول، والدارمي 1/170 و193، وأبو عوانة 1/197، والبيهقي في "السنن" 1/94 من طرق عن مهدي بن ميمون، به. (2) محمد بن عبد الكريم العبدى، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/136، وكذبه أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه. 8/16 وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 1/205 عن وهب بن جرير بهذا الإسناد - وتحرف فيه "جرير" إلى "جريج" - وإسناده صحيح على شرطهما غير الحسن بن سعد، فإنه من رجال مسلم. وانظر (1411).

ذَكَرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى نَفْيِ إِجَارَةِ دُخُولِ الْمَرْءِ الْخَلَاءِ بِشَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی قضائے حاجت کے مقام پر کوئی ایسی چیز نہیں لے جاسکتا جس میں اللہ کے نام والی کوئی چیز ہو

1413 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدِ الْقَيْسِيِّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هَمَامٌ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ. (8:5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔

ذَكَرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ كَانَ يَضَعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْخَلَاءَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اپنی انگوٹھی کو اتار دیا تھا

1414 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقَشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ،

وَاللَّهُ سَطْرٌ. (8:5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر نقش بنا ہوا تھا جو تین سطروں میں تھا لفظ محمد ایک سطر میں لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

1413- إسناده ضعيف، رجاله رجال الشيخين إلا أن ابن جريج قد عنعن وهو مدلس. هُدْبَةُ: بضم أوله وسكون الدال بعدها

موحدة، ويقال له: هذاب بالتثنية وفتح أوله. وأخرجه الحاكم 1/187 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/94، 95 عن أبي بكر ابن

بالويه، عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن هُدْبَةَ بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (19) في الطهارة: باب الخاتم يكون فيه

ذكر الله يدخل به الخلاء، والترمذي في "سننه" (1746) في اللباس: باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين، وفي "الشمائل"

(88)، والنسائي 8/178، وابن ماجه (303) في الطهارة: باب ذكر الله عز وجل على الخلاء، والبيهقي في "السنن" 1/95 من

طرق عن همام بن يحيى، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَوْلِ فِي طُرُقِ النَّاسِ وَأَفْنِيَتِهِمْ

لوگوں کے راستوں اور ان کی عمارتوں کے قریب پیشاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1415 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتَّقُوا اللَّعَانِينَ، قَالُوا: وَمَا اللَّعَانَانِ؟ قَالَ: الَّذِي
يَتَخَلَّى فِي طُرُقِ النَّاسِ وَأَفْنِيَتِهِمْ. (3: 2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزوں سے بچو لوگوں نے عرض کی: بہت زیادہ لعنت کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستے میں یا ان کے (گھروں کی) عمارت کے پاس قضائے حاجت کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ (وَاسْتِقْبَالِهَا) بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے یا رخ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1416 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا
يَسْتَدْبِرُهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرَّفُوا أَوْ غَرَّبُوا.

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَا حِيضَ قَدْ بَنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَعْفِرُ

اللَّهُ. (11: 2)

1415- وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 1/474، 475، والبخارى (3106) في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه وقده وخاتمه، و (5878) في اللباس: باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر، والترمذی "سننه" (1747)، وفي "الشمائل" (86)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 132، والبعثي (3136) من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أنس: "أن النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتماً من ورق، فنقش فيه: محمد رسول الله... "أخرجه عبد الرزاق في "المصنف" (19465)، والبخارى (5872)، ومسلم (2092)، والنسائي 8/172-173، وأبو داود (4214)، والترمذی في "الشمائل" (89)، وابن سعد 1/475، وعن ابن عمر عند ابن أبي شيبة 8/463، والبخارى (5873)، ومسلم (2091) (55)، وأبي داود (4218) و (4219) و (4220).

✽ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لئے آئے، تو وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرے۔“

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے، تو وہاں ہمیں ایسے بیت الخلاء ملے جو قبلہ کی سمت میں بنائے ہوئے تھے، تو ہم لوگ ان میں تھوڑا مزہ کے بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

1417 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

عَنْ مَعْمَرٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِيُولٍ، وَلَا عَائِطٍ، وَلَا

تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ، فَإِذَا مَرَّاحِضٌ قَدْ صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ النُّعْمَانُ: فَإِذَا مَرَّافِقٌ قَدْ

صُنِعَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَتَنَحَّرَفُ وَتَسْتَعْفِرُ اللَّهُ. (1: 28)

1416- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم (269) فی الطهارة: باب النهی عن التخیفی فی الطرق والظلال، وأبو داؤد (25) فی الطهارة: باب المواضع التي نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فیها، والبیہقی 1/97، والبعثی (191)، من طرق عن إسماعیل بن جعفر بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (67)، والحاکم 1/185-186، وأخرجه أبو عوانة 1/199 عن محمد بن یحیی، عن ابن أبی مریم، عن محمد بن جعفر، عن العلاء، به. وأخرجه ابن الجارود فی "المنتقى" (33) من طریق ابن وهب، وأبو عوانة 1/194 من طریق یحیی بن صالح. ابن أبی السری: محمد بن المتوکل - وإن کان کثیر الأوهام - قد توابع علیه، وباقی رجالہ ثقات، رجال الشیخین. وأخرجه أحمد 5/421، وأبو عوانة 1/199، والطبرانی (3935) من طریق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/416 و417، والنسائی 1/23 فی الطهارة: باب الأمر باستقبال الشرق أو الغرب عند الحاجة، من طریقین، عن معمر، به. وأخرجه الشافعی فی "المسند" 1/25، والحمیدی (378)، والبخاری (394) فی الصلاة: باب قبله أهل المدينة وأهل الشام والمشرق، ومسلم (264) فی الطهارة: باب الاستطابة، وأبو داؤد (9) فی الطهارة، والترمذی (8) فی الطهارة، والنسائی 1/22-23 فی الطهارة، وأبو عوانة 1/199، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/232، والطبرانی (3937)، والبیہقی فی "السنن" 1/91، والبعثی (174)، من طرق عن سفیان بن عیینة، عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة برقم (57). وأخرجه ابن أبی شیبة 1/150، والبخاری (144)، وابن ماجة (318)، والطحاوی 4/232، وأبو عوانة 1/199، والطبرانی (3936) و(3938) و(3939) و(3940) و(3941) و(3942) و(3943) و(3944) و(3945) و(3946) و(3947) و(3948) و(3973)، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/193، ومن طريقه الشافعی 1/25-26، وأحمد 5/414، والنسائی 1/21-22، والطبرانی (3931)، وابن أبی شیبة (1576)، وأخرجه من طرق إسحاق بن عبد الله، به: أحمد 5/415، والطبرانی (3932) و(3933). وأخرجه الطبرانی (3917)، وفي "الصغير" 1/200، والدارقطنی 1/60، من طرق ورفاء، عن سعد بن سعيد، عن عمر بن ثابت، عن أبی یوب... وأخرجه الطحاوی 4/232، والطبرانی (3921) من طریق إبراهيم بن سعد عن الزهري، عن عبد الرحمن بن يزيد بن جارية، عن أبی یوب...

1417- إسنادہ صحیح، وهو مکرر ما قبله.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ: شَرَفُوا أَوْ غَرَبُوا الْفِطْرَةَ أَمْرٌ تُسْتَعْمَلُ عَلَى عُمومِهِ فِي بَعْضِ الْأَعْمَالِ، وَقَدْ يَخْصُّهُ خَبْرُ ابْنِ عُمَرَ بِأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ قُصِدَ بِهِ الصَّحَارَى دُونَ الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتَوْرَةِ. وَالتَّخْصِصُ الثَّانِي الَّذِي هُوَ مِنَ الْإِجْمَاعِ أَنَّ مَنْ كَانَتْ قِبَلَتُهُ فِي الْمَشْرِقِ أَوْ فِي الْمَغْرِبِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَسْتَقْبِلَهَا وَلَا يَسْتَدْبِرَهَا بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، لِأَنَّهَا قِبَلَتُهُ، وَإِنَّمَا أَمْرٌ أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَوْ يَسْتَدْبِرَ صِدَّ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ.

❀❀ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔“

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم شام آئے تو وہاں ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے۔ نعمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں وہ ایسے بیت الخلاء تھے جو قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو ہم (قبلہ سے) دوسری طرف منہ موڑ لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو“ اس میں لفظی طور پر حکم دیا گیا ہے اور بعض اعمال میں اس کے عموم پر عمل کیا جائے گا جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت اس کے حکم کو مخصوص کر دیتی ہے کہ یہ حکم صحرا سے تعلق رکھتا ہے۔ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات اس حکم میں داخل نہیں ہیں اور دوسری تخصیص وہ ہے جو اجماع سے ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص کا قبلہ مشرق یا مغرب کی سمت ہو اس شخص پر لازم ہے کہ وہ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے اس طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے کیونکہ وہ اس کا قبلہ ہے اور آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی بجائے کسی دوسری طرف رخ یا پیٹھ کرے۔

ذِكْرُ أَحَدِ التَّخْصِصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخْصَّانِ عُمُومَ تِلْكَ الْفِطْرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ان دو تخصیصوں میں سے ایک کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کرتے ہیں

1418 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمَةَ بِنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَاسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَقِيبٌ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ. (1: 28)

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ آپ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رخ کر کے اور شام کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

1419 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَوْثُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرِ الزُّبَيْدِيِّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَدَعَا بَطْسَتٍ، وَقَالَ لِلْحَارِثِيِّ: اسْتُرْ يَنِي، فَاسْتَرْتُهُ، فَبَالَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْهُى أَنْ يَبُولَ أَحَدَكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (1:4)

﴿﴾ غوث بن سلیمان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایک طشت منگوا یا انہوں نے کنیر سے فرمایا تم میرے لئے پردہ کر دو۔ اس نے ان کے لئے پردہ کر دیا۔ انہوں نے اس طشت میں پیشاب کیا اور پھر یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اس بات سے منع کیا ہے، کوئی شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّهُ نَاسِخٌ لِلزَّجْرِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرًا لَهُ
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت اس ممانعت کو نسخ کرنے والی ہے، جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

1418 - إسناده صحيح. وأخرجه الطحاوي في " شرح معاني الآثار " 4/234 عن أحمد بن داود، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في " صحيحه " (59) عن محمد بن عبد الله المخزومي، عن أبي هشام المخزومي، عن وهيب، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/151 عن حفص بن غياث، وأحمد 2/41 عن يزيد بن هارون، والبخاري (149) في الوضوء: باب التبرز في البيوت، عن يعقوب بن إبراهيم، عن يزيد بن هارون، وابن ماجه (322) من طريق الأزاعي ويزيد بن هارون، والدارمي 1/171 عن يزيد بن هارون، وأبو عوانة 1/201 من طريق سليمان بن بلال وأنس بن عياض، والدارقطني 1/61، والبقولي في " شرح السنة " (177) من طريق هشيم، والبيهقي في " السنن " 1/92 من طريق يزيد، كلهم عن يحيى بن سعيد، به. وسيورده المؤلف برقم (1421) من طريق مالك، عن يحيى بن سعيد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه البخاري (148) في الوضوء، و (3102) في فرض الخمس، ومن طريقه البغوي (175)، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، والترمذي (11) من طريق عبدة بن سليمان، وأبو عوانة 1/200 من طريق محمد بن بشر العبدي، وابن الجارود (30) من طريق عقبه بن خالد، والطبراني (13312) من طريق عبد الرزاق، والبقولي (177) من طريق يحيى القطان، ستهتم عن عبيد الله بن عمر، عن محمد بن يحيى بن حبان، به. وأخرجه أحمد 2/99 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/99 من طريق عبد الله بن عكرمة، عن رافع بن حنين، عن ابن عمر.

1420 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَفْنَا الْمَاءَ، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. (11:2)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جب ہم پانی انڈیلیں تو اپنی شرم گاہوں کے ہمراہ قبلہ کی طرف رخ کریں یا پیشاب کریں (یعنی قضائے حاجت کرتے ہوئے ایسا کریں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ایک سال پہلے آپ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

ذَكَرَ الْخَبْرَ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الزَّجَرَ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا بِالْغَائِطِ، وَالْبَوْلِ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ ذَلِكَ فِي الصَّحَارَى دُونَ الْكُنْفِ وَالْمَوَاضِعِ الْمَسْتَوْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کا تعلق کھلی جگہ سے ہے، یہ بیت الخلاء یا پوشیدہ مقامات سے متعلق نہیں ہیں

1421 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لِبْتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. (11:2)

1420 - إسنادہ صحیح. أبو الولید: هو الطیالسی. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/151، وأحمد 4/190، وابن ماجه (317)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/232، من طرق. وأخرجه من طرق، عن عبد الله بن الحارث بن جزء: أحمد 4/190، والطحاوی 4/232 و 233.

1421 - إسنادہ قوی، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وأخرجه أحمد 3/360، وابن الجارود (31)، والدارقطني 59-1/58. والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 4/234، والبيهقي فی "السنن" 1/92 من طریق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/154، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داود (13)، والترمذی (9)، وابن ماجه (325)، عن محمد بن بشار، عن وهب بن جرير بن حازم، عن أبيه، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (58).

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تم قضاے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو یا بیت المقدس کی طرف رُخ نہ کرو حالانکہ میں ایک مرتبہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے قضاے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ نَظَرِ أَحَدِ الْمُتَعَوِّطِينَ إِلَى عَوْرَةِ صَاحِبِهِ يُحَدِّثُهُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ پاخانہ کرنے والے دو افراد ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں اور وہ اس مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں

1422 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمَشْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ هَلَالٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): لَا يَقْعُدُ الرَّجُلَانِ عَلَى الْغَائِطِ يَتَحَدَّثَانِ، يَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَوْرَةَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَمُقُّ عَلَى ذَلِكَ. (2: 3).

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو آدمی اس طرح بیٹھ کر قضاے حاجت نہ کریں کہ وہ آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھ رہا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يَبُولَ الْمَرْءُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي غَيْرِ أَوْقَاتِ الضَّرُورَاتِ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی غیر ضروری طور پر کھڑا ہو کر پیشاب کرے

1422- إسنادہ صحیح. وأخرجه البغوی (176) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به. وهو في "الموطأ" 1/193-194 في القبلة: باب الرخصة لاستقبال القبلة لبول أو غائط. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/26، والبخاري (145) في الوضوء: باب من تبرز على لبنين، وأبو داود (12) في الطهارة: باب الرخصة في ذلك، والنسائي 1/23، 24 في الطهارة: باب الرخصة في ذلك في البيوت، والطنحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/233، والبيهقي في "السنن" 1/92، والبغوي في "شرح السنة" (176). وقد تقدم برقم (1418) من طريق وهيب، عن يحيى بن سعيد، به. وسبق تخريجه من طريقه هناك. (2) إسناده ضعيف. إسماعيل بن سنان: لم يوثقه غير المؤلف 6/39، وعكرمة بن عمار في روايته عن يحيى بن أبي كثير اضطراب، ويحيى مدلس، وقد عنعن، وعياض بن هلال - وبعضهم يقول: هلال بن عياض، وهو مرجوح - مجهول. وأخرجه أحمد 3/36، وأبو داود (15) في الطهارة: باب كراهية الكلام عند الحاجة، وابن ماجه (342) في الطهارة: باب النهي عن الاجتماع على الخلاء والحديث عنده، والبيهقي 1/99-100 و100، والبغوي (190)، وابن خزيمة (71)، والحاكم 1/157 من طرق عن عكرمة بن عمار بهذا الإسناد.

1423 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو جَابِرٍ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلُ قَائِمًا. (2: 108)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَخَافُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ نَافِعٍ هَذَا الْخَبَرَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت ابن جریج نے نافع سے نہیں سنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبُلُ قَائِمًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہے جو نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو“ (کے بارے میں)

1424 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1423 - إسناده ضعيف لتدليس ابن جريج، وهو لم يسمعه من نافع، إنما سمعه من عبد الكريم بن أبي أمية. وأخرجه ابن ماجه

(308) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، والبيهقي في "السنن" 1/202، والحاكم في "المستدرک" 1/185 من طريق ابن جريج عن عبد الكريم بن أبي أمية، عن نافع، عن ابن عمر، عن عمر قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائمًا، فقال: "يا عمر، لا تَبُلُ قَائِمًا."

1424 - إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه البخاري (224) في الوضوء: باب البول قائمًا

وقاعدًا، عن آدم، وأبو داؤد (23) في الطهارة عن حفص بن عمر ومسلم بن إبراهيم، والنسائي 1/25 في الطهارة، عن مؤمل بن هشام، عن إسماعيل، والخطيب 5/11، 12 من طريق الأسود بن عامر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (751)، والحميدي (442)، وأبو نعيم في "الحلية" 4/111، والبغوي في "شرح السنة" (193) من طريق سفيان الثوري، وابن أبي شيبه 1/123، والترمذي (13) من طريق وكيع، وأحمد 5/382 عن هشيم بن عمار، عن يحيى بن سعيد، ومسلم (273) (73) من طريق أبي خزيمة، والنسائي 1/19، وابن الجارود (36) من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجه (305) من طريق شريك وهشيم ووكيع، والدارمي 1/171، والبيهقي 1/100 من طريق جعفر بن عون، وأبو عوانة 1/197، 198 من طريق وكيع وأبي معاوية ويحيى بن عيسى الرملي وسفيان بن عيينة، والخطيب 5/11، 12 من طريق الحسن بن صالح ومحمد بن طلحة، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (61). وسيورده المؤلف أيضًا بالأرقام (1425) و (1427) و (1428) من طرق أخرى عن الأعمش، وبرقم (1429) من طريق منصور، عن أبي وائل، به، ويرد تخريجه من طريق منصور في موضعه. وأخرجه أحمد 5/394 من طريق يونس بن إسحاق، عن أبي إسحاق، عن نهيك عن عبد الله السلولي، عن حذيفة. وأخرجه الخطيب 8/180 من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي طيبان، عن حذيفة.

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلِيمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى

خُفَيْهِ. (108:2)

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔

1425 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَنْبِدِ، بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ

فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عَدَمُ السَّبَبِ فِي هَذَا الْفِعْلِ هُوَ عَدَمُ الْإِمْكَانِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى السَّبَاطَةَ وَهِيَ الْمَرْبَلَةُ، فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ الْإِمْكَانُ، لِأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا قَعَدَ يَبُولُ عَلَى

شَيْءٍ مُرْتَفِعٍ عَنْهُ رَبَّمَا تَفَسَّى الْبَوْلُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَمَنْ أَجَلَ عَدَمَ إِمْكَانِهِ مِنَ الْقُعُودِ لِحَاجَةِ بَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَائِمًا.

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھ کے ڈھیر پر

تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فعل میں سبب کا نہ ہونا۔ امکان کا نہ ہونا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کے

ڈھیر پر تشریف لائے جو گندگی تھی۔ آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا لیکن (وہاں بیٹھ کر پیشاب کرنا) بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ جب

آدمی کسی ایسی جگہ بیٹھ کر پیشاب کرتا ہے جو کچھ بلند ہو تو پیشاب پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور آدمی کی طرف واپس آ سکتا ہے تو قضائے

حاجت کیلئے بیٹھنے کیلئے ممکن نہ ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔

1426 - حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ،

1426- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري. وأخرجه أبو داود (23) عن مسدّد،

وإن حزيمة في " صحيحه " (61) عن أحمد بن عبدة الضبي، كلاهما عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر (1424). (2) حكيمة

بنت أميمة لم يوثقها غير المؤلف 4/195، وما روى عنها غير ابن جريح، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داود (24) في الطهارة:

باب في الرجل يبول في الليل في الإناء، ثم يضعه عنده، ومن طريقه البغوي (194) عن محمد بن عيسى، والنسائي 1/31 في

الطهارة: باب البول في الإناء عن أيوب بن محمد الوزان، والبيهقي 1/99 من طريق محمد بن الفرج الأزرق، والطبراني في " الكبير

" 14/ (477) كلهم عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/167، ووافقه الذهبي. وحسنه النووي وابن حجر وغيرهما، وله شاهد عند النسائي 1/32-33 من حديث عائشة.

بِعَدَادَةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ يُوَضِعُ تَحْتَهُ سَرِيرَهُ. حَكِيمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ ابْنَتِي وَالِدَةِ سَيِّدَةِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَالْحَالِ مِنْ يَبَاتٍ نَقَلَ كَرْتِي هِيَ نَبِيٌّ أَكْرَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكْرِي مِنْ بَنِي هَوَيْلَةَ فِي مِثَابٍ كَمَا كَرْتِي تَحْتَهُ - اے آپ کی چار پائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ ذُنُوبِ الْمَرْءِ مِنَ الْبَائِلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَشِمُهُ

آدمی کے لئے پیشاب کرنے والے شخص کے قریب ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ شخص اس سے شرم محسوس نہ کرے

1427 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

زِيَادٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى صِرْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ. (2:4)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ کے قریب ہوا یہاں تک کہ آپ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ پر پانی انڈیلا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ حُدَيْفَةَ إِنَّمَا دَنَا مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ بِأَمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے تذکرہ کا بیان کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے قریب ہوئے تھے

1428 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، بِحِرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

1428 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وقد تقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه هناك. (2) عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الرحمن الجلي، قال المؤلف في "النفقات" 8/380: من أهل حران، كنيته أبو عثمان، يروى عن زهير بن معاوية، وموسى بن أعين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين. وباقى رجاله نفقات على شرط الشيخين. وتقدم برقم (1424) من طريق شعبة، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وأوردت تخريجه هناك.

عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى سُبَّاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَتَنَحَّيْتُ، فَدَعَانِي فَقَالَ: اذْنُ قَدْ نَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَيْهِ. (2:4)

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا آپ کچھ کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں ایک طرف ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا اور آپ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا پھر آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے۔

1429 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي

وَإِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ أَبُو مُوسَى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَقُولُ: إِنَّ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقْرَاضِ، فَقَالَ حُدَيْفَةُ: لَوْ دِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ، لَقَدْ رَأَيْتَنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشِي، فَأَتَى سُبَّاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، قَالَ: فَاسْتَرْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ حَتَّى فَرَغَ. (2:4)

✽✽ ابوالائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں نہایت سختی کیا کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے: بنی اسرائیل میں سے اگر کسی شخص کی کھال پر پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ دیا کرتا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ تمہارے صاحب (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اس

1429- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخارى (225) فى الوضوء: باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط، عن

عثمان بن أبى شيبة، ومسلم (273) (74) فى الطهارة: باب المسح على الخفين عن يحيى بن يحيى التميمى، والبيهقى فى "السنن" 1/100 من طريق عثمان بن أبى شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (52) عن زياد بن أيوب، عن جرير، به. وأخرجه الطيالسى 1/45 عن شعبة، عن منصور، بهذا الإسناد، ومن طريق الطيالسى أخرجه أبو عوانة 1/197، والبيهقى فى "السنن" 1/101؛ وأخرجه ابن أبى شيبة 1/122 عن غندر، وأحمد 5/402، والنسائى 1/25 من طريق محمد بن جعفر، والبخارى (2471) فى المظالم: باب الوقوف والبول عند سباطة قوم، عن سليمان بن حرب، والخطيب 11/311، وأبو نعيم 8/316 من طريق عبد الكريم بن روح، كلهم عن شعبة، عن منصور، به. وأخرجه أبو نعيم 4/111 من طريق سفيان، عن منصور، به وتقدم تخريجه برقم (1424) من طريق الأعمش، عن أبى وائل، به.

معاملے میں اتنی سختی نہ کرتے، کیونکہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے، میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھے چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے پیچھے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔ آپ نے پیشاب کیا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ کے لئے پردہ کیا، تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آگے آیا اور پیچھے آکر کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہو گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ حَدِيثَةِ اللَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے یہ روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1430 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَكَذَّبَهُ، أَنَا رَأَيْتُهُ

يَبُولُ قَاعِدًا. (2.4)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا خَبَرٌ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّهُ

مُضَادٌّ لِخَبَرِ حَدِيثَةِ اللَّذِي ذَكَرْنَا، لَيْسَ كَذَلِكَ، لِأَنَّ حَدِيثَةَ رَأَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ قَائِمًا

عِنْدَ سِبَاطَةِ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، وَهِيَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَقَدْ أَبْنَا السَّبَبَ فِي فِعْلِهِ ذَلِكَ، وَعَائِشَةُ لَمْ تَكُنْ مَعَهُ

فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ، إِنَّمَا كَانَتْ تَرَاهُ فِي الْبُيُوتِ يَبُولُ قَاعِدًا، فَحَكَّتْ مَا رَأَتْ، وَأَخْبَرَ حَدِيثَةَ بِمَا عَايَنَ، وَقَوْلُ

عَائِشَةَ فَكَذَّبَهُ، أَرَادَتْ: فَخَطَنَهُ، إِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الْخَطَأَ كَذِبًا.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بتائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر

پیشاب کیا کرتے تھے، تو تم اسے جھوٹا قرار دو کیوں کہ میں نے آپ کو ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ

سمجھا کہ یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے، جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ ایسا

1430 - شريك: وهو ابن عبد الله القاضي - وإن كان سبب الحفظ - قد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطيالسي

1/45، وابن أبي شيبة 1/123، 124، والترمذي (12) في الطهارة: باب ما جاء في النهي عن البول قائمًا، والنسائي 1/26 في

الطهارة: باب البول في البيت جالسًا، وابن ماجه (307) في الطهارة: باب في البول قاعدًا، من طرق عن شريك، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 6/192، 213، وأبو عوانة 1/198، والبيهقي في "السنن" 1/101 من طرق عن سفيان، عن المقدم بن

شريح، به، بلفظ "ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائمًا منذ أنزل عليه القرآن". وهذا إسناد صحيح. وأخرجه البيهقي أيضًا

1/101، 102 من طريق عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل عن المقدم بن شريح، به.

نہیں ہے کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پاس کچرے کے ڈھیر کے پاس پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ مدینہ منورہ کے کنارے کی بات ہے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا سبب بیان کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے وہ چیز بیان کی ہے جو انہوں نے دیکھی ہے مگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ بات بیان کی ہے جو انہوں نے دیکھی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان کہ ”تم اس شخص کو جھوٹا قرار دو“ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم اسے غلط قرار دو کیونکہ بعض اوقات عرب لفظ غلطی کیلئے لفظ کذب استعمال کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِالرُّوْتِ وَالْعُظْمِ

میٹگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1431 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، أَعَلِمْتُمْ إِذَا آتَيْتُمْ

الْعَانِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقُبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا يَسْتَنْجِحَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ، وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَيَنْهَى

عَنِ الرُّوْتِ وَالرِّمَّةِ. (2: 3)

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں تمہارے لئے باپ کی جگہ ہوں میں تمہاری تعلیم و تربیت کرتا ہوں جب تم قضائے حاجت کے لئے آؤ تو قبلہ کی

طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو اور کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء نہ کرے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور آپ میٹگنی اور

ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع کرتے تھے۔

1431 - إسنادہ حسن من أجل ابن عجلان، واسمه محمد. وأخرجه الطحاوی 1/121 و 123 من طریق عفان، عن وهيب،

بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/24-25، والحميدي (988)، وأحمد 2/247، وابن ماجه (313) في الطهارة:

باب الاستجمار بالحجارة والنهي عن الروت والرمة، والطحاوی في "شرح معاني الآثار" 1/123، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي

في "السنن" 1/102، والبقوی (173) من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/250، وأبو

داود (8) في الطهارة: باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، والنسائي 1/38 في الطهارة: باب النهي عن الاستطابة

بالرؤت، وابن ماجه (312) باب كراهية مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، والدارمي 1/172، 173 في الوضوء وأبو عوانة

1/200، والطحاوی في "شرح معاني الآثار" 1/123 و 4/233، والبيهقي في "السنن" 1/112 من طرق عن ابن عجلان،

به. وأخرجه مختصراً مسلم (265) في الطهارة: باب الاستطابة، وأبو عوانة 1/200، والبيهقي 1/102 من طرق يزيد بن زريع،

حدثننا روح، عن سهيل، عن القعقاع، به.

ذُكِرَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ الْإِسْتِجَاءِ بِالْعَظْمِ وَالرَّوْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہڈی یا میٹگنی کے ذریعے استیجا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1432 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابن أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَتْ عَلْقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَفَقَدْنَا، فَالْتَمَسْنَا فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشَّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتِيلَ. قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قَبْلِ حِرَاءَ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ، فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَقَالَ: أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا، فَأَرَانَا نِيرَانَهُمْ، وَسَأَلُوهُ الرَّادَ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَمَا يَكُونُ لِحَمًّا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَجُوا بِالْعَظْمِ، وَلَا بِالْبَعْرِ، فَإِنَّ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنِّ. (2: 3)

❁❁ امام شعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو علقمہ نے بتایا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا جنوں سے ملاقات کی رات آپ میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو انہوں نے بتایا جی نہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات موجود تھے۔ ہم نے آپ کو غیر موجود پایا ہم نے گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں آپ کو تلاش کیا ہم نے یہ سوچا شاید آپ کو چپکے سے یادھو کے کے ساتھ شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہماری وہ رات ایسے تھی جیسے کسی قوم نے سب سے زیادہ بری رات بسر کی ہو۔ جب صبح کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو غیر موجود پایا۔ ہم نے آپ کو تلاش

1432 - إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وصححه ابن خزيمة (82) عن

زيد بن أيوب، عن ابن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/155، ومسلم (450) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن، وأبو داود (85) مختصراً، والترمذي (18) في الطهارة: باب ما جاء في كراهية ما يُستجى منه، و (4258) في التفسير: باب ومن سورة الأحقاف، وأبو عوانة 1/219، والبيهقي في "السنن" 1/108-109، وفي "دلائل النبوة" 2/229، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/112، والبعثي في "شرح السنة" (178) من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (82) وسقط لفظ "ابن مسعود" من مطبوع ابن أبي شيبة. وأخرجه أبو داود (39) ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (180)

کیا آپ ہمیں نہیں ملے تو ہم نے اس طرح رات بسر کی جس طرح کسی قوم نے انتہائی بری حالت میں بسر کی ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جنوں کی طرف سے ایک نمائندہ آیا تھا میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر گئے اور آپ نے ہمیں ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زادراہ کی درخواست کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا ذکر کر دیا جائے وہ تمہارے ہاتھوں میں جب آئے گی اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہوگا اور ہر بیگنی تمہارے جانوروں کا چارا ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم سے) فرمایا: تم لوگ ہڈی یا بیگنی کے ذریعے استنجانہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ

آدمی کا اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھونے کی ممانعت کا تذکرہ

1433 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطَّانُ، بِتَيْبَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمُقَدَّمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ. (2: 3)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھوئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفِعْلِ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ عِنْدَ مَسِّ الرَّجُلِ ذِكْرَهُ إِذَا بَالَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے جب آدمی پیشاب کرتے

ہوئے شرم گاہ پر ہاتھ پھیرے

1434 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ:

1434 - رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير - واسمه: محمد بن مسلم بن تدرس - مدلس وقد عنعن. ويشهد له حديث أبي قتادة

الآتي. ومحمد بن إشكاب: هو محمد بن الحسين بن إبراهيم العامري البغدادي الحافظ. والحديث بأطول مما هنا نسبة السيوطي في "الجامع الصغير" للنسائي، ولم أجده في المطبوع ولا في "التحفة". (2) إسناده صحيح. عبد الرحمن بن إبراهيم: هو العثماني مولاهم الدمشقي الملقب بـدَحِيم، ثقة، حافظ، أخرج له البخاري. وباقى رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه (310) في الطهارة: باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/220 عن أحمد بن محمد بن عثمان الثقفي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/300 عن أبي المغيرة، والبخاري (154)

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ. (2: 3)

✽✽ عبد اللہ بن ابوقنادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا کرے۔“

ذَكَرُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ لِمَنْ أَرَادَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی استنجا کرنے لگے تو اپنے بائیں ہاتھ سے استنجا کرے

1435 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ. (2: 3)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع کیا

ہے۔

ذَكَرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَرَادَ الْإِسْتِنْجَاءَ أَنْ يَجْعَلَهُ وَتَرًا

جو شخص استنجا کرتے ہوئے (ڈھیلے سے استنجا کرنے کا ارادہ کرے) اسے یہ حکم ہونا کہ وہ طاق

تعداد میں انہیں استعمال کرے

(بقیہ تخریج 1434) فی الوضوء: باب لا یمسک ذکرہ بيمينہ إذا بال، عن محمد بن يوسف، وابن ماجه (310) من طریق عبد الحمید بن حبيب بن ابي العشرين، ثلاثتهم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (79) من طریق ابن المبارك وعمرو بن ابي سلمة، عن الأوزاعي، به. وأخرجه الحميدي (428)، وأحمد 4/383 و5/295 و296 و309 و310 و311، والبخاري (153) فی الوضوء: باب النهی عن الاستنجاء باليمين، و (5630) فی الأشربة: باب النهی عن التمسك في الإناء، ومسلم (267) فی الطهارة، وأبو داود (31) فی الطهارة، والترمذي (15)، والنسائي 1/25 و43 و44، وأبو عوانة 1/220 و221، والبيهقي فی "السنن" 1/112، والبعثی فی "شرح السنة" (181) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به، وصححه ابن خزيمة برقم (78).

1436 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسِ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْشِرْ، وَإِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ. (1: 78)

﴿﴾ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم وضو کرو تو ناک میں بھی پانی ڈالو اور جب تم (استنجا کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرو تو طاق تعداد میں کرو۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1437 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السَّرِيِّ، بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اسْتَجَمَرْتُمْ فَلْيُوتِرُوا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَتَرِيحُ الْوَتْرِ، أَمَا تَرَى السَّمَاوَاتِ سَبْعًا، وَالْأَيَّامَ سَبْعًا، وَالطُّوُفَ؟ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ. (1: 78)

1436 - إسناده حسن، وقد تقدم برقم (1431) من طريق وهيب، عن ابن عجلان، به، بأطول مما هنا. (2) إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه الحميدي (856)، والطبراني (3607) و (6313) و (6314) و (6316) من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/339 عن عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/340، والطبراني (6306) من طريق عبد الرزاق، عن معمر والثوري، به. وأخرجه أحمد 4/313 عن جرير بن عبد الحميد، عن سفيان، عن هلال، به. سقط منه منصور بين سفيان وهلال. وأخرجه أحمد 4/339 عن سفيان بن عيينة، عن منصور، به. وأخرجه الطيالسي 1/47، وابن أبي شيبة 1/27، والترمذي (27) في الطهارة: باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق، والنسائي 1/41 في الطهارة: باب الرخصة في الاستنابة بحجر واحد، و 67 باب الأمر بالاستنشاق، وابن ماجه (406) في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 1/121، والخطيب في " تاريخه " 1/286، والطبراني (6309) و (6310) و (6311) و (6312) و (6315) من طرق عن منصور، به.

1437 - أبو عامر الخزاز: اسمه صالح بن رستم المزني، مختلف فيه، وهو من رجال مسلم، وثقه أبو داود وغيره، وروى عباس، عن يحيى بن معين: ضعيف، وكذا ضعفه أبو حاتم، وقال ابن عدی: لم أر له حديثاً منكراً جداً، وقال ابن أبي شيبة: سألت ابن المديني عنه، فقال: كان يحدث عن ابن أبي مليكة، كان ضعيفاً، ليس بشيء. قال الإمام الذهبي في " ميزان الاعتدال " 2/294: وهو كما قال أحمد بن حنبل: صالح الحديث. وبقاقي رجاله ثقات. وأخرجه البزار (239) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/158 ومن طريقه البيهقي في " السنن " 1/104 عن عبد الله بن الحسين، عن الحارث بن أبي أسامة، عن روح بن عباد، به. وصححه ابن خزيمة برقم (77)، والحاكم، فتعبه الذهبي بقوله: منكر، والحارث ليس بعمدة. وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " 1/211، وقال: رواه البزار، والطبراني في " الأوسط "، ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن جابر عند أبي عوانة 1/219.

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص پتھر استعمال کرے، تو طاق تعداد میں کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ہے۔ آسمان سات ہیں دن سات ہیں طواف (کے چکر) سات ہیں۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا۔

1438 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ، يَقُولَانِ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ، وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ (1: 52)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْإِسْتِنَارُ هُوَ اخْرَاجَ الْمَاءِ مِنَ الْأَنْفِ، وَالْإِسْتِنشَاقُ: إِدْخَالُهُ فِيهِ، فَقَوْلُهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ أَرَادَ فَلْيَسْتَنْشِقْ، فَأَوْقَعَ اسْمَ الْبِدَايَةِ الَّذِي هُوَ الْإِسْتِنشَاقُ عَلَى

الْيَهَايَةِ الَّذِي هُوَ الْإِسْتِنَارُ، لِأَنَّهُ لَا يُوجَدُ الْإِسْتِنَارُ إِلَّا بِتَقْدِيمِ الْإِسْتِنشَاقِ لَهُ، وَالْإِسْتِجْمَارُ هُوَ الْإِسْطِطَابَةُ، وَهُوَ

إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ عَنِ الْمَخْرُجِينَ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں۔

”جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈالنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنے چاہئیں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لفظ استنثار سے مراد ناک سے پانی کو باہر نکالنا ہے اور استنشاق سے مراد ناک میں پانی

کو داخل کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان جو شخص وضو کرے اسے استنثار کرنا چاہئے اس سے مراد یہ ہے کہ اسے استنشاق

کرنا چاہئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں آغاز کے لفظ استنشاق کو اختتام کیلئے استعمال کیا ہے جو استنثار ہے کیونکہ

استنثار صرف اس وقت پایا جاتا ہے جب اس سے پہلے استنشاق موجود ہو اور استنثار سے مراد پاکیزگی حاصل کرنا یعنی دونوں مخرجوں

سے نجاست کو زائل کرنا ہے۔

1438 - إسناده صحيح على شرط مسلم؛ وأخرجه مسلم (237) في الطهارة: باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار، عن

حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في " صحيحه " (75)، عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه

أحمد 2/401 و518، والبخاري (161) في الوضوء: باب الاستنثار في الوضوء ومسلم (237)، وابن خزيمة (75)؛ من طرق عن

يونس بن يزيد، به. وأخرجه مالك 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء عن الزهري، به. ومن طريق مالك أخرجه: ابن أبي شعبة

1/27، وأحمد 2/236 و277، ومسلم (237) (22)، والنسائي 1/66-67 في الطهارة: باب الأمر بالاستنثار. وابن ماجه (409)

في الطهارة: باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار، والطحاوي 1/120 و121، والبيهقي في " السنن " 1/103،

وصححه ابن خزيمة برقم (75) أيضاً. وأخرجه أحمد 2/308 من طريق معمر، والدارمي 1/178، والطحاوي 1/120 من طريق ابن

إسحاق، والطبراني في " الصغير " 1/49 من طريق عبيد الله بن عمر بن حفص، ثلاثهم عن الزهري، به.

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمَصْرِيَّ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ اللَّفْظَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
جو گزشتہ الفاظ کے بارے میں ہے

1439 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلِ الْمَاءَ فِي أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْشُرْ، وَمِنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. (1: 52)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص وضو کرے تو اسے اپنی ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا چاہئے اور جو شخص پتھر استعمال کرے اسے طاق تعداد میں کرنا چاہئے۔“

ذَكَرُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِطَابَةِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لِمَنْ أَرَادَهُ

جو شخص پتھر استعمال کرنے کا ارادہ کرے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1440 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَبُو صَالِحٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا

يَسْتَدْبِرُهَا، وَلَا يَسْتَطِبُّ بِيَمِينِهِ، وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَيَنْهَى عَنِ الرُّوثِ، وَالرِّمَّةِ. (1: 90)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں تمہارے لئے والد کی جگہ ہوں جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے۔“

1439 - إسناده صحيح، وأخرجه أبو داود (140) في الطهارة: باب في الاستنثار، عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك،

بهذا الإسناد، دون لفظ "ومن استجمر فليوتر"، وهو في "الموطأ" 1/19 في الطهارة: باب العمل في الوضوء ومن طريق مالك

أخرجه أحمد 2/278، والبخاري (162) في الوضوء: باب الاستجمار وتراً، والنسائي 1/65-66 في الطهارة: باب اتخاذ

الاستنشاق، والطحاوي 1/120، والبقوي (210). وأخرجه الحميلي (957)، وأحمد 2/242 و463، ومسلم (237) (20)،

والنسائي 1/65 في الطهارة، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/315 مختصراً، ومسلم (237)

(21) عن محمد بن رافع، كلاهما عن عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة.

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ میٹھی اور بوسیدہ ہڈی (کے ذریعے استنجا کرنے) سے منع کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مَسِّ الْمَاءِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر پانی استعمال کرے

1441 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا الْعَشْرَ قَطُّ، وَلَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ إِلَّا مَسَّ

مَاءً. (8:5)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ذوالحج کے ابتدائی) دس دنوں میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ جب بھی قضائے حاجت کر کے تشریف لاتے تھے تو پانی استعمال کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مَسِّ الْمَاءِ الَّذِي فِي خَبَرِ عَائِشَةَ إِنَّهَا هُوَ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں ”پانی استعمال کرنا“ سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے

1442 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَهُوَ

1441- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 2/250، والنسائي 1/38 عن يعقوب بن إبراهيم، وابن خزيمة (80) عن محمد بن بشار، والبيهقي 1/112 من طريق محمد بن أبي بكر، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (1431).

1442- إسناده ضعيف لضعف يحيى بن طلحة اليربوعي، قال النسائي: ليس بشيء. وذكره المؤلف في "النقات" 9/264، وقال: وكان يُعْرَبُ. وأخرج القسم الأول منه ابن أبي شيبة 3/41، ومسلم (1176)، والترمذي (756)، وأبو داود (2439)، والبخاري (1793) وأخرجه ابن ماجه (1729) من طريق هناد بن السرى، عن أبي الأحوص، عن منصور، عن إبراهيم، به. والمراد بالعشر هنا: الأيام التسعة من أول ذي الحجة. وانظر "شرح مسلم" 8/71-72. وأخرج القسم الثاني منه ابن أبي شيبة 1/153 عن جرير، عن منصور، عن إبراهيم، قال: بلغني أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْخَلَاءَ إِلَّا تَرْتِمًا أَوْ مَسَحَ مَاءً. وانظر الحديث الآتي. (2) إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (150) في الوضوء: باب الاستنجاء بالماء، عن أبي الوليد الطيالسي، هشام بن عبد الملك، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود الطيالسي 1/48 ومن طريقه أبو عوانة 1/221، والبيهقي في "السنن" 1/105، عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/152، وأحمد 3/203، 259 و284، والبخاري (151) في الوضوء: باب من حمل معه الماء لظهوره، و (152) باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء، و (500) في الصلاة: باب الصلاة إلى العنزة، ومسلم (271) في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء من التبرز، والنسائي 1/42 في الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، والدارمي 1/173، وأبو عوانة 1/195 و221، والبخاري في "شرح السنة" (195) من طرق، عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (85) و

عطاء بن ابی ميمونة، قال: سمعت أنس بن مالك، يقول:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ حَاجَتِهِ أَحْيَىٰ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ

الْأَنْصَارِ، يَأْذُوهُ مِنْ مَاءٍ، فَيَسْتَنْجِي بِهِ. (8:5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے باہر

تشریف لائے تو میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا برتن میں پانی رکھ کر آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے استنجا کیا۔

1443 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ مَعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَرُنَ أَرْوَأَجَكَنَّ أَنْ يَسْتَطْبِئُوا بِالْمَاءِ، فَإِنِّي اسْتَحْبِيهِمْ مِنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَفْعَلُهُ. (8:5)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (خواتین سے) فرمایا: تم اپنے شوہروں کو کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجا کیا کریں، کیونکہ

مجھے اس حوالے سے ان سے (بات کرتے ہوئے) شرم آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلًّا وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْخَلَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ بیت الخلاء سے باہر آ کر اللہ تعالیٰ سے

مغفرت طلب کرے

1444 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

(بقیہ تخریج 1442) (86) و (87). وأخرجه أحمد 3/112، ومن طريقه أبو عوانة 1/196 و 221، وأخرجه البخاری (217)

فی الوضوء: باب ما جاء فی غسل البول، وابن خزيمة (84)، عن يعقوب بن إبراهيم، ومسلم (271) (71) فی الطهارة، عن زهير بن حرب وأبى كريب، أربعتهم عن إسماعيل ابن عليه، عن روح بن القاسم، عن عطاء، به. وأخرجه مسلم (270) عن يحيى بن يحيى، وأبو داود (43) فی الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، ومن طريقه أبو عوانة 1/195 عن وهب بن بقية.

1444 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. وأخرجه الترمذی (19) فی الطهارة: باب ما جاء فی الاستنجاء بالماء،

والنسائي 43-1/42 فی الطهارة: باب الاستنجاء بالماء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/152، والبيهقي فی "السنن" 106-1/105، من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 6/113 و 114 من طريق أبان، كلاهما عن قنادة، به. وأخرجه

أحمد 6/113 عن يونس، عن أبان، عن يزيد الرشك، عن معاذة، به. (3) إسناده حسن. يوسف بن أبي بردة، ذكره المؤلف فی "الثقات" 7/638 و وثقه العجلي ص 485، والذهبي فی "الكاشف" 3/297، وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه أبو بكر

بن أبي شيبة 1/2، ومن طريقه ابن ماجه (300) فی الطهارة: باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي فی "عمل اليوم والليلة" (79)، ومن طريقه ابن السنن (22)، عن أحمد بن نصر، عن يحيى بن أبي بكير،

به. وصححه ابن خزيمة برقم (90) ومن طريقه البيهقي فی "السنن" 1/97، عن محمد بن المثني، عن يحيى بن أبي بكير، به.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: (متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ. (5: 12)

❁❁ یوسف بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ پڑھتے تھے غفرانک (یعنی میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ إِذَا بَالَ بِاللَّيْلِ وَأَرَادَ النَّوْمَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ لَوِرْدِهِ
أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ بَعْدَ الْإِسْتِجَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب وہ رات کے وقت پیشاب کرے اور اپنے معمول کے نوافل ادا کرنے سے پہلے دوبارہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ استنجاء کرنے کے بعد اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھو لے

1445 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى خَتْ، - وَكَانَ كَخَيْرِ

(بقیہ تخریج 1444) وأخرجه أحمد 6/155، وأبو داود (30) في الطهارة، وابن الجارود (42)، والبغوي في "شرح السنة" (188)، من طريق هاشم بن القاسم، والبخاري، في "الأدب المفرد" (693)، والترمذي (7) في الطهارة، والدارمي 1/174، من طريق مالك بن إسماعيل، والحاكم 1/185، والبيهقي في "السنن" 1/97، من طريق عبيد الله بن موسى، ثلاثهم عن إسرائيل بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/97 أيضاً من طرق أخرى عن إسرائيل، به. وصححه أبو حاتم الرازي، والحاكم ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1445 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. وخت: بفتح المعجمة، وتشديد الناء المثناة، وفي الأصل: ابن خت، وهو خطأ، لأن "خت" لقب ليحيى بن موسى، لقب به لأنها كلمة كانت تجرى على لسانه. وهو عند أبي داود الطيالسي 1/115، 116 (منحة المعبود)، ومن طريقه أخرجه أبو عوانة 1/279 وأخرجه أحمد 1/283، ومسلم (763) (187) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وابن ماجه (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، وأبو عوانة 1/279 و2/312، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/283، والبخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (304) في الحيض: باب غسل الوجه واليدين إذا استيقظ من النوم، و (763) (181) في صلاة المسافرين، وأبو داود (5043) في الأدب: باب النوم على طهارة، والترمذي في "الشمائل" (255)، وابن ماجه (508)، وأبو عوانة 1/279 و2/311، من طرق عن سفیان، من سلمة بن كهيل، به. وأخرجه مسلم (763) (188)، والنسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود من طريق سعيد بن مسروق، عن سلمة، به. وأخرجه مسلم (763) (189) من طريق عقيل بن خالد، عن سلمة، به.

الرِّجَالِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَبَانَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بِسْءِ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ، ثُمَّ غَسَلَ

وَجْهَهُ، ثُمَّ نَامَ. (8:5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اٹھے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور پھر سو گئے۔



9- کتاب الصلوة

نماز کے بارے میں روایات

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ اِقَامَةَ الْمَرْءِ الْفَرَائِضَ مِنَ الْاِسْلَامِ

نماز کے بیان کا تذکرہ کہ فرائض کو آدمی کا قائم کرنا اسلام کی (بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے

1446 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ حَالِدِ الْمَخْزُومِيَّ يَحْدِثُ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاقَامِ الصَّلَاةِ، وَابْتِئَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ

رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ. (3: 66)

عکرمہ بن خالد مخزومی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ جنگوں میں حصہ

کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرو

زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“



بَابُ فَرَضِ الصَّلَاةِ

باب 1: نماز کا فرض ہونا

1447 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ (متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادَةَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ" قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادَةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" فَقَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادَةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ" قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللَّهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ أَنَسٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْقِصَّةَ بِطُولِهَا عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَسَمِعَ بَعْضَ الْقِصَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَالطَّرُقُ الثَّلَاثُ كُلُّهَا صحاح.

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اس نے دریافت کیا: ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز (یعنی مزید کوئی نماز) بھی لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اس نے عرض کی: ان سے پہلے یا ان کے بعد کچھ اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اَرَأْسَ" نے سچ کہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ انہوں نے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور اس واقعہ کا کچھ حصہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے تو اس کے تینوں طرق مستند ہیں۔

1447 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/267، عن أحمد بن عبد الملك، والنسائي 1/228-229 في

الصلاة: باب كم فرضت في اليوم والليلة عن قتيبة، كلاهما، عن نوح بن قيس، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (12)، (10)، و (11)، في

الإيمان: باب السؤال

ذَكَرُ الْبَيَانَ أَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ أَخَذَهَا مُحَمَّدٌ عَنْ جَبْرِيلَ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پانچ نمازوں کا حکم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل
علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمتیں نازل کرے

1448 - أَخْبَرَنَا مِنْ قُتَيْبَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى بَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عُرْوَةُ فَأَخَّرَ
عُمَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ:
أَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: "نَزَلَ جَبْرِيلُ فَصَلَّى مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَحَسَبَ
بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ".

ابن شہاب کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کے مدینہ منورہ کا گورنر ہونے کے زمانے میں ان
کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ عروہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو
عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز ادا کی تو عمر بن
عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابوسعود کو یہ بیان کرتے
ہوئے سنا ہے۔ میں نے حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے نماز ادا کی میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی

1448 - إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي السند على
شرطهما. وأخرجه البخاري (3221) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم (610) في المساجد: باب أوقات الصلوات
الخمسة، والنسائي 1/245، 246 في المواقيت، وابن ماجه (668) في الصلاة: أبواب مواقيت الصلاة، والطبراني 17/ (715)،
من طريق قتيبة بن سعيد، ومحمد بن رمع، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/342 من طريق سعيب بن
الليث وحجاج وعبد الله بن يزيد المقرئ، كلهم عن الليث بن سعد، به. وأخرجه الحميدي (451)، وابن أبي شيبة 1/319،
والشافعي في "مسنده" 1/48، وأبو عوانة 1/341، والطبراني 17/ (714)، والبيهقي في "السنن" 1/363، من طريق سفیان بن
عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (2044)، وعنه أحمد 4/120-121، وأبو عوانة 1/343، والطبراني 17/ (711) عن
معمر، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (2045)، وأبو عوانة 1/343 من طريق حجاج، كلاهما عن ابن جريج، عن الزهري،
به. وأخرجه البخاري (4007) في المغازي، والبيهقي في "السنن" 1/441 من طريق شعيب، عن الزهري، به. وسورده بعده
(1449) من طريق أسامة بن زيد، عن الزهري، به. وبرقم (1450) من طريق مالك، عن الزهري، به. ويرد تخريج كل طريق في
موضعه.

اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

انہوں نے اپنی انگلیوں پر شمار کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

1449 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا بِن وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ بِن شَهَابٍ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوقت الصلاة فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عُرْوَةُ

سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: "نَزَلَ جَبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ

ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ" فَحَسَبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ

حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرَبَّمَا آخِرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بَيضاءَ قَبْلَ أَنْ

تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةَ فَيُنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحَلِيفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ

تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي العِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ وَرَبَّمَا آخِرَهُ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً يَغْلَسُ

وَصَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَاسْفَرَّ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعِدْ إِلَى

أَنْ يَسْفِرَ.

اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ عمر بن عبد العزیز منبر پر بیٹھے ہوئے

تھے۔ انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

نمازوں کے اوقات کے بارے میں بتایا ہے عمر بن عبد العزیز نے ان سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا

میں نے بشیر بن ابوسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے

ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں

1449-إسناده قوى. أسامة بن زيد: هو الليثي المدني، قال الحافظ في التقریب: " صدوق بهم، وهو من رجال مسلم، وباقي

السند رجاله ثقات، وهو في "صحیح ابن خزيمة" برقم (352). وأخرجه الدارقطني 1/250، والبيهقي في "السنن" 1/363 من

طريقين عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (394) في الصلاة: باب ما جاء في الموافيت، عن محمد بن سلمة

المرادي، حدثنا ابن وهب، به. وأخرجه الدارقطني 1/251، والحاكم 1/192، 195، والبيهقي 1/441 من طريق الليث بن سعد،

عن يزيد بن أبي حبيب، عن أسامة بن زيد، به.

نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہاں نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی۔

راوی نے اپنی انگلیوں پر حساب کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں بتایا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا جب گرمی شدید ہوتی تھی تو آپ بعض اوقات اس نماز کو تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج بلند اور چمک دار ہوتا تھا۔ ابھی اس میں زردی شامل نہیں ہوئی ہوتی تھی اور کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے ذوالحلیفہ جاسکتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور آپ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب آفتاب سیاہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ صبح کی نماز آپ کبھی اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کرنے لگے یہاں تک کہ (اسی معمول کے مطابق) آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ عَدَدِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ عَلَى الْمَرْءِ فِي يَوْمِهِ وَكَيْلَتِهِ

ان نمازوں کی تعداد کا تذکرہ جو آدمی پر دن اور رات میں فرض ہیں

1450 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ

الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فِي امْرَأَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ

فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ مَا هَذَا الْيَسَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

1450 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه البخاری (521) فی موافقت الصلاة: باب موافقت الصلاة وفضلها، وأبو

عوانة 1/340، والبيهقي في "السنن" 1/363 و441 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في

"الموطأ" 1/3-4 في الصلاة: باب وقوت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 5/274، ومسلم (610) (167) في المساجد:

باب أوقات الصلوات الخمس، والدارمي 1/268، وأبو عوانة 1/340، 341، والبيهقي في "السنن" 1/363، والطبراني 17/

(713)، وحديث عائشة أخرجه البخاری (544) في الموافقت: باب وقت العصر، و (1303) في فرض الخمس: باب ما جاء في

بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، عن إبراهيم بن المنذر، عن أنس بن عياض، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة،

به. وأخرجه البخاری (545)، أيضًا عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه أيضًا (546) عن أبي نعيم،

عن ابن عيينة، عن الزهري، عن عروة، به. وأخرجه عبد الرزاق (2070) و (2072) و (2073)، والطبراني 17/ (712) و (715) و

(717)، وابن أبي سبيبة 1/326 من طرق، عن الزهري، به.

سعد عن ابن شہاب عن عبد اللہ ابن ابی بکر بن عبد الرحمن عن أمیة بن عبد اللہ بن خالد،
(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضِرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ
صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَا بَنَ أَخِي إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ
شَيْئًا فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَاهُ يَفْعَلُ.

❁❁ أمیة بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حضر کی نماز اور خوف کے عالم
والی نماز کا ذکر ہم قرآن میں پاتے ہیں لیکن ہمیں سفر کی نماز کا ذکر قرآن میں نہیں ملتا تو حضرت عبد اللہ نے ان سے کہا: اے میرے
بھتیجے! بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا۔ ہمیں کسی چیز کا علم نہیں تھا ہم اسی طرح کرتے ہیں
جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاةَ رَكْعَةً وَاحِدَةً غَيْرَ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ایک

رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے

1452 - أَخْبَرَنَا بَنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

1451- تحرفت في "التقاسيم" /1/ لوحة 363 و"الإحسان" إلى "عبد الملك" إلا أن ناسخ "الإحسان" أثبت فوق
"سننك": "اللہ": 2/إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 2/94، والنسائي 3/117 في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجه (1066) في
قيامه الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (946). وأخرجه
البيهقي في "السنن" 3/136 من طريق يونس، عن ابن شهاب، بهذا الإسناد، وفيه "عبد الملك بن أبي بكر". وأخرجه مالك
1/145-146 في قصر الصلاة في السفر، ومن طريقه أحمد 2/65، عن ابن شهاب الزهري، عن رجل من آل خالد بن أسيد، أنه
سأل عبد الله بن عمر.

1452- إسناده صحيح، ثعلبة بن زهدم: مختلف في صحته، وقد جزم بصحة صحبته المؤلف، وابن السكن، وابن مندة،
وأبو نعيم الأصبهاني، وابن عبد البر، وابن الأثير، وذكره البخاري في "التاريخ" 2/174 وقال: قال الثوري: له صحة، ولا يصح،
وذكره مسلم في الطبقة الأولى من التابعين، وقال الترمذی: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم، وعمامة روايته عن الصحابة، وقال
نعجلى: تابعي ثقة، وباقي رجال السنن على شرط الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1343). وأخرجه أبو داود
(1246) في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، عن مسدد، والنسائي 3/168 في صلاة الخوف، عن عمرو بن
عسى، والبيهقي 3/261 من طريق محمد بن أبي بكر. وأخرجه عبد الرزاق (4249)، وابن أبي شيبة 2/461، 462، وأحمد
5/385 و399، والنسائي 3/167، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/310، والبيهقي في "السنن" 3/261 من طرق، عن
سفيان، به. وصححه الحاكم 1/335، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/406، والبيهقي في "السنن" 3/261، 262 من طريق أبي
سحاق، عن سليم بن عبد الله السلولي، عن حذيفة. وسليم: وثقه المؤلف 4/330، وقال: وكان قد شهد غزوة طبرستان، وقال
نعجلى (601): كوثى، تابعي، ثقة، وأخرجه أحمد 5/395، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد.

قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا قَالَ فَقَامَ حُدَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفِّينَ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيًا
لِلْعُدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لَاءِ مَكَانَ هُوَ لَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَكَمْ يَقْضُوا.

❁❁ ثعلبہ بن زہدم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا:

آپ لوگوں میں سے کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب

دیا: میں نے، راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنا لیں۔

ایک ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مد مقابل کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت نماز

پڑھائی پھر یہ لوگ جا کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ آگئے تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ ان لوگوں نے

نماز کی قضا نہیں کی (نماز مکمل نہیں کی یعنی صرف ایک ہی رکعت پڑھی)۔



بَابُ الْوَعِيدِ عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ

باب 2: نماز ادا نہ کرنے پر وعید

1453 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو ترک کرنا۔"

ذِكْرُ لَفْظَةِ أَوْ هَمَّتْ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ

حَتَّى خَرَجَ وَفَتَّهَا كَافِرٌ بِاللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس لفظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا (شمار ہوگا)

1453 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین، غیر أبو یوسف - واسمہ طلحة بن نافع وقد صرح بالسماع عند مسلم. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (219) من طريق معاذ بن المشي، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (82) في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، والترمذی (2618) في الإيمان: باب ما جاء في ترك الصلاة، والبيهقي 3/366، من طرق عن جرير، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/370، وابن أبي شيبة 11/14، والترمذی (2618) و (2619)، والطبرانی في "الصغير" 2/14، وابن منده في "الإيمان" (219) من طريق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (82)، والدارمی 1/280، وابن منده في "الإيمان" (217)، والبيهقي في "السنن" 3/366 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، قال: أخبرني أبو الزبير، قال: سمعت جابرًا. وهذا سند صحيح، فقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث وأخرجه النسائي 1/232 (كما في إحدى نسخ "السنن" في الصلاة) من طريق محمد بن ربيعة. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/33، أبو داود (4678) في السنة: باب في رد الإرجاء، والترمذی (2620) في الإيمان، وابن ماجه (1078) في الإقامة: باب ما جاء فيمن ترك الصلاة، والدارقطني 2/53، وابن منده في "الإيمان" (218)، والبعقوى (347)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (267) من طرق. وأخرجه أحمد 3/389 عن سريج، عن ابن أبي الزناد. وأخرجه الطبرانی في "الصغير" 1/134، والقضاعي في "مسند الشهاب" (266)، والبيهقي في "السنن" 3/366 من طريق أبي الربيع الزهراني.

1454 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنْ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
”پیشک ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی چیز نماز ہے جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ حَتَّى خَرَجَ وَقَفْتَهَا مُتَعَمِّدًا
لَا يَكْفُرُ بِهِ كُفْرًا يُخْرِجُهُ عَنِ الْمِلَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نماز کو اس طرح ترک کرنے والا شخص کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے اور وہ شخص جان بوجھ کر ایسا کرنے تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا یہ عمل اسے اسلام سے باہر کر دے گا

1455 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

1454 - إسناده جيد. الحسين بن واقد: ثقة، من رجال مسلم إلا أن له أوهاماً، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه الترمذی (2621) في الإيمان: باب ما جاء في ترك الصلاة، والنسائي 1/231 في الصلاة: باب الحكم في تارك الصلاة، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حسن صحيح غريب. ومن طريق الحسين بن حريث صححه الحاكم 1/6، 7، ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذی (2621) أيضاً عن يوسف بن عيسى، عن الفضل بن موسى، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/34، وأحمد 5/346، والترمذی (2621) أيضاً، وابن ماجه (1079) في الإقامة، والدارقطني 2/52، والبيهقي 3/366، من طرق عن الحسين بن واقد، به.

1455 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق برقم (4402) ومن طريقه أخرجه أحمد 2/80، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين. وأخرجه أبو داود (1207) في الصلاة، وأبو عوانة 2/349، 350، والبيهقي في "السنن" 3/159 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به. وأخرجه الدارقطني 1/391 و392 من طريق سفيان الثوري، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه مالك 1/144 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر، عن نافع، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4394)، والنسائي 1/289 في المواقيت: باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/161، والبيهقي 3/159، والبخاري (1039). وأخرجه أحمد 2/4 و102 و106، والترمذی (555) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/350، والطحاوي 1/162، والبيهقي 3/159 من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (4400) و(4401)، والبخاري (1668) في الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، والنسائي 1/287 و288، والدارقطني 1/390 و291 و392 و393، وأبو عوانة 1/350، والطحاوي 1/161 و163، والبيهقي 3/159 و160، وابن خزيمة في "صحيحه" (970) من طرق عن نافع، به. وأخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4393)، وابن أبي شيبة 2/456، والبخاري

الرِّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

(متن حدیث): أَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بِوَجْعِ امْرَأَتِهِ فِي السَّفَرِ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فِقِيلَ الصَّلَاةِ فَسَكَتَ وَأَخَّرَهَا بَعْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيُّ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَفْعَلُ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ.

1455: نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر کے دوران اپنی بیوی کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا، تو انہوں نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا۔ ان سے کہا گیا ہے: نماز کا وقت ہو گیا ہے، تو وہ خاموش رہے۔ انہوں نے اس نماز کو شفق رخصت ہو جانے کے بعد تک مؤخر کیا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا پھر وہ سواری سے نیچے اترے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے جب آپ کو تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا حَتَّى خَرَجَ

وَقْتَهَا لَا يَكْفُرُ بِاسْتِعْمَالِهِ ذَلِكَ كُفْرًا تَبِينُ امْرَأَتُهُ بِهِ عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں، جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس شخص کو ایسا کافر قرار نہیں دیا جائے گا کہ اس کی بیوی اس سے باندہ ہو جائے

1456 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاظِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا كَيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(بقیہ تخریج 1455) (1106) فی تقصیر الصلاة، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء، والنسائی 1/290، والطحاوی 1/161، وابن الجارود (226)، والبیہقی 3/159، وابن خزیمہ فی "صحیحہ" (964) و (965) من طریق سفیان بن عیینہ، عن الزہری، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه عبد الرزاق (4392)، والبخاری (1091) و (1092) فی تقصیر الصلاة: باب یصنی المغرب ثلاثاً فی السفر، و (1109) باب هل یؤذن أو یقیم إذا جمع بین المغرب والعشاء، و (1673) فی الحج: باب من جمع بینہما ولم یتطوع، والنسائی 1/287 فی المواقیت: باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/350، والبیہقی 3/165 من طرق عن الزہری، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه النسائی 1/285 و 288، والدارقطنی 1/391، والبیہقی 3/165 من طرق عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه البخاری (1805) فی العمرة: باب المسافر إذا جد به السیر یعجل إلى أهله، و (3000) فی الجهاد: باب السرعة فی السیر، والبیہقی 3/160 من طریق محمد بن جعفر، عن زید بن أسلم، عن أبیہ، عن ابن عمر. وأخرجه النسائی 1/286، والطحاوی 1/161، والبیہقی 3/161 من طریق ابن عیینہ، عن ابن أبی نجیح، عن إسماعیل بن عبد الرحمن بن أبی ذؤیب، عن ابن عمر. وأخرجه أبو داؤد (1217) فی الصلاة: باب الجمع بین الصلاتین، والبیہقی 3/160 من طریق اللیث بن سعد، عن ربیعہ بن أبی عبد الرحمن، عن عبد اللہ بن دینار، عن ابن عمر.

(متن حدیث): قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلَ وَقْتِ العَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا تھا تو آپ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ صَلَاةٍ أُخْرَى لَا يَكْفُرُ بِهِ كُفْرًا يُوْجِبُ دَفْنَهُ فِي مَقَابِرِ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آجائے تو وہ ایسا کافر نہیں ہوگا کہ اسے غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا لازم ہو اگر وہ شخص اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے

1457 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

(متن حدیث): أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَّةٍ مِنْ شَعْرِ ضَرْبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ فُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ واقف عند المَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ فُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا

1456 - إسناده صحيح . سعيد بن بحر القراطيسي: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/272، وقد تحرف فيه "بحر" إلى "بحير"، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 9/93، ووثقه، وأورده السمعاني في "الأنساب" 10/84، وباقى رجال الإسناد على شرطهما. وأخرجه مسلم (704) (47) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، عن عمرو الناقد، وأبو عوانة 2/351 عن عيسى بن أحمد البلخي، والدارقطني 1/389، 390، والبيهقي في "السنن" 3/161، من طريق الحسن بن محمد بن الصباح. وأخرجه الدارقطني 1/390 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث بن سعد، به، وانظر "التلخيص" 2/49، = 50. وأخرجه مسلم (704) (48)، وأبو داود (1219) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/287 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافرين بين المغرب والعشاء، وأبو عوانة 2/351، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/164، والبيهقي 3/161، والبقولي (1040) من طرق عن ابن وهب، عن جابر بن إسماعيل، عن عقيل بن خالد، به. وقد تحرف "جابر" في المطبوع من "شرح السنة" إلى "حاتم". وصححه ابن خزيمة (969). وسيورده المؤلف برقم (1592) في باب الجمع بين الصلاتين، من طريق المفضل بن فضالة، عن عقيل بن خالد، به، ويرد تخريجه من طريقه هناك. وله طريق أخرى عند الطبراني في "الأوسط" في سندهما يعقوب بن محمد، قال الحافظ في "التقريب": صدوق كثير الوهم، وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/160 وقال: رجاله موثقون. وله طريق أخرى أيضًا عند ابن أبي شيبة 2/456، 457، والبخاري (668) ورجالها ثقات إلا أن فيه عن عنة ابن إسحاق.

حَتَّىٰ إِذَا رَأَعَتِ الشَّمْسُ أَمْرًا بِالْقُصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاتَىٰ بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَمِمَّا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَنَّ أَوَّلَ دَمٍ أُضِعَ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ بَنِ رِبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَيْتِي لَيْثٌ فَفَقَتَلْتَهُ هَذَيْلٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكَتْ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصْلُوا بَعْدَهُ إِنْ اغْتَضَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟" قَالُوا نَشْهَدُ أَنْ قَدْ بَلَغْتَ فَاذَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ يَاصْبِغِهِ السَّبَابِيُّ يَرَفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيُنْكِتُهَا إِلَى النَّاسِ: "اللَّهُمَّ اشْهَدْ." ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى العَصْرَ وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَمَّا جَازَ تَقْدِيمُ صَلَاةِ العَصْرِ عَنْ وَقْتِهَا وَلَمْ يَسْتَحِقَّ فَاعِلُهُ أَنْ يَكُونَ كَافِرًا كَانَ مِنْ آخِرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ إِذَاهَا بَعْدَ وَقْتِهَا أُولَى أَنْ لَا يَكُونَ كَافِرًا.

❁❁ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے تو انہوں نے بتایا (حجۃ الوداع کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت بالوں سے بنا ہوا خیمہ لگا دیا یہ وہ آپ کے لئے نمرہ میں لگایا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے۔ قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ شجر حرام کے قریب و قوف کریں گے، جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گئے بڑھ گئے اور آپ عرفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے یہ دیکھا کہ وادی نمرہ میں آپ کے لئے خیمہ لگا دیا گیا ہے۔ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے۔“

خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے دونوں پاؤں کے نیچے رکھی گئی ہے اور زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہو

1457- حدیث صحیح، هشام بن عمار وان کان فیہ ضعف- قد توبع. و أخرجه أبو داؤد (1905) فی المناسک: باب صفة حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ومن طریقہ البیهقی فی "السنن" 5/7، 49، وأخرجه ابن ماجہ (3074) فی المناسک: باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم. كلاهما عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1218) فی الحج: باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وأبو داؤد (1905)، والنسائی 1/290 فی الجمع بین الظهر والعصر بعرفة، والدارمی 2/44، وابن الجارود (469)، والبیهقی 5/7-9، من طرق عن حاتم بن إسماعیل، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعی 2/54، ومن طریقہ البغوی فی "شرح السنة" (1928) عن إبراهيم بن محمد وغيره، وأبو داؤد (1906) من طریق عبد الوهاب الثقفی، وسليمان بن بلال، كلهم عن جعفر بن محمد، به.

گیا ہے۔ سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کا ہے جو بنو لیث میں دودھ پیتے بچے تھے اور ہذیل قبیلے کے لوگوں نے انہیں مار دیا تھا تم لوگ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، کیونکہ تم نے اللہ کی امان میں انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے مطابق ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو تم زیادتی کے بغیر ان کی پٹائی کرو اور ان کا تم پر یہ حق ہے تم انہیں رزق اور لباس مناسب طور پر فراہم کرو میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے جب تم سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں آپ نے تبلیغ کر دی ہے (فریضہ رسالت کو) ادا کر دیا ہے آپ نے خیر خواہی کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر اسے لوگوں کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! تو گواہ ہو جا“ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر اذان ہوئی اقامت کہی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی آپ نے عصر کی نماز پڑھائی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب عصر کی نماز کو اپنے مخصوص وقت سے پہلے ادا کرنا جائز ہے اور ایسا کرنے والا شخص اس بات کا مستحق نہیں ہوتا کہ اسے کافر قرار دیا جائے، تو جو شخص نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے پھر اس کا وقت گزر جانے کے بعد ادا کرتا ہے تو وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوتا ہے کہ وہ کافر نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا لَا يَكْفُرُ كُفْرًا لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ الْمُسْلِمُونَ
لَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا

چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جان بوجھ کر نماز کو ترک کرنے والا شخص اس طرح کافر نہیں ہوگا کہ اس کے مسلمان وارث اس کے وارث ہی نہ بنیں، اگر وہ اس نماز کو ادا کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے

1458 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدِ

1458 - إسناده صحيح على شرطهما، أبو الطفيل: هو عامر بن وائلة الليثي، ولد عام أحد، ورأى النبي صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبي بكر فمن بعده، وعُمر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة، قاله مسلم وغيره. وأخرجه أحمد 5/241، 242، وأبو داود (1220) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والترمذي (553) و (554) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين، والدارقطني 392/1 و 393، والبيهقي في "السنن" 3/163، والخطيب في "تاريخه" 12/465 و 466 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وسعيده المؤلف من طريقه برقم (1593) في باب الجمع بين الصلاتين. وأخرجه البيهقي 3/162، وأبو نعيم في "الحلية" 7/89 من طريق سفیان، عن عمرو بن دينار، عن أبي الطفيل، به. وسورده المؤلف برقم (1591) من طريق قرة بن خالد، وبرقم (1595) من طريق مالك.

بُنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ
أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
عَجَّلَ الْعِشَاءَ وَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

✽✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب
آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ جمع کر دیتے
تھے اور وہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں
ایک ساتھ ادا کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے
تھے یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ مغرب کے بعد روانہ ہوتے تھے تو آپ عشاء کی نماز کو جلدی ادا
کرتے تھے اور اسے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ حَبِيبٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ آدَاؤها

وَأَنَّ ذَهَبَ وَقْتَهَا لَا يَكُونُ كَافِرًا كُفْرًا يَكُونُ مَالَهُ بِهِ فَيُنَاقِلُ لِلْمُسْلِمِينَ

پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جب آدمی پر نماز واجب ہو چکی ہو

تو اس وقت تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص اس طرح سے کافر نہیں ہوگا کہ

اس کا مال مسلمانوں کے لئے مال نے کی حیثیت اختیار کر جائے

1459 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا بِنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ

1459- اسنادہ جید، یزید بن کیسان: صدوق من رجال مسلم إلا أنه يخطيء، وبقای رجال السنن علی شرطہما. ابن فضیل:
هو محمد، وأبو حازم: هو سليمان الكوفي الأشجعي. وأخرجه أحمد. 2/428، 429، ومن طريقه أبو عوانة 2/252، وأخرجه مسلم
(680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والسنن 1/298 في المواقيت: باب كيف
يقضى الفائت من الصلاة، عن محمد بن حاتم ويعقوب بن إبراهيم الدورقي، وابن خزيمة في "صحيحه" (988) عن محمد بن بشار،
والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق محمد بن أبي بكر، كلهم عن يحيى بن سعيد، عن يزيد بن كيسان، بهذا الإسناد. وأخرجه
أبو عوانة 2/251 من طريق الوليد بن القاسم، عن يزيد بن كيسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/64، وابن الجارود (240) من
طريقين، عن أبي حازم، به. وسورده المؤلف برقم (2069) من طريق الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه
هناك. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/402 عن روح بن الفرخ، عن أبي مصعب الزهري، عن ابن أبي حازم، عن العلاء
بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسورده المؤلف برقم (1579) من حديث أبي قتادة، وبرقم (1580) من حديث عبد الله
بن مسعود.

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): عَرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمْ نَسْتَقِظْ حَتَّى آذَنَّا الشَّمْسُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِيَأْخُذَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ يَسْتَحِيَ عَنْ هَذَا الْمَنْزِلِ"، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَازِمٍ فِي تَأْخِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي اثْبَتَهُ إِلَى أَنْ خَرَجَ مِنَ الْوَادِي دَلِيلٌ صَحِيحٌ عَلَيَّ أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ إِلَى أَنْ يَخْرُجَ وَفَتْهَا لَا يَكُونُ كَافِرًا إِذْ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدَائِهِ الصَّلَاةِ فِي وَقْتِ انْتِبَاهِهِمْ مِنْ مَنَامِهِمْ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالتَّحْيِ عَنِ الْمَنْزِلِ الَّذِي نَامُوا فِيهِ وَالْفَرَضُ لَأَزِمٌ لَهُمْ قَدْ جَازَ وَقْتَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا ہم لوگ بیدار نہیں ہو سکے یہاں تک کہ سورج نے ہمیں بیدار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنی سواری کو پکڑ لے اور پھر اس پڑاؤ کی جگہ سے کچھ ہٹ جائے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی پھر نماز قائم کی گئی۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیلئے جو وقت مقرر کیا تھا۔ آپ کا اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنا یہاں تک کہ آپ کا اس وادی سے باہر چلے جانا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ نماز اتنی دیر تک ترک کرنے والا شخص کہ اس کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو ہدایت کرتے کہ وہ نماز کو اس وقت ادا کر لیں جب نیند سے بیدار ہوئے تھے اور آپ انہیں یہ ہدایت نہ کرتے کہ اس جگہ سے کچھ ہٹ جائیں جہاں وہ سوئے رہ گئے تھے اور فرض ان کیلئے اس وقت لازم تھا۔ جب ان کا وقت بھی جائز ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ

ذَلِكَ إِطْلَاقَ الْكُفْرِ الَّذِي يُخْرِجُهُ عَنِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ بِهِ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جان بوجھ کر کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والے شخص پر اس کفر کا اطلاق کرنا لازم نہیں ہوگا جو آدمی کو دین اسلام سے خارج کر دے

1460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ

بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ صَلَاةٍ

أُخْرَى".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ فِي إِطْلَاقِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "التفريط" على من لم يصل الصلاة حتى دَخَلَ وَقْتُ صَلَاةٍ أُخْرَى بَيِّنًا وَاضِحًا أَنَّهُ لَمْ يَكْفُرْ بِفِعْلِهِ ذَلِكَ إِذْ لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَمْ يُطْلَقْ عَلَيْهِ اسْمُ التَّأخِيرِ وَالتَّقْصِيرِ دُونَ إِطْلَاقِ الْكُفْرِ.

✽✽ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”نہند میں تفریط نہیں ہے تفریط اس شخص کے لئے ہے جو اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک دوسری نماز کا وقت نہیں آجاتا۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لفظ تفریط اس شخص کیلئے استعمال کیا ہے جو نماز کو ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے کہ ایسا کرنے والا شخص کافر نہیں ہوگا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کیلئے کفر کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے تاخیر یا کوتاہی کا لفظ استعمال نہ کرتے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَلَا نَوْمٍ
حَتَّى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكْفُرُ بِذَلِكَ كُفْرًا يَكُونُ ضِدًّا لِلْإِسْلَامِ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتی ہے بھولے بغیر اور سوائے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو اس کو اس طرح سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا جو اسلام کی ضد ہے

1460- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه النسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (681) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفاتنة واستحباب تعجيل قضائها، عن شيبان بن فروخ، وأبو داود (441) من طريق الطيالسي، وابن الجارود (153)، من طريق موسى بن إسماعيل، والدارقطني 1/386 من طريق علي بن الجعد وشيبان بن فروخ، وأبو عوانة 2/257 والبيهقي في "السنن" 1/404 و2/216 من طريق يحيى بن أبي بكر، كلهم عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه أحمد 5/298، وأبو داود (437) في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة أو نسيها، والدارقطني 1/386، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/401 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. ومن طريق أبي داود أخرجه البغوي في "شرح السنة" (439). وأخرجه الترمذي (177) في الصلاة: باب ما جاء في النوم عن الصلاة، والنسائي 1/294 في المواقيت: باب فيمن نام عن الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" (989) عن أحمد بن عبد الصبي، كلاهما عن حماد بن زيد، عن ثابت، به. ومن طريق النسائي أخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/15. وأخرجه عبد الرزاق (2240) من طريقين عن قتادة، وأحمد 5/305 من طريق بكر بن عبد الله، وأبو داود (438) والبيهقي 2/217 من طريق خالد بن سمير، ثلاثتهم عن عبد الله بن رباح، به. وسورده المؤلف برقم (1579) من طريق حصين بن عبد الرحمن، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه، به. ويرد تخريجه هناك.

1461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذَّهَلِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَسْنَا فَعَلَبْنَا أَعْيُنًا وَمَا أَيْقَظْنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ إِلَى وَضُوئِهِ دَهْشًا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْوَضُوا ثُمَّ أَمَرَ بِالْأَفَادِنِ فَادَّخَلَ ثُمَّ صَلَّوْا رُكْعَتِي الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْفَجْرَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَّطْنَا أَفَلَا نُعِيدُهَا لَوْ قَتَيْتَهَا مِنَ الْعِدِّ فَقَالَ: "يُنْهَأُكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرَّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو ہم نے پڑاؤ کر لیا ہماری آنکھ لگ گئی ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا ہر شخص خوف زدہ ہو کر وضو کے لئے اٹھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی انہوں نے وضو کر لیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر ان لوگوں نے فجر کی دو رکعت ادا کیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ کیا ہم اس نماز کو کل اس کے وقت میں دوبارہ ادا نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہیں سو سے منع کرتا ہے تو کیا وہ خود تم سے اسے قبول کر لے گا؟ کوتاہی جاگنے کے عالم میں ہوتی ہے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَمَنِ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخُلْدِ بَانَ تَارِكِ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا وَجُودِ عَذْرٍ حَتَّى يَخْرُجَ وَقْتُهَا لَا يَكُونُ كَافِرًا كَافِرًا يُؤَدِّي حُكْمَهُ إِلَى حُكْمِ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات کی مکمل نفی کرتی ہے، بھولے بغیر جان بوجھ کر نماز کو ترک

کرنے والا شخص اور کسی نیند کے علاوہ یا کسی عذر کے بغیر نماز کو ترک کرنے والا شخص

یہاں تک کہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے وہ اس طرح سے کافر نہیں ہوگا کہ اس کا کفر اس کے حکم کو غیر مسلموں کی طرف لے جائے

1461- حدیث صحیح، رجالہ رجال الصحیح إلا أن فیہ عنعنۃ الحسن، وهو فی "صحیح ابن خریمہ" برقم (994) وأخرجه أحمد 4/441 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد أيضًا 4/441، والدارقطني 1/385، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/400، من طریق روح بن عباد، عن هشام بن حسان، به. وأخرجه أحمد 4/441، والبيهقي في "السنن" 2/217 من طريق مكي بن إبراهيم وزائدة بن قدامة، عن هشام، به. وأخرجه الشافعي 1/54، 55، وأبو داود (443) في الصلاة، والدارقطني 1/383، والطحاوی 1/400 من طرق عن يونس بن عبيد، عن الحسن البصري، به. وأخرجه عبد الرزاق (2241) من طريق ابن عيينة، عن إسماعيل بن مسلم، عن الحسن، به. وتقدم برقم (1301) و (1302) في باب التيسم من طريق أبي رجاء العطاردي، عن عمران بن حصين، وأوردت تخريجها من طريقه هناك.

1462 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ

بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِيهِمْ يَوْمَ أَنْصَرَفَ عَنْهُمْ الْأَحْزَابُ: "أَلَا لَا

يُصَلِّينَ أَحَدًا الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَيْتِي قَرِيظَةَ." فَأَبْطَأَ نَاسٌ فَتَخَوَّفُوا فَوْتٌ وَقَبِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا فَاتٌ الْوَقْتُ فَمَا عَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَوْ كَانَ تَأْخِيرُ الْمَرْءِ لِلصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الصَّلَاةِ

الْأُخْرَى يَلْزِمُهُ بِذَلِكَ اسْمُ الْكُفْرِ لَمَّا أَمَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ بِالشَّيْءِ الَّذِي يَكْفُرُونَ بِفِعْلِهِ وَلَعَنَّ فَاعِلَ ذَلِكَ فَلَمَّا لَمْ يُعْتَفَ فَاعِلَهُ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكْفُرْ كَمَا يَشْبَهُ الْارْتِدَادَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (غزوہ احزاب کے موقع پر جب دشمن کے لشکر واپس چلے

گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں حکم دیا خبردار! کوئی بھی شخص ظہر کی نماز بنو قریظہ (کے علاقے) میں پہنچنے سے پہلے ہرگز ادا نہ کرے کچھ لوگوں کو جانے میں تاخیر ہوگئی انہیں نماز کا وقت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے نماز ادا کر لی دوسرے لوگوں نے یہ کہا: ہم اسی طرح نماز ادا کریں گے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔

(امام ابن حبان بیہقی فرماتے ہیں:) آدمی کا نماز میں اتنی تاخیر کر دینا کہ اگلی نماز کا وقت شروع ہو جائے۔ اگر ایسا

کرنے کے نتیجے میں اس پر کفر کا اطلاق لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کسی ایسی چیز کی تعلیم نہ دیتے جس کو کرنے کی وجہ سے وہ لوگ کافر ہو جاتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مرتکب شخص پر شدید انکار کا اظہار کرتے۔ آپ کا اس پر شدید انکار کا اظہار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا شخص اس طرح سے کافر نہیں ہوتا جو مرتد ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔



1462 - إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البخاري (946) في صلاة الخوف : باب صلاة الطالب والمطلوب

رأبًا وإيماءً ، و (4119) في المغازی : باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ، ومسلم (1770) في الجهاد : باب لقيادة بالغزو وتقديم أهم الأمرين المتعارضين ، والبعوي (3798) من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء ، عن جويرية بن أسماء ، هذا الإسناد .

ذَكَرُ خَبْرٍ قَدْ يُوْهَمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا
اس روایت کا تذکرہ جس نے اسے غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس
بات کا قائل ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ بَرِيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "بِكُرُوبِ الصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَطْلَقَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ
عَلَى تَارِكِ الصَّلَاةِ إِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ أَوَّلَ بَدَايَةِ الْكُفْرِ لِأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا تَرَكَ الصَّلَاةَ وَاعْتَادَهُ ارْتَقَى مِنْهُ إِلَى تَرْكِ
غَيْرِهَا مِنَ الْفَرَائِضِ وَإِذَا اعْتَادَ تَرَكَ الْفَرَائِضِ آذَاهُ ذَلِكَ إِلَى الْجَحْدِ فَاطْلُقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ النِّهَايَةِ
الَّتِي هِيَ آخِرُ شَعْبِ الْكُفْرِ عَلَى الْبَدَايَةِ الَّتِي هِيَ أَوَّلُ شَعْبِهَا وَهِيَ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

✽✽ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بادل والے (یعنی ابراہیم) دن میں
نماز کو جلدی ادا کر لیا کر دے کیونکہ جو شخص نماز کو ترک کر دے اس نے کفر کیا۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ترک کرنے والے پر کفر کا اطلاق کیا ہے کیونکہ
نماز کو ترک کرنا کفر کے آغاز کا ابتدائی حصہ ہے کیونکہ جب کوئی شخص نماز کو ترک کرتا ہے اور اس کی عادت بنا لیتا ہے تو وہ دیگر فرائض
کو ترک کرنے کے راستے پر چل پڑتا ہے اور جب وہ فرائض ترک کرنے کی عادت بنا لیتا ہے تو یہ چیز اسے انکار کی طرف لے جاتی
ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختتامی نام کو جو کفر کے شعبوں میں سے آخری حصہ ہے اسے ابتداء کیلئے استعمال کیا ہے جو
اس کا پہلا شعبہ ہے اور وہ نماز کو ترک کرنا ہے۔

ذَكَرُ خَبْرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْعَرَبَ
تُطَلِّقُ اسْمَ الْمُتَوَقَّعِ مِنَ الشَّيْءِ فِي النِّهَايَةِ عَلَى الْبَدَايَةِ

1463- حدیث صحیح. إسحاق بن إبراهيم: قال أبو حاتم: شيخ لا بأس به، ولكنهم يحسدونه، سمعت يحيى بن معين أثنى
عليه خيراً، وقال مسلمة: ثقة، وقال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وسئل عنه أبو داود، فقال: ليس بشيء،
ونقل تكذيبه عن ابن عوف، وباقى السند رجاله رجال الصحيح. وعم أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي: ثقة من رجال
مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، وأحمد 5/361، وابن ماجه (694) في الصلاة: باب ميقات الصلاة في الغيم، والبيهقي في
"السنن" 1/444 من طرق عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي قلابة، عن أبي المهاجر، عن بريدة.

اس نويس روايت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، ہم نے جو مفہوم ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے۔
یونہ عرب بعض اوقات انتہا میں کسی چیز کے متوقع ہونے کا لفظ آغاز کے لیے استعمال کر لیتے ہیں
1464- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ:

(متن حدیث): "الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا مَارَى الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ آذَاهُ ذَلِكَ إِنْ لَمْ يَعِصْمَهُ اللَّهُ إِلَى أَنْ يَرْتَابَ فِي
الْأَيِّ الْمَتَشَابِهِ مِنْهُ وَإِذَا ارْتَابَ فِي بَعْضِهِ آذَاهُ ذَلِكَ إِلَى الْجَحْدِ فَاطْلُقْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْكُفْرِ الَّذِي
هُوَ الْجَحْدُ عَلَى بَدَايَةِ سَبَبِهِ الَّذِي هُوَ الْمِرَاءُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قرآن کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنا کفر ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قرآن کے بارے میں بحث کرنا شروع کرتا ہے تو یہ چیز اسے اس چیز کی
طرف لے جاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بچائے تو وہ شخص متشابہ آیات کے بارے میں شکوک کا شکار ہو جاتا ہے اور جب وہ
قرآن کے بعض حصے کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو یہ چیز انکار کی طرف لے جاتی ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کفر جو درحقیقت انکار ہے اس کا اطلاق اس کے سبب کے آغاز پر کیا ہے اور وہ (قرآن کے بارے میں) بحث کرنا ہے۔

1464- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له البخاري
مقروناً، ومسلم متابعه، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. محمد بن عبيد: هو الطنافسي. وأخرجه أحمد 2/528 عن محمد بن
عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/503 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به، ومن طريق أحمد أخرجه أبو داود (4603)
في السنة: باب النهي عن الجدال في القرآن. وأخرجه أحمد 2/286 و424 و475، وأبو نعيم في "الحلية" 8/212-213. وفي
"أخبار أصبهان" 2/123، من طرق، فمن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/223، من طريق المعتمر بن سليمان،
عن محمد بن عمرو بن علقمة، به، وتحرف فيه "بن علقمة" إلى "عن علقمة" ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/529 عن
يحيى بن يعلى النيمي، عن منصور، وأحمد 2/258 عن يزيد، عن زكريا، كلاهما عن سعد بن إبراهيم (وقد تحرف في "المسند"
إلى: سعيد) عن أبي سلمة، به. وسعد بن إبراهيم يروي عن عمه أبي سلمة كثيراً، إلا أن سفيان ومنصوراً روي عن سعد بن إبراهيم،
فذكرهما عن أبي سلمة بينه وبين أبي سلمة، وهما أحفظ وأثبت وأقدم سماعاً من زكريا ورواية سفيان ومنصور أخرجهما أحمد
2/478 و494، وسندهما حسن، وصححه الحاكم 2/223، من طريق أبي عاصم، عن سعيد، عن سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي
سلمة، عن أبيه، به. ووافقه الذهبي. وأورد المؤلف طرفه برقم (743) في باب قراءة القرآن، بالإسناد نفسه الذي ذكره هنا، لكن فيه
عبدة بن سليمان، بدل محمد بن عبيد. وأورده المؤلف برقم (74) في كتاب العلم، من طريق أبي حازم، عن أبي سلمة، به بأطول مما
هنا. وسبق تخريجه من طريقه هناك. وفي الباب عن عمرو بن العاص، وعن أبي جهيم عند أحمد 4/170 و204.-= 205.

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَخْبَارِ بَأَنَّ الْقَصْدَ فِيهَا،
إِطْلَاقُ الْأِسْمِ عَلَى بَدَايَةِ مَا يَتَوَقَّعُ نَهَائَتَهُ قَبْلَ بُلُوغِ النِّهَائَةِ فِيهِ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، ان روایات کے بارے میں ہماری بیان کردہ تاویل صحیح ہیں یوں کہ یہاں آغاز پر متوقع اختتام کا اطلاق کیا گیا ہے اور یہ اس اختتام تک پہنچنے سے پہلے ہے

1465- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ الْحَسْحَاسِ الْمُرَيْبَةِ، (متن حدیث): قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ فِي بَيْتِ أُمِّ الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شِقُّ الْجَيْبِ وَالنِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي النِّسْبِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کے مترادف ہیں (نوحہ کرتے ہوئے) گریبان کو پھاڑنا، نوحہ کرنا اور کسی کے نسب پر طعن کرنا“۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْعَرَبَ تُطْلَقُ فِي لُغَتِهَا اسْمُ الْكَافِرِ عَلَى مَنْ آتَى بِبَعْضِ أَجْزَاءِ الْمَعَاصِي الَّتِي يُؤُولُ مُتَعَقِّبُهَا إِلَى الْكُفْرِ عَلَى حَسَبِ مَا تَأَوَّلْنَا هَذِهِ الْأَخْبَارَ قَبْلُ

1465- حدیث صحیح . کریمہ بنت الحسحاس: ذکرها المؤلف في "الثقات" 5/344، وعلق البخاری في "صحيحه" 13/499، الحديث القدسي "انا مع عبدی إذا ذكرني وتحركت به شفتاه" من روايتها عن أبي هريرة بصيغة الجزم، وكانت من صواحب أبي الدرداء، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه الحاكم 1/383 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن سعيد بن عثمان التنوخي، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد، وصححه ووافقه الذهبي، وسيورده المصنف برقم (3161). وأخرجه ابن أبي شيبة 3/390، وأحمد 2/377 و441 و496، ومسلم (67) في الإيمان: باب إطلاق اسم الكفر على الطعن في النسب والنياحة، من طرق. ولأبي داود الطيالسي (2395)، وأحمد 2/415 و455 و526، والترمذي: (1001) في الجنائز: باب ما جاء في كراهية النوح، من طريق المسعودي وشعبة، عن علقمة بن مرثد عن أبي الربيع، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "أربعة من أمر الجاهلية لن يدعهن الناس: الطعن في الأحساب، والنياحة على الميت، والأنواء، والعدوى؛ جرب بعير، فأجرب منه، فمن أجرب البعير الأول." وقال الترمذي: هذا حديث حسن. ولأحمد 2/262 من حديث أبي هريرة بلفظ: "ثلاث من عمل الجاهلية، لا يتركهن أهل الإسلام: النياحة، والاستسقاء بالأنواء، والتعابير" يعني بالأنساب، وسيأتي عند المصنف برقم (1341). وفي الباب عن جنادة بن مالك عند الزوار (797)، والطبراني (2178)، والبخاری في "تاريخه" 2/233. وعن سليمان الفارسي عند الطبراني (6100)، وعن عمرو بن عوف عند الزوار (798). وانظر "مجمع الزوائد" 3/12-13.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ”کافر“ لفظ کا اطلاق اس شخص پر کرتے ہیں جو کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور جو انجام کار کفر تک لے جاتا ہے یہ اس تاویل کے

مطابق ہوگا جو ہم نے اس روایت کی بیان کی ہے

1466- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُقْرِيءُ

حَدَّثَنَا حَيْوَةَ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "لَا تَرَعُبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ موڑو؛ کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے اس نے کفر کیا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الْمُحَافِظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی فرض نمازوں کی محافظت کو ترک کرے

1467- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

المُقْرِيءُ، قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَيْسَى بْنِ هَلَالٍ الصَّدْفِيِّ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ:

"مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانٌ وَلَا نُورٌ وَلَا

نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَأَبِي بَنْدَةَ بْنِ كَعْبٍ."

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں ایک دن آپ

1466- إسنادہ صحیح علی شرطہما . وأخرجه أحمد 2/526، وأبو عوانة 1/24، وابن مندة في "الإيمان" (590)

والطحاوی فی "مشکل الآثار" 1/368 من طرق عن عبد اللہ بن یزید المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (6868) فی الفرائض:

باب من ادعی إلى غیر أبیہ، ومسلم (62) فی الإيمان: باب بیان حال ایمان من رغب عن أبیہ وهو یعلم، وأبو عوانة 1/24، من طریق

ابن وھب.

1467- إسنادہ صحیح. عیسیٰ بن ہلال الصدفی: صدوق، وباقی السند علی شرط الصحیح. المقرء: هو عبد اللہ بن یزید

المکی أبو عبد الرحمن. وأخرجه أحمد 2/169، والدارمی 2/301، والطحاوی فی "مشکل الآثار" 4/229 من طریق عبد اللہ بن

یزید المقرء بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوی 4/229 من طریق ابن لہیعة وسعید بن أبی آیوب، عن کعب بن علقمة، به. وذكره

الہیثمی فی "المجمع" 1/192، وزاد نسبه للطبرانی فی "الکبیر" و"الأوسط" وقال: ورجال أحمد ثقات.

نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا کرے گا یہ قیامت کے دن اس کے لئے نور، برہان اور نجات ہوں گی اور جو شخص انہیں باقاعدگی سے ادا نہیں کرے گا۔ اس کے لئے کوئی برہان کوئی نور اور کوئی نجات نہیں ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون و ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ مُوَاطَّئَةِ الْمَرْءِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

آدمی کے باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

1468- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَانَ مَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ".

✽✽✽ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس کی ایک نماز فوت ہو جائے گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ" أَرَادَ بِهِ: صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”جس شخص کی نماز فوت ہو

جائے“ اس سے آپ کی مراد عصر کی نماز ہے

1468- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدي.

وأخرجه أحمد 5/429 عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد، وأخرجه الطيالسي (1237) عن ابن أبي ذنب، به، وأخرجه البيهقي 1/445 من طريق ابن أبي فديك، عن ابن أبي ذنب، به، وأخرجه البخاري (3602) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2886) (11) من طريق الزهري، حدثني أبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث، عن عبد الرحمن بن مطيع بن الأسود، عن نوفل بن معاوية... "من الصلاة صلاة، من فاتته، فكانت ما وتر أهله وماله." وأخرجه النسائي 1/238-239 من طريق ابن إسحاق، وأخرجه النسائي أيضًا 1/238 من طريق الليث بن سعد، وأخرجه النسائي 1/237-238 من طريق ابن المبارك، وأخرجه بهذا اللفظ الشافعي 1/49 من طريق ابن أبي فديك، عن ابن أبي ذنب، عن الزهري، عن أبي بكر بن عبد الرحمن، عن نوفل بن معاوية، وانظر "الفتح" 2/30-31، وقوله: "فكانت ما وتر أهله وماله"، "أهله" بالنصب عند الجمهور على أنه مفعول ثانٍ لوتر، وأضمر في "وتر" مفعول لم يسم فاعله، وهو عائد على الذي فاتته، فالمعنى: أصيب بأهله وماله، وهو متعد إلى مفعولين، ومثله قوله تعالى: (وَلَنْ يَتَرَكُمُ أَعْمَالُكُمْ). وقال الخطابي: ومعنى "وتر" أي: نقص وسلب، فبقي وترًا فردًا بلا أهل ولا مال، يريد: فليكن حذر من فوتها كحذر من ذهاب أهله وماله.

1469- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے۔“

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَهُوَ عَامِدٌ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ترک کرے

1470- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "بِكُرْهُ وَبِصَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ."

(توضیح مصنف): قال الشيخ وهم من الأوزاعي في صحيفته عن يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابَةَ فَقَالَ

عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ وَأَنَّ مَا هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمَّ أَبِي قِلَابَةَ وَأَسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدِ الْجَرْمِيِّ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب بادل چھایا ہو یا ہو تو عصر کی نماز جلدی ادا کر لو کیونکہ جو شخص عصر کی نماز کو چھوڑ دے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔“

1469- إسناده صحيح على شرطهما . القعنبى: هو عبد الله بن مسلمة . وأخرجه أبو داؤد (414) في الصلاة: باب في وقت

صلاة العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، عن عبد الله بن مسلمة القعنبى، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/11

-12 في وقوت الصلاة: باب جامع الوقوت، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والبخارى (552) في المواقيت: باب إثم من

فاته صلاة العصر، ومسلم (626) في المساجد: باب التغليظ في تفويت صلاة العصر، والنسائي 1/255 في المواقيت: باب

التشديد في تأخير العصر، والبيهقي في "السنن" 1/444، والبقوى (370). وأخرجه عبد الرزاق (2075)، وابن أبي شيبة 1/342،

وأحمد 2/13 و27 و48 و54 و75 و76 و102 و124، والترمذى (175) في الصلاة: باب ما جاء في السهو عن وقت صلاة

العصر، والدارمى 1/280، والبقوى في "شرح السنة" (371)، من طرق، عن نافع، به. وأخرجه عبد الرزاق (2074) ومن طريقه

أحمد 2/145 عن معمر، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/342، ومن طريقه مسلم (626) عن ابن

عبيدة، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر. ومن طرق عن ابن عبيدة عن الزهرى، عن سالم عن ابن عمر أخرجه أحمد 2/8،

والنسائي 1/255، وابن ماجه (685)، والدارمى 1/280، والبيهقي في "السنن" 1/445، وابن خزيمة في "صحيحه" (335)

. وأخرجه الطيالسى (1803) و(1808)، وأحمد 2/134 و145، والطبرانى في "الكبير" (13108) من طرق عن الزهرى، عن

سالم، عن ابن عمر.

1470- صحيح، وقد تقدم برقم (1463).

تشریح کرتے ہیں امام اوزاعی کو اپنے صحیفہ میں یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابو قلابہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابوہاجر کے حوالے سے منقول ہے حالانکہ اس راوی کا نام ابوہلب ہے جو ابو قلابہ کے چچا ہیں اور ان کے نام عمرو بن معاویہ بن زید جری ہے۔

ذِكْرُ تَضْيِيعِ مَنْ قَبْلَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کے لوگوں کے عصر کی نماز کو ترک کرنے کا تذکرہ جو ان کے سامنے پیش کی گئی تھی

1471- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنُ خَالِدِ الْبِرْتِيِّ وَأَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: (متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا وَتَرَكَوْهَا فَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ كَانَ لَهُ أَجْرُهَا ضِعْفَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَرَى الشَّاهِدَ." وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ.

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی، تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا اور اسے چھوڑ دیا تم میں سے جو شخص اسے ادا کرے گا اسے اس کا دُگنا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک شاہد (ستارہ) نظر نہیں آجاتا۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔



1471- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 6/396، 397، ومسلم (830) في صلاة المسافرين وقصرها: باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/153، والدولابي في "الكنى" 1/18، من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (830)، النسائي 1/259-260 في المواقيت: باب تأخير المغرب، والدولابي في "الكنى والأسماء" 1/18 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به. وقد تحرفت "خير" عند النسائي إلى "خالد". وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/153 من طريق عبد الله بن صالح، والبيهقي في "السنن" 1/448 من طريق يحيى بن بكير، كلهم عن الليث بن سعد، عن خير بن نعيم، به. وابن هبيرة تحرف عند البيهقي إلى أبي هبيرة. وأخرجه أحمد 6/397 عن يحيى بن إسحاق، والدولابي 1/18 من طريق قتيبة، كلاهما عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وقوله: "والشاهد: النجم" قال ابن الأثير: سماه الشاهد، لأنه يشهد بالليل، أي: يحضر ويظهر، ومنه قيل لصلاة المغرب: صلاة الشاهد.

3- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

باب 3: نمازوں کے اوقات

ذِكْرُ وَصْفِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کی صفت کا تذکرہ

1472- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: (متن حدیث): جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ العصر ثم قام فصلى

1472- إسناده صحيح. حسين بن علي بن الحسين الهاشمي يقال له: حسين الأصغر، وثقه النسائي، وذكره المؤلف في "النفحات" (6/205)، وباقي رجال السند على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 3/330، والترمذي (150) في الصلاة: باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/263 في المواقيت: باب أول وقت العشاء، والدارقطني 1/256 و257، والبيهقي في "السنن" 1/368 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وصححه الحاكم 1/195-196، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/351، والنسائي 1/251-252، عن عبيد الله بن سعيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/147 من طريق حامد بن يحيى، والبيهقي في "السنن" 1/372 و373 من طريق أحمد، ثلاثتهم عن عبد الله بن الحارث، عن ثور، عن سليمان بن موسى، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر. أخرجه النسائي 1/255-256، والدارقطني 1/257، والبيهقي في "السنن" 1/368، 369، من طريقين، عن برد بن سنان، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر. وأخرجه الدارقطني 1/257 من طريق عبد الكريم بن أبي المخارق، عن عطاء بن أبي رباح، عن جابر. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، والنسائي 1/261، من طريق زيد بن الحباب، عن خارج بن عبد الله بن سليمان بن زيد بن ثابت، عن الحسين بن بشير بن سلمان، عن أبيه، عن جابر. وفي الباب عن أبي مسعود الأنصاري تقدم برقم (1449)، وعن بريدة سيرد برقم (1492)، وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة 1/317، وعبد الرزاق (2028)، وأحمد 1/333، وأبي داود (393)، والترمذي (149)، والبيهقي 1/365، 366، والبعوي (348)، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن أبي شيبة 1/317، ومسلم (614)، والنسائي 1/260، وأبي داود (395)، والبعوي (349)، وعن أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 1/317، 318، والترمذي (151)، والدارقطني 1/261 و262، وعن أنس عند ابن أبي شيبة 1/318، والدارقطني 1/260، وعن عمرو بن حزم عند عبد الرزاق (2032)، وعن ابن عمر عند الدارقطني 1/259. وقال البخاري: أصح شيء في المواقيت حديث جابر. وانظر اختلاف أهل العلم في المواقيت في "شرح السنة" 2/185-187.

العَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قِمِ يَا مُحَمَّدُ فَصَلَ فَقَامَ فَصَلَ الصُّبْحَ وَجَاءَهُ مِنَ الْعِدِّ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَ الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَسًا وَاحِدًا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ الصُّبْحُ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قِمِ فَصَلَ الصُّبْحَ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتُ كُلِّهِ.

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا انہوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جائیے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کی آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب شفق رخصت ہو گئی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور ظہر کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کر لی پھر وہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا انہوں نے عرض کی: آپ اٹھئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر وہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ایک ہی وقت ہے اس میں کوئی فرق نہیں آیا انہوں نے کہا آپ اٹھئے اور مغرب کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر وہ عشاء کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ایک تہائی رات رخصت ہو چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر وہ صبح کی نماز کے لئے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی۔ انہوں نے گزارش کی آپ اٹھئے اور صبح کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ان دو اوقات کے درمیان تمام نمازوں کا وقت ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ أَوَائِلِ الْأَوْقَاتِ وَأَوَاخِرِهَا

(نمازوں کے) ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

1473- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "وَقَفْتُ الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ العَصْرُ وَوَقْتُ

العصر ما لم تصفر الشمس، وَوَقْتُ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ."

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ظہر کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی جتنا ہو (یہ اس وقت تک رہتا ہے) جائے جب تک عصر کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت نصف رات تک رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور فجر کا وقت اس وقت تک جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ آدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ لِمِيقَاتِهَا مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا سب سے افضل عمل ہے

1474- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ: "الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا."

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل

1473- إسناده صحيح على شرطهما. هدبة بن خالد، ويقال له: هدا، بالثقل وفتح أوله، ثقة، عابد، تفرد النسائي بتليينه. وأخرجه الطيالسي (2249)، ومن طريقه النسائي 1/260 في المواقيت: آخر وقت المغرب، والبيهقي في "السنن" 1/366، عن همام وشعبة، عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/319، وأحمد 2/210 و2/213 و232، ومسلم (612) (172) و (173) في المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس، وأبو داود (396)، والطحاوي 1/150، وابن حزم 3/166، والبيهقي 1/365 و367 و371 و374 و378، من طرق عن همام وشعبة، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612) (174)، والبيهقي في "السنن" 1/365، من طريق حجاج بن حجاج، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم (612)، والبيهقي 1/366 من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم (326).

1474- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس الكوفي. وهو في "صحيح مسلم" (85)، (140) في الأيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، وانظر الأحاديث الواردة بعده.

زیادہ فضیلت رکھتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا" أَرَادَ بِهِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

”نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا“ اس سے آپ کی مراد ”ابتدائی وقت“ ہے

1475 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِعْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِزَّارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

(متن حدیث): سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: "الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ

وقتها".

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل

زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ آدَاءَ الْمَرْءِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةَ لِمَوَاقِيتِهَا

مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا فرض نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات

میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے

1476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ:

"الصَّلَوَاتُ لِمَوَاقِيتِهَا". قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: "ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ"، قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: "ثُمَّ

1475 - إسناده صحيح على شرط الصحيح، وصححه ابن خزيمة (327)، ومن طريقه الحاكم 1/188 عن محمد بن بشار.

بهذا الإسناد. ووافق الذهبي الحاكم على تصحيحه. وصححه الحاكم أيضاً 1/188 ووافق الذهبي من طريق الحسن بن مكرم، عن

عثمان بن عمر، به. وأخرجه البخاري (2782) في الجهاد والسير: باب فضل الجهاد والسير، من طريق محمد بن سابق، عن مالك

بن مِعْوَلٍ بِهِ، وَلَفْظُهُ "الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا"، وَلَفْظُ "الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا" الْوَارِدُ هُنَا تَفْرُدُ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَسَيَبْنُهُ عَلَيْهِ الْمَصْنَفُ

عقب الرواية الآتية برقم (1479)، وأما الرواية السابقة برقم (1474)، فبلفظ "الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا". انظر لذلك "الفتح" 2/9.

الْجِهَادُ، وَلَوْ اسْتَرَدَّتْهُ لَزَادَنِي.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر جہاد کرنا ہے۔ (حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں) اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الصَّلَاةِ لَوْ قَتِيهَا مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور بہترین عمل ہے

1477 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْحِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ

كَثِيرِ الْعَبْدِيِّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ: "الصَّلَاةُ لَوْ قَتِيهَا"، قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ"، قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"، قَالَ حَصْنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَرَدَّتْهُ لَزَادَنِي.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِي كَانَ مِنَ الْمُخَضَّرِينَ، وَالرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِي الْكُفْرِ

سِتُونَ سَنَةً وَفِي الْإِسْلَامِ سِتُونَ سَنَةً يَدْعَى مُخَضَّرِيًّا.

1476 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/421 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن مسلم،

بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 3/28 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق، به. وانظر ما قبله.

1477 - إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس وأخرجه البخاري (527) في المواقيت: باب

فضل الصلاة لوقتها، و (5970) في الأدب: باب البر والصلة، والدارمي 1/278 في الصلاة: باب استحباب الصلاة في أول وقت،

كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. ومن طريق البخاري أخرجه البيهقي في "السنن" 2/215. وأخرجه أبو داؤد

الطيالسي (372) عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/409 - 410، البخاري (7534) في التوحيد: باب وسمى النبي صلى الله عليه

وسلم الصلاة عملاً، ومسلم (85) (139) باب كون الإيمان بالله أفضل العمل، والنسائي 1/292، والطحاوي في "مشكل الآثار"

3/27، والبيهقي (344) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/246، والحاكم 1/188، 189 من طريق حجاج بن

الشاعر، عن علي بن حفص المدائني، عن شعبة، به، بلفظ "الصلاة في أول وقتها" ثم قال الحاكم: قد روى هذا الحديث. وأخرجه

أحمد 1/451، والبخاري (7534) في التوحيد، ومسلم (85) (138) في الإيمان، والترمذي (173) في الصلاة، و (1898) في البر

والصلة: باب ما جاء في بر الوالدين، من طرق عن الوليد بن العيزار، به. وأخرجه الحميدي (103)، والنسائي 1/292 - 293.

❀❀ ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا انہوں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صرف انہی چیزوں کے بارے میں بتایا تھا اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مزید جواب عنایت کرتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو عمرو شیبانی مخضرمین میں سے ہیں جب کسی شخص نے زمانہ کفر میں ساٹھ سال گزارے ہوں اور زمانہ اسلام میں ساٹھ سال گزارے ہوں تو اسے مخضرمی کہا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتِيهَا مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا افضل اعمال میں سے ایک ہے

1476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْفَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ (متن حدیث): سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الصَّلَاةُ لَوْ قَتِيهَا"

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ قَتِيهَا" أَرَادَ بِهِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "نماز کو اس کے وقت میں" اس سے آپ کی مراد اس کا ابتدائی وقت ہے

1478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ سُوَيْفَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِنْدَارٌ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ فَارِسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ

1478- تعرف فی "الإحسان" إلى "سعيد2". إسناده صحيح على شرطهما . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان الكوفي . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/316، وأخرجه من طريقه مسلم (85) في الإيمان: باب كون الإيمان باللّه تعالى أفضل الأعمال، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

الْعِزَّارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِي عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: "الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا" تَفْرُدُ بِهِ عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو.

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

(امام ابن حبان بیہیہ فرماتے ہیں: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا یہ الفاظ نقل کرنے میں عثمان بن عمر بن زاوی

منفرد ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى اسْتِحْبَابِ آدَاءِ الصَّلَوَاتِ فِي أَوَائِلِ الْأَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نمازوں کو

ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

1480- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ

عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ:

(متن حدیث): شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو مَعْمَرٍ: اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبِرَةَ.

1479- ہو فی "صحیح ابن خزیمہ" برقم (327)، و تقدم تخريجه برقم (1475) 2. ورواية غيره: "على وقتها". قال الحافظ في "الفتح 2/10: وكان من رواها كذلك، ظن أن المعنى واحد، ويمكن أن يكون أحده من لفظه "على" لأنها تقتضى الاستعلاء على جميع الوقت، فيبتعن أوله. وانظر "نصب الرأية" 1/241-242، و"الجواهر النقى" 1/434.

1480- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادى: حافظ، إلا أن له أرواهما، وقد تويع عليه، وباقى رجال السند على شرطهما، وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (3686) من طريق أبى خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2055)، والحميدى (152)، والطيالسى (1052)، وابن أبى شيبة (1/323، 324)، وأحمد (5/108، 110)، ومسلم (619) فى المساجد: باب استحباب تقديم الظهر فى أول الوقت فى غير شدة الحر، والنسائى (1/247 فى المواقيت: باب أول وقت الظهر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/185، والطبرانى (3698) و (3699) و (3700) و (3701) و (3702) و (3703)، والبيهقى فى "السنن" 1/438-439 و 2/104-105، والبغوى فى "شرح السنة" (358) من طرق عن أبى إسحاق، عن حارثة بن مضرب عن خباب، به. وأخرجه الحميدى (153)، وابن ماجه (675)، والطبرانى (3676) و (3677) و (3678) من طريق أبى إسحاق، عن حارثة بن مضرب، عن خباب، به. وأخرجه الطبرانى (3704) من طريق محمد بن جعاده، عن سليمان بن أبى هند، عن خباب. وخباب: هو خباب بن الأرت أبو عبد الله مولى بنى زهرة، مات سنة سبع وثلاثين. قال البغوى فى "شرح السنة" 2/201: قوله: "فلم يشكنا" أى: لم يزل عنا الشكوى.

حضرت جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں کیا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سبیر ہے۔)

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا إِذَا أَخْرَجَهَا إِمَامُهُ عَنْ وَقْتِهَا
ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ سُبْحَةً لَهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرے

جب کہ امام نے نماز کو اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کیا ہو اور پھر وہ شخص امام کے ہمراہ اس نماز کو نفل کے طور پر ادا کرے

1481- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَحْشَى الصَّوْتِ فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ.
ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْهَقِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاتَيْتُ بِنِ مَسْعُودِ بْنِ فُلَيْزٍ مَتْنُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ بَكُمْ إِذَا أُمِرَ عَلَيْكُمْ أَمْرًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا؟" قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكُنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً."

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً" أَعْظَمُ الدَّلِيلِ عَلَى إِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لِلْمَأْمُومِ خَلْفَ الَّذِي يُؤَدِّي الْفَرَضَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ أَمَرَ بِضِدِّهِ وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى إِجَازَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جَمَاعَةً.

عمر و بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس یمن تشریف لائے انہیں

1481- إسناده صحيح على شرط الصحيح. عبد الرحمن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم: من رجال البخاري، وعبد

الرحمن بن سابط: من رجال مسلم، وباقى السند على شرطهما، والوليد بن مسلم صرح بالتحديث. وأخرجه أبو داود (432) في

الصلاة: باب إذا أخرج الإمام الصلاة عن الوقت، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/231-232 عن الوليد

بن مسلم، به. وأخرجه أحمد 1/379، والنسائي 2/75، 76 في الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وابن ماجه (1255) في

الإقامة: باب ما جاء فيما إذا أخرجوا الصلاة عن وقتها، من طريق أبي بكر بن عياش

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف بھیجا تھا۔ میں نے فجر کے ہمراہ ان کی تکبیر سنی وہ ایک ایسے شخص تھے جن کی آواز دھیمی تھی ان کے دل میں میری محبت گھر کر گئی میں ان سے اس وقت جدا ہوا جب میں نے انہیں شام میں دفن کر دیا۔

پھر میں نے ان کے بعد لوگوں میں سب سے بڑے عالم کا جائزہ لیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم پر ایسے امراء مسلط کر دیئے جائیں گے جو نماز کو اس کے مخصوص اوقات کے علاوہ ادا کریں گے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں انہیں پاؤں تو آپ اس بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بناؤ“ یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ نفل ادا کرنے والے شخص کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جائز ہوتی ہے جو فرض ادا کر رہا ہو۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اس کے متضاد حکم دیا ہے اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاسکتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ تَأْخِيرِ الْأَمْرَاءِ الصَّلَاةَ عَنْ أَوْقَاتِهَا
اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے

تاخیر سے ادا کرے تو آدمی پر کیا کرنا لازم ہوتا ہے

1482- (سند حدیث) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

1482- إسناده صحيح على شرح مسلم. عبد الله بن الصامت: ثقة، من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. أبو العالية البراء: هو زياد بن فيروز، وقيل: زياد بن أذينة، وقيل: كلثوم، وقيل: لقبه أذينة، ولقب بالبراء لأنه كان يرى النبل. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/128، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، بهذا الإسناد، وأخرجه عبد الرزاق (3781) عن سفیان الثوري، عن أيوب، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم (648) (242) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، عن زهير بن حرب، والنسائي 2/75 عن الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، عن زياد بن أيوب، كلاهما عن إسماعيل بن إبراهيم، عن أيوب، به. وأخرجه الطيالسي (454)، ومسلم (648)، (241)، والنسائي 2/113 في الإمامة: باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، من طريق خالد بن الحارث، والدارمي 1/279 عن سهل بن حماد، والبيهقي 3/182 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، أربعتهم عن شعبة، عن بديل بن ميسرة، عن أبي العالية، به. وأخرجه عبد الرزاق (3780) عن معمر، عن أيوب، عن ابن

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟" قَالَ: كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْهَا فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ لَمْ يَصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو ان کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے۔ حضرت ابو ذر نے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور اگر تم ان لوگوں کو پاؤ اور انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تو تم ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا تم یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ اس لئے اب نماز نہیں پڑھوں گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَدْرَاكِ الصَّلَاةِ لِلْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے

1483 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمَحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ

(بقیہ تخریج 1482) سیرین، و مسلم (648) (244) عن أبي غسان المسمعي، عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن مطر، كلاهما عن أبي العالية، به. وأخرجه مسلم (648) (243)، والطبرانی (1633)، والبخاری (293) من طريقين عن أبي نعام، عن عبد الله بن الصامت، به. وسورده المؤلف برقم (1718) و (1719) من طريق أبي عمران الجوني، عن عبد الله بن الصامت، به. ويرد تخریجه من طريقه هناك. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/381 من طريق الأعمش عن مسلم قال: كنت أجلس مع مسروق وأبي عبيدة في المسجد في زمن زياد، فإذا دخل وقت الظهر قاما فصليا، ثم يجلسان، حتى إذا أذن المؤذن وخرج الإمام قاما فصليا، ويفعلانه في العصر.

1483 - إسناد صحیح علی شرطهما. وأخرجه أبو داود (1121) في الصلاة: باب من أدرك من الجمعة ركعة، عن القعبي عبد الله بن مسلمة، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/10 في وقوت الصلاة: باب من أدرك ركعة من الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 1/51، والبخاری (580) في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، ومسلم (607) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والنسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، وفي "مشكل الآثار" 3/105، والبخاری في "شرح السنة" (400). وأخرجه الحميدي (946)، وأحمد 2/241، ومسلم (607)، والترمذي (524) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، وابن ماجه (1122) في الإقامة: باب فيمن أدرك من الجمعة ركعة، والدارمي 1/277، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/105، والبخاری في "شرح السنة" (401)، من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (3370) عن ابن جريج، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق (2224) و (3369)، ومن طريقه أحمد 2/254 و 270 و 271 و 280، ومسلم (608)، وأبو عوانة 1/372، وابن الجارود (152)، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/260 عن عبد الأعلى، وصححه ابن خزيمة (985) من طريق معمر، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الدرامي 1/277 من طريق الأوزاعي، عن الزهري، به. وأخرجه الطحاوي

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جو شخص نماز کی ایک رکعت (اس کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے نماز کو پالیا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ تَفْتُهُ صَلَاتُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو اس کے

مخصوص وقت میں پالے وہ نماز فوت نہیں ہوتی

1484 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلَّى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ تَفْتُهُ الصَّلَاةُ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الْعَصْرِ

رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ لَمْ تَفْتُهُ الصَّلَاةَ".

(سقیہ تخریج 1483) فی "مشکل الآثار" 3/105 من طریق عبد الوہاب بن ابی بکر، عن الزہری، بہ، بزيادة لفظ

"وفضیلاً" وأخرجه أحمد 2/348، وابن خزيمة برقم (985) من طریقین عن محمد بن عمرو، عن ابی سلمة، بہ، وسیورده المؤلف برقم (1586) من طریق یحیی بن ابی کثیر، عن ابی سلمة، بہ، بأطول من هنا، ویرد تخریجه هناك. وأخرجه أحمد 2/265 من طریق زید بن ابی حبیب، عن عراق بن مالک، عن ابی ہریرة. وأخرجه الحاکم 1/216 و273، 274 من طریق زید بن ابی عتاب وسعید المقبری، عن ابی ہریرة، وصححه، ووافقه الذہبی. وسیورده المؤلف برقم (1485) من طریق عبید اللہ بن عمر، عن الزہری، بہ، وبرقم (1484) و (1583) من طریق عطاء بن یسار والأعرج عن ابی ہریرة. وبرقم (1582) و (1585) من طریق ابن عباس، عن ابی ہریرة. وبرقم (1581) من طریق بشر بن نہیک، عن ابی ہریرة.

1484 - إسناده صحیح علی شرطہما. زہیر بن محمد وهو التیمی - رواية غیر الشامیین عنه صحیحہ، وهذا منها، فإن أبا

عمر - وهو عبد الملك بن عمرو التیمی - بصری. وأخرجه الطیالسی (2381) عن زہیر بن محمد، بهذا الإسناد. وسیورده النصف برقم (1557) و (1583) من طریق مالک، عن زید بن أسلم، بہ، لكن فيه عطاء بن یسار بدل ابی صالح، ویرد تخریجه هناك. وأخرجه ابن ماجہ (699) فی الصلاة: باب وقت الصلاة فی العذر والضرورة، والبیہقی فی "السنن" 1/378 من طریقین عن عبد العزیز بن محمد الدرّوردی، وأبو عوانة 1/358 من طریق حفص بن میسرة، كلاهما عن زید بن أسلم، بہ، وأخرجه الدارقطنی 2/84 من طریق ابی الزناد، عن الأعرج، بہ، وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/150، وابن خزيمة فی "صحیحہ" (985) من طریقین عن شعبہ، عن سهیل بن ابی صالح، عن أبیہ، بہ، وأخرجه النسائی 1/273 فی المواقیب: باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، عن إبراهيم بن محمد، ومحمد بن المثني، عن يحيى، عن عبد الله بن سعيد، قال: حدثني عبد الرحمن الأعرج، بہ، وانظر ما قبله.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے اس کی نماز فوت نہیں ہوئی جو شخص عصر کی ایک رکعت سورت غروب ہونے سے پہلے پالے اس کی وہ نماز فوت نہیں ہوئی۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ غَيْرِ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاتِهِ
 يَكُونُ مُدْرِكًا لَهَا كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کی ایک رکعت کو پانے والا شخص مکمل نماز کو پانے والا شمار نہیں ہوگا

1485 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبَّادٍ بَسْتٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا بِنِ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا".

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس مکمل نماز کو پالیا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الْبَاقِي مِنْ صَلَاتِهِ
 دُونَ أَنْ يَكُونَ مُدْرِكًا لِكُلِّيَّةِ صَلَاتِهِ بِأَدْرَاكِ بَعْضِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر یہ بات لازم ہے وہ باقی نماز کو مکمل کرے علاوہ ازیں کہ وہ نماز کے بعض حصے کو پانے کی صورت میں مکمل نماز کو پانے والا شمار ہوتا ہے
 1486 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا غُصْنُ بِنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا بِنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

1485- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد . وأخرجه النسائي 1/274 في المواقيت: باب من أدرك من الصلاة ركعة، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 2/375، ومسلم (607) في المساجد، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/378 من طرق عن عبد الله بن عمر، به . وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، به، وأوردت تخريجه هناك.

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَلَيْتَمَّ مَا بَقِيَ".

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اسے پالیا وہ باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے“۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الطَّرْقَ الْمَرْوِيَّةَ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ

مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً كُلَّهَا مُعَلَّلَةٌ لَيْسَ يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے زہری کے حوالے سے منقول روایت کے تمام

طرق ”معلل“ نہیں ہیں

ان میں سے کوئی بھی مستند نہ ہو وہ روایت ہے: ”جو شخص جمعہ کی ایک رکعت کو پالے“

1487 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ" قَالُوا مِنْ هُنَا قِيلَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

صلى إليها أخرى.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز کو) پالیا“۔

لوگ یہ کہتے ہیں اس بنیاد پر یہ بات کہی جاتی ہے جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ادا

کر لے گا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ لِلنَّائِمِ إِذَا اسْتَيْقَظَ عِنْدَ اسْتَيْقَظِهِ

(نماز کے وقت) سویا رہ جانے والا شخص جب بیدار ہو تو اسے یہ حکم ہے

وہ بیدار ہونے کے وقت نماز ادا کرے

1486 - غصن بن إسماعيل: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/4، وقال: ربما خالف، وابن ثوبان: هو عبد الرحمن بن ثابت بن

ثوبان العنسي. مختلف فيه، وفي "التقريب": صدوق يخطئ، وتغير بأخرة، وباقي السند رجاله ثقات. وانظر (1483) و (1484).

1487: إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري.

1488 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

(مُتْنٌ حَدِيثٌ): جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنُ الْمُعْطَلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتِي وَقَدْ نَهَيْتُهَا عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةً لَكَفَيْتَ النَّاسَ". قَالَ وَأَمَا قَوْلُهَا يُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ وَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: "لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا". قَالَ وَأَمَا قَوْلُهَا لَا أَصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نَكَادُ نَسْتَقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ".

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے شوہر حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ (کایہ حال ہے) کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتے ہیں اور جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں تو وہ میرا روزہ توڑ دیتے ہیں اور وہ خود فجر کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے جب تک سورج نکل نہیں آتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس خاتون کے بیان کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! جہاں تک اس کا یہ کہنا ہے جب میں نماز پڑھتی ہوں تو یہ مجھے مارتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے یہ دو سورتوں کی تلاوت کرتی ہے تو میں اسے اس بات سے منع کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک سورت ہوتی تو وہ بھی لوگوں کے لئے کفایت کر جاتی۔ حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے جب میں روزہ رکھتی ہوں تو یہ میرا روزہ توڑ دیتے ہیں تو یہ مسلسل روزے رکھتی رہتی ہے میں نوجوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔“

1488 - إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان الزيات، وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "المسند" 3/80، وأبو داود (2459) في الصوم: باب المرأة تصوم بغير إذن زوجها، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/424 عن فهد بن سليمان، أربعتهم عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/436 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وقال الحافظ في "الإصابة" 5/153: وإسناده صحيح. وأخرجه أحمد 3/85 عن أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن الأعمش، به. وانظر تفسير قوله: "فإنها تقرأ بسورتى ... في" مشكل الآثار" 2/424. وانظر "معالم السنن" 2/136، 137.

حضرت صفوان نے عرض کی: جہاں تک اس عورت کے یہ کہنے کا تعلق ہے میں اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا جب تک سورج نکل نہیں آتا تو ہمارے گھر میں یہ صورت حال ہے ہم اس وقت تک بیدار نہیں ہوتے جب تک سورج نکل نہیں آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیدار ہو جاؤ تو نماز ادا کر لو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تَعَلَّقَ بِهَا مَنْ جَهَلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ وَرَزَعَمَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِالْفَجْرِ أَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ
اس لفظ کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث سے ناواقف ہے وہ اس بات کا قائل ہے روشنی میں فجر کی نماز ادا کرنا اندھیرے میں یہ نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1489 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَانَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّكُمْ كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجُورِكُمْ أَوْ لِأَجْرِهَا."
(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَمَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْفَارِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ لِأَنَّ الْعِلَّةَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُضْمَرَةٌ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَغْلَسُونَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَاللَّيَالِي الْمُقِمَّرَةَ إِذَا قَصَدَ الْمَرْءُ التَّغْلِيْسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ صَبِيحَتَهَا رَبَّمَا كَانَ آدَاءَ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ فَأَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْفَارِ بِمِقْدَارِ مَا يَتَيَقَّنُ أَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ وَقَالَ: "إِنَّكُمْ كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ" يُرِيدُ بِهِ تَيَقَّنْتُمْ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجُورِكُمْ مِنْ أَنْ تُوَدُوا الصَّلَاةَ بِالشُّكِّ.

حضرت رافع بن خدیج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1489 - إسنادہ صحیح. ابن عجلان: هو محمد بن وثقه غير واحد، وأخرج حديثه أصحاب السنن، وروى له مسلم في المتابعات، وليس هذا الحديث مما تكلم فيه بعضهم، وقد توبع عليه. وباقي السند على شرطهما غير محمود بن لبيد، فإنه لم يخرج له البخاري، وهو صحابي صغير، جل روايته عن الصحابة. وأخرجه النسائي 1/272 في المواقيت: باب الإسفار، عن عبيد الله بن سعيد، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. ولفظه "أسفروا بالفجر". وأخرجه ابن أبي شيبة 1/321، وحمد 4/142 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به، بلفظ "أسفروا بالفجر، فإنه ...". وأخرجه الطبراني (4285) و(4289) و(4291) من طرق عن عاصم بن عمر بن قتادة، به. وأخرجه الطحاوي 1/179، الطبراني (4292) من طريق شعبة، عن أبي داود، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، به. وأخرجه أحمد 4/143 عن أسباط بن محمد، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن محمود بن لبيد، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطحاوي 1/179 من طريق الليث، عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن عاصم بن عمر، عن رجال من قومه من الأنصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أحمد 5/429 عن إسحاق بن عيسى، عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

”تم لوگ صبح کے ہمراہ صبح کرو؛ کیونکہ تم لوگ جب بھی صبح کے ہمراہ صبح کرو گے تو یہ تمہارے اجر کے لئے زیادہ فضیلت رکھے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے اجر کے لئے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی کرنے کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حکم میں علت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صبح اندھیرے میں ہی نماز ادا کرنا شروع کر دیتے تھے تو چاندنی راتوں میں جب انسان صبح کی نماز صبح صادق کے وقت اندھیرے میں ادا کرنے کا ارادہ کر لے گا تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی نماز رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) شروع ہو جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی روشنی کرنے کا حکم دیا جس سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ صبح صادق طلوع ہو چکی ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ جب صبح کرو“

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہیں صبح صادق ہو جانے کا یقین ہو جائے تو یہ بات تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہوگی بہ نسبت اس کے کہ تم نماز کو شک کے ہمراہ ادا کرو۔ (یعنی ابھی اس کا وقت شروع ہونے کے بارے میں تمہیں شک ہو)

1490 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَيْبِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُكُمْ لِلْأَجْرِ".

✽✽ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”فجر کو روشن کر کے پڑھو؛ کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ غَيْرِ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ الْإِسْفَارَ

بِصَلَاةِ الصُّبْحِ أَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيصِ فِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا اندھیرے میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے

1490- حدیث صحیح، إسناده قوي لولا عنعنة ابن إسحاق، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/179 عن علي بن شيبه، والبيهقي في "السنن" 1/457، من طريق احمد بن الوليد الفحام، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وأخرجه الطيالسي (959)، والترمذي (154) في الصلاة: باب ما جاء في الإسفار بالفجر، والدارمي 1/277، والطبراني (4286) و (4287) و (4288) و (4290)، والبعقوي (354) من طرق، عن ابن إسحاق، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/465 من طريق يزيد، عن محمد بن إسحاق، قال: أنبأنا ابن عجلان، عن عاصم بن عمر. وأخرجه النسائي 1/372، والطبراني (4294) من طريق أبي غسان محمد بن مطرف.

1491 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "أَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ" أَوْ قَالَ: "أَعْظَمُ لِأَجُورِكُمْ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "أَسْفِرُوا" فِي اللَّيَالِي الْمُقَمَّرَةِ الَّتِي لَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا وَضُوحُ طُلُوعِ الْفَجْرِ لِئَلَّا يُؤَدَّى الْمَرْءُ صَلَاةَ الصُّبْحِ إِلَّا بَعْدَ التَّيَقُّنِ بِالْإِسْفَارِ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ فَإِنَّ الصَّلَاةَ إِذَا أُدِيَتْ كَمَا وَصَفْنَا كَانَ أَعْظَمَ لِلْأَجْرِ مِنْ أَنْ تُصَلَّى عَلَى غَيْرِ يَقِينٍ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔“

راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ”تمہارے اجور کو زیادہ کرنے کا باعث ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان ”تم روشنی کرو“ اس سے مراد چاندنی راتیں لی ہیں جن میں صبح صادق کا طلوع ہونا واضح نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی صبح کی نماز اس وقت ادا کرے جب اسے صبح صادق طلوع ہونے کی وجہ سے روشنی ہو جانے کا یقین ہو جائے کیونکہ جب نماز اس طریقے سے ادا کی جائے گی جو ہم نے بیان کی ہے تو یہ اس کے مقابلے میں زیادہ اجر کا باعث ہوگی کہ آدمی صبح صادق طلوع ہونے کا یقین نہ ہونے کے ہمراہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي أَسْفَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا

1492 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بْتَسْتَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرُقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ:

(متن حدیث): "صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ"، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

1491 - إسناده صحيح. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/50، 51، وعبد الرزاق (2159)، والحميدي (408)، وأحمد 4/140، وأبو داود (424) في الصلاة: باب في وقت الصبح، وابن ماجه (672) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/178، والطبراني في "الكبير" (4283) و (4287)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/94، والحازمي في "الاعتبار" ص 75 من طرق، عن سفیان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (4284) من طريق سفیان بن عيينة، وسفيان الثوري، عن ابن عجلان، به. وانظر ما تقدم برقم (1489) و (1490).

مُرْتَفَعَةً بِيَضَاءِ حَيَّةٍ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بَعْلَسَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنَعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ آخَرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُكُ اللَّيْلِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَاسْتَفْرَبَهَا ثُمَّ قَالَ: "ابْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ".

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو اوقات میں ہمارے ساتھ نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ابھی بلند روشن اور چمکدار تھا پھر آپ نے مغرب کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کی اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کر لی۔

جب اگلا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز (کے لئے اقامت) ٹھنڈے وقت میں کہی اور اچھی طرح ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی چمک دار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کیا جس وقت میں آپ نے پہلے دن اسے ادا کیا تھا۔ آپ کے حکم کے تحت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لئے اقامت شفق غروب ہونے سے کچھ پہلے کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی۔ آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے کے بعد کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا ہے۔

1492- إسناد صحیح. سلیمان بن بریدة: ثقة، روى له أبو داود، والترمذی، وابن ماجة، وباقي السند على شرطهما. إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف بن مرداس المخزومي الواسطي، المعروف بالأزرق، وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (323) عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 5/349، ومسلم (613) في المساجد: باب أوقاف الصلوات الخمس، والترمذی (152) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، وابن ماجة (667) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/148، وابن الجارود في "المنتقى" (151)، والدارقطني 1/262، والبيهقي في "السنن" 1/371، من طرق، عن إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد، وأخرجه النسائي 1/258 في الصلاة: باب أول وقت المغرب، والدارقطني 1/263 من طريقين عن مخلد بن يزيد، عن سفيان الثوري، به، وأخرجه مسلم (613) (177)، والدارقطني 1/263، والبيهقي في "السنن" 1/374 من طريق حرمي بن عمارة، عن شعبة، عن علقمة بن مرثد، به، ومن طريقه صححه ابن خزيمة برقم (324).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَقْتُ صَلَاتِكُمْ
بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ " أَرَادَ بِهِ صَلَاتَهُ بِالْأَمْسِ وَالْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

”تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا ہے، اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ نماز جو گزشتہ کل ادا کی تھی اور جو آج ادا کی گئی

1493 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَعَلَسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِدَّةَ فَاسْفَرَ بِهَا
ثُمَّ قَالَ: "أَيُّ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِدَّةِ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتِي أَمْسٍ وَالْيَوْمِ."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (اس نماز کا وقت) ان دو نمازوں کے درمیان ہے جو ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْفِرْ بِصَلَاةِ الْعِدَّةِ قَطُّ إِلَّا هَذِهِ الْمَرَّةَ
حَيْثُ سَأَلَهُ السَّائِلُ عَنْ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ فَأَرَادَ إِعْلَامَهُ وَحِينَئِذٍ أَقَامَهُ جَبْرِيلُ فِي ابْتِدَاءِ قَرْضِ الصَّلَاةِ
وَمَا عَدَا هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ كَانَتْ صَلَاتُهُ بِالْتَّغْلِيسِ إِلَى أَنْ قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَى جَنَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی فجر کی نماز روشنی میں ادا نہیں کی تھی

صرف ایک مرتبہ ایسا کیا جب سوال کرنے والے نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ سے اطلاع دینا چاہتے تھے نماز کی فرضیت کے آغاز میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی امامت کی تھی اس وقت بھی ایسا ہوا تھا ان دو اوقات کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی جنت کی طرف منتقل کیا

1493 - إسنادہ حسن، رجالہ رجال الشیخین غیر محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثی - فقد روى له البخاری

مقروناً، ومسلم متبوعاً، وهو حسن الحديث. سعيد بن يحيى: هو سعد بن يحيى بن أبان بن سعد بن العاص. وسعيد المصنف برقمه

(1495)، وفي كتاب عن أنس عند البزار (380)، والبيهقي 1/377-378. وأوردته الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/317، وقال:

رواه البزار، ورجاه رجال الصحيح.

1494 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بن خزيمة حدثنا الربيع بن سليمان أخبرنا بن وهب أخبرني أسامة بن

زيد أن بن شهاب أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْنًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ جَبْرِيلَ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا
عُرْوَةُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "نَزَلَ جَبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ
ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ" ، فَحَسَبَ بِأَصَابِعِهِ حَمْسَ صَلَوَاتٍ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا آخَرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً
بِضَاءٍ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصَّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحَلْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي
الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي العِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ وَرُبَّمَا آخَرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى
الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَعُدَّ إِلَيَّ أَنْ يَسْفِرَ.

اسامہ بن زید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے انہیں یہ بات بتائی ہے۔ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز ادا کرنے میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے یہ کہا کہ آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے وقت کے بارے میں خبر دی تھی تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: اے عروہ! آپ دھیان کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تو میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ہمراہ نماز ادا کی۔“

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلیوں پر گنتی کر کے پانچ نمازوں کے بارے میں یہ بات بیان بتائی۔ (حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور جب گرمی شدید ہوتی تھی تو آپ بعض اوقات اسے تاخیر سے بھی ادا کرتے تھے۔ میں

نے آپ کو دیکھا ہے آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا اور اس میں زردی داخل نہیں ہوئی ہوتی تھی اور کوئی شخص یہ نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالخلیفہ تک جاسکتا تھا آپ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات آپ اس نماز میں تاخیر کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب لوگ اکٹھے ہو جاتے (تو آپ اس وقت اسے ادا کرتے تھے) صبح کی نماز آپ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے پھر بعد میں کئی مرتبہ آپ نے اسے روشنی میں بھی ادا کیا۔ اس کے بعد آپ یہ نماز اندھیرے میں ہی ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے دوبارہ یہ نماز روشنی میں ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا اسْفَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْعَدَاةِ
الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک مرتبہ میں
فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا تھا؛ جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

1495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعَدَاةَ فَاسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَدَاةِ؟ فِيمَا بَيْنَ صَلَاتِي أَمْسٍ وَالْيَوْمِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے اسے
اندھیرے میں ادا کیا پھر اگلے دن آپ نے نماز پڑھائی تو اسے روشنی میں ادا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز
کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ (اس نماز کا وقت وہ ہے) جو ان دو نمازوں کے درمیان میں ہے جو
ہم نے گزشتہ کل اور آج ادا کی ہیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ اسْفَرَ بِصَلَاةِ الْعَدَاةِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَ مَا اسْفَرَ بِهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس امت کے آغاز (کے دور) میں

پہلی مرتبہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا گیا

1496 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَهْيَكُ بْنُ يَرِيمٍ . عَنْ مُعِيْثِ بْنِ سُمَيِّ

(متن حدیث): قَالَ صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْعَدَاةَ فَعَلَسَ فَالْتَفَتُ إِلَى بَنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا قُنِيَ عُمَرُ اسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

❁❁❁ معیث بن سُمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی۔ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی جانے والی ہماری نماز ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسے روشنی میں ادا کرنے لگے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَلِّسُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے

1497 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ بِقَمِّ الصَّلْحِ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): أُتِيَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِسُحُورٍ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُحُورِهِ قَامَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَغِهِ مِنْ سُحُورِهِ وَحِينَ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ قَالَ قَدَّرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً.

1496 - إسناده صحيح . وأخرجه ابن ماجه (671) في الصلاة : باب وقت صلاة الفجر ، عن عبد الرحمن بن إبراهيم ، بهذا

الإسناد . قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 45 : هذا إسناد صحيح ، رواه ابن حبان في "صحيحه" عن عبد الله بن محمد بن مسلم ، عن عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي ، فذكره بإسناده و متنه ، وحكى الترمذی عن البخاری قال : حديث الأوزاعي ، عن نهيك بن يريم في التغليس بالفجر - حديث حسن ، وله شاهد في "صحيح مسلم" (614) من حديث أبي موسى الأشعري ... وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176 ، والبيهقي في "السنن" 1/456 ، من طريقين ، عن الأوزاعي ، بهذا الإسناد .

1497 - إسناده صحيح على شرط مسلم ، وأخرجه البخاری (576) في مواقيت الصلاة : باب وقت الفجر ، و (1134) في

النهجد : باب من تسحر فلم ينم حتى صلى الصبح ، والنسائي 4/143 في الصيام : باب قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح ، من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة ، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/10 ، وأحمد 5/182 و 185 و 186 و 188 و 192 ، والبخاری (575) في مواقيت الصلاة ، و (1921) في الصوم : باب قدر كم بين السحور وصلاة الفجر ، ومسلم (1097) في الصيام : باب فضل السحور وتأكيد استحبابه ، و الترمذی (703) و (704) في الصوم ، والنسائي 4/143 ، وابن ماجه (1694) في الصيام ، والطبرانی (4793) من طرق ، عن قتادة ، عن أنس بن مالك ، عن زيد بن ثابت ، وصححه ابن خزيمة برقم (1941) .

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری کا کھانا پیش کیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سحری کر کے فارغ ہوئے تو آپ صبح کی نماز کے لئے اٹھ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان حضرات کے سحری سے فارغ ہونے اور فجر کی نماز کا آغاز کرنے کے درمیان کتنا فرق تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِي كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَمَّتِهِ
صَبْحَ كِي اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو پڑھایا کرتے تھے
1498 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
(متن حدیث): إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّي الصَّبْحَ فَيُنْصَرَفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ
بِمُرُوطِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آجاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَّتِهِ
صَبْحَ كِي نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو پڑھایا کرتے تھے
1499 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَقْرِيُّ بِوَأَسِطَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ قَدْ كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

1498 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (353) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/5 في وقت الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/50، وأحمد 6/178، 179، والبخاري (867) في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، ومسلم في المساجد (645) (232) في المساجد: باب استحباب التكبير بالصبح في أول وقتها وهو التغليس وبيان قدر القراءة فيها، وأبو داود (423)، والترمذي (153)، والنسائي 1/271 في المواقيت: باب التغليس في لحضر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/454.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مومن خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اپنی چادریں لپیٹ کر فجر کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنے گھروں کی طرف واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1500 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ تَخْرُجُ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ بِمِرْوَطِهِنَّ لَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغُلَسِ.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے پھر مومن خواتین اپنی چادروں میں (مسجد سے) باہر آجاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے انہیں شناخت نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَالِثٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا أَوْمَأْنَا إِلَيْهِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

1499- إسنادہ ضعيف. محمد بن خالد بن عبد الله: هو الطحان الواسطي، قال المؤلف في "الفتاوى" 9/90: يخطئ ويخالف، ونقل في "التهذيب" تضعيفه عن ابن معين وأبي زرعة وغيرهما. وباقى رجاله ثقات، ومتن الحديث صحيح من غير هذا الطريق. فأخرجه الطيالسي (1459) عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/50، والحميدي (174)، وابن أبي شيبة 1/320، وأحمد 6/37 و248، والبخاري (372) في الصلاة: باب في كم تصلي المرأة من الثياب، و (578) في مواقيت الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، ومسلم (645) في المساجد: باب استحباب التكبير في الصبح، والنسائي 1/371 في المواقيت: باب التغليس في الحضر، و 3/82 في السهو: الوقت الذي ينصرف فيه النساء من الصلاة، وابن ماجه (669) في الصلاة: باب وقت صلاة الفجر، والدارمي 1/277، والطحطاوي في "شرح معاني الآثار" 1/176، والبيهقي في "السنن" 1/454 من طرق، عن الزهري، بهذا الإسناد. وضححه ابن خزيمة برقم (350). وأخرجه أحمد 6/258، والبخاري (872) في الأذان: باب سرعة انصراف الناس من الصبح، والطحطاوي 1/176، والبيهقي 1/454، من طريق فليح، عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. وتقدم قبله من طريق عمرة، عن عائشة. وانظر ما بعده.

1500- إسنادہ حسن من أجل محمد بن عمرو. في حديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/320 عن ابن إدريس، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1499) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. فانظر تخريجه هناك.

1501 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصَلِّيَ الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفَ التِّسَاءَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمِرْوَطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْعَلَسِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تھے تو خواتین اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آجاتی تھیں۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ فِيهِ آدَاءُ صَلَاةِ الْأُولَى

اس وقت کا تذکرہ جس میں پہلی (یعنی ظہر کی نماز) ادا کرنا مستحب ہے۔

1502 - أَخْبَرَنَا بَن قَتِيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَن أَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے آپ نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی۔

1503 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ

عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ

(متن حدیث): أَنْطَلَقَ أَبِي وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي بَرَزَةَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدَّثَنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ قَالَ: وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ

1501- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى (867) فى الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وأبو داود

(423) فى الصلاة: باب فى وقت الصبح، والبيهقى 1/454، عن عبد الله بن مسلمة القعبى، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1498) من طريق أبى مصعب، عن مالك، به. وأوردت تحريجه هناك.

1502- حديث صحيح، ابن أبى السرى وهو محمد بن المتوكل - وإن كان صاحب أوهام، قد توبع عليه، وباقى رجال

السند على شرطهما، وهو فى "مصنف" عبد الرزاق (2046)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/161 وأخرجه البخارى (7294) فى الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمود بن غيلان، ومسلم (2359) (136) فى الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن عبد بن حميد، والترمذى (156) فى الصلاة: باب ما جاء فى التعجيل فى الظهر، عن الحسن بن على الحلوانى، كلهم عن عبد الرزاق، به. وأورده المؤلف مطولاً برقم (106) فى كتاب العلم، من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، به. وتقدم تحريجه هناك.

وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُو نَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْقَلِبُ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّتَيْنِ إِلَى الْمَنَةِ .

✽✽ ابو منہال بیان کرتے ہیں: میرے والد گئے ان کے ہمراہ میں بھی گیا ہم لوگ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتائیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح ادا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ”پہلی“ کہتے ہو۔ اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا اور آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ اس کے بعد کوئی شخص مدینہ منورہ کے دور دراز کے کونے تک واپس جاسکتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا وہ میں بھول گیا ہوں انہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کریں یہ وہ نماز ہے جیسے تم لوگ ”عتمہ“ کہتے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ صبح کی نماز پڑھ کر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تھے تو کوئی شخص اپنے پاس بیٹھے شخص کو پہچان سکتا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

1504- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1503- إسناده صحيح على شرطهما . عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي العبدى البصرى، وقد تصحف في "الإحسان" إلى "عون"، وأبو المنهال، وأبو هريرة وقد تحرف في المطبوع من ابن أبي شيبة إلى بردة - هو نضلة بن عبيد الأسلمي، صحابي مشهور بكنيته، أسلم قبل الفتح وغزا سبع غزوات، ثم نزل البصرة، وغزا خراسان، ومات بها سنة خمس وستين على الصحيح "تقريب التهذيب" 2/303، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/318، وأخرجه الترمذى (168) مختصراً في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل العشاء والسمر بعدها، عن أحمد بن منيع، عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 4/420 و423، والبخارى (547) في مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، و (599) باب ما يكره من السمر بعد العشاء، والنسائي 1/262 في المواقيت: باب كراهية النوم بعد صلاة المغرب، و 1/265 باب ما يستحب من تأخير العشاء، والدارمي 1/298، وابن ماجه (674) في الصلاة: باب وقت صلاة الظهر، والطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/178 و185 و193، والبيهقى في "السنن" 1/450 و454، والبخارى في "شرح السنة" (350) من طرق عن عوف الأعرابي، به. وصححه ابن خزيمة برقم (346). وأخرجه عبد الرزاق مختصراً (2131) عن سفيان الثوري، عن عوف، به. وأخرجه الطيالسي (920)، والبخارى (541) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، و (771) في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم (647) في المساجد: باب استحباب التكبير في الصبح، وأبو داود (398) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقى في "السنن" 1/436، من طرق، عن شعبة، عن أبي المنهال سيار بن سلامة، به. وأخرجه مسلم (647) (237) من طريق حساد بن سلمة عن سيار، به. وأخرجه البخارى (568) في المواقيت: باب ما يكره من النوم قبل العشاء، من طريق عبد الوهاب الثقفى. ومسلم (461) في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة (530)، من طريق سفيان، كلاهما عن خالد الحذاء، عن أبي المنهال، به.

(متن حدیث): "إِنَّ الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیشک گرمی، جہنم کی تپش کا حصہ ہے، تو تم نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔"

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1505 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرُقِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ بِيَانَ بْنِ بَشْرِ بْنِ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ وَقَالَ

لَنَا: "أَبْرَدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں گرمی کے موسم

میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے آپ ہم سے یہ فرماتے تھے: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْإِبْرَادَ بِالصَّلَاةِ فِي الْحَرِّ إِنَّمَا أُمِرَ بِذَلِكَ عِنْدَ اشْتِدَادِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کے موسم میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں

ادا کرنے کا حکم اس وقت ہے جب گرمی شدید ہو

1506 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ

1504 - إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد العزيز : هو الدراوردی، والعلاء : هو ابن عبد الرحمن بن يعقوب الحرقي .

وأخرجه مسلم (615) (182) في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة ويناله الحر في الطريقه، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز الداوردی، بهذا الإسناد . وسيرد من طرق أخرى عن أبي هريرة برقم (1506) و (1507) و (1510) وتخریج فی مواضعها .

1505 - حدیث صحیح . شريك : هو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي القاضي، سيء الحفظ، وحديثه قوى في الشواهد،

وهذا منها، وباقي رجال السند على شرطهما، وهو في "مسند" أحمد 4/250، ومن طريقه أخرجه البيهقي في "السنن" 1/439، وأخرجه ابن ماجه (680) في الصلاة: باب الإبراد بالصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/187، والطبراني 20/ (949) من طرق عن إسحاق بن يوسف الأزرق، بهذا الإسناد .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔"

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْبُلْدَانِ الْحَارَّةِ

گرمی کی شدت میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم گرم علاقوں میں ہے

1507 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

الْكَلْبِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔"

1506 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی "مصنف عبد الرزاق" (2049)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266، ومسلم

(615)، (183) في المساجد. وأخرجه الشافعي 1/48، والحميدي (942)، والبخاري (536) في مواقيت الصلاة، وابن الجارود

(156)، والبعثي (361) من طريق سفيان، عن الزهري، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (329). وأخرجه أحمد 2/285 من

طريق ابن جريج، عن الزهري. وهو في "المصنف" (2048) عن ابن جريج، عن عطاء، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق

(2051)، وأحمد 2/318 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه مالك 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة

بالحاجرة، ومن طريقه الشافعي 1/49، وابن ماجه (677)، والطحاوي 1/187، والبعثي (362). وأخرجه من طرق عن أبي هريرة

ابن أبي شيبة 1/324 و325، وأحمد 2/229 و256 و348 و393 و394 و462 و501 و507، والبخاري (533) و(534) في مواقيت

الصلاة، ومسلم (615) (181) في المساجد: باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر، والبعثي (364).

1507 - إسنادہ صحیح. یزید بن موهب: هو یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ بن موهب، ثقة، وباقي السند علی شرطہما.

وأخرجه أبو داود (402) في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر. عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داود

أخرجه البيهقي 1/437، وأخرجه مسلم (615) في المساجد، وأبو داود (402)، والترمذي (157) في الصلاة: باب ما جاء في

تأخير الظهر في شدة الحر، والنسائي 1/248-249 في المواقيت، والبيهقي في "السنن" 1/437، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث،

به. وأخرجه مسلم (615)، وابن ماجه (678) في الصلاة، عن محمد بن رمح، والدارمي 1/274 من طريق عبد الله بن صالح.

كلاهما عن الليث، به. وأخرجه الطيالسي (2302) و(2352) عن زعنة، عن الزهري، به، وأخرجه عبد الرزاق (2049) عن ابن

جرير، ومعمر، عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/49، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/437 عن سفيان، عن الزهري، عن سعيد

بن المسيب، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرَ بِالْإِبْرَادِ بِالصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ أُرِيدَ بِهِ صَلَاةَ الظُّهْرِ دُونَ غَيْرِهَا
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت کے وقت نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کے حکم

سے مراد صرف ظہر کی نماز ہے اس کے علاوہ کوئی اور نماز مراد نہیں ہے

1508 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ بِيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ: "ابْرُدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهِ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔
(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں اسحاق الأزرق نانی راوی منفرد ہے۔)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْحَرِّ كُلَّمَا اشْتَدَّ يَجِبُ أَنْ يُرَدَّ بِالظُّهْرِ أَكْثَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گرمی جب بھی شدید ہوگی یہ بات لازم ہوگی کہ ظہر کی نماز کو زیادہ

ٹھنڈے وقت میں ادا کیا جائے

1509 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: (متن حدیث): إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَدِّنُ

1508 - ہو مکرر (1505).

1509 - سنادہ صحیح علی شرطہما . أبو الحسن . هو مهاجر التیمی الکوفی الصانع مولی بنی تیم اللہ، وقد وهم المصنف فی اسمه کما سیأتی بإثر حدیثہ هذا . وأخرجه البخاری (3258) فی بدء الخلق: باب صفة النار وأنها مخلوقة، وأبو داود (401) فی الصلاة: باب فی وقت صلاة الظهر، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي فی "السنن" 1/438، وأخرجه أيضاً من طريقه الأسفاطی عن أبي الوليد، به . وأخرجه أبو داود الطيالسي (445) ومن طريقه الترمذی (158) فی الصلاة، عن شعبة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/324، وأحمد 5/155 و162 و176، والبخاری (535) فی المواقيت: باب الإیراد بالظہر فی شدة الحر و (539) باب الإیراد بالظہر فی السفر، و (629) فی الأذان: باب الأذان للمسافرين، ومسلم (616) فی المساجد، والطحطاوی فی "شرح معانی الآثار" 186، والبعوی (363) من طرق، عن شعبة، به . وصححه ابن خزيمة برقم (328).

أَنْ يُؤَدِّنَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ لَهُ لَنْبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبْرِدُ" ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدِّنَ فَقَالَ لَهُ: "أَبْرِدُ" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَأَيْنَا فِي التَّلْوْلِ وَقَالَ: "إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ"
 (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ مَهَاجِرٌ كُوفِيٌّ.

❁❁ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ مؤذن نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینے کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھنڈک، بولینے دو پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا یہاں تک کہ جب ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے، تو جب گرمی شدید ہو، تو تم (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔
 (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو الحسن عبید بن حسن مہاجر کوفی ہے۔)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گرمی کی شدت کے دوران ظہر کی نماز کو

ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا

1510 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ نِسَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى أَسْوَدَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 (متن حدیث): "إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ" وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَّتْ إِلَى رَبِّهَا فَأَدِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ: نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ.

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب گرمی ہو، تو تم (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی، تو اس کے پروردگار نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس گرمی کے موسم میں ہوتی ہے اور ایک سانس سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔

1510 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/16 في وقوت الصلاة: باب النهي عن الصلاة بالهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/48، 49، ومسلم (617) (186) في المساجد: باب استحباب الإبراد في شدة الحر، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/187، والبيهقي في "السنن" 1/437.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ فِيهِ آدَاءُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ لِلْمُسْلِمِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1511 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ

الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ فِيءٌ يَسْتِظِلُّ بِهِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا

کرتے تھے جب کہ دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا کہ اس کے سائے میں آیا جاسکے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لِلْجُمُعَةِ كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ وقت جس کو ہم نے جمعہ کے لئے ذکر کیا ہے یہ سورج کے ڈھلنے

کے بعد ہوگا اس سے پہلے نہیں ہوگا

1512 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ.

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورج

ڈھل جانے کے بعد جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر واپس آتے ہوئے سایہ ڈھونڈا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی وضاحت کرتی ہے

1511 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني (6257)، والبيهقي في "السنن" 3/191 من طريق أبي خليفة

الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (860) (32) في الجمعة، والطبراني (6257)، والبيهقي 3/191 من طرق عن أبي

الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 4/46، والبخاري (4168) في المغازی: باب غزوة الحديبية، وأبو داود (1085) في الصلاة،

والنسائي 3/100 في الجمعة، وابن ماجه (1100) في الإقامة، والدارمي 1/363 في الصلاة، والدارقطني 2/18، والبيهقي في

"السنن" 3/190-191 من طرق عن يعلى بن الحارث، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1839). وانظر ما بعده.

1512 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (860) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس، والبيهقي

في "السنن" 3/190 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108 عن وكيع، به. وانظر ما قبله.

1513 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَنْدِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ (متن حدیث): كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَرِيحٌ نَوَاضِحَنَا فَقُلْتُ آيَةَ سَاعَةٍ تَلْكَ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ.

❁❁ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر ہم واپس آ کر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کرواتے تھے۔

(امام باقر بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: یہ کون سی گھڑی ہوتی تھی تو انہوں نے بتایا سورج ڈھلنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّعْجِيلِ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز کو جلدی ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1514 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ خَلَادِ بْنِ خَلَادٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا حَمْرَةَ أَيُّ صَلَاةٍ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: الْعَصْرُ فَقُلْنَا: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا الْآنَ مِنَ الظُّهْرِ صَلَّيْنَاهَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَنَسٌ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَكَذَا فَلَا أُنْزِلُهَا أَبَدًا.

❁❁ خلد بن خلد انصاری بیان کرتے ہیں: ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ایک دن نماز ادا کی پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے پایا جب انہوں نے نماز مکمل کر

1513 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/108، ومن طريق مسلم (858) في الجمعة: باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، والبيهقي في "السنن" 3/190، وأخرجه أحمد 3/331، والنسائي 3/100 في الجمعة: باب وقت الجمعة، عن هارون بن عبد الله، ثلاثتهم عن يحيى بن آدم، به. وأخرجه مسلم (858) (29)، البيهقي 3/190 من طريق خالد بن مخلد، ويحيى بن حسان، وعبد الله بن وهب، عن سليمان بن بلال، عن جعفر بن محمد، به. والنواضح: الإبل التي يستقى عليها، واحدها ناضح.

1514 - خلد بن خلد، ترجمه البخاری فی "التاریخ الكبير" 3/187، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلاً، وأورد له هذا الحديث من طريق أيوب بن سليمان، بهذا الإسناد، وذكره المؤلف في "الفتاوى" 4/208. وأخرجه النسائي 1/253-254 في المواقيت: باب تعجيل العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، عن أبي علقمة المدني، عن محمد بن عمرو بن أبي سلمة، عن أنس. وإسناده حسن. وأخرجه أحمد 3/214 عن عبد الملك بن عمرو. وانظر الرواية الآتية بقرم (1517).

لی تو ہم نے دریافت کیا: اے ابو حمزہ! یہ آپ نے کون سی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: عصر کی ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آ رہے ہیں جو ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ادا کی، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ اس نماز کو اسی (وقت میں) طرح ادا کرتے تھے میں تو اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَحَبَّ تَأْخِيرَ الْعَصْرِ وَكَرِهَ التَّعْجِيلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، عصر کی

نماز کو تاخیر سے ادا کرنا پسندیدہ ہے، اور وہ اس نماز کو جلدی ادا کرنے کو ناپسند کرتا ہے

1515 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ نُنْحَرُ الْجَزُورَ فَتُقَسِّمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نَصَلِّي

الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوْقِعِ نَبَلِهِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کر

لیتے تھے پھر اس کے بعد اونٹ کو قربان کیا جاتا اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور پھر پکا دیا جاتا تھا، تو ہم سورج غروب ہونے

سے پہلے وہ پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے اور نماز سے

فارغ ہونے کے بعد کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا (یعنی اس وقت اتنی روشنی ہوتی تھی)

1515 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری . عبد الرحمن بن إبراهيم : ثقة، حافظ، من رجال البخاری، وباقی السند علی

شرطهما . أبو النجاشی : هو عطاء بن صهيب الأنصاری، وهو مولی رافع بن خدیج . وأخرجه أحمد 4/141-142 عن أبي المغيرة

عبد القدوس بن الحجاج، والأوزاعي، بهذا الإسناد . ولهذا سند صحیح علی شرطهما . وأخرج القسم الأول منه مسلم (625) فی

المساجد : باب استحباب التکبیر بالعصر، عن محمد بن مهران، عن الولید بن مسلم، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/327، وأحمد

4/143 عن محمد بن مصعب، والبخاری (2485) فی الشركة : باب الشركة فی الطعام والنهد والعروض، عن محمد بن يوسف،

والدارقطنی 1/252 من طریق الولید بن مزید، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/194 من طریق بشر بن بكر، والطبرانی

(4421) من طریق محمد بن يوسف و محمد بن كثير و يحيى بن عبد الله البابتی، كلهم عن الأوزاعي، به، ومن طریق البخاری

أخرجه البغوی فی "شرح السنة" (367) . والقسم الثاني : أخرجه ابن ماجة (687) فی الصلاة : باب صلاة المغرب، عن عبد الرحمن

بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری (559) فی المواقيت : باب وقت المغرب، و مسلم (637) فی المساجد : باب بيان أن

أول وقت المغرب عند غروب الشمس، عن محمد بن مهران، عن الولید بن مسلم، به . وأخرجه الطبرانی (4422) من طریق يحيى

بن عبد الله البابتی، عن الأوزاعي، به.

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1516 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا بِنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا نَسِيُّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ آتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نَحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهُ قَالَ: "نَعَمْ" فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ يُنْحَرْ فَنَحَرْتُمْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنے اونٹ کو قربان کرنا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں آپ بھی وہاں تشریف لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہو گئے تو ہم نے وہاں یہ صورت حال پائی کہ اونٹ ابھی قربان نہیں ہوا تھا پھر اسے قربان کیا گیا پھر اس کا گوشت کاٹا گیا پھر اسے پکایا گیا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے اسے کھا بھی لیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ آدَاءُ الْمَرْءِ فِيهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے عصر کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1517 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمُّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ:

1516- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن يحيى : هو يحيى بن بكير النيسابوري . وموسى بن سعد الأنصاري :

روى عن جمع ، وروى عنه جمع ، ولم يجرحه أحد وذكره المؤلف في "الثقات" ، وأخرج حديث مسلم في "صحيحه" ، وقد أخطأ الحافظ في "التقريب" ، فلينه بقوله : "مقبول" . مع أنه رحمه الله قد ذكر في "مقدمة الفتح" ص 484 أن تخريج صاحب الصحيح لأى راوٍ فى الأصول مقتضى لعدالته عنده وصحة ضبطه ، وعدم غفلته ، وأخرجه مسلم (624) فى المساجد : باب استحباب التكبير فى صلاة العصر ، والدارقطنى 1/255 ، من طرق عن عبد الله بن وهب ، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارقطنى 1/255 من طريق صالح بن كيسان ، عن حفص بن عبيد الله ، به .

الْعَصْرُ قُلْتُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِي كُنَّا نَصَلِّي مَعَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ
خَلَادٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْتُهُ
يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ أَيُّ صَلَاةٍ صَلَّى قَالَ: الْعَصْرَ فَقُلْتُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا الْآنَ مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي هَكَذَا فَلَا أَتْرُكُهَا أَبَدًا.

حضرت ابوامامہ بن اہل بن حنیف بیان کرتے ہیں۔ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم
وہاں سے نکلے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں
نے کہا: اے چچا یہ کون سی نماز ہے جو آپ نے ادا کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے وہ نماز جو ہم
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (عمر بن یحییٰ مازنی نے خالد بن خلاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا تعلق بنو
نجار سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کون سی
نماز ادا کی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ عصر کی۔ میں نے کہا تو ابھی عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کر کے آرہے ہیں تو
انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو میں اسے کبھی ترک نہیں کرونگا۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو روایت کے ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1518 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ

الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ

1517 - إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله : هو ابن المبارك ، وأبو أمامة : هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري ، معدود
في الصحابة ، له رؤية ، لكنه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم ، مات سنة مئة ، وله اثنتان وتسعون سنة ، وهو عم الراوي عنه في
هذا الحديث . وأخرجه البخاري (549) في المواقيت : باب وقت العصر ، عن محمد بن مقاتل ، ومسلم (623) في المساجد : باب
استحباب التكبير في صلاة العصر ، عن منصور بن أبي مزاحم ، والنسائي 1/253 في المواقيت : باب تعجيل العصر ، عن سويد بن
نصر ، والبيهقي في " السنن " 1/443 من طريق منصور وأحمد ، كلهم عن عبد الله بن المبارك ، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف برقم
(261) و (262) في كتاب الإيمان : باب ما جاء في الشرك والنفاق . هو مكرر (1514) ، خالد بن خلاد : هو خلاد بن خلاد . انظر
" تاريخ البخاري " 3/146 ت (494) ، و 187 ت (635) .

(متن حدیث): عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاءَ حَيَّةً ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً.

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جب کہ سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا پھر اس کے بعد کوئی شخص نواہی علاقے میں چلا جاتا اور وہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةٌ أَرَادَ بِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ الْعَوَالِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ”اور سورج جب بلند ہوتا تھا“

اس سے ان کی مراد یہ ہے ”عوالی“ تک پہنچ جانے کے بعد سورج بلند ہوتا تھا

1519 - أَخْبَرَنَا بِنُ فُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً حَيَّةً فَيَذْهَبُ

الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ”عوالی“ کی طرف جاتا وہ ”عوالی“ پہنچ جاتا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

1518 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطيالسي (2093) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/49 عن ابن أبي فديك، وأحمد 3/214 و217 عن عبد الملك بن عمرو، وحماد بن خالد، والدارمي 1/274 عن عبد الله بن موسى، أربعهم عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/9 في وقوت الصلاة، عن الزهري، به، من طريقه أخرجه البخاري (551) في مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، ومسلم (621) (193) في المساجد: باب استحباب التكبير بالعصر، والنسائي 1/252 في المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطني 1/253، والطحاوي 1/190، والبعقوي (365). وأخرجه عبد الرزاق (2069)، ومن طريقه أحمد 3/161 عن معمر، وأخرجه البخاري (550) في مواقيت الصلاة، ومن طريقه البغوي (336)، من طريق شعيب، و(7329) في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، من طريق صالح بن كيسان، ثلاثهم عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/8 عن إسحاق عن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس بن مالك، قال: كنا نصلّي العصر، ثم يخرج الإنسان إلى بني عمرو بن عوف، فيجدهم يصلون العصر، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (2079)، والبخاري (548) في المواقيت، ومسلم (621) (194)، والنسائي 1/252، والطحاوي 1/190، والدارقطني 1/253، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/326، وأحمد 3/131 و169 و184، والنسائي 1/253 في المواقيت: باب تعجيل العصر، والدارقطني 1/254، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/190 من طريق ربعي بن حراش، عن أبي الأبيض رجل من بني عامر، عن أنس، وأخرجه أحمد 3/209 عن الضحاك بن مخلد، عن عبد الرحمن بن وردان، عن أنس، وانظر ما بعده.

1519 - إسناده صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/327 عن شبابة، وأحمد 3/223 عن إسحاق بن عيسى وهاشم، ومسلم (621) في المساجد، وأبو داود (404) في الصلاة، والنسائي 1/253 في المواقيت، عن قتيبة بن سعيد، وابن ماجه (682) في الصلاة عن محمد بن رمح، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/190، من طريق شعيب بن الليث، كلهم عن الليث، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَجِبُ أَنْ يُعْصَرَ بِهَا
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، عصر کی
نماز کے لئے ضروری ہے، اسے نچوڑ لیا جائے

1520 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِنُ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً حَيْثُ فَيَذْهَبُ
الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً.

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج
ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص ”عوالی“ کی طرف جاتا وہ ”عوالی“ پہنچ جاتا تھا اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ

اس وقت میں سورج کے بلند ہونے کی صفت کا تذکرہ جس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر
کی نماز ادا کیا کرتے تھے

1521 - أَخْبَرَنَا بِنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
(متن حدیث): أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي

1520 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (621) في المساجد، عن هارون بن سعيد الأيلي، عن ابن
وهب، بهذا الإسناد.

1521 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (611) (169) في المساجد: باب أوقات الصلوات
الخمس، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/5 في وقوت الصلاة: عن الزهري، به، ومن طريق مالك أخرجه عبد
الرزاق (2072)، وأبو داود (407) في الصلاة، والطحطاوي 1/192، وأخرجه الحميدى (170)، وابن أبي شيبة 1/326، وأحمد
6/37، والبخارى (546) في المواقيت، ومسلم (611) (168)، وابن ماجه (683) في الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة، عن
الزهري، به. وأخرجه البخارى (545) في المواقيت، والترمذى (159) في الصلاة، والنسائي 1/252 في المواقيت، عن قتيبة بن
سعيد، عن الليث بن سعد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/85 عن محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، عن الزهري، به. وأخرجه
أحمد 6/204 عن وكيع، والبخارى (544) في المواقيت، من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن هشام بن عروة، عن عروة، به.

حُجِرَتْهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حَجَرَتِهَا.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج (یعنی دھوپ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوتی تھی اور ان کے حجرے میں سے سایہ بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُعَجِّلَ فِيْ أَدَاءِ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَلَا يُؤَخِّرَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ عصر کی نماز کو

جلدی ادا کرے اسے تاخیر سے ادا نہ کرے

1522 - أَخْبَرَنَا بِنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً حَيَّةً فَيَذْهَبُ الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةً.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمک دار ہوتا تھا پھر کوئی شخص عوالی جاتا اور وہ عوالی پہنچ جاتا تھا جب کہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ فِيهِ آدَاءُ الْمَرْءِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کے لئے مغرب کی نماز ادا کرنا مستحب ہے

1523 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ

بالحجاب.

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے

1522 - إسناده صحيح، وهو مكرر (1519).

1523 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (636) في المساجد: باب بيان أن أول وقت المغرب عند غروب

الشمس، والترمذی (164) في الصلاة: باب ما جاء في وقت المغرب، والبيهقي 1/446 من طريق أحمد بن سلمة، ثلاثهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/54، والبخاری (561) في المواقيت: باب وقت المغرب، وأبو داود (417) في الصلاة: باب في وقت المغرب، وابن ماجه (688) في الصلاة: باب وقت صلاة المغرب، والطبرانی (6289)، والبيهقي 1/446، والبقوی (372)، من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به.

جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَغْرِبَ لَيْسَ لَهُ وَقْتُ وَاحِدٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے

1524 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(متن حدیث): أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ

إِلَى قَوْمِهِ فَيُؤْمِمُهُمْ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَهُ وَقْتُ وَاحِدٌ دُونَ الْوَقْتَيْنِ الْمَعْلُومَيْنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، مغرب کی

نماز کا وقت ایک ہی ہے اس کے دو متعین اوقات نہیں ہیں

1525 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بْتُسْتَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ

1524 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . وأخرجه الترمذی (583) فی الصلاة: باب ما جاء فی الذی یصلی الفریضة ثم یوم الناس بعدما صلی، ومن طریقہ البغوی (858) عن قتیبہ بن سعید، بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (465) (181) فی الصلاة: باب القراءة فی العشاء، عن قتیبہ بن سعید، بهذا الإسناد، لكن بزيادة أیوب بین حماد بن زید وعمرو بن دینار، وفيه أنه كان یصلی العشاء بدل المغرب، وأخرجه بزيادة أیوب أيضاً البخاری (711) فی الأذان: باب إذا صلی ثم أم قوماً، عن سلیمان بن حرب وأبی النعمان، عن حماد بن زید، عن أیوب، عن عمرو بن دینار، عن جابر قال: "كان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ثم یأتی قومه، فیصلی بهم" لم یعین الصلاة، وأخرجه الطیالسی (1694) عن شعبه، عن عمرو بن دینار، به، وأخرجه أحمد 3/369، والبخاری (700) و (701) فی الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلی، من طریقین عن شعبه، عن عمرو بن دینار، به، وأخرجه الشافعی 1/143، والدارقطنی 1/274 و 275 من طرق عن ابن جریج، عن عمرو بن دینار، به، وفيه "العشاء" بدل "المغرب"، وأخرجه أحمد 3/308، ومسلم (465)، وأبو داؤد (600) فی الصلاة: باب إمامة من یصلی بقوم وقد صلی تلك الصلاة، و (790) باب فی تخفیف الصلاة، والنسائی 2/102 فی الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم من طریق سفیان، والبخاری (6106) فی الأدب: باب من لم یر کفار من قال ذلك متأولاً أو جاهلاً، وأخرجه الشافعی 1/143، ومن طریقہ البغوی (857) عن إبراہیم بن محمد، وأبو داؤد (599) من طریق یحیی بن سعید، كلاهما عن محمد بن عجلان، عن عبید اللہ بن مقسم، عن جابر، وفيه "العشاء".

(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: "صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ" فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بِيَضَاءِ حَيَّةٍ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْفَجْرَ بَعْلَسَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدَّةِ أَمَرَ بِلَالًا فَادَّنَ لِلظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُرَدَّ بِهَا وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً آخَرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ لِلْمَغْرِبِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّفَقِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ" قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ".

✽✽✽ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے ساتھ ان دو اوقات میں نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب کہ سورج ابھی بلند اور چمک دار اور روشن تھا پھر آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی شفق غروب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کی اور فجر کی نماز آپ نے اندھیرے میں ادا کی راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے ظہر کی نماز کی اقامت کہی اور ٹھنڈے وقت میں کہی پھر آپ کے حکم کے تحت عصر کے لئے اقامت اس وقت کہی جب سورج چمکدار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اس سے ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا جس وقت میں آپ نے اسے گزشتہ روز ادا کیا تھا پھر آپ کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لئے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہونے والی تھی۔ آپ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لئے اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی اور آپ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لئے اقامت روشنی ہو جانے پر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا ہے۔

ذَكَرُ مَا يُسْتَحَبُّ، لِلْمَرْءِ أَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ إِلَى عَيُوبَةِ بَيَاضِ الشَّفَقِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ عشاء کی نماز کو

شفق کی سفیدی غائب ہونے تک موخر کرے

1526 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حَمَّادِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

(متن حدیث): عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي الْعِشَاءَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لثَلَاثَةَ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز (راوی کہتے ہیں یعنی عشاء کی نماز) کے وقت کے بارے میں لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ آدَاءَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں عشاء کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے مستحب ہے

1527 أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْأُخْرَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو بہت تاخیر سے ادا کیا تھا

1528 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَسَنِ قَالَ:

1526 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه الطيالسي (797)، وابن أبي شيبة 1/330، وأحمد 4/270، والحاكم

1/194 من طريق هشيم، عن أبي بشر جعفر بن إياس، عن حبيب بن سالم، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وتابع هشيمًا رقية بن مصقلة فرواه عن أبي بشر، عن حبيب، به، أخرجه النسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق. وقد خالفهما أبو عوانة وشعبة، فقسلا عن أبي بشر، عن بشير بن ثابت، عن حبيب بن سالم، به، أخرجه من طريقهما بهذا الإسناد: أحمد 4/272 و 274، وأبو داود (419) في الصلاة: باب في وقت العشاء الآخرة، والترمذي (165) في الصلاة، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب الشفق، والدارمي 1/275، والدارقطني 1/269 و 270، والبيهقي 1/448، وصححه الحاكم أيضًا. 1/194

1526 - إسنادہ حسن، فإن سماكًا وهو ابن حرب فيه كلام ينزله عن رتبة الصحة. وهو عند ابن أبي شيبة 1/330 ومن طريقه

أخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والطبراني (1983). وأخرجه أحمد 5/89 عن عبد الله بن محمد، و93 و95 عن داود بن عمرو الضبي، ومسلم (463) (226)، والبيهقي 1/450، 451 من طريق يحيى بن يحيى، كلهم عن أبي الأحوص بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (643) (227)، والطبراني (1974) من طريق أبي عوانة، عن سماك، به. وأخرجه الطبراني (1959) و (2016) من طريق شريك وقيس بن الربيع، عن سماك، به. وسورده المؤلف برقم (1534) من طريق قتيبة بن سعيد، عن أبي الأحوص، به. ويخرج هناك.

(متن حدیث): سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَغِيبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رَبَّمَا عَجَلَهَا وَرَبَّمَا أَخْرَهَا وَكَانَ النَّاسُ إِذَا جَاؤُوا عَجَلَهَا وَإِذَا لَمْ يَجِئُوا أَخْرَهَا وَكَانُوا يُصَلُّونَ الصُّبْحَ بَعْلَسَ .

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا آپ ظہر کی نماز سورج ڈھل جانے کے بعد ادا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز کو آپ بعض اوقات جلدی ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات تاخیر سے ادا کرتے تھے جب لوگ پہلے آجاتے تھے تو آپ اسے جلدی ادا کر لیتے تھے اور جب لوگ (پہلے) نہیں آتے تھے تو آپ اسے تاخیر سے ادا کرتے تھے جبکہ آپ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاء کی نماز کو نصف رات تک تاخیر سے ادا کرنے کے ارادے کا تذکرہ

1529- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُمْ يَتَتَرُونَ الْعِشَاءَ

1528- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری. وأخرجه الطيالسي (1722) عن شعبة، به، ومن طريق الطيالسي أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/184 وتحرف فيه سعد بن سعيد، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/318، وأحمد 3/369، والبخاري (560) في المواقيت: باب وقت المغرب، و (565) باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا، ومسلم (646) في المساجد: باب استحباب التكبير بالصبح في أول وقتها، وأبو داود (397) في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/264 في المواقيت: باب تعجيل العشاء، والبيهقي في "السنن" 1/449، والبعوي في "شرح السنة" (351) من طريق مسلم بن إبراهيم ومحمد بن جعفر، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/303 عن وكيع، عن سفيان، عن عبد الله بن محمد بن عتيق، عن جابر، نحوه.

1529- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطة العبدی العوفی البصری. وأخرجه ابن أبي

شيبه 1/402، البيهقي في "السنن" 1/375 عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/402، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/157، عن حسين بن علي، عن زائدة (هو ابن قدامة)، عن سليمان (هو الأعمش، وليس بالتبسمي)، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن جابر وهذا الإسناد صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/367 من طريق أبي الجواب، عن عمار بن رزيق، عن الأعمش، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح.

فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُونَ نَهَا أَمَا أَنْكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرْتُمُوهَا" ثُمَّ قَالَ: "لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ - أَوْ كِبَرُ الْكَبِيرِ - لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت عشاء کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے نماز ادا کر بھی لی ہے، اور وہ سو بھی گئے ہیں اور تم لوگ اس کا انتظار کر رہے ہو تم جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کمزور شخص کی کمزوری (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمر رسیدہ شخص کی عمر کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف رات تک موخر کرتا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ إِذَا لَمْ يَخْفِ ضَعْفَ الضَّعِيفِ
وَكَانَ ذَلِكَ بِرِضَا الْمَأْمُومِينَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے جبکہ اسے کسی کمزور کی کمزوری کے حوالے سے اندیشہ نہ ہو اور یہ بات مقتدیوں کی رضامندی کے ساتھ ہو

1530- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
(متن حدیث): قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ أَحَدٌ يَذْكُرُ اللَّهُ هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ"، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ
(كَيْسُوا سِوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ إِلَى (يَسْجُدُونَ) (آل عمران: 113).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس

1530- إسنادہ حسن من أجل عاصم بن أبي النجود. وأخرجه أحمد 1/396، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "الصحفة" 7/25، والبخاري (375)، والواحدى في "أسباب النزول" ص 87، 88 من طرق عن شيان، به، وهو في "مسند" أبي يعلى ورقة 1/247، وأخرجه الطبري (7661)، والواحدى في "أسباب النزول" ص (88)، والطبراني في "الكبير" (10209)، وأبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريقين، عن يحيى بن أيوب، عن عبيد الله بن زيعة، عن سليمان الأعمش، عن زر، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/312، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والبخاري، والطبراني في "الكبير"، وقال: ورجال أحمد ثقات. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 4/187 من طريق محمد بن عبد الله بن الحسين، حدثنا شيان بن فروخ، حدثنا عكرمة بن إبراهيم، حدثنا عاصم، به. وأخرجه الطبري (7662) من طريق يونس، عن علي بن معبد، عن أبي يحيى الخراساني، عن نصر بن طريف، عن عاصم، به. ونصر بن طريف ضعيف جدًا، أجمعوا على ضعفه. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 2/65، وزاد نسبه لابن المنذر، وابن أبي حاتم.

وقت تمہارے علاوہ کسی بھی دین کا ماننے والا کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا۔“

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

”وہ لوگ برابر نہیں ہیں۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک امت ایسی ہے جو قیام کی حالت میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔“ یہ آیت یہاں تک ”وہ سجدہ کرتے ہیں“۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لِتَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَعْضِ اللَّيْلِ
مَا لَمْ يَشَقُّ ذَلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے، آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ عشاء کی نماز کو

رات کا کچھ حصہ گزرنے تک موخر کر دے جبکہ یہ بات مقتدیوں کیلئے مشقت کا باعث نہ ہو

1531- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا خَرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ

الَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ہمراہ سواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک موخر کرتا۔“

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْمَرْءِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا

آدمی کا عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت سے تاخیر سے ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1532- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ جُرَيْجٍ قَالَ

1531- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/250 عن يحيى القطان بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2106)

عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد، وتحرف فيه إلى عبد الله. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 ومن طريقه ابن ماجه (287) في الطهارة: باب السواك، عن أبي أسامة وابن نمير، عن عبيد الله بن عمر، به. وشقه الأول تقدم برقم (1068) من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وتقدم تخريجه هناك.

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَى حِينٍ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ أَصَلِيَ الْعَتَمَةَ أَمَا إِمَامًا أَوْ خَلْوًا فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اعْتَمَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ حِينَ رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَالَ عُمَرُ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْأَنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاصْغَاءً يَدِيهِ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَصَلُوا هَكَذَا".

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطا سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے، جس میں میں عشاء کی نماز ادا کروں، خواہ میں امام ہوں یا تنہا نماز ادا کر رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر وہ بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1533- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِبُسْتٍ حَدَّثَنَا بِنَ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيِّ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ

(متن حدیث): عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَدَ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1532- إسناده صحيح . وتقدم برقم (1098) في نواقض الوضوء ، وأوردت تخريجه هناك . وسيورده المؤلف برقم (1533) من طريق سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَبِرَقْم (1537) من طريق منصور ، عن الحكم ، عن نافع ، عن ابن عمر . ويأتي تخريج كل طريق في موضعه .

1533- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الحميدى (492) ، والبخارى (7239) في التمني : باب ما يجوز من اللو ، عن علي بن المديني ، والنسائي 1/266 في المواقيت : باب ما يستحب من تأخير العشاء ، عن محمد بن منصور المكي ، والدارمي 1/276 في الصلاة : باب ما يستحب من تأخير العشاء ، عن محمد بن أحمد بن خلف ، والطبراني (11391) من طريق سعيد بن منصور ، كلهم عن سفيان بن عيينة ، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم (342) . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/331 عن إسحاق بن منصور ، والبخارى (7239) تعليقا من طريق معن ، وعبد الرزاق (2113) ومن طريقه الطبراني (11390) ، كلهم عن محمد بن مسلم ، عن عمرو بن دينار ، به . وانظر سابقه .

وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُولُ: "لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَذِهِ الصَّلَاةَ".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (حجرہ مبارک کے قریب) آئے اور بولے: نماز (کا وقت ہو گیا ہے) خواتین اور بچے سوچکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ یہ نماز (یعنی اس وقت میں یہ نماز) ادا کریں۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کئی مرتبہ کیا تھا
1534- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ فَرَعَمَ أَنْ تَأْخِيرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جس سے وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات

کا قائل ہے، نبی اکرم ﷺ نے جو عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کی تھی یہ ابتداء اسلام کی بات ہے

1535- أَخْبَرَنَا بَنُ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ

(متن حدیث): قَالَتْ: اَعْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي

تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ

1534- إسناده حسن، وأخرجه مسلم (643) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، والنسائي 1/266 في المواقيت:

باب ما يستحب من تأخير العشاء، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1527) من طريق ابن أبي شيبة، عن أبي الأعوص، به، فانظر تخريجه من طريقه هناك.

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ: "مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرِكُمْ" وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوا الْإِسْلَامَ فِي النَّاسِ.

قال ابن شہابٍ وَذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَبْدُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ" وَذَلِكَ حِينَ

صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی۔ یہ وہ نماز ہے جسے ”عتمہ“ کہا جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بلند آواز میں کہا) خواتین اور بچے ہو چکے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے تشریف لانے کے بعد اہل مسجد سے فرمایا۔ اس وقت تمہارے علاوہ روئے زمین پر اور کوئی شخص اس کا انتظار نہیں کر رہا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ لوگوں کے درمیان اسلام کے پھیل جانے سے پہلے کی بات ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

”تمہارے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے، تم نماز کے حوالے سے اللہ کے رسول سے آگے نکلنے کے کوشش کرو“۔

یہ بات آپ نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں (آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْتَظِرُهَا

أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرِكُمْ أَرَادَ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْأَذْيَانِ غَيْرِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”اہل زمین میں سے تمہارے

علاوہ کوئی بھی اس کا انتظار نہیں کرتا“ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی تمہارے علاوہ

کسی اور دین کے پیروکار (اس کا انتظار نہیں کر رہے)

1535- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی "صحیحہ" (638) فی المساجد: باب وقت العشاء وتأخیرها، عن حرمة بن یحیی، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (638) أيضًا عن عمرو بن سواد العامری، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 199/6 و215 و272، والبخاری (566) فی المواقی: باب فضل العشاء، و (569) باب النوم قبل العشاء لمن غلب، و (862) فی الأذان: باب وضوء الصبیان، و (864) باب خروج النساء إلى المساجد باللیل والغلس، والنسائی 1/239 فی الصلاة: باب فضل صلاة العشاء، و 1/267 فی المواقی: باب آخر وقت العشاء، والبیہقی فی "السنن" 1/374، والبعغوی فی "شرح السنة" (375) من طرق عن الزهری، به.

1536 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَثِيْبَةَ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): قَالَ مَكْنُنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ: "إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرِكُمْ وَلَوْ لَا أَنْ تَنْقَلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ الصَّلَاةَ هَذِهِ السَّاعَةَ" قَالَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ آپ اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی یا شاید اس کے کچھ بعد کی بات ہے جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ نماز کا انتظار کر رہے ہو تمہارے علاوہ کسی بھی دین کے ماننے والے اس کا انتظار نہیں کر رہے اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ بات میری امت کے لئے مشکل ہوگی تو میں انہیں یہ نماز اس گھڑی میں پڑھاتا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

قَدْ آخَرَهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ تِلْكَ الْمُدَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد) مدت گزر جانے کے بعد تاخیر سے ادا کیا تھا

1537 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتِ

(متن حدیث): أَنَّهُمْ قَالُوا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ فَقَالَ آخَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "إِنَّ النَّاسَ قَدْ

1536 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . وأخرجه مسلم (639) (220) فی المساجد ومواضع الصلاة: باب وقت العشاء وتأخیرها، والنسائی 1/267 فی المواقف: باب آخر وقت العشاء، والبیہقی فی "السنن" 1/450، من طریق أحمد بن سلمة، ثلاثتهم عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (420) فی الصلاة: باب فی وقت العشاء الآخرة، عن عثمان بن أبی شیبہ، الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/156، 157 من طریق الحسن بن عمر بن شقیق، كلاهما، عن جریر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (344). وأخرجه ابن أبی شیبہ 1/331 عن حسین بن علی، عن زائدة، عن منصور، به. وأورده المؤلف برقم (1099) فی باب نواقض الوضوء، من طریق عبد الرزاق، وتقدم تحریجه من طریقہ هناك.

صلوا وإنکم لن تزالوا فی الصلاة ما انتظرتم الصلاة. " قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى وَبِصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ وَرَفَعَ أَنَسٌ يَدَهُ الْيَسْرَى.

❁ ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی تھی تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی تو پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اس وقت سے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر یہ بات کہی۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَسْتَحِبُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَيْهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ عشاء کی نماز کو اس وقت تک تاخیر سے ادا کرے

1538 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ".

1537 - إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج السامی: ثقة، روى له النسائي، وباقي السند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/267 عن عفان، ومسلم (640) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها عن أبي بكر بن نافع العبدی، عن بهز بن أسد، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/157 عن ابن مرزوق، عن عفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 3/182 و189 و200، والبخاری (572) في المواقيت: باب وقت العشاء إلى نصف الليل، و (661) في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، و (847) باب استقبال الإمام الناس إذا سلم، و (5869) في اللباس: باب فص الخاتم، والنسائي 1/268 في المواقيت: باب آخر وقت العشاء، والطحاوی 1/157 و158، والبغوي في "شرح السنة" (376)، من طرق عن حميد عن أنس. وأخرجه البخاری (600) في المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء، عن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفی، عن قرّة بن خالد، عن الحسن، عن أنس. وأخرجه مسلم (640) (223) عن حجاج بن الشاعر، عن سعيد بن الربيع، وعن عبد الله بن الصباح، عن عبيد الله الحنفی، كلاهما عن قرّة بن خالد، عن قتادة، عن أنس.

1538 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (1531).

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرتا۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا كَانَ لَا يُؤَخِّرُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةَ الْعِشَاءِ عَلَى دَائِمِ الْأَوْقَاتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو

ہمیشہ تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے

1539 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بَحْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ."

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَطْرَ اللَّيْلِ أَرَادَ نِصْفَهُ"

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "شطر اللیل" سے مراد "نصف رات" ہے

1540 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابُورَ الرُّومِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا أَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ

أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ."

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1539 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

1540 - إسناده صحيح. محمد بن عبد الله بن سابور (وقد تصحف في "تقات المؤلف" 9/92 إلى: شابور) قال أبو حاتم.

صدوق، روى له ابن ماجه، وياقنى السنند على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں وضو کے ہمراہ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نصف رات تک مؤخر کرتا۔“

ذَكَرَ الزَّجْرِيُّ عَنْ أَنَّ تَسْمَى صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ الْعَتَمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عشاء کی نماز کو ”عتمہ“ کہا جائے

1541 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لا تغلبنكم الاعراب على اسمِ صَلَاتِكُمْ الْعِشَاءِ يُسَمُّونَهَا الْعَتَمَةَ لِاعْتِمَامِ الْإِبِلِ".

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دیہاتی لوگ تمہاری نماز عشاء کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں وہ لوگ اسے عتمہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ اونٹوں کی دیکھ بھال کے حوالے سے) تاخیر کرتے ہیں۔“



1541 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، واسم ابن ابی لیبید: عبد اللہ. وأخرجه أحمد 2/19 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2151) ومن طريقه أبو عوانة 1/397، عن سُفْيَانَ التَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ، بِهِ. وأخرجه عبد الرزاق (2152) ومن طريقه أحمد 2/144 عن ابن عيينة، به. وأخرجه أحمد 2/10، والشافعي 1/50، ومن طريقه أبو عوانة 1/397، والبيهقي في "السنن" 1/372، والبقوي في "شرح السنة" (377) عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد 2/49 عن عبد الله بن الوليد، ومسلم (644) في المساجد: باب وقت العشاء وتأخيرها، عن زهير بن حرب وابن أبي عمير، ومن طريق وكيع، وأبو داود (4984) في الأدب: باب في صلاة العتمة، عن عثمان بن أبي شيبة، والنسائي 1/270 في المواقيت: باب الكراهية في ذلك، من طريق أبي داود الخضري، وابن ماجه (704) في الصلاة: باب النهي أن يقال: صلاة العتمة، عن هشام بن عمار ومحمد بن الصباح، وأبو عوانة في "مسنده" 1/369 من طريق أبي عامر العقدي، كلهم عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.

فصل فی الأوقات المنہی عنها

فصل 4: ان اوقات کا بیان (جن میں نماز ادا کرنے) سے منع کیا گیا ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ انْشَاءِ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے، وہ متعین اوقات میں نفل نمازیں ادا نہ کرے
1542 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الشُّطْرِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغْبِرَةَ

الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
(متن حدیث): قَالَ سَأَلَ صَفْوَانَ بْنَ الْمُعْطَلِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنِّي
سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرٍ أَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ قَالَ: "مَا هُوَ" قَالَ هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تُكْرَهُ فِيهَا
الصَّلَاةُ قَالَ: "نَعَمْ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ لِقَرْنِ الشَّيْطَانِ ثُمَّ صَلِّ وَالصَّلَاةُ مُتَقَبَّلَةٌ
حَتَّى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمُحِ فَإِذَا كَانَتْ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمُحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِي
تُسَجَّرُ فِيهَا جَهَنَّمَ وَيُعَمُّ فِيهَا رَوَايَاهَا حَتَّى تَزِيغَ فَإِذَا زَاغَتْ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ
دع الصلاة حتى تغرب الشمس".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور میں اس سے ناواقف ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے عرض کی: کیا رات اور دن کے اوقات میں کوئی گھڑی ایسی ہے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں جب

1542 - إسناده حسن. يحيى بن المغيرة: صدوق، روى له الترمذى، وباقي السند رجاله رجال الصحيح إلا أن الضحاك بن عثمان فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه ابن ماجة (1252) في الإقامة: باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، عن الحسن بن داود المنكدرى، والبيهقى في "السنن" 2/455 من طريق أحمد بن الفرج، كلاهما، عن محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/312، والطبراني (7344) من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، عن حميد بن الأسود، عن الضحاك بن عثمان، عن المقبري، عن صفوان. وهذا إسناد منقطع. قال الهيثمي في "المجمع" 2/224-225 بعد أن نسب له عبد الله بن زياد المسند، ورجاله رجال الصحيح إلا أنى لا أدري سمع سعيد المقبري منه أم لا، والله أعلم.

تم صبح کی نماز ادا کر لو تو نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ سورج شیطان کے سینگ سے طلوع ہو جائے پھر تم نماز ادا کر سکتے ہو اور نماز قبول کی جائے گی یہاں تک کہ سورج تمہارے سر کے اوپر نیزے کی طرح بالکل برابر ہو جائے جب وہ تمہارے سر پر نیزے کی طرح ہو جائے تو تم نماز کو ترک کر دو کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے گوشوں کو ملایا جاتا ہے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے جب وہ ڈھل جائے تو نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو پھر نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ قَدْ زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي وَقْتَيْنِ مَعْلُومَيْنِ إِلَّا بِمَكَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو دو متعین اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ مکہ میں موجود شخص کا حکم مختلف ہے

1543 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ

الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1544 - أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

1543 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . الأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه البغوی فی "شرح السنة" (774) من

طریق ابی مصعب أحمد بن ابی بکر، بهذا الإسناد. وهو فی "الموطأ" 1/221 فی وقوت الصلاة: باب النهی عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر. ومن طریق مالک أخرجه الشافعی فی "المسند" 1/52، وأحمد 2/462 و529، ومسلم (825) فی صلاة المسافرين:

باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها، والنسائي 1/276 فی المواقيت: باب النهی عن الصلاة بعد الصبح، والبيهقي فی "السنن" 2/452، ومن نسبه إلى البخاری، فقد وهم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، والطيالسي (2463)، وأحمد 2/496 و510، والبخاری

(588) فی المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، والبيهقي 2/452، من طریق عبيد الله (وقد تحرف إلى "عبد الله" عند ابن أبي شيبة) ابن عمر، عن حبيب (وقد تصحف إلى "حبيب" عند الطيالسي، وابن أبي شيبة) ابن عبد الرحمن، عن حفص

بن عاصم، عن أبي هريرة.

1544 - إسنادہ صحیح علی شرطہما. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة. وهو مكرر ما قبله.

وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1545 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَلَا تُصَلُّوا حَتَّى يَبْرُزَ ثُمَّ صَلُّوا فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ

فَلَا تُصَلُّوا حَتَّى تَغْرُبَ ثُمَّ صَلُّوا وَلَا تَحْتَبُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا وَإِنهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنِي

شَيْطَانٍ."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے پھر تم نماز ادا کرو پھر جب سورج کا

کنارہ ڈوب جائے تم نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ وہ مکمل غروب ہو جائے تو پھر تم نماز ادا کرو اور تم اپنی نماز کے لئے

سورج کے طلوع ہونے یا سورج کے غروب ہونے کے وقت کو متعین نہ کرو (یعنی اس وقت میں نماز ادا نہ کرو) کیونکہ

یہ شیطان کے دو سنگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَا الْعَدَدَ الْمَحْضُورَ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں متعین تعداد سے یہ مراد

نہیں ہے، اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے

1545 - إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخارى (3272) فى بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، عن محمد بن

سلام، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/354، ومن طريقه مسلم (829) فى صلاة المسافرين: باب

الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها، عن وكيع، عن هشام بن عروة به . وأخرجه مسلم أيضاً (829)، والطحاوى 1/152 من طريق عبد

الله بن نمير، عن أبيه، وابن بشر، عن هشام بن عروة، به . وأخرجه البيهقى 2/458 من طريق أنس بن عياض، عن ابن عروة، به .

وسيوذه المصنف برقم (1567) و (1569) من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن هشام بن عروة، به، ويأتى تخريجه من طريقه

هناك . وأخرجه مالك فى "الموطأ" ص 43 (برواية القعنبي) فى وقوت الصلاة: باب ما قيل فى النهى عن الصلاة بعد الصبح وبعد

العصر، عن هشام بن عروة، عن أبيه مرسلًا لم يذكر ابن عمر . وانظر الحديث (1549) .

1546 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ الْفَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَتْ يَنْهَانَا عَنْهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانًا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَصُوبُ الشَّمْسُ لَغْرُوبِهَا.

✽✽ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اور ان اوقات میں ہمیں اپنے مردوں کو دفنانے سے منع کیا ہے۔ اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ اس وقت جب عین زوال کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ

لَمْ يُرِدْ كُلَّ الْأَوْقَاتِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْخَطَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی دلالت کرتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے

مراد وہ تمام اوقات نہیں ہیں جن کا متن میں ذکر ہے

1547 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُّوا وَالشَّمْسُ مَرْتَفَعَةً".

1546 - إسناده صحيح . الحسن بن سفيان ، محله الصدق ، وباقي رجال السند على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/152 ،

والنسائي 4/82 في الجنائز : باب الساعات التي نهى عن إقبار الموتى فيها ، والبخاري في "شرح السنة" (778) ، من طريق عبد الرحمن بن مهدي ، عن موسى بن علي ، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود (3192) في الجنائز : باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها ، والترمذي (1030) في الجنائز : باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنيزة عند طلوع الشمس وعند غروبها ، وابن ماجه (1519) في الجنائز : باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن ، من طرق عن وكيع ، عن موسى بن علي ، به . وأخرجه من طرق عن موسى بن علي ، به : الطيالسي (1001) ، وابن أبي شيبة 2/353 ، ومسلم (831) في صلاة المسافرين : باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها ، والنسائي 1/275-276 في المواقيت : باب الساعات التي نهى عن الصلاة فيها ، و 1/277 باب النهي عن الصلاة نصف النهار ، والدارمي 1/333 ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/155 ، والبيهقي في "السنن" 4/454 و 4/32 ، والطبراني 17/ (797) و (798) .

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”عصر کی نماز کے بعد نماز ادا نہ کرو البتہ تم اس وقت نماز ادا کر سکتے ہو جب سورج بلند ہو۔“

ذَكَرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا
 إِنَّمَا أُريدَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْأَوْقَاتِ لَا الْكُلِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت یعنی وہ
 اوقات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے مراد ان کا اوقات کا کچھ حصہ ہے تمام اوقات مراد نہیں ہیں
 1548 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيَصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ
 الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا".

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”کوئی بھی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔“

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

1547- إسنادہ صحیح . وهب بن الأجدع: ثقة، أخرجه له أبو داود، والنسائي، وباقي السند على شرط الصحيح . عبد
 الرحمن: هو ابن مهدي . وأخرجه أحمد 1/129، وابن خزيمة في "صحيحه" (1285)، والبيهقي في "السنن" 2/459 من طريق عبد
 الرحمن، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (108) (وتحرف فيه "يساف" إلى سنان) وأحمد 1/141، وابن الجارود (281)، وأبو
 داود (1274)، والبيهقي 2/459 من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وسعيده المؤلف برقم (1562) من طريق ابن خزيمة، عن الدورقي،
 عن جرير، عن منصور، به، ويخرج هناك . وأخرجه أحمد 1/130 من طريق إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفيان، عن أبي إسحاق،
 عن عاصم بن ضمرة، عن علي، وهذا سند قوي، وصححه ابن خزيمة برقم (1286) .

1548- إسنادہ صحیح عن شرطهما، وأخرجه البغوي (773) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ"
 1/220 في النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/52، وعبد الرزاق
 (3951)، والبخاري (585) في المواقيت: باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ومسلم (828) في المساجد: باب الأوقات
 التي نهى عن الصلاة فيها، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس، والبيهقي في "السنن"
 2/453، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/152، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، والنسائي 1/277 في المواقيت: باب النهي
 عن الصلاة عند طلوع الشمس، وابن الجارود (280) من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/349 من
 طريق موسى بن عبيدة، عن نافع، به . وسويوره المؤلف برقم (1566) من طريق القعنبي، عن مالك، به . وتقدم برقم (1545) من طريق
 هشام بن عروة، عن أبيه، عن أبي عمر، وأوردت تخريجه هناك .

أَرَادَ بِهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر اور فجر کے بعد نماز کو ادا کرنے کی ممانعت سے مراد عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد (نماز ادا کرنے سے منع کرنا ہے)

1549 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذِ التَّمِيمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاتَانِ لَا صَلَاةَ بَعْدَهُمَا: صَلَاةُ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَصَلَاةُ الصُّبْحِ حَتَّى

تطلع الشمس"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی عصر کی نماز یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح

کی نماز یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1550 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

1549 - معاذ التیمی لم یوثقه غیر المؤلف، وباقی السند علی شرط الصحیح. وأخرجه أحمد 1/171، وأبو یعلی (733) عن

إسحاق بن عیسی، عن إبراهیم بن سعد، بهذا الإسناد. وذكره الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 2/225، وقال: رواه أحمد، وأبو یعلی،

ورجاله رجال الصحیح. كذا قال مع أن معاذًا التیمی لم یخرجاه له ولا أحدهما، ولم یوثقه غیر ابن حبان، لكن للحدیث شواهد ذكرها

المؤلف قبل هذا، فیتقوی بها.

1550 - حدیث صحیح. عیاض بن عبد اللہ: هو عیاض بن عبد اللہ القرشی الفهری، ترجم له البخاری فی "التاریخ الکبیر"

7/22، فلم یذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف فی "الثقات" 7/283، وأخرج له مسلم فی "صحیحه"، وقال الذهبی فی

"الكاشف": وثق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوی كما فی "الجرح والتعديل" 6/409، ولسنه الحافظ فی "التقريب"، قد تابعه علیه

الضحاک بن عثمان فی الروایة المتقدمة برقم (1543)، وباقی السند علی شرط الشیخین. وأخرجه ابن خزیمة فی "صحیحه" برقم

(1275) عن یونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1542) من طریق الضحاک بن عثمان عن سعید

المقبری، به. وسمى السائل صفوان بن المعطل. وله شاهد من حدیث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/112، ومسلم (832) فی صلاة

المسافرین: باب إسلام عمرو بن عبسة، والنسائی 1/279-280 فی المواقی: باب النهی عن الصلاة بعد العصر، والطحاوی فی

"شرح معانی الآثار" 1/152، والبعوی (777).

(متن حدیث): عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَأْمُرُنِي أَنْ لَا أُصَلِّيَ فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ فَإِنَّ حِينِيذٍ تَسْعَرُ جَهَنَّمَ وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَصَلِّيَ الصُّبْحَ".

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! رات اور دن کی گھڑیوں میں سے کون سی گھڑی ایسی ہے جس کے بارے میں آپ مجھے یہ حکم دیتے ہیں میں ان میں نماز ادا نہ کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے، کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک نصف النہار ہو جائے جب نصف النہار ہو جائے تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے یہ وہ وقت ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور گرمی کی شدت جہنم کی پیش کا حصہ ہے۔ جب سورج ڈھل جائے تم نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز ادا کر لو جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے پھر اس کے بعد نماز میں (فرشتوں کی) حاضری بھی ہوتی ہے اور وہ قبول بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ تم صبح کی نماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منفر د ہیں

1551- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ الْقُرَاءِيُّ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ (عَنْ أَبِيهِ)

1551- لفظ "عن أبيه" سنن من الأصلن وقد ورد على الصواب فيما تقدم برقم (1546) 2. "تصوب": تنحدر وفي هامش

"التفاسيم" / 2 لوجه 95: "تصيف"، وهي رواية مسلم، ومعناها: تميل 3. إسناده صحيح، وهو مكرر (1546)، وسعد بن يزيد تحرف

في "الإحسان" إلى: سعيد.

(متن حدیث): عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمِ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَصُوبُ الشَّمْسُ لَغْرُوبِهَا.

✿✿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین گھڑیاں ایسی ہیں، جن میں نماز ادا کرنے اور مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور اس وقت جب نصف النہار کا وقت ہو جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور اس وقت جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذَا الزَّجْرَ أُطْلِقَ بِلَفْظَةِ عَامٍ مُرَادَهَا خَاصٌّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، یہ ممانعت عام الفاظ کے ذریعے منقول ہے

تاہم اس کی مراد مخصوص ہے

1552- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ وَعَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُجَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْحَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ أَنْ يَمْنَعَ مَنْ

يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ أَى سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ."

✿✿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر (خانہ کعبہ کے امور کی نگرانی کا) معاملہ تمہارے سپرد ہو تو میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ بیت اللہ کے قریب کسی شخص کو نماز ادا کرنے سے منع کرے خواہ رات یا دن کی کوئی سی بھی گھڑی ہو۔"

1552- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی "صحیح ابن خزیمہ" برقم (1280). وأخرجه الحمیدی (561)، وأحمد

4/80، وأبو داؤد (1894) فی المناسک: باب الطواف بعد العصر، والترمذی (868) فی المناسک: باب ما جاء فی الصلاة بعد

العصر وبعد الصبح لمن يطوف، والنسائی 1/284 فی المواقیت: باب إباحة الصلاة فی الساعات كلها بمكة، و 5/223 فی

المناسک: باب إباحة الطواف فی كل الأوقات، وابن ماجه (1254) فی الإقامة: باب ما جاء فی الصلاة بمكة فی كل الأوقات،

والدارمی 2/70، والدارقطنی 1/423، والطبرانی (1600)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 2/186، والبيهقی فی "السنن"

2/461 و 5/92، والبعوی فی شرح السنة (780) من طرق عن سفیان بن عیینة بهذا الإسناد. و صححه الحاكم 1/448 علی شرط

مسلم، ووافقہ الذهبی، وأخرجه عبد الرزاق (9004)، ومن طريقه أحمد 4/80، والطبرانی (1599)، عن ابن جریج، عن أبي

الزبير، به. ومن طرق عن ابن جریج به أخرجه أحمد 4/81 و 84.

1553- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَن

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ بَابَاهُ
(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَا بَنِي

عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ".
✽✽ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

"اے بنو عبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے (اور اس کے قریب) نماز ادا کرنے والے (کسی بھی) شخص کو منع نہ کرنا۔"

1554- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى بِالْمَوْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ

(متن حدیث): عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ وَنَهَارٍ".

✽✽ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اے بنو عبد مناف! تم رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اور اس کے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو منع ہرگز نہ کرنا۔"

ذِكْرُ الْحَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ لَمْ يَزُجِرْ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

وَعِنْدَ غُرُوبِهَا كُلَّ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کو سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت

تمام نمازوں سے منع نہیں کیا گیا

1555- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارِيُّ وَعَبْدُ الْوَّاحِدِ

1554- وأخرجه أحمد 4/82 و83، والطبرانی (1602) من طريقين عن محمد بن إسحاق، حدثني عبد الله بن أبي نجيح،

عن عبد الله بن باباه، به. وأخرجه الطبرانی (1167) من طريق إسماعيل بن مسلم، عن عمرو بن دينار، عن نافع بن جبیر، عن

أبيه. وأخرجه أيضاً (1603) من طريق رجاء صاحب الركنين عن مجاهد، عن جبیر 1. إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه

الطبرانی (1601) من طريق أحمد بن صالح عن ابن وهب، به. وانظر (1552) 2 إسناده صحيح، وهو مكرر (1552).

بُنْ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا".
 حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 ”جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کر لے۔“

ذَكَرُ الْبَيَانَ بَأَنَّ الرَّجُلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَمْ يَرُدُّ بِهِ الْفَرِيضَةَ
 اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ کہ ان اوقات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، میں نماز ادا کرنے کی

ممانعت سے مراد فرض نماز نہیں ہے

1556- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَلَّالُ بِالْكَوْجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَاتِ بْنِ
 مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1555- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 3/243، وأبو عوانة 2/252 من طريق سريح بن النعمان، ومسلم
 (684) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة، والترمذی (178) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة، والنسائي
 1/293 في المواقيت: باب فيمن نسي صلاة، عن يحيى بن يحيى، وقتيبة بن سعيد، وبشر بن معاذ، وسعيد بن منصور، وابن ماجه
 (696) في الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها عن جبارة بن المغلس، وأبو عوانة 2/252 من طريق الهيثم بن جميل،
 والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466 من طريق أبي الوليد الطيالسي، والبيهقي في "السنن" 2/218 من طريق يحيى، والبخاري
 في "شرح السنة" (393) من طريق قتيبة، كلهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/269، والبخاري (597) في
 المواقيت: باب من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها، ومسلم (684) (314)، وأبو داود (442) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385
 و2/252، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/466، وفي "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/218، و456،
 والبخاري في "شرح السنة" (394) من طرق، عن همام، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (993). وأخرجه أحمد 3/100، ومسلم
 (684) (315)، والدارمي 1/280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/187، والبيهقي في "السنن" 2/456، وأبو عوانة 1/385
 و2/260، والبخاري في "شرح السنة" (395)، من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (992).
 وأخرجه أحمد 3/267، والنسائي 1/293، و294 في المواقيت، وابن ماجه (695) في الصلاة، وأبو عوانة 1/385 و2/260 من
 طريق حجاج بن الحجاج الأحمول، عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة (991). وأخرجه مسلم (684) (316)، وأبو عوانة 1/385
 من طريق المثني، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/63، عن هشيم، عن أيوب، عن أبي العلاء، عن قتادة، به.

1556- إسناده صحيح. أحمد بن الفرات: حافظ، ثقة، وباقي السند على شرط الصحيح. إبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس
 النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، وهو خال إبراهيم بن يزيد، وأبو داود: هو الطيالسي. وانظر الحديث (1555) قبله.

”جو شخص نماز کو بھول جائے یا اس کے وقت سویا رہ جائے، تو جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کر لے۔“

ذَكَرُ خَيْرٍ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْقُلُوبِ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ
لَمْ يَرُدَّ بِهِ الْفَرَائِضُ وَالْفَوَائِثُ

اس روایت کا تذکرہ جو دلوں سے اس بات کے شک کو دور کرتی ہیں، صبح کے بعد اور عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد فرض نمازیں اور فوت شدہ نمازیں نہیں ہیں

1557- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ الْأَعْرَجِ يَحْدِثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

ﷻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا۔“

ذَكَرُ الْبَيَانَ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يَرُدَّ بِهِ كُلُّ التَّطَوُّعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے ممانعت سے مراد تمام نفل نمازیں نہیں ہیں

1558- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1557- إسناده صحيح على شرطهما . الأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (399) من

طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في "الموطأ" 1/6 في وقت الصلاة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/51، وأحمد 2/462، والبخاري (579) في مواقيت الصلاة: باب من أدرك من الفجر ركعة، ومسلم (608) في المساجد: باب

من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة، والترمذي (186) في الصلاة: باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والدارمي 1/277-287 في الصلاة، وأبو عوانة

1/358، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/151، والبيهقي في "السنن" 1/367، 368، وابن خزيمة في "صحيحه" برقم (985) . وسيرد برقم (1583) من طريق القنعبي، عن مالك، به . وتقدم برقم (1482) من طريق زهير بن محمد، عن زيد بن أسلم . به .

(متن حدیث): "إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمْرًا يُسَيِّئُونَ بِالصَّلَاةِ يَحْنُقُونَ نَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَصِلِ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سَبْحَةً".

✽✽ حضرت عبداللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو خراب کریں گے وہ اس کو اتنا تنگ کریں گے جتنی مردے کی چمک ہوتی ہے تو تم میں سے جو شخص ان کو پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لے اور ان (حکمرانوں) کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنائے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ عَلَى أَنَّ الرَّجَرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يَرُدَّ بِهِ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ كُلِّهَا
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی

ممانعت سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں

1559 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

1558 - إسناده صحيح على شرط مسلم. على بن خشوم من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/381 عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد، موقوفاً على ابن مسعود، ولم يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكذلك أخرجه مسلم (534) في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع من طرق عن الأعمش، به، موقوفاً على ابن مسعود. أخرجه عبد الرزاق (3787) عن معمر، عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي الأحوص، عن ابن مسعود قال: إنكم في زمان قليل خطبأوه، كثير علمأوه، يطيلون الصلاة، ويقصرون الخطبة، وإنه سيأتي عليكم زمان كثير خطبأوه، قليل علمأوه، يطيلون الخطبة، ويؤخرون الصلاة، حتى يقال: لهذا شرق الموتى، قال: قلت له: وما شرق الموتى؟ قال: إذا اصفرت الشمس جداً، فمن أدرك ذلك، فليصل الصلاة لوقتها، فإن احتبس، فليصل معهم، وليجعل صلاته وحده فريضة، وليجعل صلاته معهم تطوعاً. وأورد ابن حزم في "المحلى" 3/4-5 من طريق عبد الرزاق إلا أنه زاد فيه: عن النبي صلى الله عليه وسلم، وهو خطأ، فالحديث موقوف على ابن مسعود.

1559 - إسناده صحيح على شرطهما، عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1287)، والبيهقي في "السنن" 2/475 عن أبي العلاء محمد بن كريب، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/356، وأحمد 5/54، ومسلم (838) في صلاة المسافرين: باب بين كل أذنين صلاة، والترمذی (185) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب، وابن ماجه (1162) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب، من طريق وكيع، كهمس، به. وأخرج مسلم أيضاً (838)، والدارقطني 1/266 من طريق أبي أسامة، عن كهمس، به. وأخرجه البخاري (627) في الأذان: باب بين كل أذنين صلاة لمن شاء، والبيهقي في "السنن" 2/472، والبقوي (430) من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 4/86، والنسائي 1/28 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طريق يحيى بن سعيد، عن كهمس، به. وأخرجه أحمد 5/54 و56 عن محمد بن جعفر، و5/57، وأبو عوانة 2/32 و265 عن يزيد بن هارون، والدارقطني 1/266 من طريق عون بن كهمس، به، وأبو عوانة 2/32 و264 من طريق روح بن عباد، كلهم عن كهمس، به. وصححه ابن خزيمة أيضاً (1287). وصححه ابن خزيمة (1287) أيضاً من طريق سليم بن أخضر، عن كهمس، به. وسورده المؤلف بعده من طريق سعيد الجريري، عن عبد الله بن بريدة، به.

كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ" وَكَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ يَصَلِي قَبْلَ الْمَغْرَبِ رَكَعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "دو آذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے۔ (یہ حکم) اس شخص کے لئے ہے جو یہ چاہے، ہر دو آذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جاتی ہے یہ (حکم) اس کے لئے ہے جو چاہے۔" ابن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

1560 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ". حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "دو آذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم) اس کے لئے ہے (جو یہ نماز ادا کرنا) چاہے۔"

1561 - أَخْبَرَنَا بَن قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا بَن أَبِي السَّرِيْ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بَن سَلِيْمَانَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بَن الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1561- إسناده صحيح . أيوب بن محمد الوزان (وقد تحرف في "الإحسان" إلى الوراق وجاء على الصواب في التقاسيم 4/لوحه 47): ثقة روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وإسماعيل بن عليّة: سمع من سعيد الجريري قبل الاختلاط. وأخرجه أبو داود (1283) في الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب، ومن طريقه أبو عوانة 2/31، عن عبد الله بن محمد النفيلي، عن إسماعيل بن عليّة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/356 ومن طريقه مسلم (838) عن عبد الأعلى، وأحمد 5/57، والدارمي 1/336، وأبو عوانة 2/265، والبيهقي في "السنن" 2/474 من طريق يزيد بن هارون، والبخاري (624) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة من طريق خالد بن عبد الله الطحان، والدارقطني 1/266 من طريق يزيد بن زريع وأبي أسامة، وابن خزيمة في "صحيحه" (1287) من طريق يزيد وسالم بن نوح العطار، كلهم عن سعيد الجريري، به. وعبد الأعلى سمع من سعيد قبل الاختلاط. وذكر الحافظ في "الفتح" 2/107: أن الإسماعيلي أخرجه من رواية يزيد بن زريع وعبد الأعلى، وابن عليّة، وقال: وهم ممن سمع منه قبل اختلاطه. وتقدم قبله من طريق كهمس، عن عبد الله بن بريدة، به. 2 إسناده حسن من أجل ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل وهو صحيح بالطريقين المتقدمتين (1559) و (1560).

”دواذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو یہ نماز ادا کرنا) چاہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ أُرِيدَ بِهِ بَعْضُ ذَلِكَ الْبَعْدِ لَا الْكُلِّ
اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے عصر کے بعد نماز کی ممانعت سے مراد بعد کا کچھ وقت ہے پورا وقت مراد نہیں ہے

1562- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ مَرْتَفَعَةً".

✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”عصر کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی البتہ اگر سورج بلند ہو (تو حکم مختلف ہے)۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِدَاةِ لَمْ يُرَدِّ بِهِ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد

تمام نمازیں نہیں ہیں

1563- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ بِأَنَّطَاكِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَرَكُعُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَنْكُرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

1562- إسناده صحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (1284). وأخرجه ابن أبي شيبة 2/348، 349، وأحمد 1/80،

81 والنسائي 1/280 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثهم عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم (1547) من طريق سفيان وشعبة، عن منصور، به، وتقدم تخريجه عنده.

﴿﴾ حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ وہ فجر کی دو رکعات سنت نہیں ادا کر سکے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فجر کی دو رکعات سنت ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے لیکن آپ نے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الرَّجُلَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ
لَمْ يَرُدِّ بِهِ كُلُّ الصَّلَوَاتِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے صبح کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت سے مراد تمام اوقات میں تمام نمازیں مراد نہیں ہے

1564- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

1564- إسناده ضعيف، سعيد بن قيس والد يحيى. لم يوثقه غير المؤلف 4/281، وهو مترجم في "التاريخ الكبير" 3/508، و"الجرح التعديل" 4/55-56، وأسد بن موسى وهو الملقب بأسد السنة، وإن كان صدوقاً -: يغرب. وهذا الحديث عدة ابن مندة من غرابه فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/245، وقد تفرد بوصله، وغيره يرسله، وأخرجه عبد الرزاق (4016)، ومن طريقه أحمد 5/447 عن ابن جريج، قال: سمعت عبد ربه (وتحرف في "المسند" إلى "عبد الله"، وهو ثقة من رجال الستة) ابن سعيد أبا يحيى بن سعيد يحدث عن جده... وقال أبو داؤد في "سننه" بإثر الحديث (1268): وروى عبد ربه ويحيى ابنا سعيد هذا الحديث مرسلًا... وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1116) فقال: حدثنا الربيع بن سليمان المرادي، ونصر بن مرزوق بخبر غريب، قال: حدثنا أسد بن موسى، فذكره بإسناده ومنت، ومع وصف ابن خزيمة له بالغرابة، فقد صحح المحقق إسناده، وفات الشيخ الفاضل ناصر الدين الألباني أن ينه عليه. وأما الحاكم فأخرجه في "المستدرک" 1/275 من طريق الربيع بن سليمان، به، وقال: صحيح على شرطهما، وأقره الذهبي، وهو وهم منهما رحمهما الله فإن والد يحيى بن سعيد لم يخرج له أحد من أصحاب الكتب الستة، ولم يوثقه أحد غير ابن حبان، والربيع بن سليمان: لم يخرج له، ولا أحدهما، وأسد بن موسى: أخرج له مسلم وحده. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/483 من طريق الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/383-384 من طريق الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، عن أسد بن موسى، به. وأخرجه الشافعي 1/52، والحميدي (868)، والطبراني 18/ (938)، والبيهقي 2/456 من طريق ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/254، وأبو داؤد (1267) في الصلاة: باب من فاتته متى يقضيها، وابن ماجه (1154) في الإقامة: باب فيمن فاتته الركعتان قبل الفجر متى يقضيها، والدارقطني 1/384، 385، والطبراني 18/ (937)، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483، من طريق ابن نمير، والترمذي (422) في الصلاة: باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، ثلاثهم عن سعيد بن قيس، عن محمد بن إبراهيم التيمي، عن قيس. قال الترمذي: وإسناد هذا الحديث ليس بمتصل. محمد بن إبراهيم التيمي: لم يسمع من قيس. وسعد بن سعيد: هو أخو يحيى بن سعيد الأنصاري. وأخرجه الطبراني 18/ (939) من طريق أيوب بن سهل، عن ابن جريج، عن عطاء، عن قيس. وأخرجه ابن حزم في "المحلى" 3/112-113 من طريق الحسن بن ذكوان، عن عطاء، عن رجل من الأنصار.

(متن حدیث): صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجْلَيْنِ فِي مَوْحِرِ النَّاسِ فَجِءَ بِهِمَا تَرْتَعِدُ فَرَأَيْتُهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: "مَا حَمَلَكُمَا عَلَيَّ أَنْ لَا تُصَلِّيَا مَعَنَا؟" قَالَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ثُمَّ أَقْبَلْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَدْرَكْتُمَا الصَّلَاةَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ"

✽✽ حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں کو لایا گیا تو ان کے جسم کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم نے اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر لی تھی پھر ہم یہاں آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر (امام کے ساتھ) نماز کو پکڑو یا تو نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ صَلَاةَ الصُّبْحِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے
اس سے مراد صبح کی نماز نہیں تھی

1565- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوَلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَيْبُودِ الْعَامِرِيِّ (متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مَنَى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا رَجُلَانِ فِي آخِرِ النَّاسِ لَمْ يَصَلِّيَا فَآتَى بِهِمَا تَرْتَعِدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ لَهُمَا: "مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟" قَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ: "فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ آتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ".

1564- إسناده صحيح. وأخرجه الطيالسي (1247)، وأبو داود (575) و (576) في الصلاة: باب فيمن صلى في منزله ثم أدرك الجماعة يصلي معهم، والطحاوي 1/363، والدارقطني 1/413، والطبراني 22/610 و (611) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3934)، وأحمد 4/160 و 161، والترمذي (219) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده، ثم يدرك الجماعة، والنسائي 2/112-113 في الإمامة: باب إعادة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده، والدارقطني 1/413-414 و 414، والحاكم 1/244-245، والطبراني 22/608 و (609) و (612) و (613) و (614) و (615) و (616) و (617) من طرق عن يعلى بن عطاء، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة برقم (1279).

1565- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 4/160، 161، والترمذي (219) عن أحمد بن منيع، والنسائي 2/112، 113 عن زياد بن أيوب، ثلاثتهم عن هشيم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة من طريقه برقم (1279).

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ قَوْلُهُ: "فَلَا تَفْعَلَا" لَفْظَةٌ زَجْرٌ مَرَادُهَا ابْتِدَاءُ أَمْرٍ مُسْتَأْنَفٍ

جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے حج (یعنی حجۃ الوداع) میں شریک ہوا ہوں۔ میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز منیٰ میں موجود مسجد خیف میں ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے (باجماعت) نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دونوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، تو وہ دونوں کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب تم اپنے رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم جماعت کے ساتھ نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

شیخ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم دونوں ایسا نہ کرو“ یہ لفظ ممانعت کے ہیں لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر کوئی حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ

فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ إِنَّمَا زَجْرٌ عَنْ بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے، اوقات میں نماز کی ممانعت

سے مراد بعض نمازیں ہیں بعض نمازیں یہاں مراد نہیں ہیں

1566 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يَتَخَرَّ أَحَدُكُمْ فَيَصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص یہ کوشش نہ کرے کہ وہ سورج طلوع ہونے کے قریب یا سورج غروب ہونے کے قریب نماز ادا کرے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُفَسِّرُ الْأَخْبَارَ الْمُجْمَلَةَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ان مجمل روایات کی وضاحت کرتی ہیں، جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1567 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ

1566 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی "الموطأ" بروایة القعنبي ص 45 (تحقیق عبد الحفیظ منصور، نشر دار

الشروق). وقد تقدم برقم (1548) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "إِذَا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يَسْتَوِيَ فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يَغِيبَ".

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز سے رُک جاؤ یہاں تک کہ وہ برابر ہو جائے (یعنی پورا باہر نکل آئے) اور جب سورج کا کنارہ غائب (ہونے کے قریب) ہو تو نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ یہاں تک کہ وہ (مکمل طور پر) غروب ہو جائے۔"

ذِكْرُ خَيْرٍ فِيهِ كَالذَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے (پر دلالت کرتی ہے)

1568- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ صَلَّى إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

✽✽ مقدم بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عصر کے بعد نماز ادا کرنے

کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کر لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہوتے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

1567- إسنادہ صحیح علی شرطہما. بشار: لقب محمد بن بشار، ويحيى: هو ابن سعيد القطان. وهو في "صحیح ابن

خزيمة" برقم (1273). وأخرجه البحارى (582) في المواقيت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، عن مسدد، والنسائي

1/279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، عن عمرو بن علي، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق مسدد،

كلاهما عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه برقم (1545) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة به.

1568- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. محمد: هو ابن جعفر المدني المعروف بغندر. وأخرجه أحمد 6/145 عن محمد

بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عثمان بن عمر، عن إسرائيل، عن المقدم بن

شريح، به. وأخرجه مسلم (833) في صلاة المسافرين: باب لا تتحروا بصلواتكم طلوع الشمس ولا غروبها، والنسائي 1/278-

279 في المواقيت: باب النهي عن الصلاة بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/453 من طريق وهيب، عن عبد الله بن طائوس، عن

أبيه، عن عائشة.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا رُجِرَ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان دو اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

1569- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَحْرُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ".

✿✿ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا اس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ یہ شیطان کے دو سیٹلوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ خَيْرِ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ يُضَادُّ الْأَخْبَارَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1570- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

1569- إسنادہ صحیح علی شرطہما. وأخرجه البخاری (582) فی المواقیت: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس،

والبیہقی فی "السنن" 2/453 من طریق مسدد، عن یحیی القطان، بهذا الإسناد. وأورد المؤلف طرفه برقم (1567) من طریق بندار، عن یحیی، به. وأورده برقم (1545) من طریق عبدة بن سلیمان، عن هشام بن عروة، به.

1570- إسنادہ صحیح علی شرطہما. أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله الهمدانی السبعی، وشعبة ممن روی عنه قديماً.

وأخرجه أحمد 6/134 و 176، والبخاری (593) فی المواقیت: باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت وغیرها، ومسلم (835)

(301) فی صلاة المسافرین: باب معرفة الركعتین اللتین كان یصلیہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر، وأبو داؤد (1279)

فی الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، والنسائی 1/281 فی المواقیت: باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، والدارمی 1/334 فی

الصلاة، وأبو عوانة 2/263، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/300، والبیہقی فی "السنن" 2/458، من طرق عن شعبة،

به. وأخرجه أحمد 6/113 عن أبي أحمد الزبیری، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن أبي شعبة 2/353، والبیہقی

2/458، من طریق مسعر، عن حبيب بن ثابت، عن أبي الضحی، عن مسروق، به. وأخرجه ابن أبي شعبة 1/352، والطحاوی

1/301 من طریق أبي عوانة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه، عن مسروق، به. وأخرجه البخاری (592) فی المواقیت،

ومسلم (835) (300)، والنسائی 1/281، وأبو عوانة 2/263، والطحاوی 1/300، 301 من طریق علي بن مسهر وعبد الواحد

بن زياد وعباد بن العوام، عن أبي إسحاق الشيباني، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه البخاری (590) فی المواقیت:

باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت، والبیہقی 2/458، وابن حزم 2/273 من طریق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن عبد الواحد بن

أيمن، عن أبيه، عن عائشة. وأخرجه البخاری (1631)

عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا:

(متن حدیث): نَشَهُدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا

صلى بعد العصر ركعتين.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تھے تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ

لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنَ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، اسحاق

نامی راوی نے یہ حدیث اسود اور مسروق سے نہیں سنی ہے

1571- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا قَالَا:

(متن حدیث): نَشَهُدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمَهَا الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عِنْدَهَا إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

اسود اور مسروق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوتے تھے تو آپ عصر کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ إِلَّا أَبُو إِسْحَاقَ السَّبْعِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ روایت

صرف ابو اسحاق سبعی نے نقل کی ہے

1572- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِنْتِ سْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ

1571- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن خلاد: لم يخرج له البخاري، وباقي السند على شرطهما، وهو مكرر ما

قبله.

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُغِيرَةَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): أَيْضُرِبُ عَلَيْهِمَا مَا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا صَلاَهُمَا.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کیا ان دو رکعات کی وجہ سے پائی کی جائے گی؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے تو آپ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ دَوَامِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا هُمَا فِي حَيَاتِهِ كُلِّهَا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پوری زندگی میں ان دو رکعات کو باقاعدگی سے ادا کرنا جن کا ہم نے

ذکر کیا ہے

1573- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فِي بَيْتِي

حتى فارق الدنيا.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کو کبھی ترک نہیں کیا یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ

1572- رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن المغيرة وهو ابن مقسم الضبي موصوف بالتدليس، ولا سيما عن إبراهيم.

إسحاق بن أبي عمران: هو إسحاق بن شاهين بن الحارث الواسطي أبو بشر بن أبي عمران. وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن بن يزيد الطحان الواسطي. وأخرجه النسائي 1/281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، عن محمد بن قدامة، عن جرير بن عبد الحميد، عن المغيرة بن مقسم، بهذا الإسناد. وقول عائشة: "أيضرب عليهما" تعريض بأمر المؤمنين عمر بن الخطاب، ففي "مصنف ابن أبي شيبة" 2/350 من طريق وكيع.

1573- إسناده صحيح، فقد صرح صفوان بن صالح وروان بن معاوية بالتحديث. وأخرجه الحميدي (194)، وابن أبي

شيبه 2/351، والبخاري (591) في المواقيت: باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت وغيرها، ومسلم (835) (299) في الصلاة

المسافرين، والنسائي 1/280-281 في المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والدارمي 1/334 في الصلاة: باب في

الركعتين بعد العصر، والطحاوي 1/301، وأبو عوانة 2/264، والبيهقي في "السنن" 2/458، والبقوي (782) من طرق عن هشام

بن عروة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1570) و(1571) من طريق أبي إسحاق السبيعي، عن الأسود ومسروق، عن عائشة، وبرقم

(1572) من طريق المغيرة.

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ابتدائے امر میں یہ دو رکعات ادا کی تھیں
1574 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى
 قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
 (متن حدیث): عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا شَغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الظَّهْرِ
 صلاهما بعد العصر.

❁❁ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد والی دو رکعات کسی مصروفیت کی
 وجہ سے ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ انہیں عصر کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشُّغْلِ الَّذِي شَغَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ
 الظُّهْرِ حَتَّى صَلَّى صَلَاهُمَا بَعْدَ العَصْرِ

اس مصروفیت کی صفت کا تذکرہ جس مصروفیت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ دو
 رکعات ادا نہیں کر سکے یہاں تک کہ آپ نے عصر کے بعد ان دو رکعات کو ادا کیا تھا

1575 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ

1574 - إسنادہ حسن . طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي، وإن أخرج له مسلم، لا يرقى إلى رتبة الصحيح،
 ولذا قال الحافظ في "التقريب": صدوق، يخطئ، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/353، وأحمد 6/306،
 والطبراني 23/ (978) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/301 من طريق عبيد الله بن
 موسى، والطبراني 23/ (584) من طريق عبد الواحد بن زياد، وصححه ابن خزيمة بقم (1276) من طريق عبد الله بن داود، كلهم
 عن طلحة بن يحيى، به. وأخرجه الطيالسي (1597)، وعبد الرزاق (3970)، وأحمد 6/304، والنسائي 1/281، 282 في
 المواقيت: باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، والطبراني 23/ (534) والبيهقي في "السنن" 2/457، من طريق يحيى بن أبي
 كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة. ورجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/293 عن يعلى بن عبيد، عن محمد بن عمرو،
 عن أبي سلمة، عن أم سلمة. وهذا سند حسن. وأخرجه أحمد 6/315، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/306 من طريق يزيد
 بن هارون، عن حماد بن سلمة، عن الأزرق بن قيس، عن ذكوان، عن أم سلمة. وهذا إسناد صحيح. وأخرجه مطولاً عبد الرزاق
 (3971)، والشافعي في "مسنده" 1/52-53، ومن طريقه البغوي (781) عن سفيان، عن عبد الله بن أبي ليلى، عن أبي سلمة، عن أم سلمة.

1575 - رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، والراوى عنه هنا وهو والد حميد بن عبد الرحمن - ممن روى عنه
 بعد الاختلاط. وأخرجه الترمذی (184) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر، عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد
 الحميد، عن عطاء، بهذا الإسناد. ولفظه: "إنما صلى النبي صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر، لأنه أتاه مال، فشغله عن
 الركعتين بعد الظهر، فصلاهما بعد العصر، ثم لم يعد لهما." وجرير بن عبد الحميد سمع من عطاء بعد اختلاطه، وظاهر قوله: "ثم لم
 يعد لهما" معارض لحديث عائشة المتقدم (1570) و (1571) و (1572) و (1573)، وهو أثبت إسناداً.

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتَى بِمَالٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَفَسَّمَهُ حَتَّى صَلَّى
العَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَ عَائِشَةَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَالَ: "شَغَلَنِي هَذَا الْمَالُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
فَلَمْ أَصِلْهُمَا حَتَّى كَانَ الْآنَ".

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ظہر کے بعد کچھ مال لایا گیا۔ آپ نے اسے تقسیم کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس مال نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ میں انہیں ادا نہیں کر پایا تھا یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهُمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

أَنَّهُ يُضَادُّ خَيْرَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حضرت سعید بن جبیر کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1576 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَزْهَرِ وَالْمِسْوَرُ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا
اقْرَأْ عَلَيْنَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيَهَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عَمْرٍو بْنِ الْحَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ

1576 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه مسلم (834) فی صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليهما بعد العصر، والبيهقي في "السنن" 2/457 من طريق علي بن إبراهيم النسوي، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد، وأخرجه البخاري (1233) في السهو: باب إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع، و (4370) في المغازي: باب وفد عبد القيس، عن يحيى بن سليمان، وأبو داود (1273) في الصلاة: باب الصلاة بعد العصر، عن أحمد بن صالح، والدارمي 1/334 في الصلاة: عن أحمد بن عيسى، ثلاثهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وعلقه البخاري أيضا (4370) عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به، ووصله الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302 من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر بإسناده، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/351-352 من طريق عبد الله بن الحارث، عن ابن عباس، وأخرجه عبد الرزاق (3971)، والشافعي في "مسنده" 1/52-53 والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/302، والبعوي (781) من طريق سفیان بن عیینة، عن عبد الله بن أبي ليبيد، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة.

فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ (فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمَّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ).

فَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي بِهَا أَمَا حِينَ صَلَّاهَا فَإِنَّهُ حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْمِي بِجَنَبِهِ فَقَوْلِي لَهُ تَقُولُ أُمَّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تَصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَقَالَتْ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ "يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَعَّلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

﴿﴾ کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور یہ کہا کہ تم انہیں ہماری طرف سے سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرنا اور یہ بھی بتانا کہ ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے آپ یہ دو رکعات ادا کرتی ہیں جبکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کی ان دو رکعات ادا کرنے پر پٹائی کیا کرتا تھا۔

کریب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا وہ ان تک پہنچا دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے (اس بارے میں) دریافت کرو میں واپس ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتایا تو ان حضرات نے مجھے اسی پیغام کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا جو پیغام انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تھا۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے پھر میں نے آپ کو یہ رکعات ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے آپ نے یہ رکعات جس وقت ادا کی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد (میرے ہاں) تشریف لائے تھے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعات ادا کیں تو میں نے ایک لڑکی کو آپ کی طرف بھیجا میں نے اسے یہ ہدایت کی کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ سے گزارش کرنا کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا یہ عرض کر رہی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے تو آپ کو ان دو رکعات کو ادا کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور اب میں دیکھ رہی ہوں۔ آپ انہیں ادا کر رہے ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر دیں تو تم پیچھے ہٹ جانا لڑکی نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا تھا اس لئے میں پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی۔ اے ابوامیہ کی

صاحبزادی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ میرے پاس عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اپنی قوم کی طرف سے اسلام کے حوالے سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعات ادا نہیں کرنے دیں۔ یہ وہی دو رکعات ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا دَاوَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی کے ساتھ

عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے

1577 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ وَأَبْنُ حَزِيمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا

بَعْدَ الْعَصْرِ فِي بَيْتِهَا فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَإِنَّهُ شَغِلَ عَنْهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَيْتُهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَيْتُهُمَا .

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ هَاجِكٍ مِنَ الْعِبَادِ

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو رکعات کے

بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ان کے گھر میں ادا کی تھیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد یہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مصروفیت کی وجہ سے آپ انہیں ادا نہیں کر سکے تو آپ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔ اس کے بعد آپ انہیں باقاعدگی سے ادا کرنے لگے۔ آپ جب کوئی نماز ادا کرتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن محمد بن ہاجک عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ الْعِلَّةِ الَّتِي تَقْدُمُ ذِكْرَنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1577 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی "صحیح ابن خزیمہ ط برقم (1278)، وأخرجه مسلم (835) فی صلاة

المسافرین، والنسائی 1/281 فی المواقیت: باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، والبعوی فی "شرح السنة" (783) من طریق أحمد بن علی الكشمیہنی، ثلاثہم عن علی بن حجر، بهذا الإسناد، وأخرجه البيهقی فی "السنن" 2/457 من طریق أبي الربیع، عن إسماعیل بن جعفر، به.

1578 - أَخْبَرَنَا بَنُ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا" وَكَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْوَمَهَا وَإِنْ قَلَّ كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوِمَ عَلَيْهَا. يَقُولُ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُ: (الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ) (المعارج: 23) (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا" مِنْ الْأَلْفَاظِ الَّتِي لَا يُحِيطُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بِهَا فِي نَفْسِ الْقَصْدِ إِلَّا بِهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اتنا عمل اختیار کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز ادا کرتے تھے تو آپ اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے حوالے سے باقاعدگی رکھتے ہیں“۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”بیشک اللہ تعالیٰ تمھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ تم تھک جاتے ہو“۔ یہ ان الفاظ میں سے ہے کہ مخاطب شخص کا علم وہاں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا جو ان الفاظ کے ذریعے مقصود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی صفت کیا ہے یہ آدمی نہیں جان سکتا)

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ غَيْرِ الْمُتَبَجِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ لَا تُؤَدَّى عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتَّى تَبْيَضَّ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت ادا نہیں کیا جا سکتا جب تک سورج روشن نہیں ہو جاتا

1579 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ قَالَ:

1578 - إسنادہ صحیح علی شرطہما سوی عبد الرحمن بن ابراہیم، فإنه من رجال البخاری، وقد صرح الوليد بالسمع من الأوزاعي. وأخرجه الطبري في "تفسيره" 29/50 مس طريق العباس بن الوليد، عن الوليد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم (1283) من طريق علي بن خشوم، عن عيسى، عن الأوزاعي، به. وقد تقدم مع تخريجه برقم (353).

حدثنا بن فضال قال: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ؟ قَالَ: "أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ". فَقَالَ بِلَالٌ: "أَنَا أَوْ قَطُّكُمْ فَاسْتَنْدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ؟" قَالَ: "أَلْقَيْتُ عَلَيَّ نَوْمَةً مَا نِمْتُ
مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ: "فَمُ فَادِنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ" فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❁❁ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔
لوگوں میں سے کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں پڑاؤ کی اجازت دیں (تو مہربانی ہوگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے
یہ اندیشہ ہے تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کو بیدار کر دوں گا پھر وہ
اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیدار ہوئے جب سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ آپ نے
فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کہاں گیا؟ انہوں نے عرض کی: مجھ پر بھی نیند طاری ہو گئی تھی اور یہ ایسی نیند تھی کہ اس طرح کی نیند
مجھے کبھی نہیں آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اٹھو اور لوگوں کے درمیان نماز کا اعلان کرو جب سورج نکل آیا، روشن
ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَ مَا ذَهَبَ وَقْتُهَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1579- زاد فی "المستخرج" لأبي نعيم: "فتوضأ الناس، فلما ارتفعت"، وفي رواية البخاري في التوحيد (7471) من طريق
هشيم بن حصين: "فقضوا حوائجهم، وتوضؤوا إلى أن طلعت الشمس، وابتضت، فقام، فصلى" قال الحافظ: وهو أبين سياقاً، ونحوه
لأبي داود من طريق خالد، عن حصين، ويستفاد منه أن تأخير الصلاة إلى أن طلعت الشمس، وارتفعت، كان بسبب الشغل بقضاء
حوائجهم، لا لخروج وقت الكراهة 2. إنسانه صحيح. إبراهيم بن سعيد الجوهري: ثقة، حافظ، تكلم فيه بلا حجة، وهو من رجال
مسلم، وبأبي السنن رجاله رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (595) في موافقت الصلاة: باب الأذان بعد ذهاب الوقت، ومن طريقه
البغوي في "شرح السنة" (438)، عن عمران بن مسرة، والبيهقي في "السنن" 1/403 من طريق أحمد بن عبد الجبار، كلاهما عن
محمد بن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/66، وأحمد 5/307، والبخاري (7471) في التوحيد: باب المشيئة
والإرادة، وأبو داود (439) و (440) في الصلاة: باب فيمن نام عن الصلاة أو نسيها، والنسائي 2/105، 106 في الإهامة: باب
الجماعة للفائت من الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/401، وابن حزم في "المحلى" 3/20، والبيهقي في
"السنن" 2/216، من طرق، عن حصين بن عبد الرحمن، به. وقد تقدم مختصراً برقم (1460) من طريق سليمان بن المغيرة، عن
نابت، عن عبد الله بن رباح، عن أبي قتادة.

نے اس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اذان اور اقامت کے ہمراہ اسے ادا کیا تھا

1580 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَائِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَسْنَا الْأَرْضَ فَنِمْنَا وَرَعَتِ رِكَائِبُنَا قَالَ: "فَمَنْ يَحْرُسُنَا" قَالَ قُلْتُ أَنَا فَعَلَبْتَنِي عَيْنِي فَلَمْ

يُوقِظْنِي إِلَّا وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَكَمْ يَسْتَقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِكَلَامِنَا قَالَ فَأَمَرَ بَلَالًا

فَادَّأَنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں زمین کے ساتھ چھونے (یعنی رک کر آرام کرنے کی اجازت دیں

اور ہم سو جائیں تو ہمارے جانور بھی آرام کر لیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (یعنی ہمیں نماز کے لئے بیدار کون

کرے گا) راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں پھر میری بھی آنکھ لگ گئی۔ میں اس وقت بیدار ہوا جب سورج نکل چکا

تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے چیت سن کر بیدار ہوئے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے

اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

أَنْ يُصَلِّيَ إِلَيْهَا أُخْرَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاتَهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے تو وہ

اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کرے گا، اور وہ اپنی نماز کو فاسد نہیں کرے گا

1581 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ

1580 - إسنادہ حسن . رجالہ رجال الصحیح . إلا أن سماگًا وهو ابن حرب - لا يرقى حديثه إلى الصحة . زائدة . هو ابن

قدامة ، والقاسم بن عبد الرحمن : هو ابن عبد الله بن مسعود . وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة . 2/83 ، وأخرجه أحمد 1/450 عن

حسين بن علي . جدا الإسناد . وفي الباب عن أبي قتادة تقدم برقم (1579) ، وعن أبي هريرة تقدم برقم (1459) .

1581 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح . وأخرجه أحمد 2/347 و521 عن عبد الصمد ، بهذا الإسناد ، وصححه ابن

خزيمة برقم (986) . وأخرجه أحمد 2/306 عن بهز ، وصححه الحاكم 1/274 من طريق محمد بن سنان العوقی ، كلاهما عن

همام ، به . وتقدم تفصیل طرفه فی تخريج الروایة المتقدمة برقم (1483) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى".

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالے اور پھر سورج نکل آئے تو اسے اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لینی چاہئے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِجَازَةِ صَلَاةٍ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
وَأُخْرَى بَعْدَهَا ضِدًّا قَوْلٍ مَنْ أَفْسَدَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، اس شخص کی نماز درست ہوتی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت کو پالیتا ہے اور دوسری رکعت کو اس کے بعد پاتا ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس کے نزدیک اس شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1582 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ

الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَ مَا تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے تو اس نے اس (فجر کی نماز) کو پالیا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

يَكُونُ مُدْرِكًا لِمَا لَصَلَاةِ الْعَصْرِ

1582 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وابن طاووس: اسمه عبد الله، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (2227)، ومن

طريقه أخرجه أبو عوانة 1/371؛ وأخرجه أحمد 2/282 عن إبراهيم بن خالد، عن رباح، ومسلم (608) (165) في المساجد، وأبو

داود (412) في الصلاة، وأبو عوانة 1/372، والبيهقي في "السنن" 1/368 عن الحسن بن الربيع، عن عبد الله بن المبارك،

والنسائي 1/257 في المواقيت، عن محمد بن عبد الأعلى، عن معتمر، ثلاثتهم عن معمر، به. وصححه ابن خزيمة برقم (984).

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والا عصر کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1583 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْعَرَبَ تُطْلَقُ فِي لُغَتِهَا اسْمَ الرَّكْعَةِ عَلَى السَّجْدَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات لفظ ”رکعت“ کا اطلاق ”سجدے“ پر کرتے ہیں

1584 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

والسجدة إنما هي الركعة.

1583 - إسناده صحيح على شرط الشيخين والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز وهو في "الموطأ" برواية القعنبي ص 29 ومن طريق القعنبي أخرجه أبو عوانة 1/358، وتقدم برقم (1557) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، به، وبرقم (1484).

1584 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (609) في المساجد: باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة، وابن ماجه (700) في الصلاة: باب وقت الصلاة في العذر والضرورة، والبيهقي في "السنن" 1/378، من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/372، والطحاوي 1/151، عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي 1/378 من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/78، والنسائي 1/273 في المواقيت: باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، وابن الجارود (155) عن زكريا بن عدي، ومسلم (609) في المساجد، عن الحسن بن الربيع، كلاهما عن ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے یا صبح کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے
 اس نے اس نماز کو پایا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
 وَرَكْعَةً بَعْدَهَا يَكُونُ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صبح کی نماز کی ایک رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پانے والا اور ایک
 رکعت کو سورج نکلنے کے بعد پانے والا صبح کی نماز کو پانے والا شمار ہوگا

1585 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
 الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ
 الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَكْعَةً بَعْدَهَا تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
 فرمان نقل کرتے ہیں۔

”جو شخص عصر کی ایک رکعت کو سورج غروب ہونے سے پہلے پالے اس نے اس (نماز) کو پایا اور جو شخص فجر کی ایک
 رکعت کو سورج نکلنے سے پہلے پالے اور ایک رکعت سورج نکلنے کے بعد ادا کرے اس نے اس (فجر کی نماز) کو پایا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلَيْهِ
 اِتِّمَامُ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ دُونَ قَطْعِهَا عَلَى نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پانے والے شخص پر

یہ بات لازم ہے وہ سورج نکل آنے کے بعد اپنی نماز کو پوری کرے وہ درمیان میں (نماز کو) منقطع نہیں کرے گا

1586 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا

أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی پہلی رکعت کو پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا انْفَجَرَ الصُّبْحُ أَنْ لَا يَرْكَعَ إِلَّا رَكَعَتِي الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے صبح صادق ہو جانے کے بعد وہ (فجر کے دو رکعتی

کے علاوہ) صرف فجر کی دو رکعات (سنت ادا کرے) اور کوئی نماز ادا نہ کرے

1587 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ

1586- إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الشیخین. الحسین بن محمد: ہو ابن بہرام التمیمی المرودی، وشیبان: ہو ابن عبد

الرحمن التمیمی مولاہم النحوی، نسبة إلى نحوة، بطن من الأزد، ويحيى: هو ابن أبي كثير. وأخرجه البخاري (556) في المواقيت: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، والنسائي 1/257 في المواقيت: باب من أدرك ركعتين من العصر، والبيهقي في "السنن" 1/378، والبغوي (402) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/254 عن عبد الملك بن عمرو، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، به. وتقدم برقم (1483) من طريق مالك، عن الزهري، عن أبي سلمة، به، مختصراً. وأوردت تخريجه هناك.

1587- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. رجالہ رجال الشیخین سوی زید بن محمد، فإنہ من رجال مسلم. وأخرجه أبو

عوانة 2/275 عن محمد بن إسحاق الصغاني، عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/284 عن محمد بن جعفر غندر، به. وأخرجه مسلم (723) (88) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والنسائي 1/283 في المواقيت: باب الصلاة بعد طلوع الفجر، عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، عن غندر، به. وأخرجه مسلم (723) (88) عن إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/244، والبخاري (1173) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (723) (87)، والدارمي 1/336 من طريق وكيع وأبي أسامة ويحيى بن سعيد عن عبيد الله العمري، عن نافع، به. وأخرجه مالك 1/127 في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر، عن نافع، به. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/284، والبخاري (618) في الأذان: باب الأذان بعد الفجر، ومسلم (723) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والدارمي 1/336، 337، وأبو عوانة 2/274، والطبراني 23/319، والبيهقي في "السنن" 2/481، ولفظه: "كان صلى الله عليه وسلم إذا سكت (ووضع في رواية البخاري: اعتكف، وهو تحريف ناشئ عن محمد بن يوسف شيخ البخاري فيه) المؤذن عن الأذان لصلاة الصبح صلى ركعتين خفيفتين. وأخرجه عبد الرزاق (481)، وأحمد 6/283، والبخاري (1181) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي في "سننه" (433)، وفي "الشمائل" (278)، وأبو عوانة 2/275، والطبراني 23/317، و(318)، والبغوي (867)، وابن خزيمة في "صحیحه" (1197) من طريق إسماعيل بن إبراهيم، وحماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه مسلم (723)، والطبراني 23/320، وابن ماجه (1145) في الإقامة: باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر، والنسائي 3/252 من طريقين، عن الليث

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدُثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يَصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ.
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح
صادق ہو جانے کے بعد صرف فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔ (یعنی اور کوئی نقلی نماز ادا نہیں کرتے تھے)

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

1588 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ الْمُرْزِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الْمَغْرِبِ

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: "صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ" ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" خَافَ أَنْ يَحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

حضرت عبداللہ مرزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے

ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو۔"

پھر تیسری مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے) جو ان دو رکعات کو (ادا کرنا) چاہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے سنت شمار نہ کر لیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

(بقیہ تخریج 1587) بن سعد، عن نافع، به، وأخرجه الحميدى (288)، وابن أبي شيبة فى "المصنف" 2/244، وأحمد

285-6/284، والنسائى 3/254، 255، وأبو عوانة 2/275، والطبرانى 23/322، و(323) و(324) و(325) و(326) و

(327) و(328) و(329) و(330)؛ من طرق عن نافع، به، وأخرجه عبد الرزاق (4771)، والنسائى 3/256، وأبو عوانة 2/274

والطبرانى 23/331) و(332) من طريقين، عن الزهرى، عن سالم، عن ابن عمر، عن حفصة.

1588 - إسناده صحيح على شرط مسلم. حسين المعلم: هو حسين بن ذكوان المعلم المكنب العوذى، وعبد الله المزنى.

هو عبد الله بن مغفل. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم (1289) عن محمد بن يحيى، عن أبى معمر، عن عبد الوارث، عن حسين

المعلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (1183) فى التهجد: باب الصلاة قبل المغرب، و(7368) فى الاعتصام: باب نهى رسول

الله صلى الله عليه وسلم على التحريم إلا ما تعرف بإباحته، عن أبى معمر، وأبو داود (1281) فى الصلاة: باب الصلاة قبل المغرب.

ومن طريقه البيهقى فى "السنن" 2/474، عن عبيد الله بن عمر، والبغوى فى "شرح السنة" (894) من طريق عفان، ثلاثتهم عن عبد

الوارث، به. وتقدم برقم (1559) و(1560) و(1561) من حديث عبد الله بن المغفل أيضاً بمعناه. وأخرجه الدارقطنى 2/265

266 من حديث أبى ذر.

الْمَغْرِبِ وَالْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغرب سے پہلے
دور کعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہوتے تھے اور آپ نے اس حوالے سے ان
لوگوں پر انکار نہیں کیا

1589 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَدَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَدَرُونَ السَّوَارِي حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن اذان دے دیتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
اٹھ کر تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے تو وہ لوگ اسی طرح مغرب
سے پہلے والی دور کعات ادا کر رہے ہوتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔



1589 - إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخارى (625) فى الأذان : باب كم بين الأذان والإقامة ، وابن خزيمة فى " صحیحه " (1288) ، كلاهما عن محمد بن بشار ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر ، به . وأخرجه النسائى 29-2/28 فى الأذان : باب الصلاة بين الأذان والإقامة عن إسحاق بن إبراهيم ، عن أبى عامر العقلى ، عن شعبة ، به . وأخرجه عبد الرزاق (3986) ، والبخارى (503) فى الصلاة : باب الصلاة إلى الأستوانة ، عن قبيصة ، كلاهما عن سفيان الثورى ، عن عمرو بن عامر الأنصارى ، به . وأخرجه مسلم (837) فى صلاة المسافرين : باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب ، البيهقى فى " السنن " 2/475 والبغوى (895) من طريق شبان بن فروخ ، عن عبد الوارث ، عن عبد العزيز بن صهيب ، عن أنس . أخرجه بنحوه ابن أبى شيبة فى " المصنف " 2/356 من طريق غندر ، عن شعبة ، عن يعلى بن عطاء ، عن أبى فزارة ، عن أنس . وأخرجه أيضا 2/356 عن الثقفى ، عن حميد ، عن أنس . وأخرجه عبد الرزاق (3980) من طريق معمر ، عن أبان ، عن أنس . وأخرجه مسلم (836) ن وأبو عوانة 2/31 ، والبيهقى 2/475 من طريق محمد بن فضيل ، عن المختار بن فلفل ، عن أنس . وأخرجه أبو داؤد (1282) ، وأبو عوانة 2/32 من طريقين عن سعيد بن سليمان ، عن منصور بن أبى الأسود ، عن المختار بن فلفل ، عن أنس . وأخرجه عبد الرزاق (3982) و (3983) من طريقين عن أنس .

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب 5: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1590 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی

نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

ذَكَرُ بَعْضُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا جَمَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں

1591 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

1590 - رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الزبیر واسمہ محمد بن مسلم بن تدرس - فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن. وأخرجه أبو داود (1215) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/287 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/161، والبيهقي في "السنن" 3/164 من طريق مالك، عن أبي الزبير، عن جابر، قال: "غابت الشمس ورسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، فجمع بين الصلاتين بسرف" وسرف - بفتح السين، وكسر الراء: قرية تبعد عن مكة ستة أميال، بها قبر ميمونة رضي الله عنها. وأخرجه عبد الرزاق (4432) عن إبراهيم بن يزيد بن أبي الزبير، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/456 من طريق علي بن مسهر.

1591 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأبو الزبير قد صرح أبو الزبير بالتحديث. أبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي، وأبو الطفيل: هو عامر بن وائلة بن عبد الله بن عمرو بن جحش الليثي، ولد عام أحد، ورأى النبي صلى الله عليه وسلم، وروى عن أبي بكر فمن بعده، وغُمر إلى أن مات سنة عشر ومئة على الصحيح، وهو آخر من مات من الصحابة. قاله مسلم وغيره. وأخرجه الطيالسي (569) عن قرّة بن خالد، بهذا الإسناد. وتحرف فيه إلى مرة. وأخرجه مسلم (706) في صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر من طريق خالد بن الحارث، وأحمد 5/229، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/160، وابن خزيمة في "صحيحه" (966) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن قرّة بن خالد، به. وأخرجه عبد الرزاق (4398)، وابن أبي شيبة 2/456، وأحمد 5/230، وابن ماجه (1070)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/88، والبيهقي في "السنن" 3/162 من طريق سفيان الثوري، عن أبي الزبير، به. وأخرجه أحمد 5/233، وأبو داود (1208) في الصلاة، والدارقطني 1/392، والبيهقي

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَيْلِ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي سَفَرَةٍ سَافِرَهَا وَذَلِكَ فِي غَزْوَةِ بَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَقُلْتُ لَهُ فَمَا حَمَلَهُ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرَجَ أُمَّتُهُ. حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں یہ سفر آپ نے کیا تھا اور یہ ایک غزوے کی بات ہے آپ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا تو حضرت معاذ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ

مسافر شخص جب ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے طریقے کا تذکرہ

1592 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

المُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَرِيغَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى

(بقیہ تخریج 1591) 3/162 من طریق هشام بن سعد، عن أبي الزبير، به. وسبق تخریجہ برقم (1458) من طریق قتیبہ بن سعید، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به. و ذكرت هناك أن قتیبہ بن سعید تفرد بذكر جمع التقديم مما لم يرد من طريق قرة ومالك والثوري عن أبي الزبير، وأنه لا يضر تفرده بذلك، لأنها زيادة من ثقة فهي مقبولة، ثم ذكرت شواهد هذه الزيادة، فانظرها هناك. وسيرد برقم (1595) من طريق مالك عن أبي الزبير، به، ويرد تخریجہ هناك.

1592 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، وباقي رجال الإسناد على شرطهما. عقيل: هو عقيل بن خالد بن عقيل الأيلي، وأخرجه أبو داود (1218) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، ومن طريقه أبو عوانة 2/352، والبيهقي في "السنن" 3/161 و162، 163، عن يزيد بن موهب الرملي؛ بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/352 عن يعقوب بن سفيان، عن يزيد بن موهب، به. وأخرجه أحمد 3/247، والبخاري (1112) في تفسير الصلاة: باب إذا ارتحل بعدما زاغت الشمس، ومسلم (704) في صلاة المسافرين: باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، وأبو داود (1218)، والنسائي 1/284 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر، والبيهقي في "السنن" 3/161 من طريق قتیبہ بن سعید، عن المفضل بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1111) في تفسير الصلاة: باب يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس، عن حسان الواسطي، وأحمد 3/256، والدارقطني 1/390، وأبو عروبة 2/352، من طريق يحيى بن غيلان، كلاهما عن المفضل بن فضالة، به. وأورده المؤلف برقم (1456) من طريق شبابة بن سوار، عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، به، وتقدم تخریجہ من هذه الطريق هناك، مع ذكر طرق أخرى للحديث.

وَقَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَإِذَا زَاعَتْ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى ثُمَّ رَحَلَ .

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو آپ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے پھر آپ پڑاؤ کر کے دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمَسَافِرُ ذَلِكَ

مسافر شخص جب مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا چاہے تو اس کو اکٹھا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1593 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثِقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ

(متن حدیث): عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ

قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ .

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ عَلَيْهِ عَلَامَةٌ سَبْعَةٌ مِنَ الْحُفَاظِ

كَتَبُوا عَنِّي هَذَا الْحَدِيثِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالْحَمِيدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو حَيْثَمَةَ حَتَّى

عَدَ سَبْعَةً .

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج

ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہوتا تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے عصر کے ساتھ ملا دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا ہوتا تو آپ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بعد پھر روانہ ہوتے تھے۔ اسی طرح جب آپ نے مغرب سے پہلے کوچ کرنا ہوتا تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے عشاء کے ہمراہ ادا کرتے تھے اور جب آپ نے مغرب کے بعد کوچ کرنا ہوتا تھا تو عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیتے تھے اور اسے مغرب کے ہمراہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نے سنا محمد بن اسحاق ثقفی کہتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس پر سات حافظان حدیث کی علامت

سے جنہوں نے میرے حوالے سے اس حدیث کو نوٹ کیا ہے (وہ حضرات یہ ہیں) احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، حمیدی، ابوبکر بن ابوشیبہ

1593 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، رجالہ ثقات، رجال السنۃ، وقد أحله الحاكم بما لا یقدح فی صحته، وقد تقدم

بسط ذلك فی الحدیث رقم (1458) .

ابوہشمہ یہاں تک کہ انہوں نے سات افراد گنوائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَمَلَ الْيَسِيرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا أَرَادَ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا
آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا چاہتا ہو
تو ان کے درمیان کوئی معمولی سا کام کر لے

1594 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكِ

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ، نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ
تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ أَمَامَكَ" فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ
الْمُزْدَلِفَةَ، نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاسْبَغِ الوُضُوءَ ثُمَّ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ
أَقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ

1594 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي (1937) في الحج، من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا
إِسْنَادٍ. وهو في "الموطأ" 1/400-401 في الحج: باب صلاة المزدلفة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/208، والبخاري
139، في الوضوء: باب إسباغ الوضوء، و (1672) في الحج: باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة، ومسلم (1280) في الحج:
باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، وأبو داود (1925) في
المناسك: باب الصلاة بجمع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/214، والبيهقي في "السنن" 5/122، وأخرجه البخاري
(181) في الوضوء: باب الرجل يوضئ صاحبه، و (1667) في الحج: باب النزول بين عرفة وجمع، ومسلم (1280) (277) في
الحج، والطبراني في "الكبير" (386) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه الدارمي 2/58 في المناسك،
من طريق حماد، عن موسى بن عقبة، به. وأخرجه أحمد 5/199، ومسلم (1280) (279)، وأبو داود (1912)، والدارمي
2/57، والبيهقي في "السنن" 5/122 من طريق زهير بن معاوية، عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه أحمد 5/200 و210،
وأبو داود (1912)، والنسائي 1/292 في المواقيت: باب كيف الجمع، و 5/259 في المناسك: باب النزول بعد الدفع من عرفة،
وابن ماجة (3019) في المناسك: باب النزول بين عرفات وجمع لمن كانت له حاجة، من طريق سفيان الثوري، عن إبراهيم بن
عقبة، عن كريب، به. وصححه ابن خزيمة (973). وأخرجه أحمد 5/202 و من طريقه أبو داود (1924) من طريق محمد بن
إسحاق، ومسلم (1280) (278) من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي 5/259 في المناسك من طريق حماد، والبيهقي 5/120
من طريق إبراهيم بن طهمان، كلهم عن إبراهيم بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه مسلم أيضاً (1280) (280) من طريق سفيان، عن
محمد بن عقبة، عن كريب، به. وأخرجه البخاري (1669) في الحج، والنسائي 1/292 في المواقيت، والبيهقي في "السنن"
5/119 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر، عن محمد بن أبي حرملة، عن كريب، به. وأخرجه أحمد 5/201، 202 من طريق ابن
إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن أسامة.

جب آپ گھاٹی میں پہنچے تو آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور وضو میں اسباغ نہیں کیا۔ میر نے آپ کی خدمت میں گزارش کی نماز آپ نے فرمایا: نماز آگے جا کے ہوگی پھر آپ سوار ہوئے جب آپ مزدلفہ آئے تو سوارانہ سے نیچے اترے آپ نے وضو کرتے ہوئے اس میں اسباغ کیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے رہائشی جگہ پر اونٹ کو باندھ دیا پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کی۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَهُوَ نَازِلٌ غَيْرِ سَائِرٍ وَلَا رَاجِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران

دونمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جب کہ آپ پڑاؤ کئے ہوئے تھے آپ (سواری پر سوار ہو کر) یا پیدل نہیں چل رہے تھے

1595 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي

الزَّبِيرِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ

(متن حدیث): أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ

فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمَ

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ:

"إِنَّكُمْ سَتَاتُونَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ

مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِي." قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبْصُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ

فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا" قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا: مَا شَاءَ

1595 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوي في

"شرح السنة" (1041) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/143 في الجمع بين الصلوات

في الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/117، وعبد الرزاق (4399)، وأحمد 5/237، ومسلم (706)

4/1784 في الفضائل: باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داود (1206) في الصلاة: باب الجمع بين الصلوات

والنسائي 1/285 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافرين بين الظهر والعصر، والدارمي 1/356، والطحاوي في "شرح

سعي الآثار" 1/160، والظاهراني في "الكبير" 20/102، والبيهقي في "السنن" 3/162، وفي "دلائل النبوة" 5، 236، وابن خزيمة

في "مصححته" (968)، وتقدم برقم (1591) من طريق قرعة بن خالد، عن أبي خالد، عن أبي الزبير، به، وبرقم (1458) و (1593)

ومن طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الطفيل، به، وذكر في تخريج (1458) ما ترددت -

رواية قتيبة. فارجع إليه.

اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ عَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَسْقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ بِكَ يَا مُعَاذُ أَنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةُ أَنْ تَرَى مَا هُنَا قَدْ مَلِئَ جَنَانًا".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں جب کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ باہر تشریف لائے آپ نے ظہر و عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کل تم تبوک کے چشمے کے پاس پہنچ جاؤ گے اگر اللہ نے چاہا، تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا، جو شخص وہاں پہنچے وہ میرے آنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں پہنچ گئے دو لوگ پہلے ہی وہاں تک پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تمسے کی مانند تھا، جس میں سے پانی کے قطرے پھوٹتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ منظور تھا وہ ان دونوں کو کہا پھر لوگوں نے اس چشمے میں سے اپنے ہاتھوں میں تھوڑا تھوڑا پانی لیا، یہاں تک کہ اسے کسی چیز میں جمع کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمے سے بہت زیادہ پانی پھوٹ پڑا۔ لوگوں نے اس سے پانی حاصل کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے معاذ! اگر تمہاری زندگی رہی تو عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم دیکھو گے کہ یہاں ہر طرف باغات ہوں گے۔“

(جو اس چشمے سے سیراب ہوتے ہوں گے)“

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ غَيْرِ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

فِي الْحَضَرِ لِغَيْرِ الْمَعْدُورِ مَبَاحٌ

دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) حضر میں ایسے شخص کے لئے جو معذور نہ ہو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا مباح ہے

1596 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا

وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذَلِكَ فِي مَطَرٍ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور یہ کسی خوف کے بغیر اور سفر کے علاوہ تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے یہ بارش کے موسم میں ہوا ہوگا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي فَعَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1597 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1596 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (1043) من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/144 في الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 1/118، ومسلم (705) في صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، وأبو داود (120) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، والنسائي 1/209 في المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، وأبو عوانة 2/353، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/160، والبيهقي في "السنن" 3/166، وصححه ابن خزيمة برقم (972). وأخرجه الشافعي 1/119، وعبد الرزاق (4435)، والطيالسي 1/137، والحميدي (471)، وأحمد 1/223، ومسلم (705) (50) و (51)، وأبو عوانة 2/353، والبيهقي في "السنن" 3/166، 167، والبغوي (1044) من طرق، عن أبي الزبير، به. وفيه: قال أبو الزبير: قلت لسعيد بن جبیر: لم فعله؟ قال: سألت ابن عباس كما سألتني، فقال: لتلاي حرج أحد من أمته. وأخرجه الطيالسي 1/126 عن حبيب بن عمرو بن هرم، عن سعيد بن جبیر، به. وأخرجه مسلم (705)، وأبو داود (1211)، والترمذي (187) في الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين في الحضر، والنسائي 1/290 في المواقيت: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، وأبو عوانة 2/353، والبيهقي 3/167 من طريق الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبیر، به، وفيه: "من غير خوف ولا مطر". وأخرجه عبد الرزاق (4434)، وابن أبي شيبة 2/456، وأحمد 1/346، والطحاوي 1/160، والطبراني (10803) و (10804)، من طرق، عن داود بن قيس، عن صالح مولى التوأمة، عن ابن عباس، وفيه: "من غير سفر ولا مطر". وأخرجه الطيالسي 1/127، وابن أبي شيبة 2/456، وأحمد 1/351، ومسلم (705) (57)، وأبو عوانة 2/354، والبيهقي 3/168 من طريقين عن عبد الله بن شقيق العقيلي، عن ابن عباس.

1597 - إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن عبيد بن حساب: ثقة، من رجال مسلم، وباقي الإسناد على شرطهما. وأخرجه البخاري (543) في المواقيت: باب تأخير الظهر إلى العصر، ومسلم (705) (56) في صلاة المسافرين: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، وأبو داود (1214) في الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين، وأبو عوانة 2/354، والبيهقي في "السنن" 3/167 من طرق، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/118، 119، وعبد الرزاق (4436)، وابن أبي شيبة 2/456، والطيالسي 1/127، والحميدي (470)، والبخاري (562) في الواقيت و (1174) في التهجد، ومسلم (705) (55)، والنسائي 1/286 في المواقيت: باب الوقت الذي يجمع فيه المقيم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/160، والبيهقي 3/166 و 168 من طرق، عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/223 من طريق يحيى، عن قتادة، عن جابر بن زيد، به. وفيه: "في غير خوف ولا مطر"، وإسناده صحيح. وأخرجه النسائي 1/286 من طريق حبيب بن أبي حبيب، عن عمرو بن هرم، عن جابر بن زيد، به. وصححه ابن خزيمة برقم (971) من طريق أبي الزبير، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس.

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سات اور آٹھ رکعات یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں (ایک ساتھ) اور مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔



بَابُ الْمَسَاجِدِ

باب 6: مساجد کا بیان

1598 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: "الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ

الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى." قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: "كَانَ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً وَحَيْثُ مَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَنَمَّ مَسْجِدًا".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان چالیس برس کا عرصہ تھا ویسے تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم نماز ادا کر لو وہی (جگہ) مسجد ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ خَيْرَ الْبِقَاعِ فِي الدُّنْيَا الْمَسَاجِدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دنیا میں زمین کا سب سے بہترین حصہ مساجد ہیں

1599 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَثَّارِ

1598 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین . وأخرجه الطيالسی (462) عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد

و160 و166 و167 من طریق محمد بن جعفر، وأبو عوانة 1/392 من طریق وهب بن جرير وبشر بن عمر، ثلاثهم عن شعبة، به . وأخرجه عبد الرزاق (1578)، والحميدي (134)، وابن أبي شيبة 2/402، وأحمد 5/150 و5/156 و157 و160، والبخاري (3366) في الأنبياء: باب رقم (10)، و (3425) باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) (ص: الآية 30)، ومسلم (520) في أول المساجد، والنسائي 2/32 في المساجد: باب ذكر أبي مسجد وضع أولًا، وابن ماجه (753) في المساجد: باب أي مسجد وضع أول، وأبو عوانة 1/391 و392، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/32، والبيهقي في "السنن" 2/433، وفي "دلائل النبوة" 2/43، وابن خزيمة في "صحیحه" (1290) من طرق عن الأعمش، به.

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبِقَاعِ شَرُّ قَالَ: "لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جَبْرِئِيلَ" فَسَأَلَ جَبْرِئِيلَ فَقَالَ لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ مِيكَائِيلَ فَجَاءَ فَقَالَ: "خَيْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّهَا الْأَسْوَاقُ".

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا زمین کا کون سا حصہ برا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں جبرائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا مجھے نہیں معلوم میں اس بارے میں حضرت میکائیل سے دریافت کرتا ہوں پھر وہ آئے اور انہوں نے بتایا زمین کا سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں اور سب سے برا حصہ بازار ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَسَاجِدَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مساجد سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ ہیں

1600 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا".

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔“

ذِكْرُ وَصْفِ بِنَاءِ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهُ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ قُدُومِهِمْ عَلَيْهَا

مسجد مدینہ کی تعمیر کا تذکرہ جسے مسلمانوں نے مدینہ منورہ آنے پر تعمیر کیا تھا

1599 - حدیث حسن، رجالہ ثقات، إلا أن عطاء بن السائب رمى بالاختلاط، وجرير بن عبد الحميد: ممن روى عنه بعد الاختلاط، لكن يشهد له حديث أبي هريرة الآتي، فيتقوى به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/65 من طريق إسحاق بن إسماعيل الطالقاني، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأورده الحاكم 1/90 شاهدًا لحديث جبير بن مطعم الذي ذكره في الباب. وأورده الهميشي في "مجمع الزوائد" 2/6 وقال: رواه الطبراني في "الكبير"، وفيه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط في آخر عمره، وبقية رجاله موثقون.

1600 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (671) في المساجد: باب فضل السجود في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد، والبخاري (408)، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في "السنن" 3/65، والبقوي (460) من طرق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1293). وفي الباب عن جبير بن مطعم عند أحمد 4/81، والحاكم 1/89-90.

1601 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي

عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَخْبَرَ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا مِنْ لَبْنٍ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمْدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَزَادَ فِيهِ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمْدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَبِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَجَعَلَ عُمْدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت پر کھجور کی شاخیں رکھی گئی تھیں۔ اس کے ستون کھجور کے درخت کے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں توسیع کی انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بنیادوں کے مطابق دوبارہ کچی اینٹوں اور شاخوں کے ذریعے تعمیر کیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں انہوں نے بہت زیادہ توسیع کی۔ انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں سے بنوائیں اور اس کے ستون منقش پتھروں سے بنوائے اور اس کی چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ لِلْمُسْلِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْكُنَائِسِ وَالْبَيْعِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمانوں کے لئے یہ بات جائز ہے

وہ کنیسہ اور گر جاگھر کی جگہ کو مسجد بنا سکتے ہیں

1602 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرِو قَالَ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ

(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا سِتَّةَ وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ مِنْ بَيْتِي

1601 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين سوى عبد الله بن سعد، فإنه من رجال البخاري. عم عبد

اللّه: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري، ورواية صالح بن كيسان، عن نافع من رواية الأقران، لأنهما مدنيان، ثقتان، تابعيان من طبقة واحدة، وأخرجه أحمد 2/130، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/438 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (446) في الصلاة: باب بيان المسجد، عن علي بن المديني، وأبو داود (451) في الصلاة: باب في بناء المسجد، ومن طريقه البيهقي في "دلائل النبوة" 2/541 عن مجاهد بن موسى، ومحمد بن يحيى بن فارس، ثلاثتهم عن يعقوب بن إبراهيم، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1324) عن محمد بن يحيى وعلي بن سعيد النسوي، عن يعقوب، به.

حَنِيفَةَ وَالسَّادِسُ رَجُلٌ مِنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ رَبِيعَةَ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَارِضُنَا بَيْعَةً لَنَا وَأَسْتَوْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طُهُورِهِ فَدَعَا بِنَاءِ قَرْصَا مِنْهُ وَتَمَضَّمْصَ ثُمَّ صَبَّ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ ثُمَّ قَالَ: "أَذْهَبُوا بِهَذَا الْمَاءِ فَإِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَأَكْسِرُوا بِبِعْتِكُمْ ثُمَّ انْضُحُوا مَكَانَهَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَكَانَهَا مَسْجِدًا"، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَلَدُ بَعِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ: "فَأَمِدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيِّبًا" فَخَرَجْنَا فَتَشَاخَحْنَا عَلَى حَمَلِ إِدَاوَةٍ إِنَّا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً فَخَرَجْنَا بِهَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَعَمِلْنَا الَّذِي أَمَرْنَا وَرَاهِبَ ذَلِكَ الْقَوْمَ رَجُلٌ مِنْ طِيءٍ فَنَادَيْنَاهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّاهِبُ دَعْوَةٌ حَقٌّ ثُمَّ هَرَبَ فَلَمْ يَرِ بَعْدَ.

1602: قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم چھ آدمی وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پانچ کا تعلق بنو ضبیعہ سے تھا اور چھٹا شخص ضبیعہ بن ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتا تھا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ ہم نے آپ کو بتایا ہمارے علاقے میں ایک گرجا گھر ہے۔ ہم نے آپ سے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو عنایت کرنے کی درخواست کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا لیا اور اس سے وضو کیا آپ نے کھلی کی پھر آپ نے ہمارے لئے ایک برتن میں پانی انڈیل دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو لے جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گرجے کو توڑ دینا اور اس کی جگہ اس پانی کو چھڑک دینا اور اس کی جگہ مسجد بنا لینا۔ ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے۔ یہ پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں اور پانی ملا تے رہنا کیونکہ اس نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ راوی کہتے ہیں ہم روانہ ہوئے ہم نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ پانی کا وہ برتن کون اٹھائے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات کی باری مقرر کر دی۔ ہم اسے ساتھ لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنے علاقے میں آئے پھر ہم نے وہ کام کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا اس قوم کا راہب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب ہم نے نماز کے لئے اذان دی تو اس راہب نے کہا یہ حق کی دعوت ہے پھر وہ بھاگ گیا۔ اس کے بعد وہ کبھی نظر نہیں آیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُعِينَ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَلَوْ بِنَفْسِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مساجد کی تعمیر میں مدد کرے

1602- إسنادہ قوی. وأخرجه الطبرانی في "الكبير" (8241) عن معاذ بن المنثري، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/38، 39 في المساجد: باب اتخاذ البيع مساجد، عن هناد بن السري، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/542-543 من طريق محمد بن أبي بكر، وابن سعد في "الطبقات" 5/552 من طريق سعيد بن سليمان، وابن شبة في تاريخ المدينة 2/599-601 من طريق فليح بن محمد اليمامي، أربعتهم عن ملازم بن عمرو (وتحرف في المطبوع من "تاريخ المدينة": إلى ملتزم بن عمرو)، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/23 عن موسى بن داود، عن محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به.

خواہ وہ جسمانی طور پر اس میں حصہ لے

1603 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَيْسْتُ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا بَنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكُعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْعَبَّاسُ يَنْقَلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ إِزَارَكَ عَلَيَّ عَاتِقَكَ مِنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَفَعَلَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: "إِزَارِي إِزَارِي" فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ.

عمر بن دینار بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کر رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنا تہبند اپنے کندھے پر رکھ لیں تاکہ پتھر سے بچاؤ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تو آپ زمین پر گر گئے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف چڑھ گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند میرا تہبند پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی وہ مسجد مدینہ ہے

1604 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ

1603 - إسناده صحيح . حسين بن مهدي . صدوق ، وقد توبع ، وباقي السند على شرطهما ، وهو في "مصنف عبد الرزاق"

(1103) ومن طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد أخرجه أحمد 3/295 و380 ، والبخاري (3829) في مناقب الأنصار : باب بنيان

الكعبة ، ومسلم (340) في الحيض : باب الاعتناء بحفظ العورة . وأخرجه أحمد 3/380 ، عن محمد بن بكر ، والبخاري (1582) في

الحج : باب فضل مكة وبنائها ، من طريق أبي عاصم النبيل ، كلاهما عن ابن جريج ، به . وأخرجه أحمد 3/310 و333 ، ومسلم

(340) (77) عن زهير بن حرب ، كلاهما عن روح بن عباد ، عن زكريا بن إسحاق ، عن عمرو بن دينار ، به . قوله : "وطمحت عيناه

إلى السماء" أي : ارتفعت .

1604 - إسناده قوي ، رجاله رجال الصحيح ، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" . 2/372 ، وأخرجه أحمد 5/331 ، والطبراني

في "التفسير" (17218) ، والطبراني (6025) من طريق وكيع ، بهذا الإسناد . وقال الهيثمي في "المجمع" 4/10 و7/34 بعد أن

نسبه لأحمد ، والطبراني : ورجالهما رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 5/335 من طريق عبد الله بن بن الحارث ، والطبري (17219)

من طريق أبي نعيم ، كلاهما عن عبد الله بن عامر الأسلمي عن عمران بن أبي أنس ، به . وصححه الحاكم 2/334 ، ووافقه الذهبي ،

مع أن عبد الله بن عامر الأسلمي ضعيف . وسيورده المؤلف برقم (1606) من حديث أبي سعيد الخدري .

(متن حدیث): عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مَسْجِدِي هَذَا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا کہنا تھا اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔ دوسرے کا کہنا تھا اس سے مراد مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

اس مسجد کی صفت کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

1605 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ

حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ

(متن حدیث): قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هُوَ مَسْجِدِي هَذَا".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا یہ کہنا تھا کہ (اس سے مراد) مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے اور دوسرے کا یہ کہنا تھا کہ مسجد قبا ہے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهَمُ مِنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ

اَنَّ خَبَرَ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ الَّذِي ذَكَرْنَا مَعْلُولٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) ربیع بن عثمان کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہیں

1606 - أَخْبَرَنَا بِنُ فُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنِ ابْنِ

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى لَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءَ وَقَالَ آخَرُهُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ مَسْجِدِي هَذَا".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: الطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ.

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ایک شخص نے یہ کہا کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے دوسرے شخص نے کہا اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔" (امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔)

ذِكْرُ نَظَرِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا بِالرَّاقَةِ وَالرَّحْمَةِ إِلَى الْمُوْطِنِ الْمَكَانِ
فِي الْمَسْجِدِ لِلْخَيْرِ وَالصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف رحمت اور مہربانی کے ساتھ دیکھنے کا تذکرہ جو مسجد میں بھلائی اور نماز کے لئے، جگہ کو مخصوص کر لیتا ہے (یعنی وہاں بیٹھا رہتا ہے)

1607 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا بِنِ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يُوْطِنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ أَوْ لِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ بِهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ

الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ غَائِبُهُمْ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمِ الْعَرَبُ إِذَا أَرَادَتْ وَصَفَ شَيْئَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ عَلَى سَبِيلِ التَّشْبِيهِ أَطْلَقْتَهُمَا مَعًا

1606 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب: ثقة، روى له أبو داؤد والنسائي، وابن ماجه، وباقي رجال السنند على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/8 عن إسحاق بن عيسى، والترمذي (3099) في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي 2/36 في المساجد: باب ذكر المسجد الذي أسس على التقوى، عن قتيبة بن سعد، والطبري في "التفسير" (17220) من طريق شعيب بن الليث وابن وهب. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، ومن طريقه الحاكم 2/334 عن وكيع، عن أسامة بن زيد، ومسلم (1398) في الحج: باب بيان أن المسجد الذي أسس على التقوى هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، عن محمد بن حاتم، عن يحيى بن سعيد، عن حميد الخراط، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، كلاهما عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري، عن أبيه، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، 373، ومن طريقه مسلم (1398)

بَلْفِظِ أَحَدِهِمَا وَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُمَا فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرَ سَيِّئِينَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ طَعَامَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرَ وَالْمَاءَ. فَأَطْلَقَهُمَا جَمِيعًا بَلْفِظِ أَحَدِهِمَا عِنْدَ التَّنْبِيَةِ وَهَذَا كَمَا قِيلَ عَدْلُ الْعَمْرَيْنِ فَأُطْلِقًا مَعًا بَلْفِظِ أَحَدِهِمَا فَتَبَشَّشَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِعَبْدِهِ الْمَوْطِنِ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ وَالْخَيْرِ إِنَّمَا هُوَ نَظَرُهُ إِلَيْهِ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَحَبَّةِ لِذَلِكَ الْفِعْلِ مِنْهُ وَهَذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنِ اللَّهِ تَعَالَى: "مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا" يُرِيدُ بِهِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا بِالطَّاعَةِ وَوَسَائِلِ الْخَيْرِ تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهَذَا نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ سَنَدُكُرُهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ يَسِرَ اللَّهُ ذَلِكَ وَسَهْلُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد کو وطن بنا لیتا ہے (یعنی وہاں ٹھہرا رہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا خوش کسی غائب شخص کے واپس آنے پر اس کے اہل خانہ ہوتے ہیں۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) عرب جب ایک دوسرے سے مختلف چیزوں کی تشبیہ کے طور پر صفت بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے لفظ کے ہمراہ ان دونوں کو استعمال کر لیتے ہیں اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کا معنی ایک دوسرے سے مختلف ہو جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں۔ کھجور اور پانی تو یہاں انہوں نے ان دونوں کیلئے ان دونوں میں سے ایک لفظ استعمال کیا ہے جبکہ وہ دو چیزیں ہیں اور یہ اسی طرح ہوگا جس طرح یہ دو عمروں کے برابر ہے تو یہاں ان دونوں میں سے ایک کے لفظ کے ذریعے ان دونوں کو استعمال کیا گیا ہے تو آدمی کا نماز اور بھلائی کیلئے مسجد میں اپنی جگہ کو مقرر کر لینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے سے خوش ہونا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی رحمت اور محبت کے ذریعے اس کی طرف نظر کرتا ہے جو اس کے اس کے فعل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مانند ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے طور پر نقل کیے ہیں۔

”جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں۔“

1607- إسناده صحيح، على شرط الشيخين، وأخرجه الطيالسي في "مسنده" (2334) عن ابن أبي ذئب، بهذا

الإسناد، وأخرجه أحمد 2/328 و553، وابن ماجه (800) في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، والبقوي في "مسند

ابن الجعد" (2939) من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/307 و340 من

طرق عن الليث بن سعد، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي عبيدة، عن سعيد بن يسار، أنه سمع أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم: "لا يتوضأ أحدكم فيحسن وضوءه ويسبغه، ثم يأتي المسجد لا يريد إلا الصلاة فيه، إلا تبشيش الله عز وجل به كما

يتبشش أهل الغائب بطلعته"، وهذا إسناد صحيح، وسعيده المؤلف برقم (2278) بالإسناد المذكور هنا.

اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایک باش اطاعت اور بھلائی کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو مہربانی اور رحمت کے ہمراہ ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں جنہیں ہم عنقریب اس کے مخصوص مقام سے متعلق باب میں نقل کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو آسان کیا اور اسے سہل کیا۔

ذِكْرُ بِنَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ بَنَى مَسْجِدًا فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو دنیا میں مسجد تعمیر کرتا ہے

1608 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا السَّيْتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے جس میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِنَّمَا بَيْنَى الْبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ

لِبَنَانِي الْمَسْجِدِ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ صِغَرِهِ وَكِبَرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں مسجد بنانے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے

خواہ وہ اس مسجد کے حساب سے چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے

1608- وهذا إسناده صحيح. أحمد بن منصور: هو الرمادي، ثقة، حافظ، وباقي السند رجاله رجال الصحيح، وكلهم قد

صرح بالسماع ممن فوقه، وهو في "مؤلف ابن أبي شيبة" 1/310، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه (735) في المساجد: باب من بنى

للّه مسجداً. وأخرجه أحمد 1/20 و53، وابن ماجه (735) أيضاً من طريقين عن الوليد بن أبي الوليد، به. وفي الباب عن عثمان بن

عصفان سيأتي بعده برقم (1609). وعن أبي ذر سيرد برقم (1610) و(1611). وعن علي عند ابن ماجه (737) وفيه ابن لهيعة،

وعن عنة الوليد. وعن جابر عند ابن ماجه أيضاً (738) قال البوصيري في "الزوائد" ورقة 50: إسناده صحيح، وأخرجه الطحاوي في

"مشكل الآثار" 1/486، وصححوه عن ابن عباس عند أحمد 1/241، والطيالسي (2617)، والبخاري (402)، والطحاوي في

"مشكل الآثار" 1/486، وفيه جابر الجعفي وهو ضعيف. وعن عمرو بن عبسة عند أحمد 4/386، والنسائي 2/31. ورجال

تقات. وعن أنس عند الترمذي (319). وعن أبي بكر، وأبي أمامة، وأبي هريرة، وعبد الله بن عمرو، وعبد الله بن عمر، ووائله بن

الأسقع، وغيرهم. انظر "مجمع الزوائد" 2/7-9. هـ ابن خزيمة (1292).

1609 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمِ الْمَقْدِسِيِّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِن وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ اللَّهِ الْحَوْلَانِيَّ

أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
(متن حدیث): "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ".

قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: "يَسْتَفِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا".

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس (مسجد) کی مانند جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

بیر نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں "اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے (مسجد بناتا ہے)"۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يُدْخِلُ الْمَرْءَ الْجَنَّةَ بِبُيَانِهِ مَوْضِعَ السُّجُودِ فِي

طُرُقِ السَّابِلَةِ بِحَصَى يَجْمَعُهَا أَوْ حِجَارَةٍ يُنْضِدُهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَنَى الْمَسْجِدَ بِتَمَامِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی جنت میں

داخل کر دے گا جو کسی گزرگاہ میں نماز ادا کرنے کے لئے جگہ بنا دیتا ہے جو ٹکریوں کو اکٹھا کر کے یا پتھروں کو ترتیب

دے کے بناتا ہے اگرچہ وہ مکمل مسجد نہیں بناتا

1610 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا

1609 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وفي هذا الإسناد ثلاثة من التابعين في نسق: بكير وهو ابن عبد الله بن الأشج عاصم، وعبيد الله، وأخرجه البخاري (450) في الصلاة: باب من بنى مسجدًا، ومسلم (533) في المساجد: باب فضل بناء المساجد والحث وعليها، و4/2287 (533) (43) في الزهد: باب فضل بناء المساجد، وأبو عوانة 1/391، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/70، ومسلم (533) (25) في المساجد، و4/2287 (533) (44) في الزهد، والدارمي 1/323، وأبو عوانة 1/390، 391، والبيهقي في "السنن" 2/437، والبعقوي (461) من طرق عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبيه، عن محمود بن لبيد، عن عثمان، وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 1/310 قال: وجدت في كتاب أبي، عن حميد بن جعفر... وأخرجه أحمد 1/61، ومسلم 4/2288 (533) (44) في الزهد، والترمذي (318) في الصلاة: باب ما جاء في فضل بيان المساجد، وابن ماجه (736) في المساجد، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/486، والبعقوي في "شرح السنة" (462) من طريق أبي بكر الحنفي عبد الكبير بن عبد الحميد، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وصححه ابن خزيمة (1291)، وأبو بكر الحنفي تحرف في مطبوع "صحيح" مسلم إلى "الحنفي". وأخرجه مسلم أيضًا (533) (44) في الزهد، من طريق عبد الملك بن الصباح.

قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، اگرچہ وہ قِطَاة کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی روایت کی صراحت کرتی ہے

1611- أخبرنا الخليل بن محمد البزار بن ابنة تميم بن المنتصر بواسط حدثنا محمد بن حرب النسائي حدثنا محمد بن عبيد عن أخيه يعلى بن عبيد عن الأعمش عن إبراهيم التميمي عن أبيه عن أبي ذرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے، اگرچہ وہ قِطَاة کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ إِذَا كَانَ مَعْدُورًا أَنْ يَتَّخِذَ الْمُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ لِصَلَوَاتِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ معذور ہو، تو نماز ادا کرنے کے لئے

1610- إسنادہ صحيح . قطبة بن عبد العزيز صدوق، وباقي رجال الإسناد على شرطهما، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/310، وقد تحرف فيه "قطبة" إلى "يزيد". وأخرجه أبو نعيم في الحلية 4/217 من طريق الحسن بن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" 2/138، والبيهقي في "السنن" 2/437، من طريق علي بن المديني، عن يحيى بن آدم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/309-310، والطالسي (461)، والطحاوي في "مشكل امن طرق عن الأعمش، به، وتقدم من حديث عمر برقم (1608)، من حديث عثمان برقم (1609)، فانظرهما. و"مفحص القِطَاة": موضعها الذي تجثم فيه وتبيض، كأنها تفحص عنه التراب، أي تكشفه، والفحص: البحث والكشف. قاله في "النهاية". الآثار 1/485، والقضاعي في "مسند الشهاب" (479)، والطبراني في "الصغير" 2/120، والبزار (401)، والبيهقي 2/437 من طرق عن الأعمش، به، وتقدم من حديث عمر برقم (1608)، من حديث عثمان برقم (1609)، فانظرهما.

1611- إسنادہ صحيح على شرطهما . إبراهيم التميمي . هو إبراهيم بن يزيد بن شريك التميمي . وأخرجه الطحاوي في "شرح

مشكل الآثار" 1/485 عن محمد بن حرب النسائي بهذا الإسناد . عبد الوهاب، عن يعلى بن عبيد، به، فذكره موقوفاً وهو مكرر ماقبله.

اپنے گھر میں کوئی جگہ مخصوص کر لے

1612- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرٌ أَبْصَرَ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا آتِخْذُهُ مُصَلِّيًّا قَالَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ نَحْبَ أَنْ أَصَلِّيَ؟" فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ وہ نابینا تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی زیادہ ہوتی ہے یا بارش ہوئی ہوتی ہے یا راستے میں پانی آجاتا ہے تو میں ایک نابینا شخص ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کر لیجئے میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کون سی جگہ کے بارے میں تم یہ چاہتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟ تو انہوں نے اپنے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَبَاهِي الْمُسْلِمِينَ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مساجد کی تعمیر میں مسلمان ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کریں

1613- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ

حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنے کے لئے مساجد بنا سکیں۔

1612- إسنادہ صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/172 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (667) في الأذان: باب الرخصة في المطر والعلة أن يصلي في رحله، والنسائي 2/80 في الإقامة: باب إمامة الأعمى. وقد ذكره المؤلف مطولاً برقم (223) في باب فرض الإيمان، من طريق يونس، عن ابن شهاب الزهري، به، وتقدم تخريجه هناك.

1613- إسنادہ صحيح. وأخرجه أحمد 3/152 و283، والدارمي 1/337، والبيهقي 2/439 من طريق عفان، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى يتباهى..". وهو لفظ الرواية الآتية بعد هذه. فانظر تخريجها ثمت.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

1614- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ"

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد کی تعمیر کے حوالے سے ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر نہیں کریں گے۔"

1615- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَرَاةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ."

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنْزُخْرِفْنَهَا كَمَا زُخِرْفَتْهَا الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

أَبُو فَرَاةَ رَأْسُهُ بْنُ كَيْسَانَ مِنْ ثَقَاتِ الْكُوفِيِّينَ وَأَبَاتِهِمْ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1615- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجة (739) في المساجد: باب تشييد المساجد، عن عبد الله بن معاوية، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 3/145 عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد 4/134 و152 عن عبد الصمد، و230 عن يونس وحسن بن

موسى، والنسائي 2/32 في المساجد: باب المباهاة في المساجد، من طريق عبد الله بن المبارك، كلهم عن حماد بن سلمة، به.

وأخرجه أبو داود (449) في الصلاة: باب في بناء المسجد، والطبراني في "الكبير" (752)، وفي "الصغير" 2/114، وابن خزيمة

في "صحيحه" (1323) من طريق محمد بن عبد الله الخزاعي، عن حماد، به، من طريق أبي داود أخرجه البغوي في "شرح السنة"

(464). وقد تابع أبا قلابة قتادة عند أبي داود الطبراني. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1322) من طريق مؤمل بن إسماعيل،

والبغوي (465) من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، به. وانظر ما قبله. إسناده صحيح. محمد بن الصباح بن سفيان:

صدوق، وباقي رجال الإسناد على شرط الصحيح. وأخرجه أبو داود (448) في الصلاة: باب في بناء المساجد، ومن طريقه البغوي

(463)، والبيهقي 2/438-439، عن محمد بن الصباح بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (13003) من طريقين، عن سفيان، بهذا

الإسناد. وأخرجه الطبراني (13000) من طريق عبيد بن محمد، عن صباح بن يحيى المزني، و(13001) و(13003) من طريق

ليث بن أبي سليم، كلاهما عن أبي فزارة، به. وقول ابن عباس علقه البخاري بصيغة الجزم في "صحيحه" بعد الحديث رقم (445)

في الصلاة: باب بنیان المسجد.

”مجھے مساجد کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”تم لوگ ان مساجد کو اسی طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے (اپنی عبادت گاہوں کو) آراستہ کیا۔“

ابو فزارة نامی راوی راشد بن کیسان ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ”ثقة“ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

ذِكْرُ الْمَسَاجِدِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ الرَّحْلَةَ إِلَيْهَا

ان مساجد کا تذکرہ جن کی طرف سفر کر کے جانا آدمی کے لئے مستحب ہے

1616- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِنَّ خَيْرَ مَا رُكِبَتْ إِلَيْهِ الرَّوَّاحِلُ مَسْجِدِي هَذَا وَالْبَيْتِ الْعَتِيقِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیشک جن چیزوں کی طرف سوار ہو کر سفر کیا جاتا ہے ان میں سب سے بہتر میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرِدْ بِهَذَا الْعَدَدِ نَفِيًّا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عدد سے

اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1617- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمَحِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قُرْعَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي

هَذَا".

1616- اسناد صحیح علی شرط مسلم، لأن ما رواه الليث خاصة من حديث أبي الزبير لا تضر فيه العنعة، لأنه لم يرو عنه

غير ما سمعه من جابر. وأخرجه أحمد 3/350، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "الصحفة" 2/341، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن لهيعة، عن أبي الزبير، وأخرجه البزار (1075)، والطحاوي في مشكل

الآثار 1/241 من طريق موسى بن عقبة، عن أبي الزبير. وانظر "مجمع الزوائد" 4/3 و4.

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرِدْ بِهَذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ
فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدِ النَّفِيِّ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور تعداد کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں لی ہے

1618- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

1617- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار الرمادي: حافظ، روى له أبو داود والترمذى، وهو متابع، وباقي رجال السند رجال الشيخين. قرعة: هو ابن يحيى البصرى. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدى (750)، والترمذى (326) فى الصلاة: باب ما جاء فى أى المساجد أفضل، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة /3742، وأحمد 3/34 و51 و52 و71 و77، والبخارى (1197) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، و (1995) فى الصوم: باب صوم يوم النحر، ومسلم 2/975 (827) (415) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242، والبيهقى فى "شرح السنة" (450) من طرق عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه أحمد 3/45 و78، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242، والبيهقى فى "السنن" 2/452 من طرق عن قرعة، به. وأخرجه ابن ماجة (1410)، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/242 من طريق محمد بن شعيب، حدثنا يزيد بن أبى مريم، عن قرعة، عن أبى سعيد، وعبد الله بن عمرو بن العاص، به. (وقد تحرف "عبد الله بن عمرو" فى المطبوع من "المشكل" إلى: عبد الله بن عروة). وأخرجه أحمد 3/53 عن يحيى بن سعيد، عن مجالد، عن أبى الوداك، عن أبى سعيد. وسنده حسن فى الشواهد. وأخرجه أحمد 3/93 عن أبى معاوية، عن ليث، عن شهر بن حوشب، أنه سمع أبى سعيد الخدرى. وشهر: حسن فى الشواهد، وفى الباب عن أبى هريرة سيرد برقم (1619).

1618- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "شرح السنة" للبيهقى (458) من رواية أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك. وأخرجه أحمد 2/58 و65 عن عبد الرحمن بن مهدي، ومسلم (1399) (518) فى الحج: باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته، عن يحيى بن يحيى، والنسائى 2/37 فى المساجد: باب فضل مسجد قباء، والصلاة فيه، عن ثلثتهم عن مالك، بهذا الإسناد. ولم يرد فى "الموطأ" برواية يحيى الليثى من هذا الطريق، وإنما رواه مالك 1/171 فى العمل فى جامع الصلاة، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه أحمد 2/30 من طريق يحيى بن سعيد، و2/72 من طريق سليمان بن بلال، و2/108، والبخارى (1193) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب من أتى مسجد قباء كل سبت، من طريق عبد العزيز بن مسلم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وفى رواية البخارى زيادة "كل سبت"، ومن طريق البخارى أخرجه البيهقى فى "شرح السنة" (457) وصححه الحاكم 1/487 من طريق يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن دينار، به، بلفظ "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الاختلاف إلى قباء ماشياً وراكباً". ووافقه الذهبي. وسيروده المصنف برقم (1629) من طريق الحسن بن صالح بن حى، وبرقم (1630) من طريق إسماعيل بن جعفر، وبرقم (1632) من طريق سفيان بن عيينة، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، به، وبرقم (1628) من طريق أيوب، عن نافع، عن ابن عمر. ويرد تخريج كل طريق فى موضعه.

بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قِبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِئَا.

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیدل قبا آیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ حَبِيرٍ أَوْ هَمَّ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنْ شَدَّ الْمَرْءَ الرَّحْلَةَ إِلَى مَسْجِدٍ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثِ
الَّتِي ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ ان تین مساجد جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا جائز ہی نہیں ہے

1619 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ

الْأَقْصَى".

1619- ابن ابی السری وهو محمد بن المتوكل: صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد تويع، وباقي رجاله رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (9158)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/278 وأخرجه أحمد 2/234، ومسلم (1397)، (512) في الحج: باب لا تشد الرحال إلا... وابن ماجه (1409) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس، عن أبي بكر ابن أبي شيبة، كلاهما عن عبد الأعلى، عم معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (943)، وأحمد 2/238، والبخاري (1189) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ومسلم (1397) (511)، وأبو داود (2033) في المناسك: باب في إتيان المدينة، والنسائي 2/37 في المساجد: باب ما تشد الرحال إليه من المساجد، والبيهقي في "السنن" 5/244، والخطيب في "تاريخه" 9/222 من طرق، عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار من طريق سلمان الأغر، عن أبي هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدى، ومسجد إيلياء" أخرجه مسلم (1397) (513)، وأبو نعيم في "المستخرج 21/187/1، والبيهقي 5/244، وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدي عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك. ومن حديث أبي هريرة عن أبي بصرة الغفاري رضی اللہ عنہما أخرجه الطيالسي (1348)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/242 و243 و244 ر" 1/244 من طريق عبد الرحمن بن مسافر، وصالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، به. ومن طريق سلمان الأغر، عن أبي هريرة بلفظ: "إنما يسافر إلى ثلاثة مساجد: مسجد الكعبة، ومسجدى، ومسجد إيلياء" أخرجه مسلم (1397) (513)، وأبو نعيم في "المستخرج 21/187/1، والبيهقي 5/244، وسيورده المصنف برقم (1631) من طريق الزبيدي عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة، به. ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك. ومن حديث أبي هريرة عن أبي بصرة الغفاري رضی اللہ عنہما أخرجه الطيالسي (1348)، والطحاوي في "مشكل الآثار"

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ“۔

ذَكَرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ بِمِئَةِ صَلَاةٍ
مسجد مدینہ کے مقابلے میں مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک سو نمازوں کی فضیلت کا تذکرہ
1620 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةً فِي ذَاكَ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي هَذَا" یعنی فی مسجد المدینہ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے وہاں ایک نماز ادا کرنا یہاں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

(راوی کہتے ہیں) اس سے مراد مدینہ منورہ کی مسجد ہے۔

1621 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمَاصَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْمَذْحِجِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ
(متن حدیث): أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةً فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشْكُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَبْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تَوَقَّي أَبُو هُرَيْرَةَ تَدَا جَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاؤْمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلْمَنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسِنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ

1620 - إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246 عن محمد بن عبد الله بن مخلد، عن محمد بن عبيد بن حساب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/5، والبخاري 1/245، والبيهقي في "السنن" 5/246، وابن حزم 7/290 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1367) عن الربيع بن صبيح، عن عطاء بن أبي رباح، به، وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 4/4، وزاد نسبه إلى الطبراني.

فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ جَالَسْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي قَرَرْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأْتِي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ"، يُرِيدُ بِهِ آخِرُ الْمَسَاجِدِ لِلْأَنْبِيَاءِ لَا أَنَّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ آخِرُ مَسْجِدِ بَنِي فِي هَذِهِ الدُّنْيَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے۔ (یعنی جو کسی نبی سے منسوب ہوگی)

1621- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وباقي رجاله على شرط الشيخين سوى عبد الله بن إبراهيم بن قارظ، ويقال: إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، فإنه من رجال مسلم. والزبيدي: هو محمد بن الوليد، وأبو عبد الله الأعز: هو سلمان. وأخرجه النسائي 2/35 في المساجد: باب فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم فيه، عن كثير بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1394) (507) في الحج: باب فضل الصلاة بمسجدى مكة والمدينة، عن إسحاق بن منصور، عن عيسى بن المنذر، عن محمد بن حرب، به. وأخرجه أحمد 2/278 من طريق ابن جريج، عن عطاء، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/371، وأحمد 2/386 و468، والنسائي 5/214 في المناسك: باب فضل الصلاة في المسجد الحرام. وأخرجه أحمد 2/256 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/485، والدارمي 1/330 من طريقين عن أفلح بن حميد، عن أبي بكر بن حزم، عن سلمان الأغر، به. وأخرجه أحمد 2/251 و473، ومسلم (1394) (508)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/247 من طريقين عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه أحمد 2/239 و277، ومسلم (1394) (506)، وابن ماجه، (1404) في إقامة الصلاة، الدارمي 1/330، من طريق ابن عيينة ومعمّر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، به. وقد سقط "الزهري" من مطبوع "الدارمي". وأخرجه أحمد 2/484 عن عبد الرحمن، عن سفيان، عن صالح مولى التوأمة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/397 و528 من طريق خبيب بن عبد الرحمن الأنصاري، عن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/499 عن يونس بن محمد، عن محمد بن هلال، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه الترمذی (3916) في المناقب: باب في فضل المدينة، من طريق كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم (1625) من طريق مالك، عن زيد بن رباح وعبيد الله بن أبي الأغر، عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه هناك. وفي الباب عن عبد الله بن الزبير تقدم برقم (1621) وعن أبي سعيد الخدري في الحديثين اللذين بعد هذا برقم (1623) و(1624)، وعن ابن عمر عند الطيالسي (1826)، وابن أبي شيبة 1/371، وأحمد 2/16 و29 و53 و54 و68 و102، مسلم (1395)، وابن ماجه (1395)، والدارمي 1/330، والبيهقي 5/246 وعن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/184 بسند حسن. وعن جبير بن مطعم عند الطيالسي (950)، وأحمد 4/80 وفيه انقطاع. وعن ميمونة عند مسلم (1396)، وأحمد 6/334، النسائي 2/32 وعن جابر عند أحمد 3/343 و397، وابن ماجه (1406)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/246. وإسناده صحيح. وعن أنس عند البزار (424)، وعن أبي الدرداء عنده أيضًا (422).

ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے لیکن ہم اس وجہ سے اس حدیث کو بیان کرنے سے رُکے رہے، تاکہ پہلے ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تصدیق کر لیں، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، تو ہم آپس میں اس روایت کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ملامت کیا کرتے تھے کہ ہم نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کیوں نہیں کی تاکہ وہ اس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیتے اگر انہوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ایک مرتبہ ہم اسی حالت میں عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حتمی رائے ہم نے نہیں لی تھی۔ اس کا بھی تذکرہ کیا، تو عبد اللہ بن ابراہیم نے ہمیں کہا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میں آخری نبی ہوں اور یہ آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگی)۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”یہ مساجد میں سے آخری ہے“ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ یہ انبیاء سے متعلق مساجد میں سے آخری ہے کیونکہ مدینہ منورہ کی یہ مسجد اس حوالے سے آخری مسجد ہے، جو دنیا میں بنائی گئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ مِنْ أَيِّ بَلَدٍ كَانَ يَكْتُبُ بِأَحْدَى خُطُوتَيْهِ حَسَنَةً وَيُحِطُّ عَنْهُ بِأُخْرَى سَيِّئَةً إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَلَدِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جو شخص اپنے گھر سے مسجد نبوی کی طرف جانے کے لئے نکلتا ہے وہ کسی بھی علاقے میں رہتا ہو، تو اس کے ہر دو قدموں میں سے ایک پر نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے (اور ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے) جب تک وہ اپنے شہر میں واپس نہیں آجاتا

1622- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو ذُنُبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

1622- إسناده صحيح على شرط الشيخين سوى الأسود بن العلاء بن جارية، فإنه من رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه النسائي 2/42 في المساجد: باب الفضل في إتيان المساجد، عن عمرو بن علقم بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/319 و478، والحاكم 1/217، والبيهقي في "السنن" 3/62 من طريق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

هَرَبْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ حَسِنَ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَى مَسْجِدِي فَرَجُلٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً وَرَجُلٌ تَحُطُّ عَنْهُ سِنَةٌ حَتَّى يَرْجِعَ".

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اپنے گھر سے نکل کر میری اس مسجد کی طرف آتا ہے تو (اس کے) ہر ایک قدم پر اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کے گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ (ایسا اس وقت تک ہوتا رہتا ہے) جب تک وہ واپس نہیں آتا۔

ذَكَرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے والے نمازی کو دیگر مساجد کے مقابلے میں کئی گنا اجر ثواب ملنے کا تذکرہ

1623- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَقَانِيُّ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنْجَابٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ: "أَيْنَ تَرِيدُ؟" قَالَ أُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ".

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے

دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ

فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔“

ذَكَرُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

بِمِائَةِ صَلَاةٍ خَلَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

1623- إسناده صحيح. إسحاق بن إسماعيل: ثقة روى له أبو داود، وباقي رجال السند على شرطهما سوى سهم بن منجاب،

فإنه من رجال مسلم، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه أبو يعلى

(1165) عن زهير، والبخاري (429) عن يوسف بن موسى، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وقد وقع في المطبوع من "مسند

أحمد": "عن إبراهيم بن سهل، عن قرعة" وهو تحريف. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 4/6 وقال: رواه أبو يعلى، والبخاري،

ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه البخاري أيضاً (428) عن محمد بن عقبة السدوسي، عن عبد الواحد بن زياد، عن إسحاق بن

شرقي، عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن ابن عمر، عن أبي سعيد. محمد بن عقبة السدوسي: سيء الحفظ، وعبد الله بن عبد

الرحمن: لا يعرف، وباقي رجاله ثقات.

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت جو دیگر مساجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ ہے
البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے

1624- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُحَاسِبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:
(متن حدیث): وَوَدَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: "أَيَّنْ تُرِيدُ؟" قَالَ أُرِيدُ بَيْتَ
الْمَقْدِسِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"صَلَاةٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ".

قَالَ عُثْمَانُ: سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے
دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی جگہ پر ایک سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ
فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔“

عثمان بن ابوشیبہ نامی راوی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْفَضْلَ بِهَذَا الْعَدَدِ لَمْ يَرِدْ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفِيًّا

عَمَّا وَرَاءَ هَذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس تعداد میں فضیلت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ نہیں
ہے اس مذکورہ عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے

1625- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا

1624- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد بن حنبل في "المسند" 3/73 عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وهو مكرر ما قبله.

1625- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه ابن ماجه (1404) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام، والبعوى في "شرح السنة" (449) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/196 في القبلة: باب ما جاء في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/446، والبخاري (1190) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، والترمذي (325) في الصلاة: باب ما جاء في أي المساجد أفضل، والبيهقي في "السنن" 5/246 وعبيد الله تحرف في "مسند" أحمد إلى عبد الله. وتقدم برقم (1621) من طريق الزهري، عن أبي سلمة وأبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة. وأوردت تخريجه هناك مع ذكر الرواية في هذا الباب. فانظره.

أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ."

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے۔"

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْخَيْرِ لِلْمُصَلِّي فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ يُرِيدُ بِهِ اللَّهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت (کے اجر و ثواب) کے ارادے سے مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے

کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

1626- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَرَجُلًا مِنْ بَنِي خُدْرَةَ

امْتَرَبَا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أَنَسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْعُمَرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ قَالَ فَخَرَجَا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ،

فَقَالَ:

"هُوَ هَذَا الْمَسْجِدُ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ."

✽✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور بنو خدرہ سے

تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدری شخص نے کہا

اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ عمری شخص نے کہا اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ یہ دونوں

صاحبان نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ

1626- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا أنيس بن أبي يحيى، وهو ثقة، وأبوه: اسمه سمعان، وهو عند أبي يعلى

(985) وأخرجه ابن أبي شيبة 2/372، وأحمد 3/23، و91، والترمذي (323) في الصلاة: باب ما جاء في المسجد الذي أسس

على التقوى، والطبري (1722)، و(17223) و(17224)، والبعثي (455) من طرق، عن أنيس بن أبي يحيى، بهذا الإسناد.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/478، ووافقه الذهبي، وأنيس تحرف في مطبوع "مصنف" ابن أبي

شيبه إلى أنس مكبراً، وتقدم برقم (1606) من طريق الليث بن سعد، عن عمران بن أبي أنس، عن أبي سعيد الخدري. وأوردت

تخریجہ من هذه الطريق هناك.

علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ مسجد ہے اس سے مراد اللہ کے رسول کی مسجد ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ بِكُتْبِهِ أَجْرَ عُمْرَةٍ لَهُ بِصَلَاتِهِ تِلْكَ

مسجد قباء میں نماز ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ اس کے وہاں نماز

ادا کرنے کے نتیجے میں اس کے لئے عمرے کا اجر نوٹ کیا جاتا ہے

1627- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا

عَاصِمُ بْنُ سُؤَيْدٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ بَالَاوُوسَاطِ فِي دَارِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقْبَلَ مَا شِئِيَ إِلَى بَنِي

عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ بِبَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقِيلَ لَهُ أَيْنَ تَوُومُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَوْمُ هَذَا الْمَسْجِدِ فِي

بَنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ صَلَّى فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ".

✽ ✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ سعد بن عبادہ کے محلے میں اوساط میں ایک

جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ چلتے ہوئے بنو عمرو بن عوف کے محلے کی طرف آئے جو بنو حارث بن خزرج کے اختتام پر تھا۔ ان

سے دریافت کیا گیا اے ابو عبدالرحمن! آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس

مسجد میں جا رہا ہوں کیونکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے۔

”جو اس شخص اس میں نماز ادا کرتا ہے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے۔“

ذِكْرُ كَثْرَةِ زِيَارَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَاءَ عَلَى الْأَحْوَالِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بکثرت مسجد قباء تشریف لے جانے کا تذکرہ

1628- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا

1627- حدیث صحیح یشواہدہ . داؤد بن اسماعیل: ترجمہ لہ ابن ابی حاتم 3/406، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا

وقال: روى عنه مجمع بن يعقوب الأنصاري، وعاصم بن سويد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/217، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه

ابن أبي شيبة 2/373 عن سليمان بن حبان، عن سعد بن إسحاق، عن سليط بن سعد، عن ابن عمر موقوفاً بلفظ "من خرج يريد قباء لا

يريد غيره فصلى فيه كانت كعمرة". وله شاهد من حديث أسيد بن ظهير عند ابن أبي شيبة 2/373 و12/210، والترمذي (324)،

وابن ماجة (1411)، والبيهقي 5/248، والحاكم 1/487، والبعثي (459)، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/41-42،

ولفظه: "الصلاة في مسجد قباء كعمرة". وأخر من حديث أبي سعيد الخدري عند ابن سعد في "الطبقات" 1/244، ولفظه: "من

توضأ فأسبغ الوضوء، ثم جاء مسجد قباء، فصلى فيه، كان له أجر عمرة". وثالث من حديث سهل بن حنيف عند ابن أبي شيبة

2/373 و12/210، وأحمد 3/487، والنسائي 2/37، وابن ماجة (1412)، وعمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/40 و41

بلفظ: "من توضأ فأحسن وضوءه، ثم جاء مسجد قباء، فركع فيه أربع ركعات؛ كان ذلك عدل عمرة".

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قِبَاءَ مَاشِيَا وَرَاكِبًا.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کرنے کے لئے پیدل چل کر اور سوار ہو کر جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْتِيَ مَسْجِدَ قِبَاءَ لِلصَّلَاةِ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کیلئے وہاں جائے

1629- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ

بْنُ صَالِحٍ بْنُ حَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي مَسْجِدَ قِبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر یا پیدل چل کر مسجد قبا کی طرف جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ صحیح ہے

1630- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ بَنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قِبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

1628- إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه مسلم (1399) (515) فی الحج: باب فضل مسجد قباء، عن أحمد بن

منیع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/4، 5، والبخاری (1191) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدینة: باب مسجد قباء، عن

یعقوب بن إبراهیم، كلاهما عن إسماعیل ابن علیة، به. وأخرجه الطیالسی (1840)، وابن أبی شیبة 2/373، وأحمد 2/57، 101،

والبخاری (1194) باب إتيان مسجد قباء ماشياً وراكباً، ومسلم (1399) (516) و (517)، وأبو داود (2040) فی المناسك: باب

فی تحریم المدینة، والبیہقی فی "السنن" 5/248 من طرق عن عبید اللہ العمری، عن نافع، به، وفی بعضها (وهی رواية ابن نمیر)

زیادة: فیصلی فیہ رکعتین. وأخرجه أحمد 2/155، ومسلم (1399) (517) من طریق محمد بن عجلان، عن نافع، به. وتقدم برقم

(1618) من طریق مالك، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، وتقدم تفصیل طرقه فی تخریجه هناك.

1629- إسنادہ صحیح، رجاله علی شرط الصحیح، وهو فی "الجعدیات" (1239)، وتقدم تفصیل طرقه برقم (1618).

1630- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه فی "صحیحة" (1399) (519) عن یحیی بن ایوب، بهذا الإسناد. وانظر

الحديثین قبله.

﴿۶۵۲﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل کر اور سوار ہو کر قبا شریف لایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبْرٍ يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الفِعْلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کے مخالف ہے، جس کو ہم نے ذکر کیا ہے

1631- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمَصَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، (متن حدیث): أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا الرِّحْلَةُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِكُمْ هَذَا وَإِبِلِيَاءَ".

﴿۶۵۲﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سفر تین مساجد کی طرف کیا جائے گا۔ مسجد حرام کی طرف اور تمہاری اس مسجد کی طرف اور اہلیا کی مسجد (یعنی مسجد بیت المقدس) کی طرف۔“

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اتِّبَانُ مَسْجِدِ قَبَاءَ لِمَنْ أَرَادَهُ

اس دن کا تذکرہ جس دن میں مسجد قباء آنا مستحب ہے اس شخص کے لئے جو وہاں آنا چاہتا ہو

1632- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ بِخَبْرٍ غَرِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (متن حدیث): عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قَبَاءَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْتٍ.

1631- إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وباقي الإسناد على شرطهما. وأخرجه الطحاوى في "مشكل الآثار" 1/244 من طريق سليمان بن عبد الرحمن اللدمشقي، عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوى أيضاً 1/244 من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وأخرجه أحمد 2/501، والدارمي 1/330 في الصلاة: باب لا تشد الرحال إلا...، والطحاوى في "مشكل الآثار" 1/245، والبعوي في "شرح السنة" (451) من طريق زيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وأورده المؤلف برقم (1619) من طريق معمر، عن الزهري عن ابن المسيب، به. وتقدم تخريجه هناك.

1632- إسناده صحيح. هشام بن عمار وإن كان فيه كلام خفيف قد توبع، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه الحميدي (658)، وأحمد 2/58 و60، والبخارى (7326) في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم (1399)، (520) و(521) في الحج: باب فضل مسجد قباء، ووكيع في "الزهد" (390)، والبيهقي في "السنن" 5/248 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وانظر تفصيل طرقه في تخريج الحديث المتقدم برقم (1618).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے دن قبا تشریف لایا کرتے

تھے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ خُرُوجِ الْمُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

اس بات کی اُمید ہونے کا تذکرہ کہ مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے والا شخص اپنے گناہوں سے یوں باہر آجاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا

1633- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّيَلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَأَلَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ثَلَاثًا فَأَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ

أَعْطَاهُ الثَّلَاثَةَ سَأَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَسَأَلَهُ حَكْمًا يُوَاطِئُ حُكْمَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ،

وَسَأَلَهُ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ يُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ"

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أَعْطَاهُ الثَّلَاثَ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کر دیں اور مجھے یہ امید

1633- إسناده صحيح. عبد الله بن الديلمي: هو عبد الله بن فيروز الديلمي أبو بسر، وثقة ابن معين، والعجلين، وابن حبان،

وباقى رجال السنند على شرط الصحيح، وقد جزم البخارى فى "التاريخ الكبير" 3/288 بسما ع ربيعة بن يزيد من عبد الله بن

الديلمي، وقد صرح فى رواية الحاكم والفسوى بسما عه منه، وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 2/176 عن معاوية بن عمرو، عن

إبراهيم بن محمد أبى إسحاق الفزارى، عن الأوزاعى، بهذا الإسناد، وأخرجه الفسوى فى "المعرفة والتاريخ" 2/293. والحاكم

1/30-31 من طريق الوليد بن مزيد البيروتى، ومن طريق محمد بن كثير المصيصى، ومن طريق أبى إسحاق الفزارى، ثلاثتهم، عن

الأوزاعى، به. قال الحاكم: حديث صحيح، قد تداوله الأئمة، وقد احتجا بجمع رواته، ثم لم يخرجها، ولا أعلم له علة، وقال

الذهبى: على شرطهما، ولا علة له. وأخرجه الحاكم أيضا 2/424 من طريق بحر بن نصر الخولانى، حدثنا بشر بن بكر، عن

الأوزاعى، قال: حدثنى ربيعة بن يزيد، قال: حدثنى عبد الله بن الديلمي، قال: دخلت على عبد الله بن عمرو بن العاص فى جانب

"بالطائف، يقال له الوهط يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إن سليمان بن داود عليهما السلام ... "وأخرجه

الفسوى أيضا 2/291، 292 ومن طريقه الخطيب فى "الرحلة فى طلب الحديث" (47) عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن

صالح، عن ربيعة بن يزيد، قال: حدثنى عبد الله بن الديلمي، به. وأخرجه الخطيب أيضا (47) من طريق معن ابن عيسى، عن معاوية

بن صالح، بالإسناد السابق. وأخرجه النسائى 2/34 فى المساجد: باب فض المسجد الأقصى والصلوة فيه، عن عمرو بن منصور،

عن أبى مسهر

ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں تیسری چیز بھی عطا کر دی ہوگی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کو ایسی بادشاہی ملے جو ان کے بعد کسی اور کو نہ ملے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز انہیں عطا کر دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں ایسا فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحیت ملے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ چیز بھی عطا کر دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بیت المقدس تھی) کی زیارت کے لئے آئے اور اس کا مقصد صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آجائے جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ تیسری چیز بھی عطا کر دی ہوگی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَنْظِيفِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْيِيبِهَا

مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1634- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ

تَطْيَبَ وَتَنْظَفَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا اور انہیں پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

1634- إسناده صحيح على شرط البخارى. زائدة: هو ابن قدامة، ثقة، روى له البخارى، وباقي السند على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، والحسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي. وأخرجه أبو داود (455) في الصلاة: باب اتخاخرجه ابن ماجة (795) في المساجد: باب تطهير المساجد وتطييبها، من طريق يعقوب بن إسحاق الحضرمي، عن زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/279، والترمذی (594) في الصلاة: باب ما ذكر في تطيب المساجد، والبيهقي 2/440، والبقوى (499) من طريق عامر بن صالح الزبيري، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعامر بن صالح وإن كان متروك الحديث قد تابعه عليه زائدة بن قدامة، ومالك بن سعير. وأخرجه ابن ماجة (758) من طريق مالك بن سعير، عن هشام بن عروة، به. ومالك بن سعير: قال أبو حاتم وغيره: صدوق، وضعفه أبو داود، وروى له البخارى حديثين من روايته عن هشام، عن أبيه، عن عائشة، أحدهما في تفسير سورة المائدة في لغو اليمين، والآخر في الدعوات في قوله تعالى: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) نزلت في الدعاء، وكلاهما قد توبع عليه عنده، وروى له أصحاب السنن، وصحح حديثه هذا ابن خزيمة برقم (1294)، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/363، والترمذی (595) و (596) من ثلاث طرق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا، ولا يعلى المسند بالمرسل، فإن الوصل من الثقة زيادة مقبولة. وفي الباب عن سمرة عند أبي داود (456)، والطبراني (7026) و (7027)، والبيهقي في "السنن" 2/440، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بالمساجد أن نصنعها في ديارنا، ونصلح صنعتها ونظهرها.

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَنَحَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَدْفِنَ نَخَامَتَهُ

آدمی کے لئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں تھوک پھینکے اور پھر دفن نہ کرے

1635- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَارَتُهَا دَفْنُهَا".

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔"

ذِكْرُ إِيدَاءِ اللَّهِ جَلًّا وَعَلَا بِمَنْ بَصَقَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک پھینکتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے کا تذکرہ

1636- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجَدَامِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنْعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَعَمْ"،

1635- إسناده صحيح على شرطهما، أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري، وأخرجه مسلم (552) في المساجد، والنسائي 2/50، 51 في المساجد، والترمذي (572) في الصلاة، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (552)، وأبو داود (475) في الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/291 من طريق يحيى بن يحيى ومسدد، عن أبي عوانة، به. وأخرجه عبد الرزاق (1697) عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي (1988)، وأحمد 3/173 و232 و277، والبخاري (415) في الصلاة، مسلم (552) (56) في المساجد، والدارمي 1/324، وأبو عوانة 1/404، والبيهقي 2/291، والبخاري (488) من طريق شعبة، عن قتادة، به. وأخرجه أحمد 3/109 و209، وأبو داود (476) من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365، وأحمد 3/232 و274 و277، وأبو داود (474)، وأبو عوانة 1/404، 405 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به. صححه ابن خزيمة (1309)، من طريق شعبة الدستوائي، وأخرجه أحمد 3/289، وأبو داود (477) من طريق أبان بن يزيد، والطبراني في "الصغير" 1/40 من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن قتادة، به. وسعيده المؤلف برقم (1637) من طريق مسدد، عن أبي عوانة، به.

1636- أخرجه أحمد 4/56 عن سريح بن النعمان، وأبو داود (481) في الصلاة، عن أحمد بن صالح، كلاهما عن عبد الله

بن وهب، بهذا الإسناد، وزاد أبو داود: "ورسوله".

وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: "أَنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ".

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی قوم کی امامت کر رہا تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: اس نے تم لوگوں کو نماز نہیں پڑھائی ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا، تو لوگوں نے اسے منع کر دیا، اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتایا اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: "تم نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی ہے۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ كَفَّارَةِ الْخَطِيئَةِ الَّتِي تُكْتَبُ لِمَنْ بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو شخص مسجد میں تھوک پھینکتا ہے اس کی غلطی کا کفارہ کیا ہوگا؟

1637- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا".

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔"

ذِكْرُ مَجِيءِ مَنْ بَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَصَقْتُهُ تِلْكَ فِي وَجْهِهِ

جو شخص قبلہ کی سمت (مسجد میں) تھوک پھینکتا ہے اس کا قیامت کے دن اس حالت میں آنے کا

تذکرہ کہ اس کا تھوک اس کے چہرے پر ہوگا

1638- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ الْكِنَانِيُّ بِالْأَبْلَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

1637- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری . رجالہ رجال الشیخین غیر مسدد، فمن رجال البخاری. وأخرجه أبو داود

(475) فی الصلاة، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (1635).

1638- إسنادہ صحیح علی شرط البخاری . الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی: صاحب الشافعی، ثقة، روى له

البخای، وباقی السند علی شرطهما. وأخرجه ابن خزيمة (1313) عن الحسن بن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي

شعبة 2/365 عن أبي خالد الأحمر، عن ابن سوقة، به. وأخرجه ابن خزيمة (1312) من طريق عاصم بن عمر ومروان بن معاوية وابن

نمير ويعني. عن محمد بن سوقة، به.

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "يَجِيءُ صَاحِبُ النَّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِي وَجْهِهِ".

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: " (مسجد میں) قبلہ کی سمت میں تھوکنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہو گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَهِيَ فِي وَجْهِهِ" أَرَادَ بِهِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وہ اس کے چہرے پر ہوگا" اس سے مراد اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا

1639- أَخْبَرَنَا بَنُ حَزِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): "مَنْ تَفَلَّ تَجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلَّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ".

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص قبلہ کی سمت میں تھوک دیتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ مَسَاوِءِ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ فِي الْقِيَامَةِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں پھینکا جانے والا تھوک قیامت کے دن

اولاد آدم کے برے ترین اعمال میں سے ایک ہوگا

1640- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَسُتَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُبَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ

1639- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين ما عدا يوسف بن موسى، فإنه من رجال البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" بالأرقام: (925) و (1314) و (1663). وأخرجه أبو داود (3824) في الأظعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/365 عن علي بن مسهر، عن أبي إسحاق الشيباني، به، إلا أنه لم يرفعه وانظر "مجمع الزوائد" 2/19.

يَحْيَىٰ بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): "عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةً وَسَيِّئَةً فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهِمُ الْأَذَى يُمَاطُ

عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهِمُ النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ."

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے، تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ وہ گندگی جو راستے سے ہٹا دی جاتی ہے اور ان کے برے اعمال میں یہ چیز دیکھی کہ مسجد میں تھوک پھینکی گئی اور اسے دفن نہیں کیا گیا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَعْمَالِ أُمَّتِهِ حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِ

الْمُحَقَّرَاتِ كَمَا رَأَى الْعِظَائِمَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے اعمال ملاحظہ کئے تھے

جب وہ آپ کے سامنے پیش کئے گئے تھے تو آپ نے ان میں بظاہر چھوٹے نظر آنے والے اعمال بھی ملاحظہ کئے جس طرح آپ نے بڑے اعمال ملاحظہ کئے تھے

1641- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ

حَدَّثَنَا وَأَصْلُ مَوْلَى أَبِي عَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنَةً وَسَيِّئَةً، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى

عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تُكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے گئے، تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستے میں سے تکیف دہ چیز ہٹانے کو بھی پایا اور ان کے برے اعمال میں اس تھوک کو پایا جو مسجد میں تھی اور اسے دفن نہیں کیا گیا۔"

1640- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأبو الأسود: هو الذبلي بكسر الدال، وسكون الياء ويقال: الدؤلى بضم الدال،

بعدها همزة مفتوحة البصرى، اسمه ظالم بن عمرو بن سفيان، ويقال: عمرو بن عثمان، أو عثمان بن عمرو، ثقة، فاضل مخضرم. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/29-30، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (3683) في الأدب: باب إماطة الأذى عن الطريقين عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

ذَكَرُ تَفَضُّلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتَبِهِ الصَّدَقَةَ لِلدَّافِنِ النُّحَامَةَ إِذَا رَأَاهَا فِي الْمَسْجِدِ
اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنا

جو مسجد میں تھوک پڑا ہو اور دیکھ کر اسے دفن کر دیتا ہے

1642- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): "فِي الْإِنْسَانِ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ مَفْصِلٍ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ."
قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

"النُّحَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَذْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكَعْتَ الضُّحَى
تَجْزِيَانِكَ". عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ
الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مُسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النُّحَامَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: هَذِهِ سُنَّةٌ تَقَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَرَوْ وَالبصرة.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انسان میں تین سو ساٹھ جوڑے ہوتے ہیں۔ آدمی پر بات لازم ہے ان میں سے ہر ایک جوڑے کی طرف سے ایک صدقہ
کرے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
وہ تھوک جو تم مسجد میں دیکھتے ہو اور پھر اسے دفن کر دیتے ہو یا وہ (تکلیف دہ) چیز جسے تم راستے سے ہٹا دیتے ہو (یہ
صدقہ ہے) اور اگر تمہیں یہ چیز نہیں ملتی تو چاشت کے وقت ادا کی جانے والی دو رکعت تمہارے لئے کافی ہوں گی۔"
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں اہل مرو اور اہل بصرہ منفر د ہیں۔

1642- إسناده قوي، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: ثقة، وباقي السند على شرط مسلم إلا أن الحسين بن واقد له أوهام. إسناده صحيح
على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "في صحيحه" (553) في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها،
والبيهقي في "السنن" 2/291، من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (483)، وأحمد 5/178
و180، والبخاري في "الأدب المفرد" (230)، ومسلم (553)، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/291، والبخاري في
"شرح السنة" (489) من طرق عن مهيدي بن ميمون، به. رواية الأصبهانيين، ثم إن الأصل الذي اعتمد في الطبع ربما يكون ناقصًا،
فقد سقط منه مسند عثمان رضي الله عنه برمته، ولم يرد فيه من مسند بريدة سوى حديث واحد. وأخرجه أحمد 5/359،
والطحاوي في "مشكل الآثار" (99) بتحقيقنا عن أحمد بن عبد المؤمن المروزي، كلاهما عن علي بن الحسن بن شقيق، بهذا
الإسناد. وأخرجه أحمد 5/354، عن زيد بن الحباب، وأبو داود (5242) في الأدب: باب في إمطة الأذى عن الطريق، من طريق
علي بن الحسين بن واقد، كلاهما عن الحسين بن واقد، به.

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنْ أَنْ يَحْضُرَ أَكْلَ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْمَسَاجِدِ

جو شخص بودار درخت کا پھل کھا لیتا ہے اس کیلئے تین دن تک مسجد میں آنے کی ممانعت کا تذکرہ
1643- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِدِّيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ

عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرُبُ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا"

قَالَ إِسْحَاقُ: يَعْنِي الثُّومَ.

✪✪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس خبیث پھل کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔
اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد لہسن ہے۔"

ذِكْرُ الزُّجْرِ عَنْ أَيَّامِ الْمَسَاجِدِ لِأَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرَّاثِ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ رَائِحَتُهَا
لَهْسًا؛ يَازُورُ كُنْدَنَهُ كَهَانَهُ وَاللَّيْشُخْصِ كَلِّئِ اسْ وَقْتِ تَكْ مَسْجِدِ مِيسْ أَنْئِ كِ مَمَانَعْتِ كَاتْ ذَكْرَهُ

جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی

1644- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقِيقَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرَّاثِ فَلَا يَغْتَسِنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ

تَنَادَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ"

1643- إسناده صحيح على شرطهما . إسحاق: هو ابن إبراهيم الحنظلي المعروف بابن راهويه. وأخرجه أبو داود (3824) في الأطعمة: باب في أكل الثوم، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/76 عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1663). وأخرجه ابن أبي شيبة في "المصنف" 8/302 عن علي بن مسهر، عن الشيباني، بهذا الإسناد، إلا أنه لم يرفعه. وفي الباب عن جابر سيرد بعده برقم (1644) و (1646). وعن أبي هريرة سيرد برقم (1645). وعن ابن عمر عند البخاري (853) في الأذان، ومسلم (561) في المساجد، وأبي داود (3852)، والبيهقي 3/75. وعن أنس عند البخاري (856)، ومسلم (562)، وأبي عوانة 1/412. وعن أبي سعيد الخدري عند أبي داود (3823). وعن عمر ابن الخطاب عند النسائي 2/43 في المساجد، وابن خزيمة (1666).

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اس سبزی یعنی لہسن پیاز یا گندے کو کھائے تو وہ ہماری مساجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔“

1645- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُؤَدِّئُنَا فِي مَجَالِسِنَا" یعنی الثوم.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری محافل میں ہمیں تکلیف ہرگز نہ پہنچائے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجَالِسِنَا أَرَادَ بِهِ مَسَاجِدِنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

”ہماری محفل“ اس سے آپ کی مراد ”ہماری مساجد“ ہے

1644- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم (564) (74) في المساجد، وأبو عوانة 1/412، والترمذی (1806) في الأطعمة، والنسائي 2/43 في المساجد، والبيهقي 3/76 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1665). وأخرجه عبد الرزاق (1736)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/380، ومسلم (564) (75) عن ابن جريج، به. وأخرجه البخاري (854) في الأذان: باب ما جاء في الثوم ... من طريق أبي عاصم، وأبو عوانة 1/411 من طريق حجاج، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/240 من طريق ابن وهب، كلهم عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510 و8/303 عن وكيع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/237 من طريق عبيد الله بن موسى، كلاهما عن ابن أبي ليلى، عن عطاء، به. وأخرجه أحمد 3/400، والبخاري (5452) في الأطعمة، من طريق عبد الله بن سعيد، والبخاري (855) في الأذان، و (7359) في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، ومسلم (564) (73)، وأبو داود (3822) في الأطعمة، وأبو عوانة 1/410، والبيهقي في "السنن" 3/76 و7/50، والبقوي (496)، من طريق ابن وهب، والطبراني في "الصغير" 2/128 من طريق الليث بن سعد، ثلاثهم عن يونس بن يزيد، عن الزهري، عن عطاء، به. وصححه ابن خزيمة برقم (1664) من طريق عقيل، عن الزهري، عن عطاء، به.

1645- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1738)، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/266، ومسلم (563) في المساجد، والبيهقي 3/76، والبقوي (495). وأخرجه مالك 1/17 في وقوت الصلاة: باب النهي عن دخول المسجد بريح الثوم، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/264، وأبو عوانة 1/411 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به. وأخرجه أبو عوانة 1/411 أيضاً من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن ابن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

1646- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ

بْنُ فَصَّالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْكُرَاثِ فَلَمْ يَنْتَهُوا ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا بُدًّا مِنْ أَكْلِهَا فَوَجَدَ رِيحَهَا فَقَالَ: "أَلَمْ أَنْهَكُمُ عَنْ هَذِهِ الْبُقْلَةِ الْحَبِيبَةِ أَوِ الْمُنْتَنَةِ؟ مَنْ أَكَلَهَا فَلَا يَعْنَسْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ".

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو گندنا کھانے سے منع کیا لیکن لوگ اس سے باز نہیں آئے۔ ان کے لئے اس کو کھانے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس خبیث سبزی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس بودار سبزی سے منع نہیں کیا تھا جو شخص اسے کھا لے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے، جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ذَكَرُ الْأَمْرِ لِمَنْ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهَمٍ أَنْ يَقْبِضَ عَلَيَّ نَصُولَهَا

جو شخص مسجد میں سے تیر لے کر گزرتا ہے اس کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

کے وہ دھار کی طرف سے انہیں پکڑے

1647- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَسْمَعْتَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهَمٍ فِي الْمَسْجِدِ: "أَلَيْسَ بِنُصُولِهَا؟" قَالَ: نَعَمْ.

✽✽ سفیان کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے تیر لے کر گزرنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا:

1646- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن فيه تدليس ابن جريج وأبي الزبير. وأخرجه أبو عوانة 1/411 من طريق حجاج وابن وهب، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (564) في المساجد، وأحمد 3/374 و387 و397، والحميدي (1299)، وابن ماجه (3365) من طرق عن أبي الزبير، به. وصححه ابن خزيمة (1668).

1647- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/436، والحميدي (1252)، وأحمد 3/308، والبخاري (451) في الصلاة: باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، و (7073) في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا"، ومسلم (2614) في البر: باب أمر من مر بسلاح في مسجد... والنسائي 2/49 في المساجد: باب إظهار السلاح في المسجد، وابن ماجه (3777) في الأدب: باب من كان معه سهام فليأخذ بنصالها، والدارمي 1/152 و326، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1316). وأخرجه البخاري (7074)، ومسلم (2614) (121)، والبيهقي في "السنن" 8/23، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، به.

”اس کی دھار کی طرف سے اسے پکڑ کر رکھو“ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الرَّجُلِ اِنَّمَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِالْأَسْهَمِ لِيَتَصَدَّقَ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ شخص مسجد سے تیرے کر اس لئے گزرا تھا تا کہ اسے صدقہ کر دے

1648- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا.

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دیا جو مسجد سے تیرے کر گزر رہا تھا کہ وہ وہاں سے گزرتے ہوئے اس کی دھار سے اسے پکڑ کر رکھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهَذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

1649- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُحٍ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَمِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1648- إسنادہ صحیح، رجالہ الشیخین، ما عدا یزید بن مہب، وهو یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ، فإنه لم یخرج لہ،

وہو ثقہ. وأخرجه أحمد 3/350 عن حجین و یونس، ومسلم (2614) (122) فی البر: باب أمر من مر بسلاح فی مسجد أو سوق ... ، وأبو داؤد (2586) فی الجہاد: باب فی النبل یدخل بہ المسجد، عن قتیبہ بن سعید، وابن خزیمہ فی "صحیحہ" (1317)، والطحوی فی "شرح معانی الآثار" 4/280 من طریق شعیب بن اللیث وابن وہب، کلہم عن اللیث بن سعد، بہذا الإسناد.

1649- وأخرجه أحمد 4/410، وابن أبی شیبہ 2/436 من طریق وکیع، عن برید، بہذا الإسناد. وأخرجه البخاری (7075)

فی الفتن: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "من حمل علینا السلاح فلیس منا"، ومسلم (2615) (124) فی البر: باب أمر من مر بسلاح فی مسجد أو سوق ... ، وأبو داؤد (2587) فی الجہاد: باب فی النبل یدخل المسجد، عن محمد بن العلاء، وابن ماجہ (3778) فی الأدب: باب من کان معہ سهام، عن محمود بن غیلان، والبیہقی فی "السنن" 8/23 من طریق أحمد بن عبد الحمید الحارثی، وابن خزیمہ فی "صحیحہ" (1318) عن موسی بن عبد الرحمن المسروقی، کلہم عن أبی أسامہ، عن برید، بہذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبہ 2/436، وأحمد 4/410 عن وکیع، وأحمد 4/397 عن أبی أحمد، والطحوی فی "شرح معانی الآثار" 4/280 من طریق محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الکوفی، ثلاثہم عن برید، بہ. وقد تحرف فی "المصنف" و"شرح معانی الآثار" إلی یزید. وأخرجه عبد الرزاق (1735) وأحمد 4/391 و400 و413 و418، والبخاری (452) فی الصلاة: باب المرور فی المسجد، ومسلم (2615) فی البر: باب أمر من مر بسلاح فی مسجد أو سوق ... والبغوی فی "شرح السنہ" (2576) من طرق عن أبی بردہ، بہ.

(متن حدیث): "إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي أَسْوَاقِنَا أَوْ مَسْجِدِنَا بِنَبَلٍ فَلْيَمْسِكْ عَلَىٰ نَصْلِهَا لِئَلَّا يَصِيبَ أَحَدًا

من المسلمين".

✽✽ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص ترے کرہارے بازار میں سے یا مسجد میں سے گزرے تو اسے اس تیر کو پھل کی طرف سے پکڑنا چاہئے تاکہ وہ کسی مسلمان کو لگ نہ جائے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ إِذِ الْبَيْعُ لَا يَكَادُ يَخْلُو مِنَ الرَّفَثِ فِيهِ

مساجد میں خرید و فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ عام طور پر سودے میں کوئی خرابی ہوتی ہے

1650- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدُّهْلِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إِذَا رَأَيْتُمُ الزَّجْلَ يَبِيعُ وَيَشْتَرِي فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أُرِيحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ".

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو: تو یہ کہہ دو اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ رَفْعِ الْأَصْوَاتِ فِي الْمَسَاجِدِ لِأَجْلِ شَيْءٍ مِنْ أَسْبَابِ هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مساجد میں ایسی آوازیں بلند کی جائیں

جو اس فانی دنیا کے کسی کام کی وجہ سے ہوں

1651- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ قَالَ

1650- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . الدر اور دی: هو عبد العزيز بن محمد وهو في صحيح ابن خزيمة برقم (1305).

وأخرجه الترمذی (1321) في البيوع: باب النهي عن البيع في المسجد، والنسائي في "اليوم والليله" (176)، والدارمی 1/326، وابن الجارود (562)، وابن السنن (153)، والبيهقي 2/447 من طرق عن الدر اور دی، بهذا الإسناد. و صححه الحاكم 2/56 ووافقہ الذهبي، وحسنه الترمذی، وزاد غير المؤلف فيه "وإذا رأيت من ينشد فيه الضالة، فقولوا: لا رد الله عليك."

1651- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . والمقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمن، ومحمد بن عبد الرحمن:

هو محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الأسدي أبو الأسود المدني يقيم عروة، وأبو عبد الله مولى شداد بن الهاد: هو سالم بن عبد الله النصري . وأخرجه مسلم (568) في المساجد: باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/349، وأبو داود (473) في الصلاة: باب في كراهية إنشاء الضالة في المسجد، وأبو عوانة 1/406، والبيهقي في "السنن" 2/447، و6/196، و10/102، من طريق المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/420، ومسلم (568)،

أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ
(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ سَمِعَ
رَجُلًا يَتَشَدَّى ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا آدَاهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تَبْنِ لِهَذَا".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
”جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو یہ کہے اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے کیونکہ مساجد
اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔“

1652 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدتْ
إِنَّمَا بُيِّنَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُيِّنَتْ لَهُ".
(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَضْمَرَ فِيهِ لَا وَجَدتْ إِنْ عُدتْ لِهَذَا الْفِعْلِ بَعْدَ نَهْيِ إِيَّاكَ عَنْهُ.

(بقیہ تخریج 1651) وابن ماجہ (768) فی المساجد: باب النهی عن إنشاء الضوال فی المسجد، وأبو عوانة
1/406، والبیہقی فی "السنن" 2/447 و6/196، من طریق ابن وہب، عن حیوة بن شریح، به. و صححه ابن خزیمة (1302).
وانظر ما قبله.

1652 - قال ابن الأثیر فی "النهاية": يقال: نشدت الضالة فأنا ناشد: إذا طلبتها، وأنشدتها، فأنا منشد: إذا عرفتها، والضالة:
وهی الضائعة من كل ما یقتنی من حیوان وغیره، ضل الشيء: إذا ضاع، وضل عن الطريق: إذا حار، وهی فی الأصل "فاعلة"، ثم
اتسع فیها فصار من الصفات الغالبة، وتقع علی الذکر والأنثى، والاثین والجمع، وتجمع علی ضوال. ونشد الضالة: طلبها
والسؤال عنها، وقد تطلق الضالة علی المعانی، ومنه "الحكمة ضالة المؤمن" أی: لا یزال یطلبها كما یتطلب الرجل ضالته. 2 مؤمل
بن إسماعیل: ثقة، إلا أنه دفن کتبه، فكان یحدث من حفظه، فکثر خطؤه، فلا یقبل حدیثه إذا انفرد به، لکنه هنا لم ینفرد به، فقد تابعه
علیه عبد الرزاق، وباقی رجال السنن ثقات علی شرط الشیخین ما عدا سلیمان ابن بریدة، فإنهما لم یخرجا له، وهو ثقة. و صححه
ابن خزیمة (1301) عن بندار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق فی "المصنف" (1721) ومن طریق مسلم (569)
(80) فی المساجد: باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد، وأخرجه أبو عوانة 1/407، والبیہقی فی "السنن" 2/447 من طریق
عبد الله بن الولید، کلاهما عن سفیان الثوری، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبة 2/419، ومن طریق مسلم (569) (81)، عن
وکیع، والنسائی فی "عمل الیوم واللیلة" (174) من طریق عبد الله بن المبارک، وأبو عوانة 1/407 من طریق محمد بن ربیعة، وابن
ماجة (765) فی المساجد: باب النهی عن إنشاء الضوال فی المسجد، من طریق وکیع، ثلاثتهم عن أبی سنان، عن علقمة بن مرثد،
به. و صححه ابن خزیمة أيضًا (1301). وأخرجه الطیالسی (804) عن قیس بن الربیع، ومسلم (569)، والبیہقی فی "السنن"
10/103 و6/196 عن قتیبة بن سعید، عن جریر، عن محمد بن شیبة، کلاهما عن علقمة بن مرثد، به. وأخرجه النسائی فی "عمل
الیوم واللیلة" (175).

﴿﴾ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو ایک شخص نے کہا کون شخص سرخ اونٹ کی طرف میری رہنمائی کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) وہ تمہیں نہ ملے یہ مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔

1653 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ شِعْرًا فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ

أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيَّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ الْأَمْرُ بِالذَّبِّ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ مَخْرَجُهُ الْخُصُوصُ

فَصَدَّ بِهِ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُرَادُ مِنْهُ إِيْجَابُهُ عَلَى كُلِّ مَنْ فِيهِ آلَةُ الذَّبِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُذِبَ وَالزُّورَ وَمَا يُؤَدِّي إِلَى قَدْحِهِ لِأَنَّ فِيهِ قِيَامُ الْإِسْلَامِ وَمَنْعَ الدِّينِ عَنِ الْإِنْتِلَامِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہاں اس وقت شعر سنایا کرتا تھا جب یہاں وہ ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے بہتر تھی پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں آپ کو اللہ کی قسم! دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اے حسان!) تم میری طرف سے جواب دو اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

1653 - إسناده صحيح. وقال البخاري. وأخرجه الحميدي (1105)، وأحمد 5/222، والبخاري (3212) في بدء الخلق:

باب ذكر الملائكة، ومسلم (2485) في فضائل الصحابة: باب فضائل حسان بن ثابت، والنسائي 2/48 في المساجد: باب في إنشاد الشعر في المسجد، وفي "عمل اليوم والليلة" (171) من طريق، عن سفیان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (1307). وأخرجه عبد الرزاق (1716) و (20509) و (20510) عن معمر، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه مسلم (2485)، والبيهقي في "السنن" 10/337 و 2/448، والبعثي (3406). وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/298 من طريق يونس، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (453) في الصلاة: باب الشعر في المسجد، و (6152) في الأدب: باب هجاء المشركين، ومسلم (2485) (152)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (172)، والطحاوي 4/298، والبيهقي في "السنن" 10/237، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة. وأخرجه الطحاوي 4/298 من طريق معمر، عن الزهري، عن عروة، أنه سمع حسان يستشهد أبا هريرة.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرنے کا حکم ایک ایسا حکم ہے جس کا مخصوص پس منظر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیا تھا لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے جانے والے جھوٹے الزام آپ کی طرف منسوب کیے جانے والے جھوٹ اور آپ پر ہونے والے اعتراضات کے حوالے سے آپ کی طرف سے دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ایسا کرنا اس پر لازم ہے۔ ایسی صورت میں اسلام (کے احکام) کو قائم کرنے اور دین کو بربادی سے روکنے کی صورت پائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ تَرْكِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَجْلِسِ

الْوَّاحِدِ إِذَا أَرَادُوا تَعَلُّمَ الْعِلْمِ أَوْ دَرَسَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب لوگ مسجد میں علم حاصل کرنے کا یا اس کا درس لینے کا ارادہ کریں تو وہ ایک محفل کی شکل میں نہ بیٹھیں

1654 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ (متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ حِلْقًا فَقَالَ: "مَالِي أَرَاكُمْ عَزِينَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ اس وقت مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا وجہ ہے میں تمہیں مختلف ٹولیوں میں دیکھ رہا ہوں۔"

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْأَخِيَّةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خواتین کے لئے خیمے لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1655 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَبَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

1654 - فی الباب ما یشہد له من حدیث جابر بن سمرة، أخرجه مسلم (430) فی الصلاة: باب الأمر بالسكون فی الصلاة، وأبو داود (4823) فی الأدب: باب فی التحلق، والبیہقی فی "السنن" 3/234، والبعثی (3337)، والطبرانی فی "الکبیر" (1823) و (1830) و (1831)، ولفظه: قال: خرج علينا (رسول الله صلى الله عليه وسلم) فرآنا حلقًا، فقال: "مالي أراكم عزين" لفظ مسلم.

(متن حدیث): اَنَّ وَلِيدَةَ كَانَتْ مِنَ الْعَرَبِ فَاعْتَقَوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةً لَهُمْ عَلَيْهَا وَشَاحِاحٌ أَحْمَرٌ مِنْ سَيُورٍ قَالَتْ: فَوَضَعْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاءُ وَهُوَ مُلْقَى فَحَسِبْتُهُ لَحْمًا فَخَطِفْتُهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَقَطَعُوا بِي يَفْتَشُونِي فَفَتَشُوا حَتَّى فَتَشُوا قَبْلَهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذَا مَرَّتِ الْحُدَيَّاءُ فَالْقَتُّهُ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ لَهَا خَبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتُحَدِّثُ عِنْدِي قَالَتْ لَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ أَحَا جِيبِ رَبَّنَا - أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أُنْجَانِي

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكَ لَا تَقْعُدِينَ مَعِيَ مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتُ هَذَا قَالَتْ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کسی عرب (قبیلے) کی ایک کنیز تھی۔ ان لوگوں نے اسے آزاد کر دیا وہ کنیزان لوگوں کے ساتھ ہی رہی۔ ایک مرتبہ اس قبیلے والوں کی بچی نکلی جس نے چڑے اور جواہرات سے بنا ہوا سرخ ہار پہنا ہوا تھا۔ اس لڑکی نے اس ہار کو ایک جگہ رکھا۔ اس کے پاس سے چیل گزری وہ ہار وہاں رکھا ہوا تھا چیل یہ سمجھی کہ شاید یہ گوشت ہے۔ اس نے اسے اچک لیا۔ وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ لوگوں نے اس ہار کو تلاش کیا جب وہ انہیں نہیں ملا تو انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور انہوں نے میری پوری تلاش کی یہاں تک کہ انہوں نے میری شرم گاہ کی بھی تلاش کی وہ کنیز بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی۔ اسی دوران وہ چیل وہاں سے گزری اس نے اس ہار کو پھینکا جو ان کے درمیان آ کر گرا۔ وہ کنیز کہتی ہے میں نے کہا یہ ہے وہ جس کی وجہ سے تم نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا۔ تم لوگوں کا یہ گمان تھا اور میں اس سے بری تھی یہ رہا وہ ہار وہ کنیز بیان کرتی ہیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس کنیز کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگایا گیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ وہ کنیز میرے پاس آیا کرتی تھی اور میرے ساتھ بات چیت کیا کرتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی تھیں تو یہی شعر کہا کرتی تھی۔

”ہار والا دن میرے پروردگار کی حیران کن نشانیوں میں سے ایک تھا بے شک اسی نے مجھے کفر کی سرزمین سے نجات دی ہے۔“

1655- فی "الإحسان": فوضعت، وفي البخاری: "فروضته أو وقع منها" قال الحافظ: شك من الراوی، وقد رواه ثابت السرقسطی فی "الدلائل" من طریق أبی معاویة، عن هشام، فراد فیہ: أن الصبية كانت عروسًا، فدخلت مغتسلها، فوضعت الوشاح. 2 إسناده صحيح على شرط البخاری، وأخرجه فی "صحيحه" (439) فی الصلاة: باب نوم المرأة فی المسجد، عن عبيد بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1332) فی مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، عن فروة بن أبی مغراء، عن علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، به.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس کینز سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے جب تم میرے پاس آ کر بیٹھتی ہو تو یہ شعر کہتی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ پھر اس کینز نے مجھے یہ پورا واقعہ سنایا۔

ذکر الإباحة للعزب أن ينام في مسجد الجماعات
کنوارے شخص کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ ایسی مسجد میں

سو جائے جہاں باجماعت نماز ادا ہوتی ہے

1656 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ بَنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيْتُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فِتْنَى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتْ
الْكِلَابُ تَبُولُ وَتَقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُ بَنِ عُمَرَ وَكَانَتْ الْكِلَابُ تَبُولُ يُرِيدُ بِهِ خَارِجًا

مِنَ الْمَسْجِدِ وَتَقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُنْ يَرُشُونَ بِمَرُورِهَا فِي الْمَسْجِدِ شَيْئًا.

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں رات بسر کیا کرتا تھا۔ میں
نوجوان کنوارہ شخص تھا کتے مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور پیشاب کیا کرتے تھے اور ان کے پیشاب پر کوئی چیز نہیں چھڑکی جاتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ کتے پیشاب کر دیا کرتے تھے اس سے مراد

یہ ہے کہ مسجد کے باہر ایسا کرتے تھے اور پھر مسجد میں آتے جاتے تھے لیکن ان کے آنے جانے کی وجہ سے مسجد میں پانی نہیں چھڑکا
جاتا تھا۔

1656 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داود (382) في الطهارة: باب في طهور الأرض إذا يبست، ومن

طريقه أخرجه البغوي (292)، عن أحمد بن صالح، والبيهقي في "السنن" 2/429 من طريق هارون بن معروف، كلاهما عن ابن
وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/70-71 عن سكن بن نافع، عن صالح بن أبي الأخضر، عن الزهرري، عن سالم، عن ابن عمر.

وأخرج القسم الأول منه: البخاري (1121) في النهج: باب فضل قيام الليل، و (3738) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله
بن عمر، والترمذي (321) في الصلاة: باب ما جاء في النوم في المسجد، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرري، عن سالم،

عن ابن عمر. وأخرجه البخاري (7030) في التعبير: باب الأخذ على اليمين في النوم، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، عن
الزهري، عن سالم، عن ابن عمر. وأخرجه البخاري (440) في الصلاة: باب نوم الرجال في المسجد، والنسائي 2/50 في

المساجد: باب النوم في المسجد، والبيهقي 2/445، من طريق يحيى، وابن ماجه (751) في المساجد: باب النوم في المسجد، من
طريق عبد الله بن نمير، كلاهما عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. أخرجه البخاري (7028) في التعبير: باب الأمن وذهاب

الروع في المنام، من طريق صخر بن جويرية، عن نافع، عن ابن عمر.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَكْلَ الْخُبْزِ وَاللَّحْمِ فِي الْمَسَاجِدِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد میں روٹی اور گوشت کھائے

1657 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِن

وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ ثُمَّ نَصَلِي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد

میں ہی روٹی اور گوشت کھالیا کرتے تھے پھر نماز پڑھ لیا کرتے تھے ہم از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔



1657 - إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير سليمان بن زياد الحضرمي وهو ثقة، وأخرجه ابن ماجة (3300) في الأطعمة: باب الأكل في المسجد، عن يعقوب بن حميد بن كاسب وحرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 4/190 من طريق هارون بن معروف، عن ابن وهب، عن حيوة بن شريح، عن عقبة بن مسلم، عن عبد الله بن الحارث بن جزء. وهذا سند صحيح أيضًا. وأخرجه أحمد 4/190 و191، وابن ماجة (3311)، والترمذي في "الشمائل" (166)، من طرق عن ابن لهيعة.

بَابُ الْأَذَانِ

باب 7: اذان کا بیان

1658 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ

(متن حدیث): عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبِيهُ مُتَقَارِبُونَ

1658- فی البخاری (6008): "وكان رقيقاً رحيماً" قال الحافظ: هو لأكثر بقاين من الرقة، وللقباسي والأصلي والكشميهني بقاء ثم قاف من الرفق 2، إسناده صحيح على شرط البخاری. رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرود، فإنه من رجال البخاری، إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي مولاهم المعروف بابن غلبة، وأيوب: هو ابن أبي تميمه السخيتاني، وأبو قلابه هو عبد الله بن زيد الجرهمي، وهو في "صحيح البخاری" (6008) في الأدب: باب = رحمه الناس والبهائم، و"الأدب المفرد" (213)، و"سنن أبي داود" (589) في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن مسدد، بهذا الإسناد. ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في "السنن" 3/120، وأخرجه أحمد 3/436، ومسلم (674) في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 2/9 في الأذان: باب اجتزاء المرء بأذان غيره في السفر، والطبراني 19/ (640) و (641)، والدارقطني 1/272-273، والبيهقي 2/17 و 3/54، من طرق عن إسماعيل بن إبراهيم بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (398). وأخرجه البخاری (628)، والدارمي 1/286، وأبو عوانة 1/331، 332، والبيهقي 1/385، من طريق وهيب، عن أيوب، عن أبي قلابه... وأخرجه أحمد 5/53، والبخاری (685) في الأذان: باب إذا استروا في القراءة فليؤمهم أكبرهم، و (819) باب المكث بين السجدين، ومسلم (674)، والنسائي 2/9 في الأذان، وأبو عوانة 1/331 من طرق عن حماد بن زيد، عن أيوب، به. وأخرجه الشافعي 1/129، والبخاری (631) في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة، و (7246) في أخبار الآحاد، ومسلم (674)، والطبراني 19/ (637)، والدارقطني 1/273، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/296-297، والبيهقي في "السنن" 3/120، والبخاری (432) من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، عن أبي قلابه.. وصححه ابن خزيمة (397). وأخرجه الطبراني 19/ (635) و (636) من طرق عن حماد بن سلمة، عن أيوب، عن أبي قلابه، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/217، وأحمد 3/436 و 5/53، والبخاری (630) في الأذان و (658) باب إثنان فما فوقهما جماعة، و (2848) في الجهاد: باب سفر الاثنين، ومسلم (674) (293)، وأبو داود (589) في الصلاة، والترمذي (205) في الصلاة: باب ما جاء في الأذان في السفر، والنسائي 2/8-9 في الأذان: باب أذان المنفردين في السفر و 2/21 باب إقامة كل واحد لنفسه، و 2/77 في الإمامة: باب تقديم ذوى السن، وابن ماجه (979) في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والدارقطني 1/346، والدارمي 1/286، وأبو عوانة 1/332، والبيهقي 1/411 و 3/67، والبخاری (431)، والطبراني 19/ (638) و (639)، من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي قلابه، به. وصححه ابن خزيمة (395) و (396) وسيورده المؤلف برقم (2128)، و (2129) و (2130).

فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا إِلَىٰ أَهْلِنَا سَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَىٰ أَهْلِكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمُرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكبركم".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي" لَفِظَةٌ أَمْرٌ تَشْتَمِلُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَعْمَلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ خَصَّهُ الْإِجْمَاعُ أَوْ الْخَبْرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلَىٰ تَارِكِهِ فِي صَلَاتِهِ وَمَا لَمْ يَخْصَهُ الْإِجْمَاعُ أَوْ الْخَبْرُ بِالنَّفْلِ فَهُوَ أَمْرٌ حَتَمَ عَلَىٰ الْمُخَاطَبِينَ كَافَّةً لَا يَجُوزُ تَرْكُهُ بِحَالٍ.

✽ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے ہم نے آپ کے پاس 20 دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی یاد ستا رہی ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو“ یہ ایسے حکم کے الفاظ ہیں جو ہر اس چیز پر مشتمل ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے۔ البتہ ان میں سے جن چیزوں کو اجماع یا کسی دوسری حدیث کے ذریعے نفل قرار دیا گیا ہو تو نماز کے دوران انہیں ترک کرنے والے شخص پر کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن جس چیز کو اجماع یا حدیث نے نفل ہونے کے طور پر مخصوص نہ کیا ہو وہ تمام مخاطب افراد کو لازمی حکم ہوگا جس کو ترک کرنا کسی بھی حال میں جائز نہ ہوگا۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِي الْأَذَانِ بِالِاسْتِهَامِ عَلَيْهِ

اذان کے لئے قرعہ اندازی کا تذکرہ کر کے اذان دینے کی ترغیب دینے کا تذکرہ

1659 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَيَانَ بِمَنْبِجٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ

لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا".

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں (کیا اجرو ثواب) ہے اور پھر انہیں قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے، تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر (کی نماز باجماعت) میں کیا اجرو ثواب ہے، تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں۔ اگرچہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الْمَوَاطِبَةِ عَلَى التَّأَذُّنِ وَلَا سِيَّمَا

إِذَا كَانَ وَحْدَهُ فِي شَوَاهِقِ الْجِبَالِ وَبَطُونِ الْأَوْدِيَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ باقاعدگی کے ساتھ اذان دے

بطور خاص اس وقت جب وہ پہاڑوں یا ویرانوں میں تنہا ہو

1660 - أَخْبَرَنَا بِنُ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): يَعَجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ فَيَقُولُ اللَّهُ

انظروا إلى عبدی هذا يؤذّن ويقيم للصلاة يخاف مني قد عفرت لعبدی وأدخلته الجنة“.

✽✽ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے وہ نماز کے لئے اذان

1659 - إسناده صحيح على شرطهما. سُمِي: هو مولى أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو صَالِحٍ: هُوَ

ذِكْوَانُ السَّمَانَ الزِّيَاتِ الْمَدَنِي، وَهُوَ فِي "شرح السنة" (384) مِنْ طَرِيقِ أَبِي مَصْعَبٍ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ... وَهُوَ

فِي "الموطأ" بِرَوَايَةِ يَحْيَى 1/68 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّدَاءِ لِلصَّلَاةِ وَ131 فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ.

وَمِنْ طَرِيقِ مَالِكٍ أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (2007)، وَأَحْمَدُ 2/236 وَ2/278 وَ303 وَ374 وَ375 وَ533، وَابْنُ خَالِيٍّ (615) فِي الْأَذَانِ:

بَابُ الْإِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ، وَ (654) بَابُ فَضْلِ التَّهَجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ، وَ (721) بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، وَ (2689) فِي الشَّهَادَاتِ: بَابُ

الْقِرْعَةِ فِي الْمَشْكَلَاتِ، وَمُسْلِمٌ (437) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلُ مِنْهَا، وَالنَّسَائِيُّ 1/269 فِي

السُّمُوكِ: بَابُ الرِّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ، وَ2/23 فِي الْأَذَانِ: بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى التَّأَذُّنِ، وَالتِّرْمِذِيُّ (225) وَ (226) فِي

الصَّلَاةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، وَأَبُو عَوَانَةَ 1/332 وَ2/37؛ وَابْنُ بَيْهَقٍ 1/428 وَ10/288، وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَزِيمَةَ (391)

1660 - إسناده صحيح، أَبُو عُشَّانَةَ: هُوَ حُيُّ بْنُ يُوسُفَ الْمَصْرِيُّ وَهُوَ ثِقَّةٌ، وَبِأَقْبَلِ رِجَالِ السُّنَنِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ

4/158، وَأَبُو دَاوُدَ (1203) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ، وَالنَّسَائِيُّ 2/20 فِي الْأَذَانِ: بَابُ الْأَذَانِ لِمَنْ يُصَلِّيُ وَحْدَهُ، وَابْنُ بَيْهَقٍ

1/405، وَالتِّرْمِذِيُّ 17/ (833)، مِنْ طَرِيقِ ابْنِ وَهْبٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 4/145 وَ157 عَنْ قَتِيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ، وَحَسَنَ

بِنِ مَوْسَى، كِلَاهِمَا عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ، بِهِ. وَابْنُ لَهْيَعَةَ ضَعِيفٌ، لَكِنْ الطَّرِيقُ الْأَوَّلِيُّ تَقْوِيَهُ.

دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو اس نے اذان بھی دی ہے اور نماز بھی ادا کی ہے یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَشْيَاءِ لِلْمُؤَذِّنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَذَانِهِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں دی جانے والی اذان کی وجہ سے قیامت کے دن جنات انسانوں

اور دیگر اشیاء کا مؤذن کے حق میں گواہی دینے کا تذکرہ

1661 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْحَوِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ

وَأَذَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ

له يوم القيامة.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے

فرمایا میں نے دیکھا ہے تم بھیڑ بکریوں میں رہنے اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہو (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) یا تم

بھیڑ بکریوں میں اور ویرانے میں رہتے ہو تو نماز کے اذان دو اور اپنی آواز کو اذان دیتے ہوئے بلند رکھو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں

تک جاتی ہے وہاں اسے جو بھی جن انسان اور جو بھی چیز سستی ہے تو وہ قیامت کے دن اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کی آواز سن کر شیطان کے دور چلے جانے کا تذکرہ

1662 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

1661 - إسناده صحيح على شرط البخارى. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي الحارثي، ثقة فاضل، وهو أحد

رواة "الموطأ" عن مالك، وقد انفردت نسخته بحديث "لا تطروني كما أطرت النصارى عيسى بن مريم، إنما أنا عبد، فقولوا: عبده

ورسول" وكان ابن معين وابن المديني لا يقدمان عليه أحدًا في "الموطأ"، وهو فيه بروايته ص 87 (نشر دار الشروق) و 1/69 برواية

يحيى، باب جامع النداء. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/35 و 43، والبخاري (609) في الأذان: باب رفع الصوت بالنداء، و

(3296) في بدء الخلق: باب ذكر الجن وثوابهم وعقابهم، و (7548) في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الماهر

بالقرآن مع سفرة الكرام البررة"، والنسائي 2/12 في الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، والبيهقي 1/397 و 427.

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَدِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَإِذَا تَوَبَّ أَدْبَرَ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَوَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ".

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے جب کسی شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو اسے قعدہ کے دوران دو مرتبہ سجدہ ہو کر لینا چاہئے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الشَّيْطَانَ إِذَا تَبَاعَدَ إِنَّمَا يَتَبَاعَدُ عِنْدَ الْأَذَانِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان جب اذان کے وقت دور جاتا ہے

تو وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے

1663 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَن قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بَن أَبِي السَّرِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ

بَن مُنْبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْدِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْدِينُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِهَا أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى".

1662 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم (3462). وأورده المؤلف برقم (16) من طريق

هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد، وذكر تخريجه من طريقه كلها هناك.

1663 - حديث صحيح، ابن أبي السري، وإن كان سبب الحفظ، قد تويع، وباقى رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد

2/313 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (389) (20) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعة، من

طريق محمد بن رافع، والبيهقي 1/432، والبقوي 2/274 من طريق أحمد بن يوسف السلمى، كلاهما عن عبد الرزاق، بهذا

الإسناد، وصححه ابن خزيمة (392) من طريق أنس بن عياض، عن كثير بن زيد، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وانظر ما قبله.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں وہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہوتی ہے تو شیطان پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جائے تو وہ پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے وہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیزوں کو یاد کرو وہ ان چیزوں کو یاد کرتا ہے جو آدمی کو ویسے یاد نہیں آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کا یہ عالم ہو جاتا ہے اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔“

ذِكْرُ قَدْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ الْبَدَاءِ بِالْإِقَامَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ شیطان اقامت سن کر کتنی دور جاتا ہے

1664 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْبَدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ."

قَالَ سُلَيْمَانٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سَبْعَةِ وَثَلَاثِينَ مِيلًا.

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ”روحاء“ پہنچ جاتا ہے۔“

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے ”روحاء“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مدینہ منورہ

سے 37 میل کے فاصلے پر ہے۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْفِطْرَةِ لِلْمَوْذِنِ بِتَكْبِيرِهِ وَخُرُوجِهِ مِنَ النَّارِ بِشَهَادَتِهِ لِلَّهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

مَوْذِنٌ كَيْلَيْهِ اس کے تکبیر کہنے کی وجہ سے فطرت کے اثبات کا تذکرہ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی

1664 - إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو سفيان، هو طلحة بن نافع القرشي مولا هم الواسطي من رجال مسلم، وباقي

السند على شرطهما، وهو في مسند أبي يعلى (1895). وأخرجه مسلم (388) في الصلاة: باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند

سماعه، عن قتيبة بن سعيد، وعثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن إبراهيم، وابن خزيمة (393) عن يوسف بن موسى، كلهم عن جرير،

بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/228، 229، وأحمد 3/316، ومسلم (388)، وأبو عوانة 1/333، والبيهقي 1/432

والبغوي (414)، من طرق عن أبي معاوية، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة (393). وأخرجه أحمد 3/336 من طريق ابن

لهيعة، حدثنا أبو الزبير، عن جابر.

وحدانیت کی گواہی دینے کی وجہ سے اس کے جہنم سے نکلنے کا تذکرہ

1665 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

(متن حدیث): سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى الْفِطْرَةِ". ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَرَّمَ عَلَيَّ النَّارَ". فَأَبْتَدَرَنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبٌ مَاشِيَةٌ أَدْرَكَتَهُ الصَّلَاةُ فَنَادَى بِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ایک شخص کو سنا جو اللہ اکبر کہہ رہا تھا (یعنی وہ اذان دے رہا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا اشہد ان لا اله الا الله تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم پر حرام ہو گیا ہم لپک کر اس شخص کے پاس گئے تو وہ جانوروں کا چرواہا تھا جسے نماز کا وقت ہو گیا تھا تو وہ اس کے لئے اذان دے رہا تھا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُؤَذِّنِ مَدَى صَوْتِهِ بِأَذَانِهِ

اللہ تعالیٰ کا مؤذن کو اتنی مغفرت عطا کرنے کا تذکرہ جہاں تک اس کی اذان کی آواز جاتی ہے

1666 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي

عُثْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يَكْتَبُ لَهُ

خمس وعشرين حسنة ويكفر عنه ما بينهما".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَبُو يَحْيَى هَذَا اسْمُهُ سَمِعَانُ مَوْلَى اسْلَمَ مِنْ أَهْلِ

الْمَدِينَةِ وَالِدِ أَنَسِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ مِنْ جِلَّةِ التَّابِعِينَ.

وَأَبْنُ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى تَأَلَّفَ فِي الرِّوَايَاتِ.

1665 - إسناده صحيح، حسين بن معاذ بن خليف: ثقة، روى له أبو داود، وباقي رجال السند على شرطهما . وأخرجه ابن

خزيمة في "صحيحه" (399) عن إسماعيل بن بشر السليمي، عن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/132 و229 و241 و253 و270، ومسلم (382) في الصلاة: باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار الكفر إذا سمع فيهم

الأذان، والترمذي (1618) في السير: باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وأبو عوانة في "مسنده" 1/336، والبيهقي في "السنن" 1/405 من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس . وصححه ابن خزيمة (400). وفي الباب عن ابن

مسعود عند البيهقي في "السنن" 1/405، وعن الحسن مرسلًا عند عبد الرزاق (1866).

وَمُوسَىٰ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ مِنْ سَادَاتِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَعَبَادِهِمْ وَأَسْمُ أَبِيهِ عَمْرَانَ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے۔ اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور نماز میں شریک ہونے والے کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ابو یحییٰ نامی راوی کا نام سمعان ہے یہ اسلم نامی صاحب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا تعلق اہل مدینہ سے ہے۔ یہ انیس اور محمد بن ابو یحییٰ اسلمی نامی راوی کے والد ہیں جو طویل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کے پوتے ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ ہیں جو روایات میں ہلاکت کا شکار ہونے والا تھا۔

موسیٰ بن ابوعثمان نامی راوی اہل کوفہ کے اکابرین اور عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں ان کے والد کا نام عمران تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا إِنَّمَا يَغْفِرُ لِلْمُؤَذِّنِ وَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِأَذَانِهِ
إِذَا كَانَ ذَلِكَ عَلَىٰ يَقِينٍ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ مؤذن کی مغفرت کرے گا اور اس کی اذان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا جبکہ وہ یقین کے ساتھ (اذان کے کلمات کہے)

1667 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشَجِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدِ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ النَّضْرَ بْنَ سَفْيَانَ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَلْعَاتِ النَّخْلِ فَقَامَ

1666- وأخرجه أحمد 2/411 و429 و458 و461، وأبو داود (515) في الصلاة: باب رفع الصوت في الصلاة، والنسائي

2/13 في الأذان: باب رفع الصوت بالأذان، وابن ماجه (724) في الأذان: باب فضل الأذان، والبغوي في "شرح السنة" (411)؛

من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (390) عن بشار، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن شعبة به. وأخرجه عبد

الرزاق (1863) ومن طريقه أحمد 2/266 عن معمر، عن منصور، عن عباد بن أنيس، عن أبي هريرة، وعباد بن أنيس ترجمه المؤلف

في "الفتاوى" 5/141، فقال: عباد بن أنيس من أهل المدينة، يروى عن أبي هريرة، روى عنه منصور بن المعتمر. قال الشيخ أحمد

شاکر رحمه الله في تعليقه على "المسند" (7600) بعد أن نقل كلام ابن حبان: ثم مما يؤيد توثيقه أن روى عنه منصور، فقی

"التهذيب" 10/313: قال الأجرى عن أبي داود: منصور لا يروى إلا عن ثقاة. وأخرجه أحمد برقم (9537) من طريق يحيى بن

سعيد، عن شعبة، حدثني موسى بن أبي عثمان، حدثني أبو يحيى مولى جمعة، سمعت أبا هريرة... وأبو يحيى مولى جمعة وثقة

الذهبي في "الميزان" 4/587. وأخرجه البيهقي 1/431 من طريقين آخرين عن الأعمش

بَلَاءٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ".
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے جب وہ خاموش ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص یقین کے ساتھ وہی کلمات کہے جو اس نے کہے ہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَكُونُ لَهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّى بِأَذَانِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے مؤذن کی اذان کو سن کر جتنے لوگ نماز ادا کریں گے اس مؤذن کو اس کے مطابق اجر ملے گا

1668 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزَامٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي

عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

(متن حدیث): أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُبَدِعُ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عِنْدِي" فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا أَذَلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فاعله".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ أُبَدِعُ بِي يُرِيدُ قُطِعَ بِي عَنِ الرُّكُوبِ لِأَنَّ رَوَّاجِلِي كَلَّتْ وَعَرَجَتْ.

1667 - النضر بن سفيان روى عنه مسلم بن جندب، وعلي بن خالد الدؤلي، ووثقه المؤلف 5/474، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد، وابنه عبد الله في زوائده على "المسند" 2/352 عن هارون بن معروف، والنسائي 2/24 في الأذان: باب ثواب ذلك، عن محمد بن سلمة، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/204 ووافقه الذهبي، من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، عن علي بن خالد الدؤلي أنه حدثه، أنه سمع أبا هريرة يقول ... وقد تحرف "الدؤلي" في سنن النسائي المطبوع إلى "الزرقى".

1668 - إسناده صحيح على شرطهما. أبو عمرو والشيباني: هو سعد بن إياس، وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم (1893) في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، والطبراني 17/ (626)، والبيهقي في "السنن" 9/28 من طرق عن أبي معاوية محمد بن حزام، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20054)، والطيبالسي (611)، وأحمد 4/120 و5/272 و273 و274، ومسلم (1893)، والبخاري في "الأدب المفرد" (242)، وأبو داود (5129) في الأدب: باب في الدال على الخير، والترمذي (2671) في العلم: باب ما جاء في الدال على الخير كفاعله، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/484، والطبراني 17/ (622) و(623) و(624) و(625) و(627) و(628) و(629) و(630) و(631) و(632)، والخراطي في "مكارم الأخلاق" ص 16-17، والبيهقي في "السنن" 9/28، وفي "الأدب" 217، والغبوي في "شرح السنة" (2625)، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله" 1/16؛ من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد، وانظر الحديث المتقدم برقم (289).

﴿﴾ حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس سواری کا انتظام نہیں ہے۔ آپ مجھے سواری کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: میں اس کی رہنمائی اس شخص کی طرف کر سکتا ہوں جو اس کو سواری کے لئے جانور دیدے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ اُبْدِعْ بَسِي سے مراد یہ ہے کہ میرے لیے سفر کرنا ممکن نہیں رہا کیونکہ میرے جانور کمزور اور بیمار ہو گئے ہیں۔

ذِكْرُ تَأْمَلِ الْمُؤَذِّنِينَ طُولَ الثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ بِأَذَانِهِمْ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی امید کا تذکرہ کہ قیامت کے دن اذان دینے والوں کو دنیا میں

اذان دینے کی وجہ سے زیادہ ثواب ملے گا

1669 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ يُوْسُفَ أَبُو حَمْرَةَ بْنِ سَا حَدَّثَنَا بِنْدَارٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤَذِّنُونَ

أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

﴿﴾ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”قیامت کے دن مؤذنین کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس

1669 - إسنادہ قوى على شرط مسلم، طلحة بن يحيى: هو ابن طلحة بن عبيد الله التيمي المدني حسن الحديث خرج له

مسلم، وباقي رجال السند على شرطهما. بन्दار: هو لقب محمد بن بشار، وأبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسي العقدي.

وأخرجه ابن ماجة (725) فى الأذان: باب فضل الأذان، عن بन्दار محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (387) فى الصلاة:

باب فضل الأذان، وابن ماجة (725) عن إسحاق بن منصور، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" 208، وأبو عوانة 1/333 عن

إبراهيم بن مرزوق، كلاهما عن أبى عامر العقدي، به. وأخرجه أبو عوانة 1/333 من طريق الفريابي، والطبرانى فى "الكبير" 19/

(736) من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن سفیان، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/225، وأحمد 4/95 و98، ومسلم (387)، وأبو

عوانة 1/333، والبيهقى 1/432، والبعثى (415) من طرق عن طلحة بن يحيى، به. وأخرجه عبد الرزاق (1862) عن الثورى، عن

طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة، عن رجل، عن النبى صلى الله عليه وسلم. وفى الباب عن أبى هريرة فى الحديث الذى بعده.

روایت کو نقل کرنے میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ منفر د ہیں

1670 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَنَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): "الْمُؤَدُّونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ الْعَرَبُ تَصِفُ بِأَذِلِّ الشَّيْءِ الْكَثِيرُ بِطُولِ الْيَدِ وَمُتَمَلِّ الشَّيْءِ الْكَثِيرُ بِطُولِ الْعُنُقِ فَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤَدُّونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يُرِيدُ أَطْوَلَهُمْ أَعْنَاقًا لِتَمَلُّلِ الثَّوَابِ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: "أَسْرَعُكُمْ بِي لِحُوقًا أَطْوَلُكُمْ يَدًا" فَكَانَتْ سَوْدَةٌ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَقَّتْ بِهِ وَكَانَتْ أَكْثَرَهُنَّ صَدَقَةً. وَكَيَسَّ يُرِيدُ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَنَّ الْمُؤَدِّينَ هُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ تَمَلُّلًا لِلثَّوَابِ فِي الْقِيَامَةِ وَهَذَا مِمَّا نَقُولُ فِي كُتُبِنَا إِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِي لُغَتِهَا بِذِكْرِ الْحَذْفِ عَنْهُ مَا عَلَيْهِ مَعَوْلُهُ فَارَادَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: "أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا" أَي مِنْ أَطْوَلِ النَّاسِ أَعْنَاقًا فَحَدَفَ "مِنْ" مِنَ الْخَبْرِ كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا: "أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فَطْرًا" أَي مِنْ أَقْوَامٍ أَحْبَبُهُمْ وَهَؤُلَاءِ مِنْهُمْ وَهَذَا بَابٌ طَوِيلٌ سَنَدُكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فِي الْقِسْمِ الثَّلَاثِ مِنْ أَقْسَامِ الشُّنَنِ إِنْ قَضَى اللَّهُ ذَلِكَ وَشَاءَ ه.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عرب زیادہ چیز خرچ کرنے والے کو ہاتھ لمبا ہونے اور زیادہ چیز کی امید رکھنے والے کو گردن لمبی ہونے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ قیامت کے دن اذان دینے والے لوگ لمبی گردنوں

1670 - عباد بن انیس، ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 5/141، وباقی رجال السند علی شرطہما، وقد تقدم فی التعلیق علی الحدیث (1667) قول أبی داؤد: منصور لا یروی إلا عن ثقة. وبشہد لہ حدیث معاویہ السابق. والحدیث فی "مصنف عبد الرزاق" (1863) بهذا الإسناد، لكن بلفظ: "إن المؤذن یغفر لہ مدى صوتہ، ویصدقہ کل رطب ویابس سمعہ ... " وأما اللفظ الذی أوردہ المصنف هنا، فهو فی "المصنف" (1861) عن معمر، عن قتادة، عن رجل، عن أبی ہریرة. وأوردہ الہیثمی فی "مجمع الزوائد" 1/326 وقال: "رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفيه أبو الصلت، قال المزی: روی عنہ علی بن زید، ولم یذکر غیرہ. وقد روی عنہ ابنہ خالد بن أبی الصلت فی الطبرانی، فی هذا الحدیث، وبقیة رجالہ موثقون. " وفي الباب عن أنس عند أحمد 3/169 و264، قال الہیثمی: ورجالہ رجال الصحیح، إلا أن الأعمش قال: حدثت عن أنس. وانظر "مسند البزار" (354). وعن بلال عند الطبرانی فی "الکبیر" (1080)، والبزار (353). وعن زید بن أرقم عند ابن أبی شیبہ 2/225، والطبرانی (5118) و (5119). وعن عقبہ بن عامر عند الطبرانی 17/ (777).

والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں زیادہ ثواب کی امید ہوگی۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج سے یہ فرمان ”تم میں مجھ سے سب سے جلدی وہ ملے گی جس کے ہاتھ تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہیں“ تو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان سے مل گئی تھیں کیونکہ وہ زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ قیامت کے دن ثواب کی زیادہ امید صرف اذان دینے والوں کو ہوگی یہ ان کلمات میں سے ایک ہے جن کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں اور اس کے ہمراہ اس لفظ کو حذف کر دیتے ہیں جس پر اس کی بنیاد ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے اس سے مراد یہ ہے کہ لمبی گردن والے لوگوں میں سے ہونگے۔ یہاں پر لفظ ”من“ محذوف ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

”میرے بندوں میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہیں جو جلدی افطار کرتے ہیں۔“

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے میں محبت رکھتا ہوں۔ یہ ان میں سے ہیں یہ ایک طویل باب ہے جسے ہم اس کتاب میں اس کے مخصوص مقام پر ذکر کریں گے جو سنت کی اقسام میں سے تیسری قسم میں ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذکر اثبات عفو اللہ جلا وعلًا عن المؤذنین

اذان دینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معافی کے اثبات کا تذکرہ

1671 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْمَرَادِيُّ حَدَّثَنَا بَن وَهْبٍ عَنْ حَيَوَةَ بِنِ شَرِيحٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَأَرَشَدَ اللَّهُ الْأَيَّمَةَ وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِينَ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ أَبُو صَالِحِ السَّمَّانُ عَنْ عَائِشَةَ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ وَسَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا فَمَرَّةً حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُخْرَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَارَةً وَقَفَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَأَمَّا الْأَعْمَشُ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوفًا وَسَمِعَهُ مِنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہ روایت نقل کرنے میں امام ابن حبان کو وہم ہوا ہے کیونکہ تمام اہل سیر وغازی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج

مطہرات میں سے سب سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا اور وہ دیگر ازواج مطہرات کے مقابلے میں زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔ مترجم غنی عنہ

1671- محمد بن ابی صالح (ذکوان السمان) ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 7/417، وقال: يخطئ. وقال الحافظ في

"التقريب": صدوق بهم. وباقى رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 6/65، والطحاوى في "مشكل الآثار" 3/53، والبيهقى

1/425 و426 و431، من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1532)

من طريق ابن وهب به، وقال بإثاره: الأعمش أحفظ من منتين مثل محمد بن ابى صالح. وقد خالفه أخوه سهيل بن ابى صالح، فقال:

عن أبيه، عن أبي هريرة، قال أبو زرعة: وهذا أصح. وحديث أبي هريرة سيورده المؤلف في الرواية الآتية.

مَرْفُوعًا وَقَدْ وَهَمَ مَنْ ادَّخَلَ بَيْنَ سُهَيْلٍ وَآبِيهِ فِيهِ الْأَعْمَشَ لِأَنَّ الْأَعْمَشَ سَمِعَهُ مِنْ سُهَيْلٍ لَا أَنَّ سُهَيْلًا سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْمَشِ.

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "امام، ضامن ہے اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنون سے درگزر کرے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابو صالح سامان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی سنی ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیا ہے اور ایک دفعہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور جب اعمش نے یہ روایت ابو صالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر سنی تو انہوں نے یہ روایت ابو صالح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر سنی تو وہ شخص وہم کا شکار ہوا جس نے سہیل نامی راوی اور اس کے والد کے درمیان اعمش کو داخل کر دیا کیونکہ اعمش نے یہ روایت سہیل سے سنی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ سہیل نے یہ روایت اعمش سے سنی ہے۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْغُفْرَانِ لِلْمُؤَذِّنِ بِإِذَانِهِ

مؤذن کے اذان دینے کی وجہ سے اس کے لئے مغفرت کی اثبات کا تذکرہ

1672 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَأَرَشَدَ اللَّهُ الْإِئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ".

1672 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/419 عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1531) من طريقين عن سهيل بن أبي صالح به. وأخرجه الشافعي 1/57 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/430 عن إبراهيم بن محمد، وعبد الرزاق (1839) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به. ولفظ "عن أبيه" سقط من "مصنف" عبد الرزاق. وأخرجه الماهرزمي في "المحدث الفاصل" رقم (257) من طريق يزيد بن زريع، حدثنا عبد الرحمن بن إسحاق، عن سهيل بن أبي صالح، به. وأخرجه عبد الرزاق (1838)، والشافعي 1/128، والحميدي (999)، وأحمد 2/284 و424 و464 و472، والترمذي (207)، وأبو داود (517)، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/52، والطيالسي (2404)، وأبو نعيم في "الحلية" 7/118، والطبراني في "الصغير" 1/107 و2/13، والبيهقي 1/430 و3/127، والبخاري (357)، من طرق كثيرة عن الأعمش، عن أبي صالح... وصححه ابن خزيمة (1528).

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ الْفَرَقُ بَيْنَ الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ أَنَّ الْعَفْوَ لَقَدْ يَكُونُ مِنَ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اسْتَوْجَبَ النَّارَ مِنْ عِبَادِهِ قَبْلَ تَعْدِيهِ إِيَّاهُمْ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَقَدْ يَكُونُ ذَلِكَ بَعْدَ تَعْدِيهِ إِيَّاهُمْ الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، ثُمَّ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ جَلَّ وَعَلَا بِالْعَفْوِ أَمَا مِنْ حَيْثُ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ وَأَمَّا بِشَفَاعَةِ شَافِعٍ وَالْغُفْرَانُ هُوَ الرِّضَا نَفْسُهُ وَلَا يَكُونُ الْغُفْرَانُ مِنْهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ اسْتَوْجَبَ التَّيْرَانَ بِفَضْلِهِ إِلَّا وَهُوَ يَتَفَضَّلُ عَلَيْهِمْ بَأَن لَّا يَدْخُلَهُمْ إِيَّاهَا بِحِيلِهِ.

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے اور مؤذنین کی مغفرت کرے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) عفو اور غفران میں فرق ہے عفو پروردگار کی طرف سے ایسے شخص کیلئے بھی ہوتا ہے کہ اس کے جس بندے پر جہنم لازم ہو چکی ہو تو یہ اسے عذاب دینے سے پہلے سے بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچا کر رکھے۔ اور بعض اوقات یہ اسے عذاب دینے کے کچھ عرصہ کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فضل کرے گا کہ انہیں معاف کر دے گا یا تو یہ اپنے فضل کی وجہ سے کرے گا یا کسی شفاعت کرنے والے کی وجہ سے کرے گا اور غفران پٹے مراد اس کی ذات کا راضی ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کیلئے مغفرت ہوگی جس پر جہنم لازم ہو چکی ہو اور یہ اس کے فضل کی وجہ سے ہی ہوگی۔ ماسوائے اس کے کہ وہ ان پر اپنا فضل کرتے ہوئے اپنی قوت کے ساتھ انہیں اس میں داخل ہی نہ کرے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْأَذَانِ الَّذِي كَانَ يُؤَذَّنُ بِهِ فِي أَيَّامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اذان کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دی جاتی تھی

1673- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنِ

ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ كَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرْنَا مُنَادِيًا ينادي على الزوراء.

1673- إسناده صحيح على شرط البخارى. رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى. وأخرجه أحمد

3/450، والبخارى (912) فى الجمعة: باب الأذان يوم الجمعة، والترمذى (516) فى الصلاة: باب ما جاء فى أذان الجمعة، وابن

الجارود (290)، والطبرانى (6647)، والبيهقى 3/192، والبعغوى (1071) من طرق عن أبى ذئب، بهذا الإسناد وأخرجه الشافعى

1/160، والبخارى (913) فى الجمعة: باب المؤذن الواحد يوم الجمعة، و (915) باب الجلوس على المنبر عند التأذين، و (916)

باب التأذين عند الخطبة، والنسائى 3/100، 101 فى الجمعة، وأبو داؤد (1087) فى الصلاة: باب النداء يوم الجمعة، والطبرانى

(6646) و (6648) و (6649) و (6650) و (6651) و (6652)، والبيهقى 3/192، 205، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه ابن

أبى شيبة 1/222، وأبو داؤد (1088)، والطبرانى (6642) و (6643) و (6644) و (6645)، وابن ماجه (1135)، من طرق عن

ابن إسحاق، عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة (1837) وقد تحرف فيه "ابن إسحاق" إلى "أبى إسحاق".

❀❀ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو در مرتبہ کہے جاتے تھے (یعنی جمعہ کے دن ایک اذان ہوتی تھی اور ایک اقامت ہوتی تھی) یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے مؤذن کو یہ ہدایت کی کہ وہ زوراء کے مقام پر (جمعے کے دن) دوسری اذان دیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِقَامَةِ الَّتِي كَانَ يَقَامُ بِهَا الصَّلَاةُ فِي أَيَّامِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اقامت کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ اقدس میں نماز کے لئے اقامت کہی جاتی تھی

1674- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْمُنْثَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: (متن حدیث): إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ جِئْنَا إِلَى الصَّلَاةِ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ ہوتے تھے اور اقامت ایک مرتبہ ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوة کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا جب ہم اقامت سنتے تھے تو ہم وضو کر لیتے تھے اور نماز کے لئے آجاتے تھے۔

1675- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعُبَيْدِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ

1675- إسنادہ قوی . أبو جعفر: هو محمد بن إبراهيم بن مسلم، قال ابن معين: ليس به بأس، وقال الدارقطني: بصرى يحدث عن جده، ولا بأس بهما، وجده مسلم بن المشي وثقه أبو زرعة، وذكره المؤلف في "اللقات"، وسيعرف بهما المؤلف بإثر الحديث (1677) وباقي رجال السنن على شرطهما. وأخرجه أبو داود (510) في الصلاة: باب في الإقامة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (406)، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (374). وأخرجه أحمد 2/85، والدولابي في "الكنى والأسماء" 2/106، من طريق محمد بن جعفر، به. ومن طريق أحمد أخرجه الحاكم 1/197، 198، وصححه، ووافقه الذهبي، وقد أخطأ الحاكم وتابعه الذهبي في تعيين أبي جعفر وشيخه، وبين خطأهما الشيخ المحقق أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه على "المسنن" (5569). وأخرجه أحمد 2/87، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تشية الأذان، و2/20، 21 باب كيف الإقامة، والدولابي 2/106، والدارمي 1/270، والبيهقي في "السنن" 1/413، وابن خزيمة (374) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه أبو عوانة 1/327، 328 عن أبي خليفة بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن محمد بن حويبة ومحمد بن أيوب، عن محمد بن كثير، به. وأخرجه عبد الرزاق (1794)، ومن طريقه أبو عوانة 1/328، والبيهقي في "السنن" 1/413، والبغوي (405)، وابن خزيمة (375)، عن معمر، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/205، وأحمد 3/103، ومسلم (378) (5) في الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإتار الإقامة، والنسائي 2/3 في الأذان: باب تشية الأذان، وأبو

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

(متن حدیث): أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مَا رَوَى هَذَا عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ نَقْلًا غَيْرَ

مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الرَّازِي وَأَبِي خَلِيفَةَ.

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن کثیر کے حوالے سے شعبہ سے منقول اس روایت کو کسی بھی ثقہ راوی نے نقل نہیں کیا صرف محمد بن ایوب رازی اور ابوخلیفہ نے نقل کیا ہے۔

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلِ أَنَسٍ أَمَرَ بِلَالٌ أَرَادَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ”حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا“ اس سے ان کی مراد یہ ہے، انہیں کسی اور کی بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا
1676 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

(بقیہ تخریج 1675) عوانة 1/328 من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن أيوب، به. وصححه الحاكم 1/198 ووافقه الذهبي. وأخرجه البخاري (605) في الأذان: باب الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، وأبو داود (508) في الصلاة: باب في الإقامة، والدارمي 1/271، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/133، وأبو عوانة 1/327، والبيهقي في "السنن" 1/412 و413، من طريق سليمان بن حرب وعبد الرحمن بن المبارك، عن حماد بن زيد، عن سماك بن عطية، عن أيوب، به، وصححه ابن خزيمة (376). وأخرجه مسلم (378) (5)، والبيهقي 1/412 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن أيوب، به. وأخرجه أبو داود (508)، ومن طريق أبو عوانة 1/327 عن موسى بن إسماعيل، عن وهب، عن أيوب، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/132 من طريق عبيد الله بن عمرو الجزري، عن أيوب، به. وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق سليمان التيمي.

1676 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران أبو المنازل، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد. وأخرجه أبو عوانة 1/327 عن إبراهيم بن ديزيل، عن عفان، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/189، والبخاري (607) في الأذان: باب الإقامة واحدة لإقوله "قد قامت الصلاة"، ومسلم (378) في الصلاة: باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة، وأبو داود (509) في الصلاة: باب في الإقامة، وأبو عوانة 1/328، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/133، والبيهقي في "السنن" 1/412 من طريق إسماعيل بن عليه، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أبو داود الطيالسي (2095)، ومن طريقه أبو عوانة 1/327 عن شعبة، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه الدارمي 1/270، وأبو عوانة 1/327، والطحاوي 1/132، من طريق أبي الوليد الطيالسي وعفان وأبي عامر العقدي، عن شعبة، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه البخاري (606) في الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، ومسلم (378) (3)، والبيهقي في "السنن" 1/390 و412، من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد، به. وصححه ابن خزيمة (368) وأخرجه البخاري (603) في الأذان: باب بدء الأذان، و (3457) في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، والبيهقي

بُنْ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَلَّا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتَرَ الْإِقَامَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے

کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ إِفْرَادَ الْإِقَامَةِ إِنَّمَا يَكُونُ خَلَا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے

صرف (قد قامت الصلوة دو مرتبہ کہا جائے گا)

1677 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنُ عَدِيٍّ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَثْنَى قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ الْأَذَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى

مَثْنَى وَالْإِقَامَةَ وَاحِدَةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَبُو جَعْفَرٍ هَذَا هُوَ إِمَامُ مَسْجِدِ الْأَنْصَارِ بِالْكُوفَةِ

اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مَهْرَانَ بْنِ الْمَثْنَى، وَأَبُو الْمَثْنَى: اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ مَهْرَانَ بْنِ الْمَثْنَى.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان دو دو کلمات

پر مبنی ہوتی تھی اور اقامت ایک کلمے پر مبنی ہوتی تھی تاہم قد قامت الصلوة کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو جعفر ثامی راوی کوفہ میں انصار کی مسجد کا امام تھا، اس کا نام محمد بن مسلم بن مہران بن ثامی

(بقیہ تخریج 1676) 1/412 (1676) والبغوی (403)، من طریق عبد الوارث بن سعید، عن خالد، به. وأخرجه عبد الرزاق (1795)

، والدارمی 1/271، والطحاوی 1/132 من طریق سفیان الثوری، وابن أبي شيبة 1/205 عن عبد الأعلى، كلاهما عن خالد، به.

وصححه ابن خزيمة (366). وأخرجه مسلم (378)، والطحاوی 1/132، وأبو عوانة 1/327، والبيهقي 1/412 من طریق حماد

بن زيد وحماد بن سلمة، ووهيب، وهشيم، ومحمد بن دينار، كلهم عن خالد، به. وأخرجه ابن ماجة (729) و(730) في الأذان:

باب أفراد الإقامة، من طريق المعتمر بن سليمان وعمر بن علي، عن خالد، به. وصححه ابن خزيمة (367). وأخرجه ابن خزيمة

أيضاً (369)، والبيهقي 1/390 من طريق روح بن عطاء بن أبي ميمونة، عن خالد، به.

1677 - إسناده قوي، محمد بن إسماعيل: هو الإمام محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن بردزبة البخاري صاحب

"الصحيح" جبل الحفظ، وإمام الدنيا، المتوفى سنة 256 هـ، والجعفي، بضم الجيم، وسكون العين: نسبة إلى قبيلة جعفي بن سعد

العشيرة وهي من مذحج، وقيل له: الجعفي لأن أبا جده المغيرة أسلم على يد اليمان الجعفي والي بخاري فنسب إليهم بالولاء. له

ترجمة حافلة في "سيرة أعلام النبلاء" 12/391 - 471 وانظر الحديث في "التاريخ الكبير" 7/256 تقدم برقم (1674) من طريق

بندار، عن غندر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

ہے جبکہ ابوثنی نامی راوی کا نام مسلم بن ثنی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَمْرُ لِبَلَالٍ

تَشْنِيَةِ الْأَذَانِ وَافْرَادِ الْإِقَامَةِ لَا غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں کسی دوسرے نے یہ حکم نہیں دیا تھا

1678- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَدَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ (متن حدیث): أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّهُمُ التَّمَسُّوا شَيْئًا يُؤَدُّونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ

الإقامة.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے اس چیز کو تلاش کیا جس کے ذریعے وہ لوگوں کو اطلاع دیں اور وہ چیز نماز کے لئے مخصوص نشان ہو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُصَرِّحِ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ الَّذِي أَمَرَ بِلَالًا بِتَشْنِيَةِ الْأَذَانِ وَافْرَادِ الْإِقَامَةِ لَا مُعَاوِيَةَ كَمَا تَوَهَّمُ مَنْ جَهَلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ فَحَرَفَ الْخَبْرَ عَنْ جِهَتِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں دیا تھا جیسا کہ اس شخص کو یہ غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث سے ناواقف ہے اور اس نے حدیث کا غلط مفہوم بیان کیا ہے

1679- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ

1678- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی "صحیح ابن خزيمة" برقم (367). وقد تقدم برقم (1675) و (1676).

حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
 (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب صبح ہوئی تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب حقیقت ثابت ہوگا۔ تم اٹھو اور
 بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے (خواب میں) دیکھے ہیں، تو وہ (ان کے مطابق) اذان دے، کیونکہ اس کی آواز زیادہ بلند ہے تو میں
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں انہیں وہ کلمات بتاتا رہا اور وہ اس کے مطابق اذان دیتے رہے۔
 جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو وہ اس وقت ”زوراء“ کے مقام پر اپنے گھر میں موجود تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے
 ہوئے آئے اور بولے: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے بھی اس طرح کا
 خواب دکھایا گیا تھا، جس طرح کا اس نے دیکھا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ
 کے لئے مخصوص ہے۔

ذکر الأمر بالترجیع بالأذان ضد قوله مَنْ كَرِهَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اذان میں ترجیع کا حکم ہے یہ اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

1680- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا بِنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ
 أَخْرَجَ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي أَسْأَلُ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا فِي بَعْضِ طَرِيقٍ حِينٍ مَقْفَلٌ

1680- إسناده حسن وهو حديث صحيح بطرقه. عبد العزيز بن عبد الملك روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "النقات"،
 وبقاى رجال السنن على شرط الشيخين، محمد بن بكر: هو محمد بن بكر بن عثمان البرساني. وأخرجه أحمد 3/409 عن محمد
 بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/57-59، وأحمد 3/409، وأبو داود (503) في الصلاة: باب كيف الأذان، والنسائي
 2/5، 6 في الأذان: باب كيف الأذان، وابن ماجه (708) في الأذان: باب الترجيع في الأذان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار"
 1/130، والدارقطني 1/233، والبيهقي 1/393، والبعقري (407)، من طريق عن ابن جريج، به. وصححه ابن خزيمة (379).
 وأخرجه الشافعي 1/59، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/419، عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملك بن أبي محذورة، عن
 أبيه، عن ابن محيريز، به. وأخرجه أبو داود (505) عن محمد بن داود الاسكندراني، عن زياد بن يونس، عن نافع بن عمر الجمحي،
 عن عبد الملك بن أبي محذورة، عن ابن محيريز، به. وأخرجه عبد الرزاق (1779)، وأحمد 3/408، وأبو داود (501)، والنسائي
 2/7 في الأذان: باب الأذان في السفر، والطحاوي 1/130 و134، والبيهقي في "السنن" 1/393، 394، 417، من طريق ابن
 جريج، عن عثمان بن السائب، عن أبيه السائب مولى أبي محذورة، وعن أم عبد الملك بن أبي محذورة أنهما سمعا من أبي محذورة.

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اس میں ترجیح کرو اور اپنی آواز کو بلند کرو۔ پھر آپ نے یہ کلمات کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب وہ اذان دے کر فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں تھوڑی سی چاندی تھی آپ نے دعا کی۔

"اے اللہ! اس میں برکت دے اور اس پر برکت دے"

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اذان دینے کا حکم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں تو میرے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب محبت میں تبدیل ہو گئی پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ گورنر حضرت عتاب بن اسید کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت میں نے مکہ میں اذان دینا شروع کر دی۔

ابن جریج کہتے ہیں میرے خاندان کے کئی افراد نے ابن مجریز کے حوالے سے یہ روایت حضرت ابو محمد زہرہ کے حوالے سے مجھے سنائی۔

ذَكَرُ الْأَمْرَ بِالْتَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ وَالْتَّشْبِيَةِ فِي الْإِقَامَةِ إِذْ هُمَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

اذان میں ترجیع کا حکم ہونا اور اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنا

یہ دونوں چیزیں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتی ہے

1681 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ

1681 - إسناده حسن. عامر الأحول: هو عامر بن عبد الواحد، وهو مع كونه من رجال مسلم وحدثه هذا فيه من روايته - مختلف فيه، ضعفه أحمد والنسائي، ووثقه أبو حاتم وابن معين، وقال ابن عدي: لا أرى بروايته بأسًا، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجال السند على شرط الصحيح، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/203، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه (709) في الأذان: باب الترجيع في الأذان، وأخرجه أحمد 3/409، وأبو داود (502) في الصلاة: باب كيف الأذان، والترمذي (192) في الصلاة: باب ما جاء في الترجيع في الأذان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/130 و135، وابن الجارود (162)، من طريق عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1354)، وأحمد 6/401، وأبو داود (502) في الصلاة، والنسائي 2/4 في الأذان: باب كم الأذان من كلمة، والدارمي 1/271، وأبو عوانة 1/330، والطحاوي 1/130 و135، والبيهقي في "السنن" 1/416، من طرق عن همام، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة بقرم (377). وأخرجه مسلم (379) في الصلاة: باب صفة الأذان، والنسائي 5/2، وأبو عوانة 1/330، والبيهقي في "السنن" 1/392، من طرق عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن عامر الأحول، به.

وَقَالَ: "تَقُولُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ" وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ ثُمَّ تَقُولُ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" وَأَخْفِضْ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ وَحَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ".

محمد بن عبد الملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت ابو محمد زورہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اذان کا طریقہ تعلیم دیجئے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے آگے والے حصے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم یہ کہو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ"

تم اس میں اپنی آواز کو بلند کرو پھر تم یہ کہو:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

اس میں تم اپنی آواز کو پست کرو پھر تم شہادت کے کلمات (کہتے ہوئے) اپنی آواز کو بلند کرو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ وَحَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

1682- حدیث صحیح بطرقہ . الحارث بن عیید مختلف فیہ، وهو من رجال مسلم، ومحم بن عبد الملک لم یوثقه غیر المؤلف، وكذا أبو عبد الملک، لكن روى عنه جمع. وأخرجه أبو داود (500) فی الصلاة: باب كيف الأذان، ومن طريقه البيهقي فی "السنن" 1/394، والبعوي فی "شرح السنة" (408) عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي أيضاً فی "السنن" 1/412، 422 من طريق أبي المثنى، عن مسدد، به. وأخرجه أحمد 3/408، 409 عن سريج بن النعمان، عن الحارث بن عبيد، به. وأخرجه أبو داود (504) عن عبد الله بن محمد النفيلي، والترمذي (191) فی الصلاة: باب ما جاء فی الترجيع فی الأذان، والنسائي 2/3، 4 فی الأذان: باب خفض الصوت فی الترجيع فی الأذان، عن بشر بن معاذ، والبيهقي فی "السنن" 1/414 من طريق إسحاق بن إبراهيم الحنظلي ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلهم عن إبراهيم بن عبد العزيز بن عبد الملک بن أبي محذورة، قال: أخبرني أبي وجدی جميعاً، عن أبي محذورة. وأخرجه ابن خزيمة فی "صحیحه" (378) من طريق بشر بن معاذ، عن إبراهيم بن عبد العزيز، به، وقال: عبد العزيز بن عبد الملک لم یسمع هذا الخبر من أبي محذورة، إنما رواه عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ...، ثم أورده (379) من طريق عبد العزيز بن عبد الملک بن أبي محذورة، عن عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة ...، ثم قال: فخير ابن أبي محذورة ثابت صحیح من جهة النقل. وتقدم برقم (1680) و (1681) من طريق عبد الله بن محيريز، عن أبي محذورة. وأوردت تخريجهما هناك.

اگر صبح کی اذان ہو تو تم یہ کہو:

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ".

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ بِالصَّلَاةِ

آدمی نماز کے لئے اذان سن کر کیا کرے اس کا تذکرہ ہے

1683 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: "وَأَنَا وَأَنَا".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے

تھے تو آپ یہ فرماتے تھے: میں بھی (یہ اعتراف کرتا ہوں جو تم کہہ رہے ہو)

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَأَنَا وَأَنَا"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا تذکرہ "میں بھی، میں بھی"

1684 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي

1683- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهل بن عثمان العسكري، حافظ، أخرج له مسلم، وباقي السند على شرطهما،

وأخرجه الحاكم 1/204 من طريق محمد بن أيوب، عن سهل بن عثمان العسكري، بهذا الإسناد، وصححه، ووافقه الذهبي.

وأخرجه أبو داود (526) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/409، عن إبراهيم بن

مهدى، عن علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

1684- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم ثقة من رجال البخاري، وباقي السند على شرطهما،

والوليد وهو ابن مسلم- قد صرح بالتحديث. وأخرجه عبد الرزاق (1844) عن معمر وغيره، عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة 1/226، وأحمد 4/91، والبخاري (612) و (613) في الأذان: باب ما يقول إذا سمع المنادي، والدارمي

1/272، وأبو عوانة 1/338، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، والبيهقي في "السنن" 1/409، من طرق عن هشام

الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، به. وصححه ابن خزيمة (414). وأخرجه أبو عوانة 1/327 من طريق حيوة، عن يزيد بن الهاد،

عن محمد بن إبراهيم، به. وأخرجه أبو عوانة 1/328 من طريق الشافعي، عن ابن عيينة، عن طلحة بن يحيى، عن عيسى بن طلحة،

به. وأخرجه أحمد 4/100 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن معاوية. وسيورده المؤلف برقم

(1687) من طريق محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص، عن أبيه، عن جده، عن معاوية. و برقم (1688) من طريق أبي أمامة بن سهل

عن معاوية. ويرد تخريج كل في موضعه.

عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا أَشْهَدُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ .

✽✽ عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے مؤذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جب مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں جب مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَدِّنُ فِيْ اٰذَانِهِ

ایسے شخص کے لئے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو اس کی مانند کلمات کہے

جو کلمات مؤذن اپنی اذان میں کہتا ہے

1685 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الزَّرْقِيُّ بِطَرَسُوسَ وَابْنُ بَجِيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

خُزَيْمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْمُؤَدِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَقَالَ

أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

1685 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی "صحیح ابن خزیمہ" برقم (417) عن یحییٰ بن محمد بن السکن، عن

محمد بن جھضم، بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (385) فی الصلاة: باب القول مثل ما یقول المؤذن عن إسحاق بن منصور، وأبو

داؤد (527) فی الصلاة: باب ما یقول إذا سمع المؤذن، عن محمد بن المشی، والبیہقی 1/408، 409 من طریق علی بن الحسن بن

أبی عیسیٰ الہلالی، ثلاثہم عن محمد بن جھضم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/144، والبعوی (424)

من طریق إسحاق بن محمد الفروی، عن إسماعیل بن جعفر، بہ.

✽✽ حفص بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے کوئی ایک شخص بھی (یعنی اذان کو سننے والا شخص) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو (سننے والا) اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے گا تو (سننے والا) اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوٰۃ کہے گا تو (سننے والا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے پھر وہ حی علی الفلاح کہے گا تو (سننے والا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا تو (سننے والا) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا تو سننے والا لا الہ الا اللہ کہے گا تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُولَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اذان سنے وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے

1686 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ".

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو (کلمات) وہ کہتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَمَا يَقُولُ" أَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْأَذَانَ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”جس طرح وہ کہتا ہے“ اس سے

1686 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه أبو داؤد (522) فی الصلاة: باب ما یقول إذا سمع المؤذن، عن عبد اللہ بن

مسلمة القعنبی، عن مالک، بهذا الإسناد. وهو فی "الموطأ" 1/67 فی الصلاة: باب ما جاء فی النداء إلى الصلاة. ومن طریق مالک

أخرجه الشافعی 1/59، وابن أبی شیبہ 1/227، وعبد الرزاق (1843)، وأحمد 3/6 و53 و78 و90، والبخاری (611) فی الأذان:

باب ما یقول إذا سمع المنادی، ومسلم (383) فی الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذی (208) فی الصلاة:

باب ما یقول الرجل إذا سمع المؤذن، والنسائی 2/23 فی الأذان: باب القول مثل ما یقول المؤذن، وابن ماجہ (720) فی الأذان:

باب ما یقال إذا أذن المؤذن، وأبو عوانة 1/337، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/143، والبیہقی فی "السنن" 1/408،

والبغوی (419)، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه عبد الرزاق (1842)، وأبو عوانة 1/337 من طریق معمر، عن

الزهری، به. وأخرجه أحمد 3/90، والدارمی 1/272، وأبو عوانة 1/337 من طریق عثمان بن عمر، عن یونس بن یزید، عن

الزهری، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (411). وأخرجه ابن خزيمة أيضًا (411)، وأبو عوانة 1/337 من طریق ابن

وهب، عن یونس بن یزید، عن الزهری، به.

مراد اذان کے بعض کلمات ہیں پوری اذان مراد نہیں ہے

1687 - أخبرنا بن خزيمة قال حدثنا بNDAR قال حدثنا يحيى بن سعيد القطان قال حدثنا محمد بن

عمرو قال حدثني أبي عن جدّي قال:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا مؤذن نے حسی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا مؤذن نے حسی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح فرماتے تھے۔ (یعنی اذان کا جواب دیتے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَرْءِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَقُولَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

حَلَا قَوْلُهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اذان سنتا ہے تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے البتہ حسی علی الفلاح اور حسی علی الصلوة کا حکم مختلف ہے

1687 - إسناده حسن رجاله رجال الشيخين غير والد محمد بن عمرو، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وهو عمرو بن علقمة بن وقاص الليثي. وهو في "صحيح" ابن خزيمة (416). وأخرجه احمد 4/98 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/273، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، من طريق سعيد بن عامر، عن محمد بن عمرو، به. وعمرو تحرف عند الطحاوي إلى "عمر". وأخرجه الطحاوي أيضاً 1/143، 144 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه الشافعي 1/60، واحمد 4/91، 92، والنسائي 2/25 في الأذان: باب القول إذا قال المؤذن حسی علی الصلاة حسی علی الفلاح. والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/145، والبعقوي في "شرح السنة" (422)، من طريق ابن جريج.

1688 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ إِلَى أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيَّ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✽✽ جمع بن یحیی بیان کرتے ہیں: ابو امامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مؤذن آیا اور اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح حدیث مجھے بیان کی ہے۔

ذکر إيجاب الشفاعة في يوم القيامة لمن سأل الله جلَّ وعلا لصفية

صلى الله عليه وسلم المقام المحمود عند الأذان يسمعه

قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ سے اس کے حبیب

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”مقام محمود“ کی دعا کرتا ہے اس وقت جب وہ اذان سنتا ہے

1689 - أَخْبَرَنَا بِنُ حُرَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ النَّامِيَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

1688 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو امامة بن سهل: هو أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري، معدود في الصحابة، له رؤية، لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم، مات سنة مئة، وله اثنتان وتسعون سنة، روى له الستة. وأخرجه أحمد 4/95 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/60 عن سفيان، وأحمد 4/95 عن يعلى بن عبيد، وعبد الرزاق (1845) عن معمر، والنسائي 2/24 و25 في الأذان: باب القول مثل ما يتشهد المؤذن، من طريق عبد الله بن المبارك، ومسعر، خمستهم عن مجمع بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (914) في الجمعة: باب يجيب الإمام على المنبر إذا سمع النداء، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (423) عن محمد بن مقاتل، والبيهقي 1/409 من طريق عبدان، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، عن أبي بكر بن عثمان بن سهل بن حنيف، عن أبي امامة، به. وأخرجه أحمد 4/93 عن وكيع، عن محمد بن يحيى، عن أبي امامة، به. ويغلب على الظن أن محمد بن يحيى محرف عن مجمع بن يحيى. وتقدم من حديث معاوية أيضا برقم (1684) و(1687).

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص اذان کو سن کر یہ کلمات پڑھے۔

”اے اللہ! اسے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔

ذِكْرُ اِيْحَابِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ سَالَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنّٰنِ عِنْدَ الْاَذَانِ يَسْمَعُهُ

ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن شفاعت لازم ہونے کا تذکرہ جو اذان کو سن کر اللہ تعالیٰ سے اس

کے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنت میں وسیلے کی دعا مانگتا ہے

1690 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بِن وَهْبٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِي الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَرْتَبَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ

1689 - إسناده صحيح على شرط البخارى. محمد بن يحيى: هو الذهلى، وأخرجه ابن ماجه (722) فى الأذان: باب ما يقال

إذا أذن المؤذن، عن محمد بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه" (420) عن موسى بن سهل الرملى، عن

على بن عياش، به. وأخرجه أحمد 3/354، والبخارى (614 فى الأذان: باب الدعاء عند الأذان، و (4719) فى التفسير: باب

(عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) (الاسراء: الآية 79) وفى "أفعال العباد"، ص 29، وأبو داود (529) فى الصلاة: باب ما يقول

إذا سمع الإقامة، والترمذى (211) فى الصلاة، والنسائى 2/26-28 فى الأذان: باب الدعاء عند الأذان، وفى "عمل اليوم والليلة"

(46)، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/146، والطبرانى فى "الصغير" 1/240، وابن السنى فى "عمل اليوم والليلة" ص 45،

والبيهقى 1/410، وابن أبى عاصم (826)، والبغوى (420) من طرق عن على بن عياش، بهذا الإسناد.

1690 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى "صحيحه" (384) فى الصلاة، وأبو داود (523) فى الصلاة،

والبيهقى فى "السنن" 1/410 عن محمد بن سلمة المرادى، وأبو عوانة 1/116 عن عيسى بن أحمد العسقلانى، كلاهما عن عبد

الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى 2/25، 26 فى الأذان: باب الصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفى

كتابه "عمل اليوم والليلة" (45) من طريق عبد الله بن المبارك، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/143 فى طريق أبى زرعة،

كلاهما عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد. ومن طريق النسائى أخرجه ابن السنى فى "عمل اليوم والليلة" ص 44. وسورده المؤلف

برقم (1692) من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ، عن حيوة بن شريح، بهذا الإسناد، ويرد تخريجه هناك.

أَكُونُ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ".

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے: پھر تم مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، پھر تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو یہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے وہ ایک بندہ ”میں“ ہوں گا جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرے گا، اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِي لُغَتِهَا عَلَيْهِ بِمَعْنَى لَهُ وَكَهْ بِمَعْنَى عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عرب اپنے محاورے میں لفظ علیہ کو لفظ لہ کے معنی میں

استعمال کرتے ہیں لفظ لہ کو لفظ علیہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

1691 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمَثْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيِّ قَالَ

حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا وَسَلُّوا لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّ الْوَسِيلَةَ مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَلَا تَبْعِي أَنْ تَكُونَ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَهَا لِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے اور پھر تم مجھ پر درود بھیجو جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے اور تم میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف کسی ایک بندے کو ملے گا اور مجھے یہ امید ہے وہ ایک بندہ ”میں“ ہوں گا جو

1691 - إسناده صحيح على شرط مسلم. المقرء: هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمن. وأخرجه ابن أبي شيبه

1/226 عن أبي عبد الرحمن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/336، 337، والبيهقي في "السنن" 1/409 من طريق أبي

يحيى بن أبي ميسرة، وابن خزيمة في "صحيحه" (418) من طريق محمد بن أسلم، كلاهما عن المقرء، به. وأخرجه مسلم (384)

في الصلاة، وأبو داود (523) في الصلاة من طريق عبد الله بن وهب، عن سعيد بن أيوب، به. ولفظ "أبي" سقط من مطبوع "سنن"

أبي داود، وسيرد بعده من طريق المقرء، عن حيوة بن شريح، عن كعب بن علقمة، به.

شخص میرے لئے وہ مانگے گا، تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ

لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، عبد الرحمن

بن جبیر نامی راوی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی ہے

1692 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ

حَدَّثَنَا حَبِوَةَ بْنُ شَرِيحٍ أَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ بِنِ نَفِيرٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ

سَلَّوْا لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْعِي أَنْ تَكُونَ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرَجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ

سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ".

✿✿ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

”جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے، اور مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا

ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے، پھر تم میرے لئے ویلے کی دعا مانگو، کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے

جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو ملے گا، اور مجھے یہ امید ہے وہ ایک بندہ ”میں“ ہوں گا، جو شخص اللہ تعالیٰ

سے میرے لئے ویلے کا سوال کرے گا۔ اس شخص کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ شَهِدَ اللَّهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالرِّسَالَةِ وَرِضَاهُ بِاللَّهِ وَبِالنَّبِيِّ وَالْإِسْلَامِ عِنْدَ الْأَذَانِ يَسْمَعُهُ

اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی

گواہی دیتا ہو اور وہ اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی اور اسلام سے راضی ہوتا ہے (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہے)

1692 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/168، والترمذی (3614) فى المناقب: باب فى فضل النبى

صلى الله عليه وسلم، والبيهقى فى "السنن" 1/410، والبنوى فى "شرح السنة" (421) من طرق عن أبى عبد الرحمن المقرئ، بهذا

الإسناد، وصححه ابن خزيمة برقم (418). وتقدم برقم (1690) من طريق ابن وهب عن حيوَةَ بن شريح، به.

1693 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بُبَسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

✽✽✽ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
 ”جو شخص مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ کہے میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

ذِكْرُ اثْبَاتِ طَعْمِ الْإِيمَانِ لِمَنْ قَالَ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ الْأَذَانِ يَسْمَعُهُ مُعْتَقِدًا لِمَا يَقُولُ

اس شخص کے لئے ایمان کا ذائقہ چکھنے کے اثبات کا تذکرہ جو اذان کو سن کر وہ کلمات کہتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہتے ہوئے ان پر اعتقاد بھی رکھتا ہے

1694 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بِنِ

الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا

1693 - إسناده صحيح على شرط مسلم . الحكيمة بن عبد الله بن قيس ، صدوق من رجال مسلم ، وباقي السند على

شرطهما . وأخرجه مسلم (386) في الصلاة: باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، وأبو داود (525) في الصلاة: باب ما يقول إذا

سمع المؤذن ، والترمذي (210) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا أذن المؤذن من الدعاء ، والنسائي 2/26 في الأذان: باب

الدعاء عند الأذان ، وفي "عمل اليوم والليلة" (73) ، كلهم عن قتيبة بن سعيد ، بهذا الإسناد . ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في

"السنن" 1/410 ، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/226 ، وأحمد 1/181 ، ومسلم (386) ، وابن ماجه (721) في الأذان: باب ما يقال

إذا أذن المؤذن ، وأبو عوانة 1/340 ، والطحاوي 1/145 ، وابن خزيمة في "صححه" (421) من طرق عن الليث ، به . وأخرجه ابن

خزيمة أيضا برقم (422) عن زكريا بن يحيى بن إياس ، والطحاوي 1/145 عن روح بن الفرغ ، كلاهما عن سعيد بن عفير ، عن

يحيى بن أيوب ، عن عبد الله بن المغيرة ، عن الحكيمة بن عبد الله بن قيس ، به .

وَبِإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا .

✽✽ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اس شخص نے ایمان کا ڈالنے چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہو۔“

ذِكْرُ رَجَاءِ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِمَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ
اس شخص کی دعا کے مستجاب ہونے کی امید کا تذکرہ جو مؤذن کی اذان کو
سن کر وہی کلمات کہتا ہے جو مؤذن کہتا ہے

1695 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بَسْتٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ

السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضَلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: " قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلِّ تَعَطُّهُ ."

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم

پر فضیلت لے گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں تو جب تم (اذان کا) مکمل جواب دے دو گے تو تم جو مانگو گے وہ تمہیں دیا
جائے گا۔“

1694 - إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد الليثي، ومحمد بن إبراهيم: هو

التيمي. وأخرجه الترمذي (2623) في الإيمان: باب ثلاثة من كن فيه وجد حلاوة الإيمان، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه
أحمد 1/208، ومسلم (34) في الإيمان: باب الدليل على أن من رضي بالله تعالى رباً... والبخاري (25) من طريق عبد العزيز بن
محمد الدراوردي، عن يزيد بن الهاد، به.

1695 - إسناده حسن؛ حبي بن عبد الله مختلف فيه، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به إذا حدث عنه ثقة. وقال الحافظ في

"التقريب": صدوق يهيم. فمشله يكون حسن الحديث، وباقى السند على شرط الصحيح. أبو عبد الرحمن الجبلي: هو عبد الله بن
يزيد المعافري. وأخرجه أبو داود (524) في الصلاة: باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/410،
والبخاري في "شرح السنة" 427، عن أبي الطاهر بن السرح بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود أيضاً (524)، والنسائي في "عمل اليوم
والليلة" (44) عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، به. ورواية النسائي "تعط" بغير هاء. وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة،
والبخاري (426) من طريق رشدين بن سعد، كلاهما عن حبي، به.

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْتِنَارِ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ إِذِ الدُّعَاءُ بَيْنَهُمَا لَا يَرُدُّ
 اذان اور اقامت کے درمیان بکثرت دعا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ ان دونوں کے
 درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

1696 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ السَّلُولِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ يَسْتَجَابُ فَادْعُوا".

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 "اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مستجاب ہوتی ہے تو تم لوگ (اس وقت میں) دعا مانگو۔"



1696 - إسناده صحيح. برید بن ابی مریم: ثقة، ولم یخرجه له، وباقی السند رجاله رجال الشیخین، وأبو إسحاق: هو عمرو
 بن عبد اللہ السبعی. وأخرجه النسائی فی "عمل الیوم واللیلة" (67) عن إسماعیل بن مسعود، حدثنا یزید بن زریع، بهذا الإسناد.
 ومن طریق النسائی أخرجه ابن السنی، ص. 48 وصححه ابن خزيمة (425) عن أحمد بن المقدم العجلی، عن یزید بن زریع،
 به. وأخرجه ابن أبی شیبة 10/226 عن عبید اللہ، وأحمد 3/155 و254 عن أسود بن عامر، وحسین بن محمد، وابن خزيمة (427)
 من طریق حسین بن محمد، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/225، وابن خزيمة (427) من طریق إسماعیل بن
 عمر، عن یونس بن أبی إسحاق عن برید بن أبی مریم، به، وهذا إسناد صحيح، رجاله رجال مسلم غیر برید وهو ثقة. وصححه ابن
 خزيمة أيضًا (426) عن محمد بن خالد بن خدّاش الزهران، عن سلم بن قتیبة، عن یونس، بالإسناد السابق. وأخرجه عبد الرزاق
 (1909)، وابن أبی شیبة 10/225، وأحمد 3/119، وأبو داود (521) فی الصلاة: باب ما جاء فی الدعاء بین الأذان والإقامة،
 والترمذی (212) فی الصلاة: باب ما جاء فی أن الدعاء لا یرد بین الأذان والإقامة، و (3594) و (3595) فی الدعوات: باب فی
 العفو والعافية، والنسائی فی "عمل الیوم واللیلة" (68) و (69)، والبیهقی 1/410 من طرق عن سفیان الثوری، عن زید العمی، عن
 أبی إیاس، عن أنس، وزید العمی: ساء الحفظ إلا أنه قد جاء من غیر طریقہ كما تقدم، فیتقوی، ولذا قال الترمذی بإثره: حدیث
 حسن صحيح. ولفظه "عن سفیان" سقط من "مصنف" ابن أبی شیبة.

بَابُ شُرُوطِ الصَّلَاةِ

باب 8: نماز کی شرائط

1697 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَبَابٍ الْجَمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَ تَرْتِبَتُنَا لَنَا طَهُورًا وَجُعِلَتْ

صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَأُوتِيتُ هَوْلَاءِ الْآيَاتِ مِنَ الْخُرُوفِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُ أَحَدٌ

قَبْلِي وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَعْدِي.

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہمیں دوسرے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے زمین

کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا

ہے اور مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے دی گئی ہیں یہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی

گئیں اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں دی جائیں گی۔“

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيصِ الْأَوَّلِ الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو واضح کر دیتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1698 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى عَبْدَانُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ

1697 - إسنادہ صحیح علی شرط الصحیح . أبو مالک الأشجعی . هو سعد بن طارق . وأخرجه الطيالسی (418) ومن طريقه

أبو عوانة الإسفرائینی 1/303 عن أبي عوانة البشكري، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في فضائل القرآن من الكبرى كما في التحفة

3/47، وأبو عوانة 1/303، والبيهقي 1/213، من طرق عن أبي عوانة، عن أبي مالك الأشجعی، به . وأخرجه أحمد 5/383 من

طريق أبي معاوية، عن أبي مالك الأشجعی، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (263) وقد تصحف فيه سعد إلى سعيد . وأخرجه ابن

أبي شيبة 11/435 من طريق ابن فضيل عن أبي مالك الأشجعی، به، وصححه ابن خزيمة (264) . ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه

مسلم (522) في المساجد، والبيهقي 1/213، وأخرجه مسلم أيضًا من طريق ابن أبي زائدة، عن أبي مالك الأشجعی سعد بن طارق،

به . وللقسم الأخير من الحديث شاهد من حديث عقبة بن عامر عند أحمد 4/158 وسنده صالح.

وَأَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ اشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَصَلِيَ بَيْنَ الْقُبُورِ.

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

ذَكَرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس تخصیص کا تذکرہ جو اس لفظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہے (جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں)

1699 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَامَ وَالْمَقْبَرَةَ".

1698 - رجاله ثقات رجال الصحيح غير اشعث وهو ابن عبد الملك الحمراي - فانه ثقة، إلا أن فيه عننة الحسن وهو البصري. وأخرجه البزار (442) من طريق أبي موسى الزمن من محمد بن المشي، وابن الأعرابي في "معجمه" الورقة 235/1 من طريق حسين بن يزيد الطحان، كلاهما عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار أيضاً (441) من طريق عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي، عن عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس. وهذا سند قوى، عبد الله بن الأجلح، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أنس، وهذا سند قوى، عبد الله بن الأجلح ذكره المؤلف في "الثقات" وقال أبو حاتم والدارقطني: لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخطأ الهيثمي في "المجمع" 2/27 فقال: ورجالهم رجال الصحيح، فقد علمت أن عبد الله الأجلح لم يخرج له ولا أحدهما. وأخرجه أيضاً (443) من طريق أبي هاشم، عن أبي معاوية، عن أبي سفيان السعدي، عن ثمامة، عن أنس. وأبو سفيان السعدي: اسمه طريف بن شهاب متفق على ضعفه. وأخرجه ابن الأعرابي في "معجمه" ورقة 235/1 من طريق الحسن بن يزيد الطحان، حدثنا جعفر (كذا الأصل، ويغلب على ظني أن الصواب: حفص، وهو ابن غياث) عن عاصم الأحول، عن ابن سيرين، عن أنس بن مالك، قال: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلى بين القبور على الجنائز". وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة" 79/2 وسيعيده المؤلف في باب ما يكره للمصلي وما لا يكره.

1699 - إسناده صحيح، بشر بن معاذ العقدي: صدوق روى له أصحاب السنن غير أبي داود، وباقي رجال السنن على شرطهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم (791). وأخرجه أحمد 3/96، وأبو داود (492) في الصلاة: باب في المواضع التي لا تجوز فيه الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/435، من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/251، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/83 من طريق ابن إسحاق، والترمذي (317) في الصلاة: باب ما جاء أن الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام، والدارمي 1/323، والبيهقي في "السنن" 2/435، والبقوي (506)، من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وابن ماجه (745) في المساجد: باب المواضع التي تكرر فيه الصلاة، والبيهقي في "السنن" 1/434 من طريق حماد بن سلمة وسفيان، كلهم عن عمرو بن يحيى، به. وصححه الحاكم 1/251 ووافقه الذهبي. وسيعيده المؤلف في باب ما يكره للمصلي وما لا يكره. وهو - رحمه الله - ابن خزيمة أيضاً (792)، والحاكم 1/251، والبيهقي في "السنن" 1/435 من طريق بشر بن المفضل.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے سوائے حمام اور مقبرے کے۔“

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّلَاثِ الَّذِي يَخْصُ عُمُومَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جَعَلَتِ الْأَرْضُ
كُلَّهَا مَسْجِدًا"

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو
خاص کر دیتی ہے ”تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا“

1700 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

هَشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاظِنَ الْإِبِلِ
فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ".

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا
کر لو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔“

1701 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هَشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا
مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاظِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ".

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا
کر لو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنَّ الرَّجُلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

1701 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/449 من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن محمد

بن أبي بكر المقدمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه (768) في المساجد: باب الصلاة في أعطان الإبل ومراح الغنم، من طريق
بكر بن خلف، والدارمي 1/323 في الصلاة: باب الصلاة في مرائب الغنم ومعائن الإبل، عن محمد بن منهل، كلاهما عن يزيد بن
زريع، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (795) عن أحمد بن المقدم العجلي، عن يزيد بن زريع، به. وتقدم برقم (1384) من
طريق عبد الله بن المبارك، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد، وأوردت تخريجه من طريقه عن هشام هناك.

إِنَّمَا زَجَرْنَا لَهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ خُلِقَتْ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ بات کا قائل ہے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے کیونکہ تخلیق کے اعتبار سے وہ شیاطین سے تعلق رکھتے ہیں

1702 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ".

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ" أَرَادَ بِهِ أَنَّ مَعَهَا

الشَّيَاطِينِ وَهَكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلْيَذَرَاهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ" ثُمَّ قَالَ فِي

خَبَرِ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ: "فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينِ".

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو کیونکہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی

ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے“ اس سے آپ

کی مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ شیاطین ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ (درج ذیل) فرمان بھی اسی نوعیت کا ہے۔

”وہ جہاں تک ہو سکے اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو وہ (نمازی) اس کے ساتھ

جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔“

1702 - رجالہ ثقات رجال الشيخين إلا أن فيه عن عنة الحسن، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة. 1/384 وأخرجه البيهقي

في "السنن" 2/449 من طريق أبي الربيع، عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/56، 57 عن عبد الأعلى، وابن ماجه (769)

في المساجد، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن أبي نعيم، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (1602) عن ابن عيينة،

عن عمرو بن عبيد، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/63 ومن طريقه البيهقي 2/449، والغوي (504) عن إبراهيم بن

محمد، عن عبيد الله بن طلحة بن كريب، عن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (913) عن ابن فضالة، والنسائي 2/56 في المساجد،

عن عمرو بن علي، عن يحيى، عن أشعث، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/384 من طريق مبارك، ثلاثهم عن الحسن، به.

وأخرجه أحمد 5/55، والبيهقي 2/449 من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/54 عن وكيع،

عن سليمان، عن أبي سفيان بن العلاء، عن الحسن، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/26 وقال: رجال أحمد رجال

الصحيح. وله شواهد ذكرتها عقب تخريج الحديث المتقدم برقم (1384).

صدقہ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔
 ”پس وہ (نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (آگے سے گزرنے والے) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ لَفْظَةً أَطْلَقَهَا عَلَيَّ
 الْمَجَاوِرَةَ لَا عَلَيَّ الْحَقِيقَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے“
 یہ ایسے الفاظ ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاورت کے طور پر استعمال کیا ہے اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے

1703 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمَزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ
 حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَمَزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "عَلَى ظَهْرِكُمْ كَلْبٌ يَبْعِي شَيْطَانَ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُوا اللَّهَ وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ".

✽✽✽ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہراونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر سوار ہوتے ہو تو اللہ کا نام لے لو اور اپنی حاجات میں کوئی کمی نہ
 کرو۔“

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانَ يُصْرِّحُ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبْلِ

لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَجْلِ كَوْنِ الشَّيْطَانِ فِيهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا

کرنے کی ممانعت اس وجہ سے نہیں ہے ان میں شیطان ہوتا ہے

1703- إسناده حسن. أسامة بن زيد وهو الليثي فيه كلام خفيف، لا يرقى حديثه إلى درجة الصحة مع كونه من رجال مسلم،

ومحمد بن حمزة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "التقاة" 5/357، وقد أثبت رمز (م) في صدر ترجمته في المطبوع من

"تهذيب التهذيب" وهو خطأ، فإن مسلماً لم يخرج له. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (2993) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن

وهب، به. وأخرجه أحمد 3/494، والدارمي 2/285-286 من طريق عبد الله بن المبارك وعبيد الله بن موسى، عن أسامة بن زيد،

بهذا الإسناد. وقال الهيثم في "المجمع" 10/131: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجال الصالحين غير

محمد بن حمزة وهو ثقة.

1704 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَةٌ قَفَلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْأَبْلِ لِأَجْلِ أَنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ لَمْ يُصَلِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَعِيرِ إِذْ مُحَالٌ أَنْ لَا تَجُوزَ الصَّلَاةُ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي قَدْ يَكُونُ فِيهَا الشَّيْطَانُ ثُمَّ تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّيْطَانِ نَفْسِهِ بَلْ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ" أَرَادَ بِهِ أَنَّ مَعَهَا الشَّيَاطِينِ عَلَى سَبِيلِ الْمَجَاوِرَةِ وَالْقُرْبِ.

سعد بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح صادق (قریب) ہونے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے نیچے اتر اور میں نے وتر ادا کر لئے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! (نمونہ ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کی بنیادی وجہ اگر یہ ہوتی کہ ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نماز ادا نہ کرتے۔ کیونکہ یہ بات محال ہے کہ ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا

1704 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وهو فی "الموطأ" 1/124 فی صلاة اللیل: باب الأمر بالوتر، وأبو بکر بن عمر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب لم یوقف له علی اسم، وهو قرشی عدوی مدنی من الثقات، لیس له فی "الموطأ" ولا فی "الصحيحین" سوى هذا الحدیث الواحد. ومن طریق مالك أخرجه أحمد 2/57، والبخار (999) فی الوتر: باب الوتر علی الدابة، ومسلم (700) (36) فی صلاة المسافرین: باب جواز صلاة النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت، والنسائی 3/232 فی قیام اللیل: باب الوتر علی الرحلة، وابن ماجه (1200) فی الإقامة: باب ما جاء فی الوتر علی الرحلة، والدارمی 1/373 فی الصلاة: باب الوتر علی الرحلة، وأبو عوانة (2/342)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/428 و429، والبیہقی 2/5. وأخرجه ابن أبی شیبة 2/303، وعبد الرزاق (4518) و(4536)، والبخاری (1000) فی الوتر، و(1095) فی تقصیر الصلاة، والنسائی 3/232 فی قیام اللیل، وأبو عوانة 2/343، والطحاوی 2/429، والبیہقی فی "السنن" 2/6، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، وصححه ابن خزيمة برقم (1264). وأخرجه أحمد 2/138، والبخاری (1098) فی تقصیر الصلاة: باب ینزل للمکتوبة و(1105) باب من تطوع فی السفر، ومسلم (700) (39) فی صلاة المسافرین، والدارقطنی 2/35، وأبو عوانة 2/342، والطحاوی 1/428، من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبیه ابن عمر. وصححه ابن خزيمة (1090) و(1262). وأخرجه البخاری (1096) فی تقصیر الصلاة: باب الإیماء علی الدابة، ومسلم (700) (38). والدارقطنی 2/36، وأبو عوانة 2/342 و343، من طریق عبد الله بن دینار، عن ابن عمر، به.

جائز نہ ہو جہاں شیطان ہوتا ہے اور خود شیطان پر نماز ادا کرنا جائز ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”ان کی تخلیق شیاطین سے ہوئی ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مراد یہ ہے: مجاورت اور قرب کے حوالے سے ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

ذَكَرُ نَفِي قَبُولِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضوءٍ لِمَنْ أَحَدَتْ

بے وضو شخص کی وضو کے بغیر نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ

1705 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ
(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً
مِنْ غُلُولٍ".

﴿﴾ ابولح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال میں سے صدقے کو قبول نہیں کرتا۔“

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِوُضوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بَيْنَهَا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کرے

جب وہ اس دوران بے وضو نہ ہو

1706 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُشْتَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

1705 - إسنادہ صحیح، والد أبي الملیح واسمہ: أسامة بن عمیر - وهو صحابی أخرج له أصحاب السنن. وأبو الملیح:

اسمہ: عامر، وقیل: زید، وقیل: زیاد، ثقة روى له الجماعة. وأخرجه الطبرانی في "الكبير" (505)، والبغوی في "شرح السنة" (157) من طریقین عن علی بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی (1319) عن شعبه، بهذا الإسناد. ومن طرق الطیالسی أخرجه البيهقی في "السنن" 1/42 وأخرجه ابن أبي شیبة 1/5، وأحمد 5/74، وأبو داؤد (59) في الطهارة: باب فرض الوضوء، والنسائی 5/56، 57 في الزكاة: باب الصدقة من غلول، وابن ماجه (271) في الطهارة، وأبو عوانة 1/235، والطبرانی (505)، والبيهقی في "السنن" 1/230 من طرق عن شعبه، به. وأخرجه أحمد 5/75، عن يحيى بن سعيد، والنسائی 1/87، 88 في الطهارة: باب فرض الوضوء، والطبرانی في "الكبير" (506) من طریق أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، به.

1706 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وأخرجه أحمد 5/350 و351 و358، ومسلم (277) في الطهارة: باب جواز

الصلوات كلها بوضوء واحد، وأبو داؤد (172) في الطهارة: باب الرجل الذي يصلي الصلوات بوضوء واحد، والترمذی (61) في الطهارة: باب الوضوء لكل صلاة، والدارمی 1/169، وأبو عوانة 1/237، والطحاوی في "شرح معاني الآثار" 1/41، والبيهقی 1/162، والبغوی في "شرح السنة" (231) من طرق عن سفیان بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی 1/54 عن قيس، عن علقمة بن مرثد، به. وسيرد بعده من طریق محارب بن دثار، عن ابن بريدة، به.

بُنْ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ

واحد.

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ
اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کی تھیں
1707- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متن حدیث): يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ فَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے
1708- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَقَبِيصَةُ بْنُ عَقْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ
(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ابْنِي رَأَيْتَكَ الْيَوْمَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ، قَالَ:
"عَمْدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ".

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن تمام نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں۔ آپ نے (وضو کرتے ہوئے) اپنے موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں

1707- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 1/29، ومن طريقه أخرجه ابن ماجة (510)،

وابن بريدة: هو سليمان. تحرف في "منحة المعبود" 1/54 إلى "سلمان".

1708- إسناده صحيح، وهو مكرر (1706).

عرض کی: میں نے آج آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ آج سے پہلے نہیں کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُعْدَمِ الْمَاءِ وَالصَّعِيدِ مَعًا أَنْ يُصَلِّيَ مِنْ غَيْرِ وُضوءٍ وَلَا تَيْمُمٍ
جس شخص کو پانی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی اس کے لئے یہ بات مباح ہے
وہ وضو اور تیمم کے بغیر نماز ادا کرے

1709- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا وَأَذْرَكْتَهُمُ الصَّلَاةَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضوءٍ فَلَمَّا اتَّوَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ قَالَ: فَسَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ فِيهِ لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَةً.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے عارضی استعمال کے لئے ایک ہار لیا وہ گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ ان لوگوں کو نماز کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے وضو کے بغیر ہی نماز ادا کر لی۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات کی شکایت آپ کے سامنے کی تو تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی اس پر حضرت اُسید بن حذیر رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا): اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اللہ کی قسم! جب بھی آپ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی۔

1709- إسناده صحيح على شرطهما. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وهو في "صحيح

ابن خزيمة" برقم (261). وأخرجه الحميدي (165)، والبخاري (336) في التيمم: باب إذا لم يجد ماء ولا ترابًا، و (3773) في فضائل الصحابة: باب فضل عائشة رضي الله عنها، و (4583) في التفسير: باب (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ) و (5164) في النكاح: باب استعارة الثياب للعروس وغيرها، و (5882) في اللباس: باب استعارة القلائد، ومهمل (367) (109) في الحيض: باب التيمم، وأبو داود (317) في الطهارة، والنسائي 1/172 في الطهارة: باب فيمن لم يجد الماء ولا الصعيد، وابن ماجه (568) في أبواب التيمم: باب ما جاء في السبب، والطبري (9640)، أبو عوانة 1/303، والبيهقي في "السنن" 1/214؛ من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (1300) من طريق مالك، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأُورِدَتْ تخريجه من طريقه هناك، فانظره.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ فَخِذِهِ إِذِ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ

آدمی کے زانوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونے کا تذکرہ زانوں قابل ستر چیز ہے

1710- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ جَرَهْدٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِ وَقَدْ كَشَفَ فَخِذَهُ فَقَالَ: "غَطَّهَا فَإِنِهَا عَوْرَةٌ".

✽✽ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے انہوں نے

اس وقت اپنے زانوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے ڈھانپ لو کیونکہ یہ پردے کی چیز ہے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ أَنْ تَصَلِيَ الْحُرَّةَ الْبَالِغَةَ مِنْ غَيْرِ خِمَارٍ يَكُونُ عَلَى رَأْسِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آزاد اور بالغ عورت سر پر چادر لئے بغیر نماز ادا کرے

1711- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

1710- رجاله ثقات. زرعة بن عبد الرحمن بن جرهد الأسلمى المدنى، وثقه النسائي، وذكره ابن حبان في "الفتا" 4/268

وقال: من زعم أنه زرعة بن مسلم بن جرهد فقد وهم. وباقي رجال السند على شرط الصحيح. أبو عاصم: هو الضحاك بن

مخلد الشيباني، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، وإسحاق بن إبراهيم: هو ابن محمد الصواف. وأخرجه أحمد 3/479،

والطبراني في "الكبير" (2138)، من طريق سفيان، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/475 من طريق مسعر، كلاهما عن أبي

الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (19808)، ومن طريقه أحمد 3/478، والترمذی (2798) في الأدب: باب ما جاء أن

الفخذ عورة، عن معمر، عن أبي الزناد، أخبرني ابن جرهد، عن أبيه. وقال الترمذی: هذا حديث حسن. وأخرجه أحمد 3/478،

والحميدي (858)، والدارقطني 1/224، من طريق سفيان، حدثنا أبو الزناد، أخبرني آل جرهد، عن جرهد. وأخرجه أحمد 3/479

من طريق ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن زرعة بن عبد الرحمن بن جرهد، عن جرهد جده، ونفر من أسلم سواه ذوى رضا أن رسول الله

صلى الله عليه وسلم مر على جرهد... وأخرجه الطيالسي (1176) عن مالك بن أنس، عن سالم أبي النضر، عن ابن جرهد، أن النبي

صلى الله عليه وسلم مر به... وأخرجه أحمد 3/478، وأبو داود (4014) في الحمام: باب النهي عن التعري، والطحاوي 1/475،

والبيهقي 2/228، من طريق مالك، عن أبي النضر سالم بن أبي أمية، عن زرعة بن عبد الرحمن بن جرهد، عن أبيه، عن جده جرهد

... وأخرجه الدارقطني 1/224 من طريق سفيان، عن أبي النضر، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/118، والحاكم 4/180 من طريق

سفيان، عن سالم أبي النضر، عن زرعة بن مسلم بن جرهد، عن جده جرهد، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه

الذهبي. وأخرجه أحمد 3/478، والترمذی (2797)، والطحاوي 1/475 في "شرح معاني الآثار"، من طريقين عن محمد بن عقيل،

عن عبد الله بن جرهد، عن أبيه. وعلقه البخاري في "صحيحه" 1/478 في الصلاة، باب: الصلاة بغير رداء، فقال: ويروى عن

جرهد، عن النبي صلى الله عليه وسلم: "الفخذ عورة".

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ".
 ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
 ”اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا۔“

1712- (سند حدیث): حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ بِإِسْنَادٍ مِثْلِهِ

وقال:

(متن حدیث): صَلَاةُ امْرَأَةٍ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”بالغ عورت کی نماز چادر کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبَيْنِ إِذَا قَصَدَ الْمُصَلِّي آدَاءَ فَرُضِهِ

دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب نمازی اپنا فرض ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے
 1713- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ

الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ نَافِعًا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَزَّرْ وَلْيُوتِدْ".
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1712- إسناده حسن. صفية بنت الحارث بن طلحة العبديّة أم طلحة الطلحات، وكانت عائشة تنزل عليها بالبصرة عقب وقعة الجمل. وذكرها المؤلف في "لغات التابعين" 4/385-386، وروى عنها محمد بن سيرين وقناة، وعدها الحافظ في "التقريب" صحابية، ولم يتابع، وباقى رجال السنن على شرط الصحيح، وقال الترمذی: حديث عائشة حديث حسن. وأخرجه ابن ماجه (655) في الطهارة: باب إذا حاضت الجارية لم تصل إلا بخمار، عن يحيى بن يحيى، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/229، 230، وأحمد 6/150 و218 و259، وأبو داود (641) في الصلاة: باب المرأة تصلي بغير خمار، والترمذی (377) في الصلاة: باب لا تقبل صلاة المرأة إلا بخمار، وابن ماجه (655)، والبيهقي 2/233، والبغوي (527)، وابن الأعرابي في "معجمه" ورقة 197/1 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وصححه الحاكم 1/251 وقال: صحيح على شرط مسلم. هو في "صحيح ابن خزيمة" (775).

1713- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/378، والبيهقي 2/235 من طرق عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/235 من طريق مثني بن معاذ، عن أبيه، به. وأخرجه الطحاوي 1/377، 378 من طريق حفص بن ميسرة، والبيهقي 2/235، 236 من طريق أنس بن عياض، كلاهما عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وقد أخرجه عبد الرزاق (1390)، وأحمد 2/148، والطحاوي 1/377 من طريق ابن جريج، وأبو داود (635) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقاً يتزر به، والطحاوي 1/377، والحاكم في "المستدرک" 1/253، والبيهقي في "السنن" 2/236 من طريق أيوب، والطحاوي 1/377 من طريق جرير بن حازم.

”جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو تہبند باندھ لے اور اسے موڑ لے“۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبَيْنِ إِنَّمَا أَمَرَ لِمَنْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ

وَإِنْ كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُجْزِئَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو کپڑوں میں نماز ادا کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے

جسے اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کی ہو، اگرچہ ایک کپڑے میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہے

1714- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّصَلِّي أَحَدَنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ

وَرِدَائٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَرِدَائٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ فِي ثُبَانٍ

وَقَمِيصٍ فِي ثُبَانٍ وَقَبَاءٍ" قَالَ: وَأَحْسِبُهُ (قال) "فی تباں وردداء"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص

ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش دے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو

آدی اپنے جسم پر دو طرح کے کپڑے اکٹھے کرے۔ آدی تہبند اور چادر میں یا تہبند اور قمیص میں یا تہبند اور قبائے یا شلوار اور چادر میں

یا شلوار اور قبائے میں یا پاجامے اور قمیص میں یا پاجامے اور قبائے میں نماز ادا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے: انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: پاجامے اور چادر میں (نماز ادا کرے)

1714- إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه البخاری (365) فی الصلاة: باب الصلاة فی القميص والسراويل والثبان

والقباء، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/282 من طريق هشام الفردوسي،

عن محمد بن سيرين، به. وأخرجه المرفوع منه مسلم (515) (276) فی الصلاة: باب الصلاة فی ثوب واحد، من طريق أبي خيثمة

زهير بن حرب، عن إسماعيل بن عليّة، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا مسلم (515)، وأبو داود (625) فی الصلاة: باب جماع أبواب

ما يصلی فيه، والنسائي 2/69، 70 فی القبلة: باب الصلاة فی الثوب الواحد، والبغوی فی "شرح السنة" (511)، من طريق مالك،

عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن الجارود فی "المنتقى" (170)، وصححه ابن خزيمة برقم (758) من

طريق سفيان، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (515) من طريق يونس وعقيل، عن الزهري، عن سعيد

بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة.

۱ (نوٹ) صحیح ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے امام حبان رحمۃ اللہ علیہ کو یہ روایت نقل کرتے ہوئے غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے موقوف روایت کو مرفوع

روایت کے ساتھ ملا دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ کہ ”جب اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش عطا کرے تو تم اپنے آپ کو گنجائش دو“ کو یہ موقوف روایت ہے جو حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کا قول ہے۔

1715- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

أَنَّ بِنَ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ لوگ قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا: اللہ کے رسول پرگزشتہ رات قرآن نازل ہوا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو تم لوگ بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ ان لوگوں کے چہرے اس وقت شام کی طرف تھے تو وہ گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمُسْلِمُونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَبْلَ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكُعْبَةِ
اس دور کا تذکرہ جتنے عرصے کے دوران مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہونے سے پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے

1715- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" (445) من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد، وهو في "الموطأ" 1/195 في القبلة: باب ما جاء في القبلة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/64، وفي "الأم" 2/113، والبخاري (403) في الصلاة: باب ما جاء في القبلة ومن لا يرى الإعادة على من سها فصلى إلى غير القبلة، و (4491) في التفسير: باب (الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ) ، و (4494) باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) ، و (7251) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خير الواحد الصدوق، ومسلم (526) في المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، والنسائي 2/61 في القبلة: باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد، وأبو عوانة 1/394، والبيهقي 2/2 و 11 وأخرجه أحمد 2/16، والبخاري (4488) في التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ) عن مسدد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن سفيان، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/335، وأحمد 2/26، والترمذي (341) في الصلاة: باب ما جاء في ابتداء القبلة، عن هناد، ثلاثتهم عن وكيع، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه أحمد 2/105 عن إسماعيل بن عمر، عن سفيان، عن ابن دينار، به. وأخرجه البخاري (4490) في التفسير: باب (وَلَكِنَّ آيَاتِكَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ) ، وأبو عوانة 1/394، من طريق خالد بن مخلد القطواني، والدارمي 1/281 عن يحيى بن حسان، كلاهما عن سليمان بن بلال، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه البخاري (4493) في التفسير: باب (وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) عن موسى بن إسماعيل، ومسلم (526) عن شيبان بن فروخ، كلاهما عن عبد العزيز بن مسلم، عن عبد الله بن دينار، به. وأخرجه مسلم (526) (14) من طريق موسى بن عقبة، والدارقطني 1/273، من طريق صالح بن قدامة، كلاهما عن ابن دينار، به.

1716- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متفق حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) فَمَرَّ رَجُلٌ عَلَيَّ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّى الْمُسْلِمُونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَعْدَ قُدُومِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ سِوَاءَ وَذَلِكَ أَنَّ قُدُومَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَأَمْرُهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِاسْتِجَابِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِلْيَصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَذَلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلَى صِحَّةٍ مَا ذَكَرْتُ.

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے سولہ ماہ تک یا شاید سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ آپ اس بات کے خواہش مند تھے آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”ہم آسمان میں تمہارے چہرے کا اوپر کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم تمہیں عنقریب اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے“

1716- إسناده صحيح على شرطهما، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله. وأخرجه البخاري (7252) في الأحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، عن يحيى، والترمذي (340) في الصلاة: باب ما جاء في ابتداء القبلة، و (2962) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن هناد، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. ومن طريق الترمذي أخرجه البغوي في "شرح السنة" برقم (444). وأخرجه البخاري (399) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، والبيهقي 2/2، من طريق عبد الله بن رجاء، عن إسرائيل، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/334، ومن طريقه مسلم (525) في المساجد: باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة، وأبو عوانة 1/394، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد، وأخرجه الطيالسي (719) عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه البخاري (4492) في التفسير: باب (وَلِكُلِّ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيَهَا)، ومسلم (525) (12)، والطبري 3/133، 134، من طريق يحيى بن سعيد، وأبو عوانة 1/393 من طريق أبي عاصم، كلاهما عن سفیان، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن سعد 1/242، 243، والبخاري (40) في الإيمان: باب الصلاة من الإيمان، و (4486) في التفسير: باب (سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ ...)، والبيهقي في "السنن" 2/2، وأبو عوانة 1/393، وابن الجارود في "المتنقي" (165)؛ من طرق عن زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن ماجه (1010) في إقامة الصلاة: باب القبلة، والدارقطني 1/273 من طريق أبي بكر بن عياش، عن أبي إسحاق، به. قال الحافظ: "وأبو بكر بن عياش ساء الحفظ، وقد اضطرب فيه." ويعنى جاء في روايته "ثمانية عشر شهراً" وانظر التعليق الوارد عقب قول أبي حاتم الآتي. وأخرجه النسائي 2/60 في القبلة: باب استقبال القبلة، وأبو عوانة 1/393 من طريق إسحاق الأزرق، عن زكريا بن أبي زائدة، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أبو عوانة 1/393 من طريق عمار بن زريق، عن أبي إسحاق، به.

جس سے تم راضی ہو گے، تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت میں پھیر لو۔“

پھر ایک شخص انصار کے پاس سے گزرا جو رکوع کی حالت میں تھے اس شخص نے گواہی دے کہ یہ بات کہی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد مسلمانوں نے سترہ ماہ تین دن تک بیت المقدس کی طرح رخ کر کے نماز ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اور اللہ تعالیٰ نے منگل کے دن ۱۵ شعبان المعظم کو خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا تو یوں ہماری ذکر کردہ بات درست شمار ہوگی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا صَلَاةً مَنْ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ إِيْمَانًا
جو لوگ اس مدت کے دوران بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کا ان کی نماز کو ایمان کا نام دینے کا تذکرہ

1717 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا كَيْفَ بَمَنْ مَاتَ مِنْ إِخْوَانِنَا وَهُمْ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) (البقرة: 143).
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا، تو لوگوں نے عرض کی: ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا، جن کا انتقال ایسی حالت میں ہوا ہے وہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
”اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے وہ تمہارے ایمان (یعنی اعمال) کو ضائع کر دے۔“

ذِكْرُ لَفْظَةِ قَدْ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّلَاةَ بِلَا نِيَّةٍ جَائِزَةٌ
ان الفاظ کا تذکرہ جنہوں نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

1717 - سماک - وهو ابن حرب - روايته عن عكرمة مضطربة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 1/347، والترمذی (2964) في التفسير: باب ومن سورة البقرة، عن هناد وأبي عمار، والطبري 3/167 عن أبي كريب، أربعتهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/295 و304 و322، والدارمي 1/281، والطبراني في "الكبير" (11729)، والطبراني 3/167، من طرق عن إسرائيل، بهذا الإسناد. ولفظ "عن سماك" سقط من "سنن" الدارمي. وأخرجه أبو داود (4680) في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، من طريق وكيع، عن سفيان، عن سماك، به. وأخرجه الطيالسي (2673) عن قيس، عن سماك، به. وقال الترمذی: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم 2/269، ووافقه الذهبي.

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نیت کے بغیر نماز ادا کرنا جائز ہے

1718 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ:

اسْمَعُ وَأَطِعْ وَلَوْ لِعَبِيدٍ مُجَدِّعِ الْأَطْرَافِ،

وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةَ فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ إِلَى أَهْلِ بَيْتِ مَنْ جِئْتَ فَاصْبِرْ لَهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ

وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا فَإِنَّ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَالْأَفْهَى نَافِلَةٌ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی

تلقین کی تھی تم (حاکم کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنا اگرچہ وہ کوئی ناکہ کان کٹا غلام ہو۔

1718 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الصحیحین غیر عبد اللہ بن الصامت فإنه من رجال مسلم. حبان: هو

ابن موسیٰ بن سوار. وأخرجه بتمامه البخاری فی "الأدب المفرد" (113) عن بشر بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 5/161 عن محمد بن جعفر وحجاج، وأبو عوانة 4/448 من طريق وهب بن جرير، والبقوی فی "شرح السنة"

(391) من طريق شبابة بن سوار، أربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/171 عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، عن قتادة،

عن أبي عمران الجوني، به، فيكون شعبة سمعه من أبي عمران، ومن قتادة، عن أبي عمران، وهذا من المزيدي متصل

الأسانيد. وأخرجه القسمين الأول والأخير معاً مسلم (648) (240) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار،

عن أبي بكر ابن أبي شيبة، عن ابن إدريس، عن شعبة، به. وأخرج القسم الأول منه الطيالسي (452)، ومسلم (1837) في الإمارة:

باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وابن ماجه (2862) في الجهاد: باب طاعة الإمام، والبيهقي في "السنن" 3/88 و8/155

من طرق عن شعبة، به. والقسم الثاني أوردته المؤلف في باب الجار برقم (514) من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وبرقم

(513) من طريق حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، به، وبرقم (523) من طريق أبي عامر الخزاز، عن أبي عمران الجوني، به.

وتقدم تخريجها هناك. والقسم الثالث أخرجه الطيالسي (449)، وابن أبي شيبة 2/381 و382، عن وكيع وابن إدريس، وابن ماجه

(1256) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخرجوا الصلاة عن وقتها، من طريق محمد بن جعفر، أربعتهم عن شعبة، بهذا الإسناد،

ومن طريق الطيالسي أخرجه البيهقي في "السنن" 2/301، والبقوی في "شرح السنة" (390). وأخرجه عبد الرزاق (3782) عن

معمر، وأحمد 5/169 من طريق صالح بن رستم، والدارمي 1/279 من طريق همام، ثلاثتهم عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه

مسلم (648) (238) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، وأبو داود (431) في الصلاة: باب إذا أخرج الإمام

الصلاة عن الوقت، والبيهقي في "السنن" 3/124 من طرق عن حماد بن زيد، عن أبي عمران الجوني، به. وأخرجه مسلم (648)

(239) عن يحيى بن يحيى، والترمذي (176) في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل الصلاة إذا أخرجها الإمام، عن محمد بن موسى

البصري، كلاهما عن جعفر بن سليمان الضبي، عن أبي عمران الجوني، به. وأوردته المؤلف برقم (1482) من طريق أبي العالية

البراء، عن أبي عمران، به. وتقدم تخريجها من طريقه وغيره هناك. وسيورده بعده من حديث مرحوم بن عبد العزيز، عن أبي عمران

الجوني، به.

جب تم شور بابتاؤ تو اس میں پانی زیادہ کر لینا۔ پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کا جائزہ لینا اور اس (شور بہ) میں سے مناسب طور پر انہیں دے دینا۔

نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا جب تم امام کو ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ نماز ادا کر چکا ہو تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی ورنہ وہ (امام کے ہمراہ دوبارہ ادا کرنے کی صورت میں تمہاری دوسری نماز) نفل ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَأَلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ"

أَرَادَ بِهِ الصَّلَاةَ الثَّانِيَةَ لَا الْأُولَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”ورنہ پھر وہ نفل ہوگی“

اس سے مراد دوسری نماز ہے پہلی نماز مراد نہیں ہے

1719 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍوَانِ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَبَتْهَا فَإِنَّ آتَيْتِ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو پھر جب لوگوں کے پاس آؤ اور وہ نماز ادا کر چکے ہوں تو تم نے اپنی نماز کی حفاظت کر لی تھی اور اگر انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تو تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔



1719 - إسنادہ صحیح کسابقہ . وأخرجه أحمد 5/149 عن مرحوم بن عبد العزيز العطار، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من

طريق شعبة، عن أبي عمران الجوني، به . وتقدم تخريجه هناك .

9 - بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

ذِكْرُ فَتْحِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ عِنْدَ دُخُولِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَقْرُوضَاتِ

فرض نمازوں کے اوقات کے داخل ہونے کے وقت آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا تذکرہ

1720 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْفَضْلِ السَّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْدَرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "سَاعَتَانِ تَفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ" (1:3)

✿✿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو گھنٹیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں نماز میں حاضری کے وقت اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) صف بناتے وقت“۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْإِيمَانِ لِلْمُحَافِظِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نمازوں کی حفاظت کرنے والے کے لیے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

1720 - إسناده صحيح، لكن اختلف في رفعه ووقفه . أبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج التمار المدني القاص . وهو في "الأدب المفرد" . "661" وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/70 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريقة ابن أبي شيبة 10/224، والطبراني "5774" موقوفا على سهل بن سعد. قال ابن عبد البر - فيما نقله عنه الزرقاني 1/146: هذا الحديث موقوف عند جماعة رواة الموطأ، ومثله لا يقال بالرأى، وقد رواه أيوب بن سويد، ومحمد بن مخلد، وإسماعيل بن عمرو، عن مالك مرفوعا. قلت: رواية أيوب بن سويد سيوردها المؤلف برقم "1764" وأخرجه أبو داود "2540" في الجهاد: باب الدعاء عند اللقاء، والدارمي 1/272، والحاكم 1/198، والبيهقي 1/410، والطبراني "5756"، وابن الجارود "1065" من طرق عن سعيد بن الحكم بن أبي مريم

1721 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَفْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بِالْإِيمَانِ"، قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) (التوبة 18). (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: دَرَّاجٌ هَذَا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ السَّمْحِ وَكُنْيَتُهُ أَبُو السَّمْحِ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ هَذَا: اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الْعَتَوَارِيُّ مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ فَلَسْطِينِ، وَقَوْلُهُ: "عَلَيْهِ" بِمَعْنَى "لَهُ"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تم کسی شخص کو باقاعدگی سے مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کے بارے میں گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ کی مسجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ”درّاج“ نامی راوی مصر سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نام عبدالرحمن بن سجّح ہے، اور اس کی کنیت ”ابو السّمح“ ہے۔

ابوہیثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو عتواری ہے، یہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے ”ثقة“ راویوں میں سے ایک ہے۔ روایت کے الفاظ میں لفظ ”علیہ“ لفظ ”لہ“ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْفَرِيضَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْجِهَادِ الْفَرِيضَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فرض نماز (ادا کرنا)

فرض جہاد کرنے سے افضل ہے

1721- إسناده ضعيف. دراج في روايته عن أبي الهيثم ضعيف، قال أبو داؤد: أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم، عن أبي سعيد، وباقى رجاله ثقات. ومرع ذلك فقد حسنه الترمذی "2617" و "3093"، وصححه ابن خزيمة "1502"، ووافقه المحقق، وفات الشيخ ناصر أن يبه على ذلك في تعقباته عليه. وصححه أيضا الحاكم 2/332، ووافقه الذهبي، لكن في "شرح الجامع الصغير" للمناوي 1/358: وقال الحاكم: ترجمة صحيحة مصرية، وتعقبه الذهبي بأن فيه درّاجا، وهو كثير المناكير "قلت: فلعل هذا في مكان آخر من المستدرک"، وقال مغلطوي في "شرح ابن ماجه": حديث ضعيف. وأخرجه أحمد 3/68 عن سريح بن النعمان، والترمذی "2617" في الإيمان: باب ما جاء في حرمة الصلاة و "3093" في التفسير: باب ومن سورة التوبة، عن ابن أبي عمير العدني، والدارمی 1/278 عن الحميدى، والبيهقى في "السنن" 3/66 من طريق أصعب بن الفرج، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی "3093" في التفسير، وابن ماجه "802" في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الجماعة،

1722 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَجْرِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا

بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، قَالَ:
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ". قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ
الصَّلَاةُ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: "ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" قَالَ: فَإِنَّ لِي وَالِدَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمْرُكَ بِوَالِدَيْكَ خَيْرٌ"، فَقَالَ: وَاللَّيْ بَعَثَكَ نَبِيًّا لَأَجَاهِدَنَّ وَلَا تَرَكْنَهُمَا". قَالَ: فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَنْتَ أَعْلَمُ". (2:1)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس
نے آپ سے سب سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
نماز اس نے دریافت کیا پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ
میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی
ہدایت کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث کیا ہے میں جہاد میں ضرور حصہ لوں گا اور میں
ان ماں باپ کو چھوڑ دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الصَّلَاةِ قُرْبَانٌ لِلْعَبِيدِ يَتَقَرَّبُونَ بِهَا إِلَى بَارِيهِمْ جَلًّا وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز بندوں کے لیے (پروردگار کی) قربت کے حصول کا ذریعہ ہے

جس کے ذریعے وہ اپنے خالق کا قرب حاصل کرتے ہیں

1723 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعِ السَّخْتِيَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خَيْثَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَعِيدُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ

1722- إسناده حسن. حبيب بن عبد الله: هو المعافري المصري: صدوق بهم: وباقي السند رجاله رجال مسلم. أبو الطاهر

السرح: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو المصري، وأبو عبد الرحمن الحلبى: هو عبد الله بن يزيد المعافري. وأخرجه
أحمد 2/172 عن حسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن حبي بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 1/301، وقال: رواه
أحمد، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف، وقد حسن له الترمذى، وبقيه رجاله رجال الصحيح! كذا قال مع أن حبيب بن عبد الله لم يخرجوا
له، ولا أحدهما.

إِنهَا سَتَكُونُ أَمْرَاءَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَكَانَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يَصَدِّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تَطْفِئُ الْحَطِيئَةَ كَمَا يَطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاغٌ نَفْسَهُ فَمُعْتَقٌ رَقَبَتَهُ وَمَوْبِقُهَا يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمُ نَبْتٍ مِنْ سَحْتٍ". (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ" يُرِيدُ: لَيْسَ مِثْلِي وَلَسْتُ مِثْلَهُ فِي ذَلِكَ الْفِعْلِ وَالْعَمَلِ، وَهَذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِأَهْلِ الْحِجَازِ. وَقَوْلُهُ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمُ نَبْتٍ مِنْ سَحْتٍ" يُرِيدُ بِهِ جَنَّةَ دُونَ جَنَّةٍ، لِأَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَهَذَا كَقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ الزَّيْنِيِّ وَلَا يَدْخُلُ الْعَاقُ الْجَنَّةَ، وَلَا مَنَانٌ" يُرِيدُ جَنَّةَ دُونَ جَنَّةٍ، وَهَذَا بَابٌ طَوِيلٌ سَنَدُ كَرُهُ فِيمَا بَعْدُ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ قَضَى اللَّهُ ذَلِكَ وَشَاءَ.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! میں بیوقوفوں کی حکومت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس آئے گا اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں آدمی اپنی ذات کا سودا کرتا ہے تو یا تو اپنی گردن کو آزاد کروا لیتا ہے یا غلام بنوا لیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کی نشوونما حرام سے ہوتی ہو۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے تعلق

1723- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه عبد الرزاق برقم "20719"، ومن طريقه أحمد 3/321، والحاكم 4/422، عن معمر، عن عبد الله بن خثيم، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . "وقد تحرف في المطبوع من "مسند أحمد" "سابط" إلى: "ثابت". وأخرجه أحمد 2/399 عن عفان، والبخاري، والبزار "1609"، والحاكم 3/479، "480 من طريق معلى بن أسد، كلاهما عن وهيب، في السند بعد وهيب، وهي خطأ من النسخ" وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 5/248، وقال: رواه أحمد والبزار، ورجالهما رجال الصحيح. وأراده أيضا 10/230، 231، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجالهم ثقات.

نہیں، اس سے آپ کی مراد یہ ہے، اس فعل اور اس عمل کے حوالے سے وہ میری مثل نہیں ہے اور میں اس کی مثل نہیں ہوں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو اہل حجاز کے محاورے کے مطابق ہیں۔

آپ کا یہ فرمان ”جنت میں ایسا گوشت داخل نہیں ہوگا جس کی نشوونما حرام سے ہوئی ہو“ اس سے آپ کی مراد ”مخصوص جنت“ ہے جو دوسری قسم کی جنت کے علاوہ ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کئی قسم کی ہے۔ اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مانند ہوگی۔

”زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، (والدین کا) نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا، احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

اس سے مراد ایک (قسم کی) جنت کی بجائے (دوسری قسم کی) جنت ہے۔

یہ ایک طویل باب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دیا اور چاہا تو ہم اس کتاب (یعنی باب) کے بعد (آگے آنے والے کسی باب میں) اس کا ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمُصَلِّيِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازیں ادا کرنے والے کے لیے فلاح (کامیابی) کے اثبات کا تذکرہ

1724 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1724- سیورده المصنف برقم "3384" فی کتاب الزکاة: ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْمَنَانِ بِمَا أَعْطَى فِي ذَاتِ اللَّهِ، وَسَاحِقُ الْقَوْلِ فِيهِ فِي مَوْضِعِهِ مِنَ الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، أَبُو سَهْلٍ بْنُ مَالِكٍ: هُوَ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيِّ التَّمِيمِيِّ الْمَدَنِيِّ. وَهُوَ فِي "الموطأ" 1/175 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ جَامِعِ التَّرْغِيبِ فِي الصَّلَاةِ، وَمِنْ طَرِيقِ مَلِكٍ أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ فِي "المسند" 1/46، وَأَحْمَدُ 1/162، وَالبخاری "46" فِي الْإِيمَانِ: بَابُ الزَّكَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَ"2678" فِي الشَّهَادَاتِ. بَابُ كَيْفِ يَسْتَحْلِفُ، وَمُسْلِمٌ "11" فِي الْإِيمَانِ: بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ، وَأَبُو دَاوُدَ "391" فِي الصَّلَاةِ: بَابُ فَرَضِ الصَّلَاةِ، وَالنَّسَائِيُّ 1/226-228 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ كَمْ فَرَضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، وَ"118/8-119" فِي الْإِيمَانِ: بَابُ الزَّكَاةِ، وَابْنُ الْجَارُودِ "144"، وَالبیهقی فِي "السنن" 1/361 وَ"2/8 وَ"366، 467 وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ "1891" فِي الصُّومِ: بَابُ وَجوبِ الصُّومِ، وَ"6956" فِي الْحَيْلِ: بَابُ فِي الزَّكَاةِ، وَمُسْلِمٌ "11" فِي الْإِيمَانِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقَتِيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ، وَأَبُو دَاوُدَ "392" فِي الصَّلَاةِ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ 4/120-121 فِي الصُّومِ: بَابُ وَجوبِ الصِّيَامِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَجْرٍ، وَالبیهقی فِي "السنن" 2/466 مِنْ طَرِيقِ دَاوُدَ بْنِ رَشِيدٍ، وَ"4/201" مِنْ طَرِيقِ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ، كَلِمَةً عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ، بِهِ. وَسَيَعِيدُهُ الْمَصْنُفُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ: بَابُ الْوَعِيدِ لِمَنْعِ الزَّكَاةِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِدْرِيسِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَدْ أوردَهُ بِرَقْمٍ "1447" فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، فَانظُرْهُ.

مَنْ أَهْلٍ نَجِدُ ثَابِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ"، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ"، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ"، قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّكَاعَةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ"، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ:

وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ". (2:1)

✽✽ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی جھنجھٹ سنائی دیتی تھی۔ وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا ان (کے علاوہ کوئی اور نماز) بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ البتہ تم نفل (نماز ادا کر لو تو یہ مناسب ہے) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا (لازم ہیں) اس نے دریافت کیا کہ ان کے علاوہ (کوئی اور روزہ رکھنا) مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفل (روزہ رکھ لو) تو یہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تو اس نے یہی دریافت کیا کہ اس کے علاوہ کوئی اور ادائیگی بھی مجھ پر لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تم نفل طور پر (صدقہ دو تو یہ بہتر ہے) راوی بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چل دیا اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کرونگا اور نہ ہی کسی چیز کی کمی کرونگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہوگا۔

ذَكَرَ تَمَثِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ بِالْمُعْتَسِلِ فِي نَهْرِ جَارٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو بہتی ہوئی نہر میں

غسل کرنے والے سے تشبیہ دینا

1725 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوِيهِ حَدَّثَنَا بَعْثُ بَنِي

1725 - إسناده صحيح. حميد بن زنجويه، هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي، وزنجويه: لقب أبيه، ثقة، ثبت، صاحب تصانيف، وباقي رجاله على شرطهما. أبو سفيان: هو غير أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع الواسطي الإسكافي، فقد روى له البخاري مقرونا. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "343" من طريق أبي جعفر الزياتي، عن حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/276، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، كلاهما عن يعلى بن عبيد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/389،

عَبِيدٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ

خمس مرات". (2:1)

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"فرض نمازوں کی مثال اس طرح ہے جس طرح کسی شخص کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتے۔"

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْأَعْمَشُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے، اس

روایت کو نقل کرنے میں اعمش منفرد ہے

1726 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِسُتْرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ

بْنِ الْهَادِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): "أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقَوُّوْنَ هَلْ يُبْقِي

مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ "ذَلِكَ مَثَلُ الصَّوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا". (2:1)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا

(بقیہ تخریج 1725) وأحمد 2/426 و3/317، وأبو عوانة 2/21 عن علي بن حرب، ثلاثهم عن أبي معاوية، عن الأعمش، به، ومن طريق ابنه أبي شيبة أخرجه مسلم "668" في المساجد ومواضع الصلاة: باب المشى إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، والبيهقي في "السنن" 3/63 وأخرجه أحمد 3/305 عن محمد بن فضيل، و 3/357 عن عمار ابن محمد، كلاهما عن الأعمش، به، وفي الباب عن أبي هريرة في الحديث الذي بعده.

1726 - إسناده صحيح على شرطهما. قتيبة: هو ابن سعيد، وابن الهاد: هو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمي. وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" في المساجد: باب المشى إلى الصلاة تمحى به الخطايا، وترفع به الدرجات، والترمذي "2868" في الأمثال: باب مثل الصلوات الخمس، والبعقوي في "شرح السنة" "342" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/379، ومسلم "667" والترمذي "2868"، والنسائي 1/230-231 في الصلاة: باب فضل الصلوات الخمس والبعقوي "342"، عن قتيبة بن سعيد، والدارمي 1/268 عن عبد الله بن صالح، والبيهقي 1/361 من طريق ابن بكير، وأبو عوانة 2/20 من طريق شعيب، كلهم عن الليث، عن ابن الهاد، به. وأخرجه البخاري "528" في مواقيت الصلاة: باب الصلوات الخمس كفارة، عن إبراهيم بن حمزة، عن أبي حازم والدروردي، عن ابن الهاد، به. وأخرجه أبو عوانة 2/20 من طريق يعقوب بن محمد الزهري، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ابن الهاد، به.

ہے:

”تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو۔ کیا (یہ عمل) اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی رہنے دے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اس کے میل میں سے کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دے گا۔“

ذِكْرُ تَكْفِيرِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الْحَدِّ عَنْ مُرْتَكِبِهِ

اس بات کا تذکرہ، پانچ نمازیں، قابل حد جرم کے مرتکب سے حد کو ختم کروادیتی ہیں

1727 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَنِي سَلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي وَإِنَّهُ بِنُ الْأَسْقَعِ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتُ؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "صَلَّيْتَ مَعَنَا؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "فَاذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ."

(2:1)

حضرت واثلہ بن اسفح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے مجھ پر اسے قائم کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا جب تم آئے تھے تو تم نے وضو کیا تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں!

1727 - رجالة، وجمال الصَّحِيح، ذَكَرَ النَّسَائِيُّ فِي الرَّجْمِ مِنَ "الْكِبْرِيِّ"، كَمَا فِي "التَّحْفَةِ" 8/77 من طريق محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال: لا أعلم أحدا تابع الوليد على قوله: "عن واثلة"، والصواب عن أبي أمامة. قلت: قد تابعه عليه معجم بن كثير بن أبي عطاء النخعي عند الطبراني 22/162، لكن لا يفرح بهذه المتابعة، لأن محمد بن كثير الغلط. وأخرجه أحمد 3/491، والطبراني في "الكبير" 22/191 من طريق أبي معاوية شبان، عن الليث هو ابن أبي سليم - أبي بردة بن أبي موسى، عن أبي مليح بن أسامة الهذلي، عن واثلة. وأخرجه من حديث أبي أمامة أحمد 5/262-263، 265، ومسلم "2765" في التوبة: باب قوله تعالى: (رَأَى الْخَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ)، وأبو داود "4381" في الحدود: باب الرجل يعترف بحد ولا يسميه، والطبراني في "الكبير" "7323"، وابن جرير في "تفسيره" "18681"، وصححه ابن خزيمة برقم "311".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْحَدِّ الَّذِي آتَى هَذَا السَّائِلُ لَمْ يَكُنْ بِمَعْصِيَةٍ تَوْجِبُ الْحَدَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس سائل نے جو حرم کیا تھا وہ کوئی ایسا گناہ نہیں تھا جو حد کو لازم کر دے

1728 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَخَذْتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ فَأَصَبْتُ

مِنْهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِنِّي لَمْ أَنْكِحْهَا فَأَفْعَلُ بِي مَا شِئْتُ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ

شَيْئًا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبَنَّ

السَّيِّئَاتِ) (هود/114). (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: الْعَرَبُ تَذْكُرُ الشَّيْءَ إِذَا اخْتَوَى اسْمُهُ عَلَى أَجْزَاءِ

وَشُعْبٍ فَتَذْكُرُ جُزْءَهُ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ بِاسْمِ ذَلِكَ الشَّيْءِ نَفْسِهِ فَلَمَّا كَانَتْ الْمُحْظُورَاتُ كُلُّهَا مِمَّا نَهَى

الْمَرْءَ عَنِ ارْتِكَابِهَا وَاشْتَمَلَتْ عَلَيْهَا كُلُّهَا اسْمُ الْمَعْصِيَةِ وَكَانَ الزَّنْيُ مِنْهَا يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَى مُرْتَكِبِهَا وَلَهَا

أَسْبَابٌ يَسْلُقُ مِنْهَا إِلَيْهِ أُطْلِقَ اسْمُ كَلِمَتِهِ عَلَى سَبَبِهِ الَّذِي هُوَ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ دُونَ الْجَمَاعِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس نے عرض کی: میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پکڑ لیا اور میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ ہر عمل کیا۔ اب آپ جو

چاہیں میرے ساتھ سلوک کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہیں کہا۔ آپ نے اسے بلایا اور

اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔

”دن کے دونوں کناروں میں رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں): عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جس کا نام کئی اجزاء اور شعبوں پر مشتمل

1728 - إسناده حسن من أجل سماك - وهو ابن حرب - أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله البشكري . وأخرجه الطيالسي

"285" عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2763" "42" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَّ السَّيِّئَاتِ)،

وأبو داود "4468" في الحدود: باب في الرجل يصب من المرأة دون الجماعة فيتوب قبل أن يأخذ الإمام، والترمذي "3112" في

التفسير: باب ومن سورة هود، والطبري "18668"، والبيهقي في "السنن" 8/241، من طرق عن أبي الأحوص، عن سماك، به.

وأخرجه الطبري "18672" و"18673" من طرق عن شعبة، عن سماك، به. وسيورده المؤلف برقم "1730" من طريق إسرائيل،

عن سماك، به. ويخرج هناك. وأخرجه الترمذي "3112" أيضا، والطبراني "10482"، من طريق سفیان الثوري، عن الأعمش

وسماك، عن إبراهيم، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن ابن مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه.

ہوتا ہے۔ پھر عرب ان اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ذکر، اس پوری چیز کے نام سے کر دیتے ہیں، محظورات کی تمام اقسام کے ارتکاب سے بنحوں کو منع کیا گیا ہے۔ اور ان سب پر لفظ "معصیت" کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک زنا ہے جو اپنے مرتکب پر حد کو واجب کر دیتا ہے۔ اس کی کچھ اسباب ہیں، جو اس کی طرف لے جاتے ہیں، تو یہاں ایک سبب کا اطلاق پورے فعل پر کر دیا گیا ہے اور وہ سبب بوسہ لینا اور چھونا ہے، صحبت کرنا مرد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ بِفِعْلِ يُوَجِبُ الْحَدَّ مَعَ الْبَيَانِ بَأَنَّ حُكْمَ هَذَا السَّائِلِ وَحُكْمَ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ سَوَاءٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، وہ فعل کوئی ایسا فعل نہیں تھا جو حد کو لازم کر دے، اس کے ہمراہ اس بات کا بیان کہ اس بارے میں اس سائل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تمام افراد کا حکم برابر ہے

1729 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ بِالصُّغْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ أَمْرَةٍ قُبَلَةً كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَانزَلَ اللَّهُ جَل وَعَلَا: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفْقًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ) (ہود: 114) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذِهِ قَالَ: "هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي". (2:1)

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا کفارہ دریافت کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1729 - إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما، معتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي، وأبو عثمان: هو النهدي عبد الرحمن بن مل. وأخرجه مسلم "2763" "40" في التوبة: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ)، وابن خزيمة في "صحيحه" "312"، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "4254" في الزهد: باب ذكر التوبة، وابن خزيمة "312" أيضا، عن إسحاق بن إبراهيم بن حبيب ابن الشهيد، عن المعتمر بن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "526" في المواقيت: باب الصلاة كفارة، و "4687" في التفسير: باب (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفْقًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ)، ومسلم "2763" "41" في التوبة، والبيهقي في "السنن" 8/241، والبقوي في "شرح النسبة" "346"، من طريق عن يزيد بن زريع، عن سليمان التيمي، به. وصححه ابن خزيمة "312" أيضا. وأخرجه مسلم "2763" "41" في التوبة، والترمذي "3114" في التفسير: باب ومن سورة هود، وابن ماجه "1398" في الإقامة: باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، والطبراني "10560"، والطبري "18676" من طرق عن سليمان التيمي، به.

”دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری امت کے ہر اس شخص کیلئے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

ذِكْرُ خَيْرِ ثَالِثٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1730 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَقَيْتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ وَقَبَّلْتُهَا وَبَاشَرْتُهَا وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِنِّي لَمْ أُجَامِعْهَا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ جَل وَعَلَا: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ) (مرد: 114) قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُ أَلَهُ حَاصَةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلِ لِلنَّاسِ كَافَةٌ". (2:1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک باغ میں ایک عورت کو ملا اسے اپنے ساتھ چٹا لیا میں نے اس کا بوسہ لیا میں نے اس کے ساتھ مباشرت کی میں نے اس کے ساتھ ہر کام کیا لیکن میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔ بیشک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں تو یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے اسے تلاوت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کہ کیا یہ حکم اس کیلئے خاص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جی نہیں) بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْعَذَابِ فِي الْقِيَامَةِ عَمَّنْ آتَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِحُقُوقِهَا

جو شخص پانچ نمازیں، ان کے حقوق کے ہمراہ ادا کرتا ہو، اس سے قیامت کے دن عذاب کی نفی کا تذکرہ

1730-إسناده حسن. وأخرجه أحمد 1/445، وابن خزيمة "313" عن يعقوب بن إبراهيم الدوري، والطبوي "18669"

من طريق ابن وكيع، ثلاثهم عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الطري "18670" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل، به وتقديم برقم

"1728" من طريق أبي عوانة، عن سماك، به وسبق تخريجه عنده.

1731 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانِ بِوَأَسِطِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مُخَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ - وَهُوَ أَبُو رَفِيعٍ -، أَنَّهُ قَالَ لِعِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ - رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - يَزْعُمُ أَنَّ الْوَتَرَ حَقٌّ قَالَ: كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "مَنْ جَاءَ بِالصَّلَوَاتِ الْخُمْسِ قَدْ أَكْمَلَهُنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدْ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ". (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا: اسْمُهُ مَسْعُودُ بْنُ زَيْدِ بْنِ سُبَيْحِ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي دَيْنَارِ بْنِ النَّجَّارِ لَهُ صُحْبَةٌ سَكَنَ الشَّامَ

✽✽ ابورفیع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: اے ابوالولید! حضرت ابو محمد یہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے جو صحابی تھے وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر لازم ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا: ابو محمد نے یہ غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اور انہیں مکمل ادا کرتا ہے وہ ان کے حق میں کوئی کمی نہیں کرتا تو اللہ کی بارگاہ میں اس شخص کیلئے یہ عہد ہے اللہ تعالیٰ اسے کوئی عذاب نہیں دے گا اور جو شخص انہیں ادا کرتا ہے، لیکن ان کے حق میں سے کسی چیز کی کمی کرتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو اس پر رحم کرے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا۔

1731 - حدیث صحیح. محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، حسن الحديث، والمخدجي: ذكره المؤلف في "الثقات" 5/570، وهو لا يعرف بغير هذا الحديث، لكن تابعه أبو عبد الله الصنابحي عند أحمد 5/317، وأبو داود "425"، وأبو إدريس الخولاني عند الطيالسي "573"، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/296، وأحمد 5/315، والدرامي 1/370 عن يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/123 في الصلاة: باب الأمر بالوتر، ومن طريقه أبو داود "1420" في الصلاة: باب فيمن لم يوتر، والنسائي 1/230 في الصلاة: باب المحافظة على الصلوات الخمس، والبيهقي في "السنن" 2/8 و 467 و 10/217 والبغوي في "شرح السنة" "977"، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، به. وأخرجه الحميدي "388" وعبد الرزاق "4575"، وأحمد 5/319 و 322، وابن ماجه "1401" في الإقامة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، والبيهقي في "السنن" 1/361 و 2/467 من طرق عن محمد بن يحيى بن حبان، به. وسعيده المؤلف من طريق محمد بن يحيى بن حبان في باب الوتر. وأخرجه أحمد 5/317 عن حسين بن محمد، وأبو داود "425" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات. ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/215 من طريق آدم بن أبي إياس، محمد بن مطرف، بالإسناد السابق، وقال: "عن أبي عبد الله الصنابحي" قال الحافظ في "النكت الظرف" 4/255: أخرجه الطبراني في "الأوسط" في ترجمة أبي زرعة الدمشقي، حدثنا آدم، حدثنا أبو غسان وهو محمد بن مطرف - وقال في روايته: عن أبي عبد الله الصنابحي "وهو الصواب. وانظر "التهديب" 92-6/90، وتعليق الشيخ أحمد شاكر على رسالة الشافعي، ص 317.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو محمد نامی راوی کا نام مسعود بن زید بن سمیع النصارى ہے، یہ خود یمن نجر سے تعلق رکھتے ہیں، یہ صحابی ہیں، انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْحَقِّ الَّذِي فِي هَذَا الْخَبَرِ قُصِدَ بِهِ الْاِيْجَابُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں موجود لفظ ”حق“ سے مراد ”ایجاب“ ہے

1732 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ بْنُ مَرْزُوقٍ بِفَمِ الصَّلْحِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ ابْنِ مُحَبَّرِ بْنِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدْ اكْتَمَلَهُنَّ وَلَمْ يَتَقَصَّصْهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدْ انْتَقَصَهُنَّ اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ". (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُ عِبَادَةَ: "كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ" يُرِيدُ بِهِ أَخْطَا. وَكَذَلِكَ قَوْلُ عَائِشَةَ حَيْثُ قَالَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ. وَهَذِهِ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ لِأَهْلِ الْحِجَازِ إِذَا أَخْطَأَ أَحَدُهُمْ يُقَالُ لَهُ كَذَبَ. وَاللَّهُ جَلَّ وَعَلَا نَزَّةً أَقْدَارَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّاقِ الْقُدْحِ بِهِمْ حَيْثُ قَالَ: (يَوْمَ لَا يُخْرِى اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ ...) (التحریم: 8). فَمَنْ أَخْبَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ أَنَّهُ لَا يُخْرِىهِ فِي الْقِيَامَةِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ لَا يُجْرَحَ وَالرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ عِبَادَةَ هَذَا: هُوَ أَبُو رَفِيعٍ الْمَخْدَجِيُّ.

✽✽ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اے ابوولید! میں نے حضرت ابو محمد النصارى کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے و تر واجب ہیں۔ حضرت عبادہ نے کہا ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے:

”پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، جو شخص انہیں ادا کرے گا اور مکمل کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھے ہوئے ان میں کمی نہیں کریگا، تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا۔ ان کے حق کو کم سمجھے ہوئے ان میں کمی کرے گا، تو اس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے اور اگر وہ چاہے گا، تو وہ عذاب دے گا اور اگر چاہے گا، تو اس پر رحم کرے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ”ابو محمد نے جھوٹ کہا ہے“ اس سے مراد انہوں نے

غلط کہا ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کہا تھا، اس سے بھی یہی مراد ہے، اہل حجاز کا یہ محاورہ ہے کہ جب کوئی شخص غلط بات کہے تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے ”اس نے جھوٹ کہا ہے“ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان میں کوئی قابل اعتراض چیز ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اس دن اللہ نے نبی اور اس کے ساتھ موجود اہل ایمان کو رسوا نہیں کیا، ان کا نور“۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی کہ وہ قیامت کے دن انہیں رسوا نہیں کرے گا تو وہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان پر جرح نہ کی جائے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کرنے والا شخص ابو رفیع مخدجی تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا إِنَّمَا يَغْفِرُ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ذُنُوبَ مُصَلِّيِّهَا

إِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكَبَائِرِ ذُونَ مَنْ لَمْ يَجْتَنِبْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ پانچ نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کی مغفرت اس صورت میں کرتا ہے جب وہ (نمازی) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔ یہ اس کے لیے نہیں ہے جو ان سے اجتناب نہیں کرتا

1733 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ

الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ

1733 - إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء: هو العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب مولى الحرقة. وأخرجه مسلم "233" في الطهارة: باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ...، والترمذي "214" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، والبيهقي في "السنن" 2/467 و10/187، وابن خزيمة في "صحيحه" "314" و"1814"، والبقوي في "شرح السنة" "345" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/20 من طريق عبد العزيز بن محمد ومحمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/484 عن عبد الرحمن بن مهدي، زهير، عن العلاء، به. وأخرجه ابن ماجه "1086" من طريق محرز بن سلمة العدني، حدثنا أبي عبد العزيز بن أبي حازم، عن العلاء، به. إلا أنه لم يقل فيه: "الصلوات الخمس". وأخرجه أحمد 2/359 من طريق عباد بن العوام، ومسلم "233" "15"، والبيهقي في "السنن" 2/466 من طريق عبد لأعلى، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/400 عن هارون بن معروف، ومسلم زياد، أن عمر بن إسحاق مولى زائدة، حدثه عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2470"، وأحمد 2/414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد وغيره، عن الحسن، عن أبي هريرة.

كَفَّارَاتٌ لَّمَّا بَيَّنَّهُنَّ مَا لَمْ يَغْشَ الْكِبَائِرُ". (2:1)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعے تک (درمیان میں) کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

ذِكْرُ تَسَاقُطِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّيِّ بِرُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

رکوع و سجدہ کی وجہ سے نمازی کے گناہوں کے ختم ہو جانے کا تذکرہ

1734 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَن قَتِيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا بِن وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ

يُحَدِّثُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَأَى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ أَطَالَ صَلَاتَهُ وَأَطْنَبَ فِيهَا فَقَالَ: مَنْ يَعْرِفُ

هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ كُنْتُ أَعْرِفُهُ لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُطِيلَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَتَى بِذُنُوبِهِ فَوَضَعَتْ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ عَاتِقِهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ

سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ". (2:1)

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے

دیکھا۔ اس نے طویل نماز ادا کی تھی اور اس کو خوب کھینچا تھا۔ حضرت عبداللہ نے دریافت کیا کون شخص اسے جانتا ہے تو ایک صاحب

نے جواب دیا: میں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں اسے ہدایت کرتا کہ یہ رکوع اور سجدہ طویل کرے کیونکہ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”بندہ جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ لائے جاتے ہیں اور وہ اس کے سر یا کندھے پر رکھ دیئے جاتے

ہیں اور جب وہ رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔“

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ لِمَنْ سَجَدَ فِي صَلَاتِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو شخص (صرف) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز کے دوران سجدہ کرتا ہے

1734 - حدیث صحیح رجالہ ثقات إلا العلاء بن حارث قد اختلط، لکنہ متابع. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/10 من

طريق بحر بن نصر، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه محمد بن نصر المروزي في "الصلوة" 294، والبغوي 656 من طريق

عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن نصر في "الصلوة" 293، وفي "قيام الليل" ص 52، وأبو نعيم

في "الحيلة" 6/99، 100 من طريق ثور بن يزيد، عن أبي المنيب الجرشى، أن ابن عمر رأى ... وهذا سند صحيح رجاله ثقات

ثقات.

اس کے گناہ ختم ہونے اور درجات بلند ہونے کا تذکرہ

1735 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بِنُ سَلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ." قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ. (2:1)

✿✿ معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں میری ملاقات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ میں نے ان سے کہا: مجھے کوئی حدیث بیان کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرے تو انہوں نے کہا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کیلئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کرتا ہے۔“

معدان بیان کرتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا۔

ذِكْرُ تَعَاْقُبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

فرشتوں کے عصر اور فجر کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1736 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

1735 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرج ابن ماجه "1423" في الإقامة: باب ما جاء في كثرة السجود، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/276 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "488" في الصلاة: باب فضل السجود والدعاء عليه، عن زهير بن حرب، والترمذی "388" و"389" في الصلاة: باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود، والنسائي 2/288 في التطبيق: باب ثواب من سجد لله عز وجل، وابن خزيمة "316"، عن أبي عمار الحسين بن حريث، كلاهما عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أحمد 5/280، والبيهقي في "السنن" 2/485، والبخاري في "شرح السنة" "388"، من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطيالسي "986"، وأحمد 5/283 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان. وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "4846" من طريق الأوزاعي، عن الوليد بن هشام، عن رجل قال: قلت لثوبان... والرجل المهم: هو معدان بن طلحة اليعمری.

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ قَالُوا: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ". (3:66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے۔ ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ اس کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے۔“

ذِكْرُ تَعَاقِبِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ

فرشتوں کے عصر اور صبح کی نماز کے وقت، ایک دوسرے کے بعد آنے کا تذکرہ

1737 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِي الْقُفَيْهِ بِمَنْبِحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ". (2:1)

1736 - إسناده صحيح على شرط مسلم. العباس بن عبد العظيم: ثقة حافظ من رجال مسلم، ومن فوّه على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن محمد بن رافع، والبعثي في "شرح السنة" "380" من طريق أحمد بن يوسف السلمى، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وسيرد المؤلف بعده من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، ويرد تخريجه عنده.

1737 - إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "380" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/170 في قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري "555" في مواقيت الصلاة: باب فضل صلاة العصر، و "7429" في التوحيد: باب قوله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ)، و "7486": باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ومسلم "632" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، والنسائي 240.1/241 في الصلاة: باب فضل الجماعة. وأخرجه البخاري "3223" في بدأ الخلق: باب ذكر الملائكة، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن أبي الزناد، به. وتقدم قبله "1736" من طريق همام بن منبه، عن أبي هريرة، وسيرد برفق "2061" من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ إِنَّمَا تَنْزِلُ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَحِينَئِذٍ تَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ضِدًّا قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے درمیان آتے ہیں۔ وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر جن فرشتوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں تو (اللہ تعالیٰ) ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نیچے اترتے ہیں۔ جب لوگ عصر کی نماز ادا کر رہے ہوں، اور اسی وقت میں دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد نیچے اترتے ہیں۔

ذِكْرُ نَفِي دُخُولِ النَّارِ عَمَّنْ صَلَّى الْعَصْرَ وَالْعِدَاةَ

جو شخص عصر اور صبح کی نماز ادا کرتا ہے، اس کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

1738 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقِيقَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مَسْعُورُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا". (2:1)

1738 - إسناده صحيح. أبو بكر بن عمارة بن ربيعة، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/563، وروى عنه جمع، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن خزيمة "318" عن ابن عمار، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق علي بن إبراهيم الواسطي، كلاهما عن يزيد بن هارون، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/386، ومن طريقه مسلم "634" في المساجد: باب فضل صلاحي الصبح والعصر، وأخرجه أحمد 4/261، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب فضل صلاة العصر، عن محمود بن غيلان، ثلاثهم عن وكيع، عن مسعر بن كدام، وابن أبي خالد، والبخاري في المختار، كلهم سمعوه من أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/261، وأبو داود "427" في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، من طريق يحيى القطان، والبعثي "382" من طريق جعفر بن عون، كلاهما عن أبي إسماعيل بن أبي خالد، عن أبي بكر، به. وأخرجه أحمد 4/136 من طريق عفان وأبي عوانة وشيبان، ومسلم "382" "214"، والبيهقي في "السنن" 1/466 من طريق يحيى بن أبي بكر، أربعتهم عن عبد الملك بن عمير، عن أبي عمارة بن ربيعة، أبيه، به.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو بَكْرٍ هَذَا: هُوَ بِنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ التَّفَفِيُّ لِأَبِيهِ صُحْبَةً، وَاسْمُ أَبِي

بَكْرٍ كُنْيَتُهُ.

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہو۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوبکر نامی راوی حضرت عمارہ بن رویبہ کا صاحبزادہ ہے، اس کے والد کو صحابی ہونے کا

شرف حاصل ہے، ابوبکر نامی راوی کی کنیت ہی اس کا نام ہے۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالْعِدَاةَ بَرْدَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر اور صبح کی نماز کو ’دو ٹھنڈی چیزیں‘ کا نام دینا

1739 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى

حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "من صلى البردين دخل الجنة." (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: أَبُو جَمْرَةَ هَذَا مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضَّبْعِيُّ.

وَأَبُو جَمْرَةَ: مِنْ مُتَّفِقِي أَهْلِهَا اسْمُهُ: عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ سَمِعَا جَمِيعًا بِنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ شُعْبَةَ مِنْهُمَا وَكَانَا

فِي زَمَنِ وَاحِدٍ

ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوجمرہ نامی راوی بصرہ سے تعلق رکھنے والے ’ثقفہ‘ راویوں میں سے ایک ہے، اس کا

نام نصر بن عمران ضبعی ہے۔ ابوجمرہ نامی راوی وہاں کے ’ثقفن‘ راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کا نام عمران بن ابوعطاء ہے، ان

1739 - وأخرجه البغوي في "شرح السنة" 383 من طريق رقية بن مصقلة، عن أبي بكر بن عمارة، به. وأخرجه الحميدي

"861"، وأحمد 4/136، وابن خزيمة "صحيحه" 319 عن أحمد بن عبد الصبي، ثلاثهم عن سقيان بن عيينة، عن عبد الملك بن

عمير، عن عمارة بن روية، به. وأخرجه ابن خزيمة أيضا "320" عن عبد الجبار بن العلاء، عن شيبان، عن عبد الملك بن عمير، عن

عمارة بن روية، به 1. كذا قال ابن حبان، وهو خطأ، صوابه أبو بكر بن أبي موسى "عبد الله بن قيس الأشعري" كما سيأتي في

التخریج. إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "574" في مواقيت الصلاة: باب صلاة الفجر، والبيهقي في

"السنن" 1/466، من طريق هدبة بن خالد، بهذا الإسناد. وفيها: أبو بكر بن أبي موسى عبد الله بن قيس. وأخرجه أحمد 4/80

ومسلم "635" "215" في المساجد: باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، عن خديبة بن خالد، بهذا الإسناد، إلا

أنهما لم ينسبا أبا بكر. وأخرجه البخاري "574" أيضا، ومسلم "635" في المساجد والدارمي 332/1، والبيهقي في "السنن"

1/466، والبغوي في "شرح السنة" 381 من طريق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد.

دونوں حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور شعبہ نے ان دونوں سے سماع کیا ہے، یہ دونوں ایک ہی زمانے کے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبُرْدَيْنِ اللَّذَيْنِ يُرْجَى دُخُولُ الْجَنَّةِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَهُمَا
ان دو ٹھنڈے (اوقات) کا تذکرہ، جن کے قریب نماز ادا کرنے سے
جنت میں داخلگی کی امید کی جاسکتی ہے

1740 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَائِنَةَ، حَدَّثَنَا رَقِيبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: (متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (2:1)

❀❀ ابو بکر بن عمارہ بن رویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو۔“
حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی خود یہ حدیث سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

1741 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: (متن حدیث): أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسَلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي مَوَاقِئِهَا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ أَشْتَغِلُ فِيهَا فَمُرْ لِي بِجَوَامِعَ. قَالَ: فَقَالَ: "إِنْ شُغِلْتَ فَلَا تُشْغَلْ عَنِ

1741- إسناده صحيح. رَقِيبَةُ: هو ابن مَصْقَلَةَ العبدى الكوفى، وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" 383 من طريق محمد بن موسى بن أعين، عن إبراهيم بن يزيد، بهذا الإسناد، وأروده المؤلف برقم "1738" من طريق مسْعُرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ، به. تقدم تخريجه هناك. رجال ثقات إلا أن أبا حرب بن أبى الأسود لم يسمع من فضالة، وبينهما عبد الله بن فضالة كما فى الرواية التى سيزكرها المصنف بعد هذه، وهشيم مدلس، وقد صرح بالتحديث عند أحمد فانتفت شبهة تدليس. إسناده صحيح، وأخرجه أبو داود "428" فى الصلاة: باب فى المحافظة على وقت الصلوات، والطيرانى فى "الكبير" 18/ "826"، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 1/440، والبيهقى فى "السنن" 1/466، من طريق عمرو بن عون الواسطى، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. و صححه الحاكم 1/199-200 و 3/628، ووافقه الذهبي.

الْعَصْرَيْنِ". قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةُ الْعِدَاةِ وَصَلَاةُ الْعَصْرِ". (17:1)

حضرت فضالہ بن عبد اللہ لیشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخصوص اوقات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کی تعلیم دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ سے دریافت کیا یہ تو وہ اوقات ہیں جن میں میں مشغول ہوتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ جامع چیزوں کے بارے میں حکم دیں، تو راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مشغول ہوتے ہو تو عصر کی دو نمازوں کے بارے میں مصروف نہ ہونا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا۔ عصر کی دو نمازیں کون سی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز اور عصر کی نماز۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْأَمْرِ بِالْمَحَافِظَةِ عَلَى الْعَصْرَيْنِ إِنَّمَا هُوَ أَمْرٌ تَأْكِيدٌ عَلَيْهِمَا مِنْ بَيْنِ الصَّلَوَاتِ لَا أَنَّهُمَا يُجْزِيَانِ عَنِ الْكُلِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ان دو نمازوں کی حفاظت کا حکم، باقی نمازوں کے درمیان ان کے بارے میں مزید تاکید کا حکم ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ باقی نمازوں کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں

1742 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ بِفَمِ الصَّلْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ:

حَدَّثَنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَصَّالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: (متن حدیث): عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا قَالَ: "حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَحَافِظُوا عَلَى الْعَصْرَيْنِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: "صَلَاةُ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةُ قَبْلِ غُرُوبِهَا". (17:1)

(توضیح مصنف): قَالَ: أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعَ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَصَّالَةَ عَنْ فَصَّالَةَ وَأَدَى كُلَّ خَبَرٍ بَلْفِظِهِ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ. وَالْعَرَبُ تَذَكَّرُ فِي لُغَتِهَا أَشْيَاءَ عَلَى الْقَلَّةِ وَالْكَثْرَةِ وَتَطْلُقُ اسْمَ "الْقَبْلِ" عَلَى الشَّيْءِ الْيَسِيرِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الطَّوِيلَةِ وَعَلَى الْمُدَّةِ الْكَبِيرَةِ كَقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمَارَاتِ السَّاعَةِ: "يَكُونُ مِنَ الْفَتَنِ قَبْلَ السَّاعَةِ كَذَا"، وَقَدْ كَانَ ذَلِكَ مُنْذُ سِنِينَ كَثِيرَةٍ. وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْقَبْلِ يَقَعُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَا أَنَّ "الْقَبْلَ" فِي اللُّغَةِ يَكُونُ مَقْرُونًا بِالشَّيْءِ حَتَّى لَا يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ إِلَّا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا الْعَصْرَ إِلَّا قَبْلَ غُرُوبِهَا إِذَا إصَابَةَ الْقَبْلَ فِيهَا.

عبد اللہ بن فضالہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بات بھی تھی کہ عصر کی دو نمازوں سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے کی

نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) داؤد بن ابو ہند نے یہ روایت ابو حرب بن ابواسود اور عبد اللہ بن فضالہ سے سنی ہے، اس نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کر دیے ہیں، اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں۔

عرب اپنی زبان میں قلت یا کثرت کی بنیاد پر اشیاء کا تذکرہ کرتے ہیں، وہ لفظ ”قبل“ کو تھوڑی چیز، طویل مدت، بڑی مدت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

جیسے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت سے پہلے اس، اس طرح کے فتنے ہونگے۔ حالانکہ یہ فتنے (قیامت سے) کئی برس پہلے ہونگے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے، لفظ ”قبل“ اس مفہوم کے لیے استعمال ہوتا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ لفظ ”قبل“ لغت میں کسی چیز کے ساتھ ملے ہونے کے طور پر استعمال ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ (یہ حکم ہو) صبح کی نماز صرف سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی، اور عصر کی نماز سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ادا کی جاسکتی ہو، جبکہ اس بارے میں، پورے طور پر ”پہلے ہونے“ کا مفہوم مراد لیا جائے۔

ذِكْرُ اثْبَاتِ ذِمَّةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُصَلِّيِّ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

صبح کی نماز ادا کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے اثبات کا تذکرہ

1743- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

سَلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ يَطْلُبَكَ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ" (2:1)

1743- حدیث صحیح رجالہ ثقات رجالہ الصحیح، إلا أن الحسن- وهو البصری- مدلس وقد عنعن. ولا يصح له سماع من

جندب فيما قاله ابن أبي حاتم في "المراسيل"، إلا أنه قد تابعه عليه أنس بن سيرين، كما سيرد فهو صحيح. جندب هو ابن عبد الله بن سيفان البجلي. وأخرجه أحمد 4/313، ومسلم "657" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والترمذی "222" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة، والطبرانی في "الكبير" "1655" و"1657"، وأبو نعیم في "الحلية" 3/96، والبيهقي في "السنن" 1/464، من طرق عن داؤد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/312، والطبرانی في "الكبير" "1654" و"1656" و"1658" و"1659" و"1660" و"1661" من طرق عن الحسن، به. وأخرجه مسلم "657"، والطبرانی في "الكبير" "1683"، والبيهقي في "السنن" 1/464: من طريق خالد الحذاء. وأخرجه الطيالسی "938" عن شعبة، عن أنس بن سيرين، سمع جندبا البجلي يقول: من صلى الصبح.. ثم قال الطيالسی: وروى هذا الحدیث بشر بن المفضل، عن خالد الحذاء، عن ابن سيرين، عن جندب، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الطبرانی "1684" من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن أنس بن سيرين، عن جندب رفعه. وأخرجه ابن ماجه "3946" في الفتن: باب المسلمون في ذمة الله.

﴿﴾ حضرت جناب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے میں ہوتا ہے تو اسے آدم کے بیٹے تم اللہ کے بارے میں اس حوالے سے

درو۔

کہ وہ اپنے ذمے میں سے کوئی چیز تم سے طلب کرے۔“

ذِكْرُ تَضْعِيفِ الْأَجْرِ لِمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص، مسلمان ہونے کے بعد عصر کی نماز (باقاعدگی سے) ادا کرتا
ہے، اسے دگنا اجر ملنے کا تذکرہ

1744 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ:
(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عَرَضْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَوَانَوْا فِيهَا وَتَرَكَوْهَا فَمَنْ صَلَّى مِنْهَا مِنْهُمْ ضَعَّفَ لَهُ أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَرَى الشَّاهِدَ" وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَمِّي الثُّرَيَّا: النَّجْمَ. وَلَمْ يَرِدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ هَذَا أَنَّ وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَا تَدْخُلُ حَتَّى تَرَى الثُّرَيَّا لِأَنَّ الثُّرَيَّا لَا تَطْهَرُ إِلَّا عِنْدَ اسْوَدَادِ الْأَفْقِ وَتَغْيِيرِ الْأَثِيرِ وَلَكِنْ مَعْنَاهُ عِنْدِي: أَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ أَوَّلُ مَا يَطْهَرُ مِنْ تَوَابِعِ الثُّرَيَّا لِأَنَّ الثُّرَيَّا تَوَابِعُهَا الْكَفُّ الْخَضِيبُ وَالْكَفُّ الْجَدْمَاءُ وَالْمَابِضُ وَالْمِعْصَمُ وَالْمِرْفَقُ وَابْرَةُ الْمِرْفَقِ وَالْعُيُوقُ وَرَجُلُ الْعُيُوقِ وَالْأَعْلَامُ وَالضِّيْقَةُ وَالْفَلَاصُ وَلَيْسَ هَذِهِ الْكُؤَاكِبُ بِالْأَنْجُمِ الزُّهْرُ إِلَّا الْعُيُوقُ فَإِنَّهُ كُؤُكَبٌ أَحْمَرٌ مُنِيرٌ مُنْفَرِدٌ فِي شِقِّ الشَّمَالِ عَلَى مَتْنِ الثُّرَيَّا يَطْهَرُ عِنْدَ غَيْبِ الشَّمْسِ فَإِذَا كَانَ الْإِنْسَانُ فِي بَصَرِهِ أَذْنَى حِدَّةٍ وَغَابَتِ الشَّمْسُ يَرَى الْعُيُوقَ وَهُوَ الشَّاهِدُ الَّذِي تَحِلُّ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ عِنْدَ ظُهُورِهِ.

1744- إسناده صحيح، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. أبو بصرة: هو جميل بن بصرة. وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء" 1/18، وأحمد 6/396-397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين: باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها، من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/397، ومسلم "830" في صلاة المسافرين، والطبراني "2165"، والنسائي 1/259 في المواقيت، من طريق الليث بن سعد، عن خير بن نعيم الحضرمي، به. "وقد تحرف في النسائي "خير" إلى: "خالد"، و"ابن هبيرة" إلى "ابن جبيرة". وأخرجه أحمد 6/397، والطبراني "2166"، والدولابي 1/18 من طريقين عن ابن لهيعة، عن ابن هبيرة، به. وقد سبق عند المؤلف برفم "1472".

﴿﴾ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کے سامنے بھی پیش کی گئی تھی تو انہوں نے اس کے بارے میں کوتاہی کی اور اس کو ترک کر دیا۔ ان لوگوں میں سے جس نے اس نماز کو ادا کیا اسے اس نماز کا دو گنا اجر دیا گیا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔ یہاں تک کہ شاہد (ستارہ) نظر آ جائے۔
(راوی کہتے ہیں: شاہد سے مراد ستارہ ہے۔)

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل عرب ستارے کو ”ثریا“ کہتے ہیں: لیکن اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے کہ مغرب کا وقت اس وقت تک شروع نہیں ہوتا جب تک ”ثریا“ (ستارہ) نظر نہ آ جائے۔
اس کی وجہ یہ ہے ثریا اس وقت نمودار ہوتا ہے۔ جب افق سیاہ ہو چکا ہو اور اشریر تبدیل ہو چکا ہو۔ میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے، ثریا کے تابع (ستاروں) میں سے پہلا نمودار ہونے والا ستارہ ”شاہد“ ہے، ثریا کے تابع ستارے یہ ہیں: کف خضیب، کف جذماء، مابض، معصم، مرفق، ابرہ مرفق، عیوق، رطل عیوق، اعلام، ضیقہ، قلاص، ان میں سے عیوق کے علاوہ کوئی بھی ستارہ چمکدار نہیں ہے، صرف وہ (یعنی عیوق) سرخ اور چمکدار ستارہ ہے، جو شمال کی سمت میں ثریا کے متن پر منفرد طور پر نظر آتا ہے۔ اور یہ سورج غروب ہونے پر نمودار ہوتا ہے۔

جب انسان کی بینائی میں معمولی سی تیزی ہو، تو سورج غروب ہونے پر انسان ”عیوق“ کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ وہ ستارہ ہے جس کے نمودار ہونے پر ہی مغرب کی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے (یعنی اس نماز کا وقت شروع ہوتا ہے)

ذِكْرُ الْحَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

”نماز وسطی“ سے مراد، صبح کی نماز ہے

1745 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو أَهَيْمٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ

1745 - إسنادہ حسن . مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ: ذكره المؤلف في "الثقات" 9/182، وروى عن جمع، وقال ابو حاتم: شيخ يأتي أحيانا بالحديث المنكر، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات إلا أن عاصما لا يرفق حديثه إلى الصحة. وأخرج ابن ماجه "684" في الصلاة: باب المحافظة على صلاة العصر، عن أحمد بن عبدة، وأبو يعلى 26/2 من طريق عبيد الله بن عمر القواريري، من طريق أبي الربيع، ثلاثهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وهو إسناد صحيح. وأخرجه عبد العزيز "2192"، والطيالسي "164"، وأحمد 1/150، والطبري في "تفسيره" "5423" و"5428"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/173 و174، والبيهقي في "السنن" 1/460، والبقوي في "شرح السنة" "387" من طريق عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/122، والبخاري "2931" في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و"4111" في المغازی: باب غزو الخندق، و"4533" في التفسير: باب حَافِظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ الْوُسْطَى، و"6397" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، ومسلم "627"

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: "سَنَعْلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوَسْطَى مَلَأَ اللَّهُ

بُيُوتَهُمْ وَبَطُونَهُمْ نَارًا" وهى العصر. (3: 10)

✽✽✽ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور بیٹوں کو آگ سے بھر دے۔
(راوی کہتے ہیں) یہ عصر کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الْخَيْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الْوَسْطَى صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے۔ ”نماز
وسطی“ سے مراد، صبح کی نماز ہے

1746 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ فُتَادَةَ عَنْ مَوْزِقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(بقیہ تخریج 1745) فی المساجد: باب التغلیظ فی تفویت صلاة العصر، والدارمی 1/280، والبعوی فی "شرح السنة"
"388" من طریق هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبيدة السلماني، عن علي. وتحرف في المطبوع الدارمي محمد عن
عبيدة إلى محمد عن عبيدة. وأخرجه أحمد 1/135 و 137 و 153 و 154، ومسلم "627" "203": باب الدليل لمن قال الصلاة
الوسطى هي العصر، والترمذی "2984" فی التفسیر: باب ومن سورة البقرة، والنسائی 1/236 فی الصلاة: باب المحافظة علی
صلاة العصر، والطبری فی "تفسیره" "5422" و "5429"، وأبو يعلى "384" من طریق أبي الحسن الأعرج، عن عبيدة السلماني،
عن علي. وأخرجه عبد الرزاق "2194"، وأحمد 1/18 و 82 و 113 و 126 و 146، ومسلم "627" "205"، والطبری "5424" و
"5426"، والبيهقي في "السنن" 1/460 و 2/220 من طريق الأعمش، عن أبي الضحى مسلم بن صبيح، عن شتير بن شكيل، عن
علي. وأخرجه مسلم "627" "204"، والطبری في "التفسير" "5425"، وأبو يعلى "388" من طريق شعبة، عن الحكم، عن يحيى
بن الجزار، عن علي. وفي الباب عن ابن مسعود في الحديث الذي بعده، وعن حذيفة سيورده المؤلف في آخر باب صلاة الخوف،
وعن عدد من الصحابة، أنظر "شرح معاني الآثار" 1/171-176.

1746 - "إسناده صحيح. الجراح بن مخلد: ثقة، ومن فوقه رجال الصحيح. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله الكلابي
القيسي، وموزق: هو ابن مشرج بن عبد الله العجلي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك. وأخرجه الطيالسي "366"، وأحمد
1/392، و 403، و 404، و 456، ومسلم "628" فی المساجد: باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذی
"181" فی الصلاة: باب ما جاء في الصلاة الوسطى أنها صلاة العصر، و "2985" فی تفسیر القرآن: باب ومن سورة البقرة،
والطبری في "تفسیره" "5420" و "5421" و "5430" والطحاوی فی "شرح معاني الآثار" 1/174، والبيهقي في "السنن"
1/461، من طريق محمد بن طلحة بن مصرف، عن زبيد بن الحارث الياشي، عن مرة بن شراحيل الهمداني، عن عبد الله بن مسعود.

(متن حدیث): "صلاة الوسطی صلاة العصر". (3: 66)

✽✽ حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔"

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

جو شخص نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، اس کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ
1747 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
هَاجِرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ حَيْثُ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ". (2: 1)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم
ہے، وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو۔ یا وہیں بیٹھا رہا ہو جہاں اس کی والدہ نے اسے جنم دیا
تھا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ صَائِمِ رَمَضَانَ

مَعَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ اِذَا كَانَ مُجْتَنِبًا لِلْكِبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نماز قائم کرنے کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ
اس صورت میں جنت میں داخل کرے گا، جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو

1748 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلْمٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ نَعِيمِ الْمُجْمِرِ أَنَّ صُهَيْبًا مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّينَ حَدَّثَهُ

1747 - حدیث صحیح. وأخرجه أحمد 2/335 عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 2/339 عن فزارة بن عمرو، عن فليح، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2790" في الجهاد: باب درجات المجاهدين في سبيل الله، "7423" في التوحيد: باب (وَكَانَ عَرَضُهُ عَلَى الْمَاءِ)، والبخاري في "شرح السنة" "2610"، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 398، وفي "السنن" 9/15، من طريق عن فليح، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - "ثُمَّ سَكَتَ فَكَتَبَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّنَا يَكْبِي حُزْنَ نَا لِيَمِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤَدِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكِبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ إِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ ثُمَّ تَلَا: (إِنَّ تَجْتَنِبُوا كِبَائِرَ مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفَرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) (النساء: 31)، (2:1)

صحیب بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک شخص سر جھکا کر رونے لگا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم اٹھانے پر غمگین ہونے کی وجہ سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے۔ سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اس کیلئے قیامت کے دن جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ تیار ہو جاتی ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری برائیوں کو ختم کر دیں گے۔"

ذِكْرُ تَضْعِيفِ صَلَاةِ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّاهَا بَارِضٍ قَبِيٍّ بِشَرَائِطِهَا عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْمَسَاجِدِ
 ایسے نمازی کو مساجد (میں نماز ادا کرنے) کے مقابلے میں دگنا (اجر و ثواب حاصل ہونے) کا تذکرہ، جب وہ شخص بے آب و گیاہ جگہ (یا ویرانے میں) نماز کو اس کی شرائط کے ہمراہ ادا کرے

1749 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1748 - صحیب: مولی العتورائین: یعد من أهل المدينة، ترجمہ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 4/316، وابن أبی حاتم 4/444، فلم یدکر فیہ جرحاً، و ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 4/381، والعتورای: بضم العین وسكون التاء المشناة: نسبة إلى عتوراة، بطن من كنانة، كما قال ابن الأثير، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. ابن أبی هلال: هو سعید بن أبی هلال اللیثی مولاہم. وأخرجه ابن خزيمة برقم "315" عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، والبيهقي في "السنن" 10/187 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 5/8 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، والبخاری فی "التاریخ الکبیر" 4/316، والطبري في "التفسير" "9185" من طريق الليث، حدثني خالد، عن سعید بن أبی هلال، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ صَلَّىهَا بَارِضٍ قِيٍّ فَاتَمَّ وَوُضِعَ يَدَا وَسُجُودُهَا تَكْتَبُ صَلَاتَهُ بِخَمْسِينَ دَرَجَةً". (2:1)

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ویرانے میں نماز ادا کرے وضو کو مکمل کرے رکوع اور سجود مکمل کرے تو اسے پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا۔"

ذِكْرُ تَفْصِيلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا بِكُتُبِهِ الصَّلَاةَ لِمُنْتَظِرِيهَا

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ، کہ (اس نے جتنی دیر نماز کا

انتظار کیا، اتنا عرصہ) نماز ادا کرنے کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھا جائے گا

1750 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ

(متن حدیث): عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ حَتَّى إِذَا كَانَ شَطْرُ

اللَّيْلِ تَمَّ جَاءَ فَقَالَ: "إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مِذَّ أَنْتَظَرْتُمْ."

قَالَ أَنَسٌ: فَكَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ خَاتَمِهِ. (2:1)

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز موخر کر دی یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ پھر آپ تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے انتظار کر رہے تھے

1749 - إسنادہ قوى. هلال بن ميمون الجهني، ويقال: الهذلي، وثقه ابن معين، وقال النسائي: لا بأس به، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وقال أبو حاتم: ليس بقوى، ويكتب حديثه. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق، وقد أخطأ الحاكم، فظنه هلال بن أبي ميمونة - وهو هلال بن علي بن أسامة - الذي خرج له الشيخان، فقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد اتفقا على الحجة بروايات هلال بن أبي ميمونة ...، وتابعه على خطئه الذهبي في "المختصر". وباقي رجاله ثقات على شرطيهما. أبو معاوية: هو محمد بن حازم. وهي في "مسند" أبي يعلى. "1011" وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة 2/479، 480، وتحرف فيه هلال إلى هشام، وأخرجه أبو داؤد "560" في الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "788" عن محمد بن عيسى. الحاكم 1/208 من طريق يحيى بن يحيى. كلاهما عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وسعيده المؤلف برقم "2055"

1750 - إسنادہ صحيح على شرط مسلم، وأورد المؤلف برقم "1537" عن أبي يعلى، عن إبراهيم بن الحجاج السامي، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وتقديم تخريجه هناك. وسر يد هنا في تخريجه على ما سبق: وأخرجه البيهقي 1/375 من طريقين، عن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 1/374 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن يزيد بن هارون، عن حميد الطويل، عن أنس، به. وأخرجه مختصرا من طريق آخر عن قتادة، عن أنس. والريضي: البريق. وسيور المؤلف برقم "2033" من طريق قرة بن خالد، عن الحسن، عن أنس.

مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1751 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ عِيَّاشِ بْنِ عُقَبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يقول: "مَنْ كَانَ فِي مَسْجِدٍ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ" (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے۔

”جو شخص مسجد میں رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ" أَرَادَ بِهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”وہ نماز (کی حالت) میں (شمار

ہوگا)“ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک وہ شخص بے وضو نہ ہو

1752 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنِ عِيَّاشِ بْنِ

عُقَبَةَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ قَاضِي مِصْرَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْتَظَرَ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ

يُحَدِّثْ". (2:1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔“

1751 - إسناده حسن . وأخرجه النسائي في 2/55، 56 في المساجد: باب الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار

الصلاة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "6012" من طريق عبد الله بن صالح، عن بكر بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/331، 340، والطبراني "6011" عن بشر بن موسى، كلاهما عن أبي عبد الرحمن المقرئ، عن عياش بن عقبة،

به. وانظر ما بعده. إسناده جيد، وهو مكرر ما قبله، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/402.

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِي الصَّلَاةِ بِالْغُفْرَانِ وَالرَّحْمَةِ

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے، فرشتوں کے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنے کا تذکرہ

1753 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي

الرِّثَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ". (2:1)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک فرشتے کسی شخص کیلئے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے ہیں۔ جب تک وہ شخص اپنی اس جائے نماز پر

موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔ جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) اے اللہ! تو

اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔“



1753- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمن بن هرمز . وهو في الموطأ

1/160 في قصر الصلاة في السفر: باب انتظار الصلاة والمشى إليها، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "445" في الصلاة: باب

الحدث في المسجد و "659" في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ومسلم "649" "275" في

المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وأبو "469" في الصلاة: باب في فضل القعود في المسجد، والنسائي 2/55

في المساجد: باب الترتيب في الجلوس في المسجد وانتظار الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/185، وأخرجه أحمد 2/421،

ومسلم "649" "276" من طريق الزهري، عن الأعرج، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "2415"، والبخاري "477" في الصلاة:

باب الصلاة في مسجد السوق، و "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق،

وابن أبي شيبه 1/402-403، ومن طريقه مسلم "649" "272"، وابن ماجه "799" في المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عن

الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وصححه ابن خزيمة برقم . "1504" وأخرجه عبد الرزاق في "المصنف" "2211" ومن

طريقه مسلم "649" "276" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، والترمذي "330" في الصلاة: باب ما جاء في

القعود في المسجد وانتظار الصلاة من الفضل، والبيهقي في "السنن" 2/186، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة. وأخرجه

الطيالسي "2448"، ومسلم "649" "274"، وأبو داود "471" من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أبي رافع، عن أبي هريرة.

وأخرجه البخاري "3229" في بدأ الخلق: باب إذا قال أحدكم آمين، من طريق فليح، عن هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي

عمره، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "2210"، ومسلم "649" "273" من طريق أيوب السخيتاني، وأبو نعيم في "الحلية"

6/180، 181 من طريق عمران القصير، كلاهما عن ابن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/394 من طريق الوليد بن رباح،

والدارمي 1/327 من طريق أبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة.

10 - بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

باب 10: نماز کا طریقہ

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ فَرَاغِ الْقَلْبِ لِصَلَاتِهِ وَدَفْعِ وَسْوَيسِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ لَهَا
ان روایات کا تذکرہ، جو اس بارے میں ہیں کہ آدمی کو نماز کے لیے اپنا دل (دنیاوی خیالات) سے
صاف رکھنا چاہئے، اور نماز کے دوران آنے والے شیطانی وسوسوں کو پرے کرنا چاہئے

1754 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ
حَتَّى لَا يَسْمَعَ النِّدَاءَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُتِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُّ أَقْبَلَ حَتَّى
يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يُصَلِّيَ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى". (3: 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے (وہ اتنی دور چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ اسے اذان کی آواز نہیں آتی ہے۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر وہ آ جاتا ہے پھر جب نماز کے لئے اقامت کیلئے آتی ہے وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے۔ آدمی کے ذہن میں خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو۔ تم اس چیز کو یاد کرو وہ چیز جو ویسے اسے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے (تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

1754 - إسنادہ صحیح علی شرطہما، وأخرجه أبو داؤد "516" فی الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، عن القعنبي، بهذا

الإسناد. وهو فی "الموطأ" 1/69 فی الصلاة: باب ما جاء فی النداء للصلاة، ومن طریق مالك أخرجه البخاری "608" فی الأذان: باب فضل التأذین، والنسائی 2/21، 22 فی الأذان: باب فضل التأذین، وأبو عوانة 1/334، والبغوی فی "شرح السنة". "412" وتقدم برقم "16" و "1662" من طریق یحییٰ بن أبی کثیر، عن أبی سلمة، عن أبی هريرة، وبرقم "1663" من طریق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبی هريرة، وتقدم تخريجه من طريقه عند رقم "16"

ذَكَرُ الْأَمْرَ بِالسَّكِينَةِ لِلْقَائِمِ إِلَى الصَّلَاةِ يُرِيدُ قَضَاءَ فَرَضِهِ

جو شخص فرض ادا کرنے کیلئے، نماز کی طرف جاتا ہے، اس کو اطمینان (اختیار کرنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ

1755 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حَزِيمَةَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوُنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ". (1: 78)

عبداللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب نماز کیلئے اقامت کہی جائے، تو تم اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہیں دیکھ لیتے۔ تم پر سکینت (یعنی اطمینان اور سکون) اختیار کرنا لازم ہے۔“

ذَكَرُ الْبَيَانَ بَأَنَّ مَنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ أَسْكَنَ وَلِلَّهِ أَحْشَعُ كَانَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، جو شخص اپنی نماز کے دوران زیادہ پرسکون رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ (کی

بارگاہ میں) زیادہ خشوع اختیار کرتا ہے۔ وہ بہترین لوگوں میں سے ہے

1756 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حَزِيمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِي عُمَارَةُ بْنُ ثُوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1755 - إسناده صحيح . سلم بن جنادة: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين .. وأخرجه أحمد 5/310 عن وكيع، بهذا الإسناد .

وأخرجه البخارى "909" فى الجمعة: باب المشى إلى الجمعة، وأخرجه أحمد 5/305 و 307، وأبو داؤد "539" فى الصلاة: باب فى الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعوداً، من طريق أبان ابن يزيد، وأحمد 5/309 و 310، والبخارى "637" فى الأذان: باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامة، و "638": باب لا يسعى إلى الصلاة مستعجلاً وليقيم بالسكينة والوقار، ومسلم "604" فى المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والدارمى 1/289، والبيهقى فى "السنن" 2/20 من طريق هشام الدستوائى وروشيان، وأحمد 5/308 من طريق طريف همام بن يحيى، وابن خزيمة "1644" من طريق معاوية بن سلام، كلهم عن يحيى بن أبى كثير، بهذا الإسناد وسيرة المؤلف برقم "2222" من طريق حجاج الصواف، وبرقم "2223" من طريق معمر، كلاهما عن يحيى بن أبى كثير به. ويرد تخريج كل طريق فى موضعه

1756 - جعفر بن يحيى، وعمه عتبة بن ثوبان: لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد . وهو فى صحيح "ابن خزيمة" برقم "1566" وأخرجه أبو داؤد "672" فى الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريقه البيهقى 3/101 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وله شواهد من حديث ابن عمر عن البزار "512"، والطبرانى "13494"، وفيه ليث ابن أبى سليم، وهو سىء الحفظ، وحديثه حسن فى الشواهد، وهذا منها، فيبقى به حديث الباب.

(متن حدیث): "خَيْرُكُمْ اَلَّذِيْنَ كُنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ" (9: 3)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز کے دوران سب سے نرم کندھوں کے مالک ہوں۔"

ذِكْرُ نَفِي قَبُولِ الصَّلَاةِ عَنْ اَقْوَامٍ بَاغِيَانِهِمْ مِنْ اَجَلٍ اَوْ صَافٍ اَرْتَكَبُوْهَا
کچھ متعین افراد کی نماز کی قبولیت کی نفی کا تذکرہ، جو کچھ مخصوص افعال کی وجہ سے

ہوتی ہے، جن کے وہ لوگ مرتکب ہوتے ہیں

1757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَاةً: إِمَامٌ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجَهَا عَلَيْهَا

غَضَبَانِ وَأَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ". (2: 54)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوں۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ مَا طَالَ قَنُوتُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے، جس میں قنوت (یعنی قیام) طویل ہو

1758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ اَخْبَرَنَا سَفِيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنِ

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سَفِيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

1757 - إسنادہ حسن، وأخرجه الطبرانی في "الكبير" "12275" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن أبي كريب، بهذا

الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "971" في الإقامة: باب من أم قوما وهم له كارهون عن محمد بن عمر عن هياج، عن يحيى بن عبد الرحمن الأرحبي، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "الزوائد" ورقة "63": إسنادہ صحيح، ورجاله ثقات. وفي الباب عبد الله بن عمرو عن أبي داود "593" في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون، والبيهقي في "السنن" 3/128. وعن أبي أمامة عند ابن أبي شيبة 1/408، والترمذی "360" في الصلاة: باب ما جاء فيمن أم قوما وهم له كارهون. وعن سلمان عند ابن أبي شيبة 1/408. وعن جابر بن عبد الله سيورده المؤلف في آخر كتاب الأشرطة.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟

قال: "طول القنوت". (2:1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نماز سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طویل قنوت والی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِيجَازِ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِكْمَالِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مختصر لیکن مکمل نماز پڑھے (جب وہ امامت کر رہا ہو)

1759 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ:

1758 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. رجالہ رجال الشیخین غیر ابی السفیان واسمہ طلحة بن نافع، روى له البخاری مقرونا. وأخرجه الطيالسي "1777"، وأحمد 3/302 و 314، مسلم "756" "165" في صلاة المسافرين: باب أفضل الصلاة طول القنوت، والبغوي في "شرح السنة" "660" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1276"، وأحمد 3/391، ومسلم "756"، والترمذي "387" في الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلاة، وابن ماجه "1421" في الإقامة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، والبيهقي في "السنن" 3/8، والبغوي في "شرح السنة" "659" من طرق عن أبي الزبير، عن جابر. وفي الباب عن عبد الله بن حبشي عند أحمد 3/411، 412، وأبي داود "1325" في الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، و"1449" في الصلاة: باب طول القيام، والنسائي 5/58 في الزكاة: باب جهد المقل، والدارمي 1/331 وإسنادہ صحیح علی شرط مسلم، ولفظ أبي داود: أي الأعمال أفضل بدل أي الصلاة أفضل. وعن عمرو بن عيسى عند أحمد 4/385.

1759 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. يحيى بن أيوب المَقْبَرِيُّ: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه رجال الشیخین . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/52 عن هشيم، وأحمد 3/182 عن يحيى القطان، والبغوي في "شرح السنة" "840" من طريق يزيد بن هارون، ثلاثهم عن حميد الطويل، به. وأخرجه الطيالسي "1997"، وابن أبي شيبة 2/55، وأحمد 3/170، و 173 و 179 و 231 و 234 و 276 و 279، ومسلم "469" "189" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والترمذي "237" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم فليخفف، والنسائي 2/94، 95 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والدارمي 1/288، 289، وابن خزيمة في "صحيحه" "1604"، وأبو عوانة 2/89، والبيهقي في "السنن" 3/115 من طريق قتادة، عن أنس. وأخرجه عبد الرزاق "3718"، والطيالسي "2030"، وأحمد 3/162، ومسلم "473" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، وأبو عوانة 2/90، من طريق ثابت البناني، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54، والبخاري "706" في الأذان: باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها، ومسلم "469"، وابن ماجه "985" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، وأبو عوانة 2/89، والبيهقي في "السنن" 3/115 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/262 من طريق العلاء بن عبد الرحمن، عن أنس. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "726" من عطاء عن أنس. وأخرجه أبو عوانة 2/89 من طريق زائدة عن المختار، عن ابن سيورده المؤلف برقم "1856" من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، وبرقم "1886"، من طريق شريك بن أبي نمر، وبرقم "2138"

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ مَعَ أَحَدٍ أَوْ جَزَّ صَلَاةً وَلَا أَكْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 8)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسے کسی شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ أَنْ يُطَوِّلَ مَا شَاءَ فِيهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ اکیلا ہو تو جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے

1760 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ". (1: 95)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو انہیں مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار، ضعیف، عمر رسیدہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کرے تو وہ جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے۔"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ لِلَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف جاتے ہوئے، آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1761 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَتَابِتٌ وَحَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ

1760 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "843" من طريق أبي إسحاق الهاشمي، عن أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/134 في الصلاة: باب العمل في صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/132، وأحمد 2/486، والبخاري "703" في الأذان: باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء، وأبو داود "794" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب ما على الإمام من التخفيف، والبيهقي في "السنن" 3/17. وأخرجه مسلم "467" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والترمذي "236" في الصلاة: باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، والبيهقي في "السنن" 3/17، عن قتبية بن سعيد، عن المغيرة بن عبد الرحمن الحزامي، عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "3712" ومن طريقه أحمد 2/317، ومسلم "467" "184"، والبيهقي في "السنن" 3/17، والبغوي "842" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54 من طريق وكيع، عن الأعمش، عن أبي الصالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/256 و393 و393 و537 من طريق عن ابن أبي ذئب، عن أبي الوليد، عن أبي هريرة. وسيرد المؤلف برقم "2136" من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ويخرج هناك.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: "أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟" فَأَرَمَ الْقَوْمَ فَقَالَ: "أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا؟" فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جُنْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهُنَّ فَقَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنِي عَشَرَ مَلَكًا ابْتَدَرَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا". (2:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے یہ کہا:

”ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو۔ اس میں برکت رکھی گئی ہو۔“

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو بولنے والا شخص کون ہے تو لوگ خاموش رہے آپ نے دریافت کیا: ان کلمات کو کہنے والا شخص کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی ہے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ میں آیا تھا تو میرا سانس پھول رہا تھا۔ تو میں نے یہ کلمات کہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف لپکے کہ کون ان کو اوپر لے جاتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفُرَجَةِ الَّتِي يَجِبُ أَنْ تَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّيِّ وَبَيْنَ الْجِدَارِ إِذَا صَلَّى إِلَيْهِ

اس کشادگی کی صفت کا تذکرہ، جو نمازی اور دیوار کے درمیان ضروری ہے

جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو

1762 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ

1761 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو فی "مسند أبي يعلى" ورقة 148/1، ومن طريقه رواه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" برقم. "108" وأخرجه مسلم "600" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داود "763" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 132/2-133 في الافتتاح: باب نوع آخر من الذكر بعد التكبير، والبعثي في "شرح السنة" "633" و"634" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم. "466" وأخرجه أحمد 3/191 و269، والطيالسي "2001" من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس. وله طريق آخر عنه أحمد 3/158 وأخرجه أحمد 3/106 و188، وعبد الرزاق "2561" من طرق عن حميد، به. وأخرجه الطيالسي "2001"

1762 - إسنادہ علی شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. أخرجه البخاري "496" في الصلاة: باب قد كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "536"، عن عمرو بن زرارة، وأبو داود "696" في الصلاة: باب الدنو من السترة، عن القعبي، والطيبراني في "الكبير" "5896" من طريق يحيى الحماني، وعبد الله بن عمر بن أبان، خمستهم عن عبد العزيز بن أبي حازم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7334" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والطيبراني "5786" عن ابن أبي مريم، عن أبي غسان، عن أبي حازم، به. وسيورده المؤلف برقم "2374"

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): "كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرٌ الشَّاةُ". (8:5)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَحَرَّى مَوْضِعًا مِنَ الْمَسْجِدِ بَعَيْنِهِ فَيُجْعَلُ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ فِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسجد کی کسی مخصوص جگہ کو

اہتمام کے ساتھ تلاش کرے، اور اکثر اسی جگہ نماز ادا کرے

1763 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى، فَيَعْمِدُ إِلَى الْأَسْطُوَانَةِ دُونَ

الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهَا فَأَقُولُ لَهُ: أَلَا تُصَلِّي هَاهُنَا؟ وَأَشِيرُ لَهُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُولُ: إِنِّي

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى هَذَا الْمَقَامَ. (1:4)

حدیث 1763: یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے آتے تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اس ستون کی طرف جانے کی کوشش کرتے تھے جو مصحف سے پہلے ہے وہ اس کے قریب نماز ادا کیا کرتے تھے۔ میں ان سے یہ کہتا تھا کہ آپ یہاں نماز ادا نہیں کریں گے۔ میں مسجد کے کسی دوسرے گوشے کی طرف اشارہ کر کے کہتا۔ تو وہ یہ فرماتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ الْقِيَامِ إِلَى الصَّلَاةِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کی طرف اٹھ کر

جاتے ہوئے اہتمام کے ساتھ دعائے مانگے

1763 - إسناد صحيح. أحمد بن عبدة: هو ابن موسى الضبي، ثقة، روى له مسلم، ومن فوقه رجال الصحيحين. وأخرجه ابن ماجه "1430" فى الإقامة: باب ما جاء فى توطين المكان فى المسجد يصلى فيه، عن يعقوب بن حميد بن كاسب، عن المغيرة بن عبد الرحمن المخزومي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 48، 54، والبخارى "502" فى الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، ومسلم "509" فى الصلاة: باب دنو المصلى من السترة، والطبرانى "6299"، والبيهقى فى "السنن" 2/271، من طريق عن يزيد بن أبى عبيد، به. وسعيده المؤلف برقم "2152" فى باب فرض متابعة الإمام.

1764 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بِعُجْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِبَاهِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاعَاتَانِ لَا تُرَدُّ عَلَيَّ دَاعٍ دَعَوْتُهُ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ، وَفِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

🌸🌸 حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”دو گھنٹیاں ایسی ہیں جن میں دعا کر نیوالے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب نماز قائم کی جائے اور جب اللہ کی راہ میں صف (بنائی جائے)“

ذکر عدد التکبیرات التي يكبر فيها المرء في صلاته

تکبیرات کی اس تعداد کا تذکرہ، جو آدمی نماز کے دوران کہتا ہے

1765 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: (متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: عَجِبْتُ مِنْ شَيْخٍ صَلَّى بِنَا الظُّهْرِ فَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً؟ قَالَ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

🌸🌸 عکرمہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھے ایک عمر رسیدہ شخص پر حیرانگی ہو رہی ہے جس نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے 22 تکبیریں کہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذَكَرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنْ عَلَى الْمُصَلِّيِ التَّكْبِيرَ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ مِنْ صَلَاتِهِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نمازی پر یہ بات لازم

ہے کہ وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے

1766 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَيَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ بَن

1766 - إسنادہ صحیح علی شرطہما . وهو فی "الموطأ" 1/76 فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طریق مالك أخرجه الشافعی 1/81، وأحمد 2/236، والبخاری "785" فی الأذان: باب إتمام التکبیر فی الركوع، ومسلم "392" فی الصلاة: باب إثبات التکبیر فی كل رفع وخفض فی الصلاة، والنسائی 2/235 فی التطبيق: باب التکبیر للنهوض، وابن الجارود "191"، والبيهقی فی "السنة" 2/76، وأخرجه عبد الرزاق "2485"، وأحمد 2/270، والبخاری "803" فی الأذان: باب يهوى بالتکبیر حين يسجد، وأبو داود "836" فی الصلاة: باب تمام التکبیر، والنسائی 2/235 فی التطبيق: باب التکبیر للنهوض، والبيهقی فی "السنن" 2/67.

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

۴ (متن حدیث): أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَصَلِّي بِهِمْ كَانَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَا شَبْهَكُمْ صَلَاةَ بَرَسُوقٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

✽✽ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ وہ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ عَلَى الْمَرَّةِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ
مِنْ صَلَاتِهِ خَلَا رَفَعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے، البتہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے (تکبیر نہیں کہی جائے گی)

1767 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرَوَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَرُكِعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَهْوَى سَاجِدًا ثُمَّ يَكْبِرُ حِينَ يَقُومُ بَيْنَ الثَّانِيَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُدِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا شَبْهَكُمْ صَلَاةَ بَرَسُوقٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 27)

(بقیہ تخریج 1767) من طرق عن الزهري، به، مطولا، وصححه ابن خزيمة برقم. "579" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/241،

وأحمد 2/502 من طريق محمد بن عمرو، ومسلم "392" "31" من طريق قتيبي بن أبي كثير، كلاهما عن أبي سلمة، به، وأخرجه عبد الرزاق "2496" ومن طريقه مسلم "392"، "28" "578" عن ابن جريج.

1767- وأخرجه البخاري "789" في الأذان: باب التكبير إذا أقام من السجود، و "803"، والنسائي 2/233 في التطبيق:

باب التكبير للسجود، والبيهقي في "السنن" 2/67 من طريق عقيل، كلاهما عن الزهري، عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، عن أبي هريرة، وأخرجه أحمد 2/452 من طريق ابن أبي ذئب، عن سعيد المقري، عن أبي هريرة، وأخرجه مسلم "392"

"32" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة، وسيرد بعده من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، به مطولا، وبرقم "1797" من طريق نعيم المجمر، عن أبي هريرة 1. إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مطول ما قبله.

وأخرجه مسلم "392" "30" عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد تقدم تخریجه من طرقه فيما قبله.

قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ.

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان نے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو جب وہ فرض نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع میں جانے لگے تو انہوں نے تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر جب وہ سجدے میں جانے کیلئے جھکے تو انہوں نے تکبیر کہی وہ تشہد کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے تکبیر کہی تو انہوں نے اسی طرح کیا یہاں تک کہ اپنی نماز کو مکمل کر لیا۔ جب انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرا تو انہوں نے اہل مسجد کی طرف رخ پھیرا اور کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ البتہ وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْمَرْءُ صَلَاتَهُ

اس طریقے کا تذکرہ، جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کا آغاز کرے

1768 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَازٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْرَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)، وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ بَصَرَهُ وَلَمْ يَصُوبَهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يُوتِرُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ السَّحِيحَةَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ

1768 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ رجالہ رجال الشیخین غیر بدیل بن مسیرہ، فانہ من رجال مسلم۔ وقولہا: "کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلۃ بالتکبیر، والقراءۃ بالحمد للہ رب العالمین" أخرجه أبو بکر بن أبی شیبۃ فی

"المصنف" 1/410، ومن طریقۃ ابن ماجہ "812" فی الإقامۃ: باب افتتاح القراءۃ، عن یزید بن ہارون، بهذا الإسناد۔ وقولہا: "کان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَصُوبَهُ" أخرجه أبو بکر بن أبی شیبۃ 1/252، عن أبی خالد الأحمر، عن حسین

المعلم، بہ، وأخرجه ابن ماجہ "869" فی الإقامۃ: باب الرکوع فی الصلۃ، عن أبی بکر بن أبی شیبۃ، عن یزید بن ہارون، بہ۔

وأخرجه ابن أبی شیبۃ 1/229 و 284 و 285 عن یزید بن ہارون، بہ مختصراً۔ وأخرجه البیهقی فی "السنن" 2/15 و 85 و 172

من طریق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن عبد الأعلى ويزيد بن هارون، بهذا الإسناد۔ وأخرجه أحمد 6/31 و 194، ومسلم

"498" فی الصلۃ: باب ما یجمع صفۃ الصلۃ وما یفتتح بہ ویختتم بہ، وأبو داؤد "783" فی الصلۃ: باب من لم یر الجہر بیسم اللہ

الرحمن الرحیم، من طرق عن حسین المعلم، بہ۔ وأخرجه أحمد 6/171 و 281 من طریقین عن بدیل بن مسیرہ، بہ۔ وأخرجه

الطیالسی "1578" عن عبد الرحمن بن بدیل العقیلی، عن أبیہ بدیل، بہ۔

الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدًا ذِرَاعِيهِ أَفْتَرَأَشَ السَّبْعَ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ. (4:5)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور سورۃ فاتحہ کی قرأت کے ذریعے نماز کا آغاز کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو آپ اپنی نگاہ کو بالکل جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کے درمیان کی صورت اختیار کرتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت تک سجدے میں نہیں جاتے تھے جب تک پہلے سیدھے کھڑے نہیں ہو جاتے تھے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو دوسری مرتبہ سجدے میں اس وقت تک نہیں جاتے تھے۔ جب تک بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہیں جاتے تھے۔ آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور آپ دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے تھے۔ آپ شیطان کے پیچھے جانے سے منع کرتے تھے اور آپ اس بات سے بھی منع کرتے تھے، کوئی شخص درندوں کی طرح اپنی کلائیاں بچھائے اور آپ سلام پھیر کر نماز کو ختم کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لِنَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے

آغاز میں تکبیر کہتے وقت انگلیوں کو کھلارکھے

1769 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حَزِيمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

اليمان عن ابن أبي ذئب عن سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْشُرُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ نَشْرًا. (4:5)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنی انگلیوں کو کھلارکھتے

تھے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے

وہ نماز کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے

1770 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا بِنُ وَهْبٍ

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

1769 - يحيى بن اليمان مع كونه من رجال مسلم: ساء الحفظ، لكنه توبع. وباقي رجاله ثقات. ابن أبي ذئب: هو محمد بن

عبد الرحمن بن المغيرة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم. "458" وأخرجه الترمذي "239" أيضا عن قتيبة بن سعيد، والبيهقي

في "السنن" 2/27 من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني، كلاهما عن يحيى بن اليمان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا مَعَشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُوَخَّرَ سَحُورَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَأَنْ نُمْسِكَ بَأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا." (3: 68)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَطَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيحٍ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم انبیاء کے گروہ کو یہ حکم دیا گیا ہے، ہم اپنی سحری کو موخر کریں اور افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھوں کے ذریعے بائیں ہاتھوں کو پکڑ لیں۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن وہب نے یہ روایت عمر بن حارث اور طلحہ بن عمرو سے سنی ہے، جو عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهِ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے آغاز میں، قرأت سے پہلے کیا دعا مانگے؟

1771 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ

1770 - إسناد صحيح على شرط مسلم . حرمله بن يحيى : صدوق من رجال مسلم ، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه

الطبرانی في "الكبير" 11485" من طريق حرمله بن يحيى ، بهذا الإسناد . وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة" 63/10/2 ، والسيوطي في "تنوير الحوالك" 1/174 . أخرجه الطبرانی أيضا "10851" من طريق سفيان بن عيينة ، عن عمرو بن دينار ، عن طاووس ، عن ابن عباس . وأزوده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/105 وقال : رواه الطبرانی ، ورجاله رجال الصحيح .

1771 - إسناد صحيح ، يوسف بن مسلم : هو يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي ، روى له النسائي ، ثقة ، ومن فوقه على

شرطهما . وأخرجه أبو عوانة 2/102 ، والدراطيني 1/297-298 عن أبي بكر النيسابوري ، كلاهما عن يوسف بن مسلم ، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/72 و 73 من طريقين عن ابن جريج ، به . وأخرجه عبد الرزاق "2567" و "2903" عن إبراهيم بن محمد ، وأبو داود "761" في الصلاة : باب ما تستفتح به الصلاة من الدعاء ، والترمذي "3423" في الدعوات ، وابن خزيمة في "صحيحه" "464" ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199 و 239 ، و"مشكل الآثار" 1/488 ، والبيهقي في "السنن" 2/33 و 74 من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد ، كلاهما عن موسى بن عقبة ، به . وقد سقط من سند المطبوع من المصنف "2567" : "عبد الرحمن الأعرج . " وسيرد بعده "1772" من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي ، عن حجاج بن محمد ، به . و برقم "1773" من طريق الماجشون ، عن الأعرج ، به ، ويرد تخريجه في موضعه .

وَجَهِي لَلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِنِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِيكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرِ فِي يَدَيْكَ وَالْمَهْدَى مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَالْيَكْتَبَارُ كَتَّ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ". (4:5)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”میں نے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور مسلمان ہوتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔“

بیشک میری نماز میری ذات، میری موت، میری قربانی، میری زندگی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف تو میری رہنمائی کر دے کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کر سکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے وہ شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایات عطا کرے میں تیری مدد سے ہو اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو بِهِ الْمَرْءُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَيَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی فرض نماز کے آغاز میں کیا دعائیں اور تکبیر (تحریمہ) کے بعد (کیا) پڑھے؟

1772 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

1772 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطي، بهذا

الإسناد. وسعيده المؤلف بهذا الإسناد برقم "1774"، وتقدم قبله من طريق يوسف بن مسلم، عن حجاج بن محمد، به.

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدُّنْيَا فَطَرَكْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَيْنِفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدِيدِكَ وَالْخَيْرِ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَالَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”میں سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے، تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر اچھے اخلاق کی طرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے، تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے۔ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، سعادت تجھ سے حاصل ہوتی ہے۔ بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّكْبِيرِ لَا قَبْلُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے جو ذکر کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دعا تکبیر (تحریم) کہنے کے بعد مانگتے تھے، اس سے پہلے نہیں۔

1773 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ: "وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ". (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ" أَرَادَ بِهِ: وَالشَّرُّ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ فَأَضْمَرَ فِيهِ: "مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

”میں نے سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری ذات میری موت میری قربانی میری زندگی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کرتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے اور برائی تیرے طرف نہیں جاسکتی اور میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

1773- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. إسحاق بن إبراهيم. هو ابن راهويه، والماجنون بن أبي سلمة. هو أبو يوسف يعقوب بن دينار، وقيل ميمون، . والماجنون معرب ماه كون، ومعناه الأبيض المشرب بالحمرة. وأخرجه أحمد 1/102 هن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "152" ومن طريقه "الترمذي" "266" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/488، وأبو عوانة 2/100، والبيهقي في "السنن" 2/32 عن عبد العزيز بن أبي سلمة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/232، وأحمد 1/94 و 103، ومسلم "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داود "760" في الصلاة: باب يستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي "3422" في الدعوات، والنسائي 2/129، 130 في الافتتاح: باب نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبيرة والقراءة، والدارمي 2/182، وابن الجارود "179"، والدارقطني 1/296، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/199، وفي "مشكل الآثار" 1/488، وابن خزيمة في "صحيحه" "462" و "463" و "743" وأبو عوانة 1/100 و 101 من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "771" في المسافرين، والترمذي "3421" و "3422" في الدعوات، والبيهقي في "السنن" 2/32، والبعثي في "شرح السنة" "572" من طريق يوسف بن

الماجنون، عن أبيه الماحشون، بهذا الإسناد. وأما بقية "462" و "463" و "467"

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”برائی تیری طرف نہیں جاسکتی“ اس سے مراد یہ ہے: برائی ایسی چیز نہیں ہے، جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔ تو یہاں ”جس کے ذریعے قرب حاصل کیا جائے“ محذوف ہے۔

1774 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ: "وَجْهْتُ وَجْهِي لِلذِّمَى فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاعْفُورْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مِنْ هَدَيْتِ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ". (33:5)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز ادا کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”میں نے سیدھے راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز میری زندگی میری موت، میری قربانی اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! ہم تیرے لیے مخصوص ہیں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے ذنب کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام ذنوب کی مغفرت کر دے۔ ذنوب کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے اچھے اخلاق کی طرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے بے شک برے اخلاق کو صرف تو ہی مجھ سے دور کر سکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ سعادت تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت عطا کرے۔ میں تیری مدد سے ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا اور بلند و برتر ہے اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَفْتَتِحَ الصَّلَاةَ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ
آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، کہ ہم نے جو دعا ذکر کی ہے

وہ اس کی بجائے کسی دوسری دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کرے

1775 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى البُسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ والقراءة فقلت:

بأبي وأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ والقراءة أَخْبَرَنِي مَا تَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: "اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّئْنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَفِّئِي الثُّوبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ
اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بالماءِ والثلجِ والبرد". (5: 33)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے تھے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں مجھے بتائیے کہ اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں یہ پڑھتا ہوں)

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے۔ جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کیا

ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! تو میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھو دے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَدْعُوَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ نماز کے آغاز میں اس کے علاوہ

1775 - إسناده صحيح على شرط مسلم، على بن خشرم، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن فضيل. هو

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ الضَّبِّي، وأبو زرعة: هو أبو زرعة بن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي، مختلف في اسمه. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" 320، من طريق علي بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/231، ومسلم "598" في المساجد: باب

ما يقال بعد تكبيرة الإحرام والقراءة، وأبو داود "781" في الصلاة: باب السكنة عند الافتتاح، وابن ماجه "805" في إقامة الصلاة.

باب افتتاح الصلاة، وأبو عوانة 1/98، 99، من طرق عن ابن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "744" في الأذان: باب ما يقول

بعد التكبير، ومسلم "598"، وأبو داود "781"، والدارمي 1/283، وأبو عوانة 1/98، والبيهقي 2/195، والبغوي في "شرح

السنة" "574" من طرق عبد الرحمن بن زياد، عن عمارة بن القعقاع، به. وسورده المؤلف بعده من طريق جرير بن عبد المجيد، عن

عمارة، به.

(کوئی دوسری) دعا مانگ لے، جو ہم نے ذکر کی ہے

1776 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ هَنِيهَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: "أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي

وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّسْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَّيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضُ مِنَ

الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَرْدِ". (5: 12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ قرأت

کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور

قرأت کے درمیان جو خاموش ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں۔

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا

ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے پاک کر دے اس طرح جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے

اللہ! میری خطاؤں کو پانی اولوں اور برف کے ذریعے دھو دے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي إِذَا كَانَ إِمَامًا أَنْ يَسْكُتَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ

لِيَلْحَقَ مَنْ خَلْفَهُ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، جب وہ امام ہو، تو وہ قرأت شروع کرنے

سے پہلے کچھ دیر خاموش رہے، تاکہ اس کے پیچھے موجود شخص سورہ فاتحہ کی تلاوت کو پالے

1777 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَّاقِيِّ

قَالَ:

1776 - إسنادہ صحیح علی شرطہما۔ جریر: ہو ابن عبد الحمید الضبی، وأخرجه أحمد 2/231 و 494، ومسلم "598"

فی المساجد: باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة، والنسائی 1/50-51 فی الطہارة: باب الوضوء بالتلج، و 2/128-129

فی الافتتاح: باب الدعاء بعد تکبیرة الاحرام، والدارقطنی 1/336، وأبو عوانة 1/98، وابن خزيمة فی "صحیحہ" "564"،

والبیہقی فی "السنن" 2/195، من طرق عن جریر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبلہ.

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيْهَةً يَسْأَلُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كَلِمًا رَكْعَةً وَسَجْدًا. (5: 4)

سعيد بن سمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ بلند کر کے اٹھاتے تھے اور آپ قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے تھے اور آپ نماز کے دوران ہر دفعہ رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدُّعَاءِ الَّذِي كَانَ يَدْعُو بِهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَكَنَتِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ
اس دعا کا تذکرہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران مانگا کرتے تھے

1778 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سَكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ "اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي

1777 - إسناده صحيح . سعيد بن سمان: ثقة، روى له أصحاب السنن، وباقي رجال السنن على شرط الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" 459 عن يحيى بن حكيم، والحاكم في "المستدرک" 1/234، وعنه البيهقي في "السنن" 2/27، عن طريق إبراهيم بن مرزوق البصري، كلاهما عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 2/434، وأبو داود "753" في الصلاة: باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب رفع اليدين مداً، وابن خزيمة في "صحيحه" 460 و"473"، من طريق يحيى بن سعيد القطان، وأحمد 2/434 عن يزيد بن هارون، و 2/500 عن محمد بن عبد الله، والدارمي 1/281، ومن طريقه الترمذی "240" في الصلاة: باب ما جاء في نشر الأصابع عند التكبير، عن عبيد الله بن عبد المجيد الحنفی، والطحاوی في "شرح معاني الآثار" 1/195 من طريق أسد بن موسى، وابن خزيمة "460" و"473" أيضاً من طريق محمد بن إسماعيل بن أبي فديك، والطيالسي "2374" ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/27، كلهم عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد . وأورده المؤلف برقم "1769" من طريق يحيى بن اليمان، عن ابن أبي ذئب، به، ولفظه: "كان ينشر أصابعه في الصلاة نشرًا" وذكر هناك قول الترمذی فيه وردّه . فانظره .

وَيَسِّنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَفِّئْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى التُّرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالْتَّلَاجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ". (4:5)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ قرأت اور تکبیر کے دوران کیا پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ پڑھتا ہوں)

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے۔“

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی نماز کے دوران قرأت شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں سے پناہ مانگے؟

1779 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمِ الْعَنْزِي عَنِ ابْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ:

(متن حدیث): "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ: مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ". (12:5)

قَالَ: عَمْرُو هَمْزُهُ الْمَوْتَةُ وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ: الشَّعْرُ

✽✽ جبیر بن مطعم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے ٹھوکا دیئے، پھونک مارنے اور پھونکنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

1778- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وقد تقدم تخريجه برقم "1775" و. "1776".
1779- وأخرجه ابن ماجه "807" في الإقامة: باب الاستعاذة في الصلاة، وابن خزيمة في "صحيحه" "468"، كلاهما عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "948"، وأحمد 4/85، وأبو داود "764" في الصلاة: باب ما استفتح به الصلاة من الدعاء، وابن الجارود في "المنتقى" "180"، والطبراني "1568"، والبيهقي في "السنن" 2/35، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "468"، والحاكم 1/235، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/80 و81، والطبراني "1569" من طريق مسعر. وأخرجه البيهقي 2/35 من طريق مسعر وشعبة. وأخرجه أحمد، وابنه في "زوائد" 4/83، وابن خزيمة "469" من طريق حصين بن عبد الرحمن.

عمر و نامی راوی کہتے ہیں اس کے ٹھوکا دینے سے مراد مرگی ہے اور پھونک مارنے سے مراد تکبر ہے اور اس کے پھونکنے سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَاصِمِ الْعَنْزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ قَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا - ثَلَاثًا - سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا - ثَلَاثًا - أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ: مِنْ نَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ"

قَالَ عَمْرٍو: نَفْخُهُ الْكَبِيرُ، وَهَمْزُهُ الْمَوْتَةُ، وَنَفْثُهُ: الشَّعْرُ. (5: 12)

✿✿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب نماز شروع کرتے تھے۔ یہ کہتے تھے

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑائی والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو زیادہ ہو“۔ یہ کلمات

آپ تین مرتبہ کہتے تھے۔ پھر تین مرتبہ یہ کہتے تھے ”میں صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں“۔ پھر آپ یہ کہتے

تھے میں مردود شیطان سے اس کے پھونک مارنے سے اس کے پھونکنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں“۔

عمر و نامی راوی کہتے ہیں: نفخ سے مراد تکبر ہے۔ ہمز سے مراد مرگی ہے اور نفث سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ)

ان روایات کا تذکرہ، جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”اس میں سے

جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو“ کی تفسیر بیان کرتی ہیں

1781 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ بِالْبَصْرَةِ أَبُو يَزِيدَ الْعَدْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا

1780 - ہو مکرر ما قبلہ.

1781 - إسناده صحيح. عبد الواحد بن غياث: ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الخطيب، وقال أبو زرعة: صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208 من طريق سهل بن نكار، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، من طريق جرير بن عبد الحميد، عن رقية بن مصقلة، به. وأخرجه مسلم 396 "44" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، وأبو عوانة

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقِيبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
(متن حدیث): كُلُّ الصَّلَاةِ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا

أَخْفَى مِنَّا أَحْفَيْنَا مِنْكُمْ. (1: 21)

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت کی جاتی ہے تو جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرأت سنا دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے) تو ہم اس میں تمہیں قرأت سنا دیتے ہیں اور جس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مخفی رکھتے تھے (یعنی پست آواز میں قرأت کرتے تھے) ہم ان میں تم سے مخفی رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا (فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ) أَرَادَ بِهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ إِذِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ”اس میں سے جو میسر ہو اس کی تلاوت کرو“ اس سے مراد سورہ فاتحہ (کی تلاوت کرنا) ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے، کہ وہ اس چیز کی وضاحت کریں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے

1782 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِنُ عَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ،

(بقیہ تخریج 1781/2/125، والبیہقی فی "السنن" 2/40، من طریق حبیب المعلم، عن عطاء، بہ . وأخرجه أحمد 2/258 و 301 و 41، ومسلم "396" "42"، وأبو عوانة 2/125، من طریق حبیب بن الشہید، عن عطاء، بہ . وسیورده المؤلف برقم "1853" من طریق ابن جریج، عن عطاء، بہ . ویرد تخریجہ من طریقہ ہناک .

1782 - إسناده صحيح على شرطهما. وهي في "مصنف" ابن أبي شيبة 1/360 ومن طريقه أخرجه مسلم أخرجه مسلم "394" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/75، والحميدي "386"، وأحمد 5/314، والبخاري "756" في الأذان: باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها، وأبو داود "822" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/137 في الافتتاح: باب إيجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة، وابن ماجه "837" في الإقامة: باب القراءة خلف الإمام، والدارقطني 1/321، وابن الجارود "185"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/38 و 164، والبغوي في "شرح السنة" "576"، من طرق عن سفيان بن عيينة، بہ . وصححه ابن خزيمة "488" وأخرجه مسلم "394" "35"، والدارمي 1/283، وأبو عوانة 2/125، والبيهقي في "السنن" 2/164 من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، بہ . وأخرجه أحمد 5/321، ومسلم "394" "35"، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/374، و 375 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، بہ . وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1/78 من طريق موسى بن عقبة، عن الزهري، بہ . وسورده المؤلف برقم "1786" و "1793" من طريق معمر، عن الزهري، بہ، وبرقم "1785" و "1792" و "1848" من طريق ابن إسحاق، عن مكحول، عن محمود بن الربيع، بہ . ويخرج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ". (21:1)

✽✽ حضرت محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے۔
"اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔"

ذَكَرَ الْخَبْرَ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْفَرَضَ عَلَى الْمَأْمُومِ وَالْمُنْفَرِدِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِهِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدی اور تنہا نماز ادا کرنے والے

پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے

1783 أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ لِأَنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلَكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ فَيَدْفِنُهُ. (21:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي هَذَا الْخَبْرِ بَيَانٌ وَاصِحٌّ بَأَنَّ عَلَى الْمَأْمُومِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِهِ إِذِ الْمَصْطَفَى، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ وَالْمَنَاجَاةَ لَا تَكُونُ إِلَّا بِنُطْقِ الْخَطَابِ دُونَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالسُّكُوتِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہو تو اپنے سامنے کی طرف نہ تھو کے کیونکہ وہ جب تک نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھو کے کیونکہ اس کی دائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھو کے اور اسے دفن کر دینا چاہئے۔"

1783- حدیث صحیح، ابن ابی السری- وإن كان كثير الأوهام- قد توبع عليه . وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين .
وهى فى "مصنف عبد الرزاق" برقم "1686"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبخارى "416" فى الصلاة: باب دفن النخامة
فى المسجد، والبيهقى فى "السنن" 2/293، والبعغوى فى "شرح السنة"، "490" وأخرجه أحمد 2/415، ومسلم "550" فى
المساجد: باب النهى عن البصاق فى المسجد، وأبو عوانة 1/403، والبيهقى فى "السنن" 2/291 و 292، من طريق القاسم بن
مهران، عن أبى رافع، عن أبى هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "1681" عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ. وسيورده المؤلف فى باب مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّيِّ وَمَا لَا يُكْرَهُ، وفى الباب عن أنس وجابر سيرد فى الباب المذكور.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ مقتدی پر بھی نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، اور مناجات اس وقت ہو سکتی ہیں جب لفظی طور پر کسی کو مخاطب کیا جائے، تسبیح یا تکبیر پڑھنے یا خاموش رہنے پر (مناجات کا اطلاق نہیں ہوتا)

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُنَاجَاةِ الَّتِي يَكُونُ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهِ بِهَا مُنَاجِيًا لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

مناجات کی صفت کا تذکرہ، جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز کے دوران

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے

1784 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ

عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَفْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرٌ تَمَامٍ". فَقُلْتُ: يَا

أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: أَقْرَأْ بِهَا يَا فَارِيسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ

فَنِصْفَهُمَا لِي وَنِصْفَهُمَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَأُوا يَقُولُ الْعَبْدُ:

(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) يَقُولُ اللَّهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) يَقُولُ اللَّهُ: أَنَّنِي عَلَيَّ

عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) يَقُولُ اللَّهُ: مَجَلَدَنِي عَبْدِي وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ:

1784 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البغوي "578" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في

"الموطأ" 1/84-85 في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه القراءة، ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق

"2768"، وأحمد 2/460، ومسلم "395" "39"، في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، وأبو داود "821" في

الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، والنسائي 2/135-136 في الافتتاح: باب ترك قراءة "بسم الله الرحمن

الرحيم" في فاتحة الكتاب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/215، وفي "مشكل الآثار" 2/23، وأبو عوانة 2/126 و127،

والبيهقي في "السنن" 2/39 و166، و167 وصححه ابن خزيمة. "502" وأخرجه الطيالسي "2561" عن ورقاء، وأحمد 2/250 و

285 و487، وعبد الرزاق "2767"، ومسلم "395" "40"، وابن ماجه "838" في إقامة الصلاة: باب القراءة خلف الإمام، وأبو

عوانة 2/127، من طريق ابن جريج، والبيهقي في "السنن" 2/166 من طريق الوليد بن كثير، ثلاثهم عن العلاء بن عبد الرحمن، به.

وأخرجه مسلم "395" "41"، وأبو عوانة 2/127، والترمذي "2953" في تفسير سورة الفاتحة، والبيهقي في "السنن" 2/39 و

375 من طريق أبي أويس، عن العلاء، عن أبيه وابي السائب، عن أبي هريرة، مختصراً. وسورده المؤلف "1788" من طريق سعد

بن سعيد، "1789" و"1794" من طريق شعبة، و"1795" من طريق الدراوردي.

(رَأْيَاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ: (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) (صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . (1: 21)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر چھوتے ہوئے فرمایا: اے فارسی! تم اسے اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اس کا نصف حصہ میرے لیے اور اس کا نصف حصہ میرے بندے کیلئے۔ میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم لوگ تلاوت شروع کرو۔ بندہ کہتا ہے تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے وہ روز جزاء کا مالک ہے۔ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ بندہ کہتا ہے بیشک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اس نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے:

”تو ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے۔“

تو یہ چیزیں میرے بندے کو ملے گی اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمَصْرَحِ بِأَنَّ الْفَرَضَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ قِرَاءَةٌ
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ كَهُوَ عَلَى الْمُنْفَرِدِ سِوَاءً

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، مقتدیوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا اسی طرح فرض ہے، جس طرح تنہا نماز ادا کرنے والے پر فرض ہے

1785 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مَوْلَى بِنِ هِشَامِ الشُّكْرِيِّ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ - وَكَانَ يَسْكُنُ إِبِلِيَاءَ - عَنْ

عِبَادَةُ بِنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَفُكَلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنِّي لَأُرَاكُمْ تَقْرَوْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ". قَالَ: قُلْنَا: أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا". (1: 21)

✿✿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ کیلئے قرأت کرنا مشکل ہو جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے تم اپنے امام کے پیچھے بھی قرأت کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! ایسا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو تم سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ" لَمْ يُرِدْ بِهِ الرَّجْرُ عَنْ قِرَاءَةِ مَا وَرَاءَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم ایسا نہ کرو البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)“ اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت سے منع کر دیں

1786 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ مَكْحُولٍ: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ"، لَفْظَةُ رَجْرُ مُرَادٌ بِهَا اِبْتِدَاءُ أَمْرِ مُسْتَأْنَفٍ

1785 - إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وأخرجه الدارقطني 1/318، والحاكم في "المستدرک" 1/238، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريقين عن المؤمل بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "823" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، ومن طريقه البيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريق محمد بن سلمة، والترمذي "311" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة خلف الإمام، والبعغوي في "شرح السنة" "606"، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 37 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن إسحاق، به. وحسنه الترمذي والدارقطني. وتابع محمد بن إسحاق زيد بن واقد عند أبي داود "824"، والدارقطني 1/319 و 320، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 36 و 37، وفي "السنن" 2/164 وسورده المؤلف برقم "1792" من طريق يزيد بن هارون، و "1848" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن ابن إسحاق، به.

وَقَوْلُهُ: "فَصَاعِدًا" تَقَرَّدَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ دُونَ أَصْحَابِهِ.

✽✽✽ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی سورۃ) کی تلاوت نہیں کرتا۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مکحول کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم ایسا نہ کرو، البتہ سورہ فاتحہ (کا حکم مختلف ہے)“ یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، لیکن مراد ابتداء میں نئے سرے سے حکم دینا ہے۔
روایت کے لفظ ”فصاعدا“ کو زہری کے حوالے سے روایت کرنے میں معمر منفرد ہے، زہری کے دیگر شاگردوں نے یہ لفظ نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ فَرَضَ الْمَرْءِ فِي صَلَاتِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَا أَنَّ قِرَاءَةَ تَهْ أَيْهَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ تُجْزئُهُ عَنْ بَاقِي صَلَاتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نماز کے دوران آدمی پر یہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے، ایسا نہیں ہے کہ اسے صرف ایک رکعت میں پڑھ لینا، باقی نماز کے لیے کافی ہوگا
1787 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانِ بِوَأَسِطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَبِنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَخْبَرَنَا

1786- حدیث صحیح، ابن ابی السری: تقدم غير مرة أنه يهيم كثيرا، لكنه متابع عليه. وباقي رجاله رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2623" ومن طريقه أخرجه أحمد 5/322، ومسلم "394" "37" في المساجد: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، وأبو عوانة 2/124، والبيهقي في "السنن" 2/374، والبعوي في "شرح السنة" "577" وأخرجه النسائي 2/138 في الافتتاح: باب إيجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة، من طريق عبد الله بن المبارك، عن الزهري، به. وتقدم تخريجه عنده.

1787- إسناده قوي. ابن عجلان- وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث في المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو في الطريق الثاني عند المصنف، وباقي رجاله رجال الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و"858" و"859" و"860" و"861" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذي "302" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 2/193 في الافتتاح: باب الرخصة في ترك الذكر في السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/232، وفي "مشكل الآثار" 4/386، والطبراني "4520" و"4521" و"4522" و"4523" و"4524" و"4525" و"4526" و"4527" و"4528" و"4529"، والبيهقي في "السنن" 2/133، 134 و 372 و 373 و 374 و "380" من طريق عن علي بن يحيى بن الخلال، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم "1890"

جَعْفَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ الزُّرْقِيِّ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعَدَّ صَلَاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ"، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلَّى نَحْوًا مِمَّا صَلَّيْتُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعَدَّ صَلَاتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ". فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: "إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَأَمْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاقِمْ صُلبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا، فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَمَّحْ سُجُودَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَاجْلِسْ عَلَى فِخْدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ". قَالَ جَعْفَرٌ: لَفْظُ الْخَبَرِ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو (1: 21)

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تھے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کی۔ پھر وہ (نماز پڑھنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم اپنی نماز کو دوبارہ ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں وہ شخص دوبارہ گیا اس نے پہلے کی طرح نماز ادا کی۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ تم نے اپنی نماز ادا نہیں کی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قبلہ کی طرف رخ کرو تو تکبیر کہو پھر تم سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرو پھر تم جو چاہو اس کی قرأت کرو۔ پھر جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پشت کو سیدھا رکھو جب تم اپنا سر اٹھاؤ تو اپنی پشت کو قائم کرو۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آجائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو جما کر سجدہ کرو اور جب تم اپنے سر کو اٹھاؤ تو اپنے بائیں زانو کے بل بیٹھ جاؤ۔ پھر تم ہر رکعت میں ایسے کرو۔

ذِكْرُ اِبْقَاعِ النِّقْصِ عَلَى الصَّلَاةِ اِذَا لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، جب نماز کے دوران سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو اس کیلئے لفظ ”ونقص“ استعمال ہوگا

1788 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ الْأَصَمُّ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ" (1: 21)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ نامکمل ہوتی ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْخَبَرِ هُوَ النِّقْصَ الَّذِي لَا تَجْزِيءُ الصَّلَاةَ مَعَهُ دُونَ أَنْ يَكُونَ نَقْصًا تَجُوزُ الصَّلَاةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لفظ ”خداج“ استعمال کیا ہے، اس سے مراد ایسا نقص ہے، جس کی موجودگی میں نماز درست نہیں ہوتی، یہ کوئی ایسا نقص نہیں ہے، جس کے ہمراہ نماز درست ہو

1789 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدَّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

1788 - إسنادہ قوی . ابن عجلان - وهو محمد: وثقه أحمد، وابن معين وغيرهما، وأخرج له مسلم غير ما حديث في المتابعات، وقد تابعه عليه محمد بن عمرو في الطريق الثاني عند المصنف، وباقي رجاله رجال الصحيح. وأخرجه عبد الرزاق "3739"، وأحمد 4/340، وأبو دواد "857" و"858" و"859" و"860" و"861" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه من الركوع والسجود، والترمذي "302" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، والنسائي 2/193 في الافتتاح: باب الرخصة في ترك الذكر في السجود، وابن الجارود "194"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/232، وفي "مشكل الآثار" 4/386، والطبراني "4520" و"4521" و"4522" و"4523" و"4524" و"4525" و"4526" و"4527" و"4528" و"4529"، والبيهقي في "السنن" 2/133، 134 و372 و373 و374 و380 من طريق عن علي بن يحيى بن الخلد، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "545"، والحاكم 1/241، 242 على شرط الصحيحين، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن أبي هريرة سيورده المؤلف برقم "1890" إسناده حسن، وهو حديث صحيح. سعد بن سعيد بن قيس بن عمرو الأنصاري، أخو يحيى بن سعيد: قال ابن سعد: كان ثقة قليل الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات" 6/379، وقال: كان يخطئ، لم يفحش خطؤه، فلذلك سلكتاه مسلك العدول، وقال ابن عدى: له أحاديث سالحة تقرب من الاستقامة، ولا أرى بحدِيثه بأساً بمقدار ما يرويه، وضعفه الإمام أحمد، وقال النسائي: ليس بالقوي، وضعفه ابن معين في رواية، وقال في رواية أخرى: صالح، وأخرج له مسلم في "صحيحه" حديث: "من صام رمضان، وأتبعه ستا من شوال"، وقال الذهبي في "الكاشف": صدوق، وقد تابعه على حديثه هذا غير واحد من الثقات، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/241، والحميدي "973" و"974"، ومسلم "395" و"38" في الصلاة: باب رجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والبيهقي في "السنن" 2/38 من طريق سفيان بن عيينة، والحميدي "974" عن ابن أبي حازم، والطحاوي في "المعاني" 1/216 من طريق أبي غسان، والبيهقي 2/40 من طريق ابن سمعان، أربعتهم عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وسيرد بعده "1789" و"1794" من طريق شعبة، وبرقم "1795" من طريق الدراودي، كلاهما عن العلاء، به، ويخرج كل في موضعه. وتقد برقم "1784" من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبي السائب، عن أبي هريرة.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(متن حدیث): "لا تجزیء صلاة لا یقرأ فیہا بفاتحة الكتاب. قلت: وان كنت خلف الامام؟ قال:

فاخذ بيدي وقال: "اقرأ في نفسك". (1:21)

(توضیح مصنف): قال ابو حاتم رضى الله تعالى عنه: لم يقل في خبر العلاء هذا: "لا تجزیء صلاة" الا شعبة ولا عنه الا وهب بن جرير ومحمد بن كثير.

وقال: هذه الاخبار مما ذكرنا في كتاب "شرائط الاخبار" ان خطاب الكتاب قد يستقل بنفسه في حالة دون حالة حتى يستعمل على عموم ما ورد الخطاب فيه وقد لا يستقل في بعض الاحوال حتى يستعمل على كيفية اللفظ المجمال الذي هو مطلق الخطاب في الكتاب دون ان تبينها السنن و سنن المصطفى صلى الله عليه وسلم كلها مستقلة بانفسها لا حاجة بها الى الكتاب المبينة لمجمال الكتاب والمفسرة لمبهمه قال الله جل و علا: (وانزلنا اليك الذکر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون) (الاحل 44)، فاخبر جل و علا ان المفسر لقوله: (اقيموا الصلاة واتوا الزكاة) (القرة 43). وما اشبهها من مجمل اللفاظ في الكتاب رسوله صلى الله عليه وسلم ومحال ان يكون الشيء المفسر له الحاجة الى الشيء المجمال وانما الحاجة تكون للمجمال الى المفسر ضد قول من زعم ان السنن يجب عرضها على الكتاب فاتي بما لا يوافق الخبر ويدفع صحته النظر.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ نماز جائز نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے کہا اگر تم میں امام کے پیچھے ہوں؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (سورۃ فاتحہ) پڑھ لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): علاء کی نقل کردہ اس روایت میں ”نماز درست نہیں ہوتی“ کے الفاظ صرف شعبہ نے نقل کیے ہیں، اور ان سے صرف وہب بن جریر اور محمد بن کثیر نے نقل کیے ہیں۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں: یہ اس نوعیت کی روایات ہیں۔ جن کے بارے میں ہم نے کتاب ”شرائط الاخبار“ میں یہ بات ذکر کی ہے، کتاب اللہ کا حکم بعض اوقات ایک حالت میں مستقل ہوتا ہے جبکہ دوسری حالت میں مستقل نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کو

1789- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وهو في "صحيح ابن خزيمة". "490" وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/216، وفي "مشكل الآثار" 2/23 عن إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/478، وأبو عوانة 2/127 من طريق وكيع، وأحمد 2/457 عن محمد بن جعفر، والطحاوي في "المعاني" 1/216، وفي "المشكل" 2/23 من طريق سعيد بن عامر، ثلاثهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وسيعيده المؤلف برقم "1794" وانظر ما قبله.

اس کے عموم پر استعمال کیا جاتا ہے جس بارے میں حکم آیا ہے۔ اور بعض حالتوں میں یہ مستقل نہیں بھی ہوتا، یہاں تک کہ اسے مجمل لفظ پر محمول کیا جاتا ہے، جو کتاب میں مطلق خطاب ہوتا ہے، علاوہ ازیں کہ سنت اس کی وضاحت کر دے، تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اپنے وجود کے اعتبار سے مستقل ہیں، ان (کی وضاحت کے لیے) کتاب اللہ کی ضرورت نہیں ہے، سنتیں، کتاب اللہ کے مجمل حکم بیان کرتی ہیں اور اس کے مبہم حکم کی وضاحت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا ہے، تاکہ تم لوگوں کے لیے اس بات کی وضاحت کرو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔“

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ اس کے اس فرمان ”تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو“ اور کتاب اللہ میں موجود اس جیسے مجمل الفاظ والے احکام کی وضاحت اللہ کے رسول نے کرنی ہے، تو یہ بات ناممکن ہے کہ ایک چیز تفسیر بیان کرنے والی ہو اور اسے کسی مجمل چیز کی ضرورت ہو، کیونکہ ضرورت تو مجمل چیز کو وضاحت کرنے والی چیز کی ہوتی ہے، یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ بات لازم ہے، سنت کو کتاب اللہ پر پیش کیا جائے، تو اس شخص نے (اپنے اصول کی بنیاد پر) وہ چیز پیش کی، خبر جس کی موافقت نہیں کرتی، اور غور و فکر اس کے صحیح ہونے کو پرے کرتا ہے۔

1790 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَبِعَهَا (1: 46)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْأَمْرُ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ أَمْرٌ قَرُضٌ قَامَتِ الدَّلَالَةُ مِنْ

أَخْبَارِ أُخْرَى عَلَى صِحَّةِ قَرُضِيَّتِهِ ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا وَالْأَمْرُ بِقِرَاءَةِ مَا تَبِعَهَا غَيْرُ قَرُضٍ دَلَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى ذَلِكَ.

✽ ✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم سورۃ فاتحہ کی

تلاوت کریں اور جو (قرآن کا حصہ) آسان ہو اس کی تلاوت کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہونا، فرض کا حکم ہے، اس کی فرضیت کے درست

ہونے پر دیگر روایات سے دلائل قائم ہیں۔ جو ہم نے اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر ذکر کیے ہیں، اور ”جو میسر ہو اس کی تلاوت“ کا حکم فرض نہیں ہے، اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

1790 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو حيثمة: هو زهير بن حرب، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العوذى البصرى،

وأبو نضرة:

ذَكَرُ إِخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبِنْدَاءِ الظَّاهِرِ الْمَكْشُوفِ

بِأَنَّ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان کے ذریعے یہ

اطلاع دی ہے، سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

1791 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ

يُونُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْرُجُ فَنَادِي فِي النَّاسِ

أَنَّ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ". (3: 10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ اور اس کے علاوہ مزید (کسی سورہ کی)

تلاوت نہیں کرتا۔“

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ كَانَتْ لِلْمُصَلِّيِّ وَحْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ

روایات تنہا نماز ادا کرنے والے کے بارے میں ہیں

1792 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

1791 - إسنادہ قابل للتحمين . وأخرجه أبو داؤد "819" في الصلاة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب . عن

إبراهيم بن موسى الرازي، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/428، وأبو داؤد "820"، والدارقطني 1/321،

والحاكم 1/139، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبيهقي في "السنن" 2/37 من طريق سفيان، كلاهما عن جعفر بن ميمون، به .

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا غبار عليه، فإن جعفر بن ميمون العبدى من ثقات البصريين، ويحيى بن سعيد لا يحدث إلا عن

الثقات، ووافقه الذهبي .

1792 - إسنادہ قوی، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث من مكحول عند المصنف . "1785" وأخرجه أحمد 5/316،

والدارقطني 1/319، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/215، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" ص 36 من طريق يزيد بن

هارون، بهذا الإسناد . وتقد برقم "1785" من طريق ابن عليه، عن ابن إسحاق، به، وسيرد برقم "1848" من طريق عبد الأعلى، عن

ابن إسحاق، به .

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْفِرَاءُ ؕ فَلَمَّا سَلِمَ قَالَ:

"تَقْرَوْنَ خَلْفِي؟" قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا." (10: 3)

✿✿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کیلئے قرأت کرنے میں دشواری ہوئی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ میرے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ إِمَامًا أَوْ مَأْمُومًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی، خواہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو

نماز ادا کرتے ہوئے، اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے

1793 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا". (2: 81)

✿✿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ اور مزید (کسی دوسری سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔“

ذِكْرُ الرَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِلْمُصَلِّيِّ فِي صَلَاتِهِ مَأْمُومًا كَانَ أَوْ إِمَامًا أَوْ مُنْفَرِدًا

نمازی کے لیے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ نہ پڑھے، خواہ وہ

مقتدی ہو، امام ہو، یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو

1794 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُوَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدَّهْلِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "لَا تَجْزِيءُ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ". قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ:

فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: "اقْرَأْ فِي نَفْسِكَ". (2: 92)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے۔“

راوی کہتے ہیں (میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا) اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم اپنے دل میں (اس کی) تلاوت کر لیا کرو۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا هِيَ بَعْضُ اجْزَائِهَا
نماز میں کی جانے والی قرأت کے لیے لفظ ”صلوة“ استعمال کرنے کا تذکرہ

حالانکہ وہ اس کا ایک جزء ہے

1795 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْحِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ". قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُسمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ فَنصفها لِي وَنصفها لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا شَاءَ يَقُومُ عَبْدِي فَيَقُولُ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ، يَقُولُ اللَّهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي فَيَقُولُ: (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ، فَيَقُولُ اللَّهُ: أَتْنِي عَبْدِي فَيَقُولُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) ، فَيَقُولُ: مَجَدَّنِي عَبْدِي فَهَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، (آيَاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) إِلَى الْآخِرِ السُّورَةِ - فَهؤلاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ." (3: 23)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص نماز ادا کرے اور اس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے۔“

راوی کہتے ہیں (میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں) بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو انہوں نے کہا اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے

1795 - إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد هو الدروردي. وأخرجه الحميدي "974"، ومن طريقه أبو

عوانة 1/128. وأخرجه الترمذي "2953" في التفسير: باب ومن سورة فاتحة الكتاب، عن قتيبة، كلاهما عن عبد العزيز بن محمد الدروردي، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1788" من طريق سعد بن سعيد، و"1789" و"1794" من طريق شعبة، كلاهما عن العلاء

، به. وانظر. "1784"

اس کا نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو چاہے گا وہ اسے ملے گا۔ میرا بندہ کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی ہے بندہ کہتا ہے وہ روز جزا کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ یہ (یعنی اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے بنی مدامتگتے ہیں“ اس کے بعد سورۃ کے آخر تک ہے۔ تو یہ سب کچھ میرے بندے کو ملے گا۔ میرے بندے نے جو مانگا ہے۔ وہ اسے ملے گا۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1796- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرُقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ،

أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متن حدیث): عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتِ بِهَا) (الإسراء: 110). قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفِيًا بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا سُورَةَ الْقُرْآنِ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ) أَيْ: بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافُتِ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَأَبْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا). (3: 23)

1796- إسنادہ صحیح علی شرطہما، وقد صرح ابن ہشیم بالتحديث. یعقوب الدورقی: هو یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، وأبو بشر: هو جعفر بن یاس، وهو فی "صحیح ابن خزیمة"، "1587" وأخرجه البخاری "4722" فی التفسیر: باب (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتِ بِهَا)، والنسائی 2/177-178 فی الافتتاح: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتِ بِهَا)، والطبری 15/186 عن یعقوب الدورقی، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/23 و 215، والبخاری "7490" فی التوحید: باب قوله تعالى: (أَنْزَلَهُ بِعَلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ)، و "7525": باب قول الله تعالى: (وَأَسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)، و "7548": باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "المأهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة" ومسلم "446" فی الصلاة: باب التوسط فی القراءة فی الصلاة الجهرية بين الجهر والإسرار، والترمذی "3146" فی التفسیر: باب ومن سور بنی اسرائیل: والنسائی 2/177-178، والطبری 15/184، والبيهقي 2/195 من طريق عن هشيم، به. وأخرجه الترمذی "3145"، والنسائی 2/178، وأبو عوانة 2/123، والطبرانی "12454"، والطبری 15/185، 186، من طرق عن أبي بشر، به. وأخرجه الطبرانی "11574"، والطبری 15/185 من طريق محمد بن إسحاق، عن داود بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس. وأخرجه البخاری فی "صحیحه" "4723" من طريق زائدة، و "6327" من طريق مالك بن سعير، و "7526".

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے بیان کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
 ”تم اپنی نماز کو بلند آواز میں بھی نہ کرو اور پست آواز میں بھی نہ رکھو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ طور پر وقت گزار رہے تھے۔ جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب سنتے تھے تو وہ قرآن کو اس کو نازل کرنے والے کو اور جو اس کو لے کر آیا اسے برا کہتے تھے۔ تو اللہ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا ”تم اپنی نماز کو بلند آواز میں نہ کرو“ یعنی قرأت کو بلند نہ کرو کہ مشرکین اس کو سن لیں اور قرآن کو برا کہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
 ”اور تم اسے پست بھی نہ رکھو“ اس سے مراد تم اپنے ساتھیوں سے اسے پست بھی نہ رکھو۔ کہ انہیں سنا بھی نہ سکو (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
 ”اور تم اس کے درمیان کاراستہ تلاش کرو۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عِنْدَ ابْتِدَاءِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کا تذکرہ، امام کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت

شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز میں پڑھے

1797 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيُّوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالَلٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجَمَّرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ: آمِينَ وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ فَأَنَمَّ مَعَ التَّكْبِيرِ فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثَّانِيَةِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ:

1797 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . خالد بن یزید: هو الجمحی، أبو عبد الرحمن المصری، ونُعیم المُجمَر: هو نعیم بن عبد اللہ المدنی، وأخرجه النسائی 2/134 فی الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم، والبيهقی فی "السنن" 2/58 من طریق شعيب، وابن الجارود فی "المنتقى" 184، والحاكم 1/232، من طریق سعيد بن أبي مریم، كلاهما عن الليث، عن خالد بن یزید، بهذا الإسناد. ومن هذين الطريقتين صححه ابن خزيمة "499"، وقال الحاكم: صحیح علی شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/497 عن يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن عمرو بن الحارث، عن سعيد بن أبي هلال، به. وتقدم برقم "1766" و "1767" من طريق الزُّهري، عن أبي سلمة عن أبي هُرَيْرَةَ.

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (4:5)

نعیم مجر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب انہوں نے غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھ لیا تو آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا جب وہ رکوع میں گئے۔ تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر جب وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور پھر سر اٹھایا تو اللہ اکبر کہا۔ پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا تو یہ کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم میں سے سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عِنْدَ إِرَادَتِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کرنے کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بلند آواز میں نہ پڑھے

1798 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمِيدٌ وَسَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا

1798 - إسناده صحيح. محمد بن هشام بن خيرة: ثقة أخرج له أبو داود، والنسائي، ومن فوقه علي شرطهما. وأخرجه أحمد 3/101، والنسائي 2/135 في الافتتاح: باب ترك بالجهر بسم الله الرحمن الرحيم، وأبو عوانة 1/122، وابن الجارود في "المنتقى" 181، والطحاوي في "المعاني" 1/202، وابن خزيمة في "صحيحه" 496 من طريق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2598" عن معمر، وأحمد 3/114، وأبو داود "782" في الصلاة: باب من لم ير الجهر بسم الله الرحمن الرحيم، والدارمي 1/283 من طريق هشام الدستوائي، والشافعي في "المسند" 1/75، والحميدي "1199"، وأحمد 2/111، وابن ماجه "491" من طريق أبي عوانة، والبخاري في "شرح السنة" 581 من طريق حماد بن سلمة، وأبو عوانة 2/122، والبيهقي في "السنن" 2/50 من طريق الأوزاعي، كلهم عن قتادة، به وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/81 في الصلاة: باب العمل في الصلاة، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202، والبيهقي في "السنن" 2/51، 52، والبخاري في "شرح السنة" "583"، عن حميد الطويل، به. وأخرجه عبد الرزاق "2598"، عن معمر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/202 من طريق زهير بن معاوية، عن حميد الطويل، به. وأخرجه الدارقطني 1/316 من طريق الأوزاعي. وأخرجه البيهقي 2/54 من طريق خالد الحذاء، عن أبي نعيم الحنفی، عن أنس. وأخرجه الطحاوي 1/203، وابن خزيمة "497"، والبخاري "582" من طريق سعبة، عن ثابت، عن أنس. وانظر اختلاف ألفاظه في تعليقا على "شرح السنة" 3/53.

يَفْتِيحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ). (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہوئے قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قِتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ أَنَسٍ
اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے۔ قنادہ

نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

1799 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي عَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ وَالصُّوفِيُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قِتَادَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ

وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. (5: 34)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ تَرْكِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو اس فعل کو ترک کرنے کے مباح ہونے کی

صراحت کرتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے

1799 - إسناده صحيح على شرط مسلم . علي بن الجعد: ثقة ثبت من رجال البخاري، ومن فوّه علي شرطهما . شيبان: هو

سيبان بن عبد الرحمن التميمي مولا هم النحوي، أبو معاوية البصري، والنحوي: نسبة إلى نحو بن الشمس من الأزد، وهو في "الجمديات" "953" و "2071" وأخرجه الدارقطني 1/314، 315، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202 من طريق عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1975"، والبخاري "743" في الأذان: باب ما يقول بعد التكبير، عن حفص بن عمر، ومسلم "399" في الصلاة: باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة، والدراقطني 1/315، وابن خزيمة "492" و "494" من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 2/135 في الافتتاح: باب ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم، من طريق عقبه بن خالد، وأبو عوانة 2/122 من طريق حجاج، وابن الجارود "183"، والدراقطني 1/316 من طريق عبيد الله بن موسى، والدراقطني 1/315، ابن خزيمة "495" من طريق وكيع وأسود بن عامر وزيد بن الحباب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/202 من طريق عبد الرحمن بن زياد، والبيهقي في "السنن" 2/51 من طريق بدل بن المحبر، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

1800 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ كَانُوا

يَقْتَبِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) . (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العلمین سے کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْجَهْرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

وَأِنْ كَانَ الْجَهْرُ وَالْمُخَافَتَةُ بِهِمَا جَمِيعًا طَلَقًا مَبَاحًا

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اس موقع پر بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلند آواز میں پڑھے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، اگرچہ بلند آواز میں یا پست آواز میں پڑھنا، دونوں مطلق طور پر مباح ہیں

1801 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: (أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمِرِ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ، ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى

بَلَغَ: (وَلَا الضَّالِّينَ) ، قَالَ: آمِينَ. وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ وَيَقُولُ كَلَّمَا سَجَدَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَشْهِكُمْ صَلَاةَ بَرَسُودِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (5: 34)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللہ

الرحمن الرحیم پڑھی پھر انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ یہاں تک کہ ولا الضالین تک پہنچے تو انہوں نے آمین کہا۔ تو لوگوں نے بھی آمین کہا۔ وہ جب بھی سجدے میں جاتے تھے۔ تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم سب کے

1800 - إسنادہ صحيح، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "581" من طريق عفان، عن حماد بن

سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طريقه في الحديثين قبله "1798" و. "1799"

1801 - إسنادہ صحيح. خالد بن يزيد: هر الجمحي، ويقال: السكسكي، أبو عبد الرحمن المصري. وهو في "صحيح ابن

خزيمة" "499"، وما بين حاصرتين مستدرک منه. وأخرجه النسائي 2/134 في الافتتاح: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم، عن

محمد بن عبد الله بن عبد الحكيم، عن شعيب، بهذا الإسناد. وهو مكرر. "1797"

مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَيْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم تمام نمازوں میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے

1802 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَلِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا لَا

يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ). (5:34)

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہ بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ان الفاظ کے ”صحیح“ ہونے کی صراحت کرتی ہے، جو (الفاظ)

خالد الحداء نے ذکر کیے ہیں

1803 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصَّلْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ

بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ، وَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ). (5:34)

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی

عنه بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے۔ یہ حضرات بلند آواز میں الحمد لله رب العالمین پڑھتے تھے۔

1802- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الحداء : هو خالد بن مهران، أبو المنازل المصري، وأبو قلابة: هو عبد الله

بن زيد الجرمي. وانظر الأحاديث الأربعة قبله.

1803- إسناده صحيح . العباس بن عبد الله الترقفي: ثقة عابد، روى له ابن ماجه، ومن فوقه رجال الشيخين . وهو مكرر

"1798" وما بعده.

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ قَوْلَ الْمَرْءِ فِي صَلَاتِهِ: آمِينَ يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ إِذَا وَاَفَقَ ذَلِكَ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کا نماز میں آمین کہنا، اس کی وجہ سے اس کے گزشتہ گناہوں کی

مغفرت ہو جاتی ہے، جبکہ اس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ہمراہ ہو

1804 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)، فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ وَالْإِمَامُ يَقُولُ: آمِينَ فَمَنْ وَاَفَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ." (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَنْ وَاَفَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ" أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ مِنْ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ أَوْ اعْتِجَابٍ بَلْ تَأْمِينُهَا يَكُونُ خَالِصًا

1804 - حدیث صحیح. ابن ابی السری: قد توبع، ومن فوہ من رجال الشیخین. وهو فی "مصنف عبد الرزاق" "2644"،

ومن طریقہ أخرجه أحمد 2/270، ومسلم "410" "75" فی الصلاة: باب التسمیع والتحمید والتأمین، والبغوی فی "شرح السنة" "589" وأخرجه أحمد 2/233، وابن ماجه "852" فی الإقامة: باب جهر الإمام بآمین، وابن خزيمة فی "صحیحه" "575" من طریق یزید بن زریع، كلاهما عن معمر، به. وأخرجه مالك 1/87 فی الصلاة: باب ما جاء فی التأمین خلف الإمام، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، وأبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة، ومن طریق مالك أخرجه: الشافعی فی "المسند" 1/76، وأحمد 2/459، والبخاری "780" فی الأذان: باب جهر الإمام بالتأمین، ومسلم "410" "72"، وأبو داود "936" فی الصلاة: باب التأمین وراء الإمام، والترمذی "250" فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل التأمین، والنسائی 2/144 فی الافتتاح: باب جهر الإمام بآمین، والبيهقي فی "السنن" 2/55 و75، والبغوی فی "شرح السنة" "587" وأخرجه الشافعی فی "المسند" 1/76، والحمیدی "923"، وأحمد "238"، والبخاری "6402" فی الدعوات: باب التأمین، والنسائی 2/143، وابن الجارود "190"، والبيهقي فی "السنن" 2/55، وابن خزيمة فی "صحیحه" "569"، من طریق سفيان بن عيينة، ومسلم "410" "73"، وابن ماجه "852"، والبيهقي فی "السنن" 2/57، من طریق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طریقہ الشافعی فی "المسند" 1/76، والبخاری "782" فی الأذان: باب جهر المأموم بالتأمین، و"4475" فی التفسیر: باب (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)، وأبو داود "935" فی الصلاة: باب التأمین وراء الإمام، والنسائی 1/144 فی الافتتاح: باب الأمر بالتأمین خلف الإمام، عن سمي مولى أبي بكر، وأخرجه مسلم "410" "76"، وابن خزيمة فی "صحیحه" "570" من طریق سهيل بن أبي صالح، كلاهما عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

1805 - وأخرجه مالك 1/87 أيضا ومن طریقہ الشافعی فی "المسند" 1/76، والبخاری "781" فی الأذان: باب فضل

التأمین، والنسائی 2/144، 145 فی الافتتاح: باب فضل التأمین، والبيهقي فی "السنن" 2/55، والبغوی فی "شرح السنة" "590" وأخرجه مسلم "410" "75" من طریق المغيرة، كلاهما "مالك والمغيرة" عن أبي الزناد، عن أبي هريرة. وانظر الحديثين الآيتين برقم "1907" و"1911".

لَّهُ فَبِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ لِلَّهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ عِلَّةٌ: مِنْ إِعْجَابٍ أَوْ رِيَاءٍ أَوْ سُمْعَةٍ كَانَ مُوَافِقًا تَأْمِينُهُ فِي الْإِخْلَاصِ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ عُفْرِ لَهُ حِينَئِذٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ جس شخص کا آمین کہنا فرشتے کے آمین کہنے کے ساتھ ہو تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائی ہے۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو“ اس کا مطلب یہ ہے، فرشتے ریا کاری، شہرت، خود پسندی وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہتے ہیں۔ ان کا آمین کہنا، خالص طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے ہوتا ہے۔ تو جب قرأت کرنے والا شخص، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے، خود پسندی، ریا کاری، شہرت وغیرہ جیسی کسی علت کے بغیر آمین کہے گا، تو اخلاص کے حوالے سے اس کا آمین کہنا، فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگا۔ تو اس صورت میں اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيِ أَنْ يَجْهَرَ بِأَمِينٍ عِنْدَ فِرَاعِهِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نمازی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے

فارغ ہونے پر بلند آواز میں ”آمین“ کہے

1805 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا الْعَنْبَسِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): فَوَضَعَ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى الْيَدِ الْيُسْرَى فَلَمَّا قَالَ: (وَلَا الضَّالِّينَ) ، قَالَ: "أَمِينَ" وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. (5: 4)

1806 - إسنادہ قوی، رجالہ رجال الصحیح غیر حُجْرِ أَبِي الْعَنْبَسِ - واسم أبیه: العنيس، وثقه ابن معین، وذكره المؤلف فی "النقات"، وقال الخطيب: كان ثقة، احنج به غیر واحد من الأئمة. وأخرجه الطيالسي "1024" ومن طريقه البيهقي، فی "السنن" 2/57، وأخرجه أحمد 4/316 عن محمد بن جعفر، والطبرانی 22/ "112" من طريق وكيع، ثلاثهم عن شعبة، بهذا الإسناد، وفيها: قال حجر: وقد سمعته من وائل، ولفظه: "قال: "آمين" وأخفى بها صوته. وأخرجه الطبرانی 22/ "109" من طريق أبي الوليد، و"110" من طريق حجاج بن نصير، كلاهما عن شعبة، عن سلمة، عن حجر، عن وائل، وفيه أيضا زيادة "وأخفى بها صوته" وصححه الحاكم 2/232 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

﴿﴾ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا جب آپ نے ولا الضالین کہا تو آپ نے آمین کہا آپ نے (نماز کے آخر میں) اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف (یعنی دو مرتبہ) سلام پھیرا۔

ذَكَرَ الْخَبْرَ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ السُّنَّةَ لَيْسَتْ بِصَحِيحَةٍ
لِمُخَالَفَةِ الثَّوْرِيِّ شُعْبَةَ فِي اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ

حدیث مستند نہیں ہے، کیونکہ ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے بارے میں ثوری نے شعبہ کی مخالفت کی ہے

1806 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ آيَةِ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ:

آمين. (4:5)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

ذَكَرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْكُتَ سَكْتَةً أُخْرَى عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ سورہ فاتحہ کی تلاوت سے

فارغ ہونے پر دوسری مرتبہ خاموشی اختیار کرے

1807 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ:

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ فَقَالَ: حَفِظْنَا سَكْتَةَ فَكُنَّا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ. قَالَ سَعِيدٌ: فُقُلْنَا

لِقَتَادَةَ وَمَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ؟ قَالَ: إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَّغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ. (4:5)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ شَيْئًا وَسَمِعَ مِنْ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا الْخَبْرَ وَاعْتَمَدْنَا فِيهِ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو موقعوں پر خاموش رہنا مجھے یاد ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ مجھے کہتے کہ مجھے تو صرف ایک مرتبہ خاموش رہنا یاد ہے پھر ہم نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خط لکھا۔ تو انہوں نے جواب حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات صحیح طور پر یاد ہے۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں ہم نے قتادہ سے کہا یہ دو موقعوں پر خاموشی کون سی تھی۔ انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کر کے فارغ ہوتے تھے۔
(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، اور اس بارے میں ہمارا اعتماد حضرت عمران رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ (سے منقول روایت) پر نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَعْمَلُ الْمُصَلِّي فِي قِيَامِهِ عِنْدَ عَدَمِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جب آدمی قیام کے دوران سورہ فاتحہ کی

تلاوت نہ کر سکتا ہو، تو پھر وہ کیا کرے؟

1808 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَسْعَرِ بْنِ كِذَا مٍ وَيَزِيدِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: (متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا يُجْزِينِي عَنِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ".

1807- وأخرجه الدارقطني 1/335، والحاكم 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/58، من طريقين عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، قال الدارقطني: هذا إسناد حسن. وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي !! 2 رجاله ثقات رجال الشيخين، واعتماد المؤلف في تصحيحه على سماع الحسن له من عمران بن حصين، لا على سمره بن جندب كما سيذكر. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أبو داود "780" في الصلاة: باب السكته عند الافتتاح، والترمذي "251" في الصلاة: باب: ما جاء في السكتتين في الصلاة، كلاهما عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في "السنن" 2/196. وأخرجه ابن ماجه "844" في الإقامة: باب في سكتي الإمام، عن جميل بن الحسن العتكي، عن عبد الأعلى، به. وأخرجه أحمد 5/7 عن محمد بن جعفر، وأبو داود "779"، والبخاري في "جزء القراءة" ص 23، والطبراني "6875" و "6876" من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به، ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في "السنن" 2/196. وأخرجه أحمد 5/11، 12، و 15، و 20، و 21 وأبو داود "777" و "778"، وابن ماجه "845"، والدارقطني 1/336، والدرامي 1/213، والبيهقي 2/196، والطبراني "6942" من طرق عن الحسن، به. وصححه الحاكم 1/215، ووافقه الذهبي.

قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهُ قَالَ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ". (3: 65)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ: هُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّلَانِيُّ أَبُو خَالِدٍ
حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی
ایسی چیز کی تعلیم دیجیے جو میرے لیے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
سفیان نامی راوی کہتے ہیں۔

میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید ابو خالد نامی راوی، یزید بن عبد الرحمن دالانی ابو خالد ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ

لمن لا يحسن قراءة فاحة الكتاب

جو شخص ٹھیک طور پر سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کر سکتا ہو، اسے نماز کے دوران تسبیح، تحمید، تہلیل

اور تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1809 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِمْنِي شَيْئًا يُجْزئُنِي مِنْهُ فَقَالَ: "قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ." قَالَ: هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي

وَعَافِنِي." (1: 104)

1808 - إسناده حسن، وإبراهيم السكسكي قد توبع عليه كما يأتي. وأخرجه الحميدي "717" عن سفيان، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن خزيمة "544"، والدارقطني 1/313، عن سعيد بن عبد الرحمن المخزومي، والحاكم 1/241 وصححه على شرط
البخاري، ووافقه الذهبي من طريق الحميدي، كلاهما عن سفيان، عن مسعر، بهذا الإسناد. ومسعر تحرف في مطبوع ابن خزيمة
إلى معسر. وأخرجه عبد الرزاق "2747"، وأحمد 4/353، وأبو داود "832" في الصلاة: باب ما يجزئ الأُمِّي والأعجمي من القراءة
ة، والدارقطني 1/314، والبيهقي في "السنن" 2/381، والبغوي في "شرح السنة" "610" من طريق سفيان الثوري، عن يزيد بن
أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 4/356، والبيهقي في "السنن" 2/381 من طريق أبي نعيم، والنسائي 2/143 في الافتتاح: باب ما
يجزئ من القراءة لمن لا يحسن القرآن، من طريق الفضل بن موسى، وابن خزيمة "544" من طريق محمد بن عبد الوهاب
السكري، كلهم عن مسعر، به. وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/381 من طريق المسعودي، عن إبراهيم السكسكي، به.

1809 - إسناده حسن من أجل إبراهيم السكسكي، وهو مكرر ما قبله.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں قرآن کی ٹھیک طور پر تلاوت نہیں کر سکتا آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جو اس کی جگہ میرے لیے کافی ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

سبحان الله والحمد لله والله اكبر۔ اس شخص نے عرض کی: یہ تو میرے پروردگار کی (تعریف کے طور پر اس کے) لیے ہو میرے لیے کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ تو میری مغفرت کر تو مجھ پر رحم کر مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر۔“

ذِكْرُ الْخَيْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلٍ مَنْ أَمَرَ لِمَنْ لَمْ يُحْسِنِ قِرَاءَةَ

فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَنْ يَقْرَاهَا بِالْفَارِسِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے ٹھیک سے سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کر سکنے والے شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ فارسی میں اس کی تلاوت کر لے

1810 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرَّخِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مَوْقِفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ مَلِكَةَ بْنِ مِصْرَفٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ

الْقُرْآنَ فَعَلَّمَنِي مَا يُجِزُنِي مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: "قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ." قَالَ: هَذَا لِلَّهِ فَمَا لِي؟ قَالَ: "قُلْ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي"

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ مَلَأَ يَدِيهِ خَيْرًا". (1: 104)

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن کا علم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو قرآن کی جگہ کافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔ سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله۔

اس شخص نے کہا: یہ تو اللہ کے لیے ہے۔ میرے لیے کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت نصیب کر تو مجھے عافیت نصیب کر اور تو مجھے رزق

1810 - حدیث حسن۔ الفضل بن الموفق: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: كَانَ شَيْخًا صَالِحًا ضَعِيفَ الْحَدِيثِ، وَكَانَ قِرَاءَةَ لَابِنِ عَيْنَةَ، وَمِنْ

فَوْقَهُ رِجَالُ الشَّيْخِينَ، وَقَدْ تَمَّ بَرَقَمٌ 1799" مِنْ طَرِيقِ آخَرَ، فَهُوَ حَسَنٌ بِهِ.

عطا کر۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ أَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلام ہیں

1811 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ."

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین چار کلمات ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ مِنْ خَيْرِ الْكَلِمَاتِ لَا يَضُرُّ الْمَرْءَ بَأَيِّهِنَّ بَدَأَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ہیں، آدمی ان میں سے جسے بھی پہلے

پڑھ لے، تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا

1812 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ

1811 - إسناده صحيح على شرط مسلم . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر: وقد أورد المؤلف في

الأذكار برقم "835" بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

1812 - إسناده صحيح. مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ: ثقة، روى له الترمذی والنسائي، ومن فوَّقه من رجال الشيخين .

أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكري، وأبو صالح: هو ذكوان السمان . وأورد المؤلف برقم "836" بهذا الإسناد، وتقدم

تخريجه هناك 1. إسناده صحيح على شرطهما. الدَّورِيُّ: هو يعقوب بن إبراهيم، وغندر لقب محمد بن جعفر، وأبو وائل: هو شقيق

بن سلمة. وأخرجه مسلم "822" "279" في صلاة المسافرين: باب ترتيب القراءة، واجتناب الهذ، عن محمد بن المثنى، ومحمد

بن بشار، كلاهما عن غندر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "267"، ومن طريقه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/346، وأبو

عوانة 2/162، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "775" في الأذان: باب الجمع بين السورتين في الركعة، والبيهقي في

"السنن" 2/60، عن آدم بن بن أبي إياس، والنسائي 2/175 في الافتتاح: باب قراءة سورتين في ركعة، من طريق خالد، والطحاوي

في "شرح معاني الآثار" 1/346، وأبو عوانة 2/163، من طريق وهب بن جرير، وأبو عوانة 2/163 من طريق حجاج ويحيى بن أبي

سكو، والطبراني "9863" من طريق علي بن الجعد، كلهم عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "259"، وأحمد 1/380، والبخاري

"4996" في فضائل القرآن: باب تأليف القرآن، ومسلم "822" "275" و"276" و"277"، والترمذی "602" في الصلاة: باب

شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): "خَيْرُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ لَا يَصْرُكُ بَابَهُنَّ بَدَأَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ".

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "کلام میں سب سے بہتر چار کلمات ہیں تم ان میں سے جو بھی پہلے پڑھ لو گے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ"

ذِكْرُ ابِاحَةِ جَمْعِ الْمَرْءِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

آدمی کا ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ایک ساتھ پڑھنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

1813 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ

شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ، أَنَّهُ لَمَسِعَ أَبَا وَائِلٍ يَحْدِثُ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفْضِلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْنَا النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْضِلِ، سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

✽✽ ابووائل بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا بولا میں نے گزشتہ رات ایک

رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ نے کہا: یہ تو شعر کو تیزی سے پڑھنے کی مانند ہو گیا ہمیں یاد ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جیسی سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے مفصل سے تعلق رکھنے والی میں سورتوں کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

(بقیہ تخریج 1812) ما ذکر فی قراءة سورتین فی رکعة، والنسائی 2/174-175، والطبرانی "9864"، من طرق عن

الأعمش، عن أبي وائل، به. و صححه ابن خزيمة. "538" وأخرجه أحمد 1/427 و 462، والبخاری "5043" فی فضائل القرآن: باب الترتیل فی القراءة، ومسلم "722" "278"، وأبو عوانة 2/162، والطبرانی "9855" و "9856" و "9857" و "9858"،

"9859" و "9860" و "9861" و "9862" و "9865" و "9866"، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/346 من طرق عن أبي

وائل، به. وأخرجه أحمد 1/412 من طریق زر بن حبیش، وأحمد 1/417، والطبرانی "9867" و "9868" والطحاوی فی

"المعانی" 1/345 من طریق نھیک بن سنان، وأبو داود "1396" فی الصلاة: باب تحزيب القرآن، والطحاوی 1/346 من طریق

علقمة والأسود، والنسائی 2/176 من طریق مسروق، کلھم عن ابن مسعود، به.

ذَكَرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ أَنْ تَقْطِيعَ السُّورِ

فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُسْتَحْسَنَةِ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط نہیں کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا،

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز میں سورتوں کے حصے کرنا، مستحسن کام ہے

1814 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادٍ عَنِ عِلَاقَةَ

قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي أَحَدِي الرَّكَعَتَيْنِ

مِنَ الصُّبْحِ: (وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) (ق: 10). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ

ب(ق). (5: 34)

❁❁ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی دو رکعت میں سے ایک رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ”اور لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں۔“

شعبہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے دوسری مرتبہ اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ق کی تلاوت کرتے سنا۔

ذَكَرُ الْإِبَاحَةَ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرَأَ بَعْضَ السُّورَةِ فِي الرَّكَعَةِ الْوَاحِدَةِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَوَّلِهَا لَا مِنْ

أُخْرَاهَا مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ بِحَدَثٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ ایک رکعت میں کسی سورت کے کچھ حصے کی

1814 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عم زياد - واسمه: قطبة بن مالك الثعلبي - فإنه من

رجال مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داود الطيالسي "1256" عن شعبة، والمسعودي، به .

وأخرجه النسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح بقاف، من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به. وأخرجه الشافعي

1/77، وابن أبي شيبة 1/353، وعبد الرزاق "2719"، والحميدي "825"، ومسلم "457" "165" و"166" و"167" في

الصلاة: باب القراءة في الصبح، والترمذي "306" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح، وابن ماجه "816" في

الصلاة: باب القراءة في صلاة الفجر، والدرامي 2/297، والطبراني في "الكبير" 19/ "25" و"26" و"27" و"28" و"29" و

"30" و"31" و"32" و"33" و"34" و"35"، والبيهقي في "السنن" 2/388 و389، والبعوي في "شرح السنة" "602" من

طرق عن زياد بن علاقة، به. وصححه ابن خزيمة. "527"

تلاوت کرے، اور یہ کسی پیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو، اور آدمی سورت کے ابتدائی کچھ حصے کی تلاوت کرے،
آخری حصے کی نہیں

1815 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سَفْيَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيْبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: (متن حدیث): صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ وَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرَ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرَ عِيسَى - مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشْكُ - أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَرَكَعَ. قَالَ: وَابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ. (1:4)

✿✿ حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی آپ نے سورۃ مؤمنون کی تلاوت سے آغاز کیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یا شانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آیا۔ یہاں شک محمد بن عباد نامی راوی کو ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں ابن سائب اس وقت وہاں موجود تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقْرَأُ الْمَرْءُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السُّورِ

اس بات کا تذکرہ، آدمی صبح کی نماز میں کون سی سورتوں کی تلاوت کرے؟

1816 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَضْلُبُنِيُّ الْحَبَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ:

1815 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، حجاج هو ابن محمد المصيصی. وهو فی "صحیح" ابن خزیمه. "546" وأخرجه أحمد 3/411، ومسلم "455" فی الصلاة: باب القراءة فی الصبح، عن هارون بن عبد الله، كلاهما "أحمد وهارون" عن حجاج، به. وهو فی "مصنف عبد الرزاق" "2707"، ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة "546" أيضا، وأحمد 3/411، ومسلم "455"، وأبو داود "649" فی الصلاة: باب فی النعل، والبعغوى. "604" وأخرجه أحمد 3/411، وأبو داود "649"، والنسائي 2/176 فی الافتتاح: باب قراءة بعض السورة، والطحاوى فی "شرح معانى الآثار" 1/347، والبيهقى فی "السنن" 2/389، والبعغوى "604"، من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه الشافعى فی "مسنده" 1/77 عن أبي سلمة بن سفیان وعبد الله بن عمرو العابدی، به، ووقع فی المطبوع منه: عبد الله بن عمرو العائذی، وهو تحریف وسقط. وأخرجه الحميدى "821"، وابن ماجه "820" فی الإقامة: باب القراءة فی صلاة الفجر، عن هشام بن عمار، كلاهما عن سفیان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبي مليكة، عن عبد الله بن السائب. وسعيده المؤلف برقم "2189" من طريق هوذة بن خليفة، عن ابن جريج، به مع ذكر خلع النعلين.

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِ (ق) وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، قال:

وكانت صلواته بعد تخفيفا. (5: 34)

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت کرتے

تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نسبتاً مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بغيرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ فجر کی نماز میں ہماری ذکر کردہ (سورت کی

بجائے) کسی اور (سورت کی) تلاوت کرے

1817 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ وَيَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَوْمَنَا فِي الْفَجْرِ بِالصَّافَاتِ. (5: 34)

✽✽ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(بعض اوقات) فجر کی نماز میں ہماری امامت کرتے ہوئے سورۃ صافات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ أَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ عَلَى قِصَارِ الْمَفْضَلِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں تلاوت کرتے ہوئے، قصار مفصل

پراکتفاء کرے

1816 - إسنادہ حسن . سماك بن حرب. صدوق روى له مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 1929" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1929" أيضا، والبيهقي 2/389، من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/91 و 103 و 105، ومسلم "458" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة في "صححه" "526"، والطبراني "1929"، من طرق عن زائدة بن قدامة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/353، وأحمد 5/91 و 102، ومسلم "458" "169"، من طريق زهير، عن سماك، به. وسورده المؤلف برقم "1823" من طريق إسرائيل.

1817 - إسنادہ حسن. الحارث بن عبد الرحمن - هو خال ابن أبي ذئب: صدوق روى له الأربعة، وباقي الإسناد على شرطهما. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/118 من طريق عباس الدوري، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/26، والنسائي 2/95 في الإمامة: باب الرخصة للإمام في التطويل، وفي التفسير، كما في "التحفة" 5/352، والطبراني "13194"، والبيهقي 3/118، من طرق عن ابن أبي ذئب، به. و صححه ابن خزيمة. "1606" وأخرجه الطيالسي "1816" من طريق ابن أبي ذئب.

1818 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ الْعَابِدُ بِصَيْدَا قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الرَّزْقَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ بِالْمَعُودَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ. (5: 34)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ان کی امامت کرتے ہوئے معوذتین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ السُّورِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ صبح کی نماز میں ان (سورتوں کی) تلاوت کرے، جن سورتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے

1819 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى خَلْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ) (التكوير: 15 - 16). وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مَنَا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَمَّ سَاجِدًا. (5: 34)

1818 - إسناده قوى . هارون بن زيد - وقد تحرف في الأصل إلى يزيد - قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال مسلم بن قاسم: ثقة، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو زيد ثقة، ومن فوقهما من رجال مسلم. وأخرجه النسائي 2/158 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح بالمعوذتين. وابن خزيمة "536"، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طريق أبي أسامة، عن سفیان الثوري، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وإفقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/931، والحاكم 1/240، والبيهقي في "السنن" 2/394 من طرق. وانظر الحديث الآتي. "1842"

1819 - إسناده جيد رجاله رجال مسلم، وخلف بن خليفة - وإن كان قد اختلط - قد توبع عليه، وهو في مسند "أبي يعلى" "1457" وأخرجه مسلم "475" عن محرز بن عون بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2721" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والشافعي 1/77، وابن أبي شيبة 1/353، والحميدي "567"، وأحمد 4/306 و307، ومسلم "656" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145، والدارمي 1/297، والبيهقي في "السنن" 2/388، والبعري في "شرح السنة" "603"، من طريق مسعر بن كدام، والطيالسي "1055" و"1209" عن شعبة والمسعودي، وأحمد 4/306، والنسائي 2/157 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح إذا الشمس كورت، والدارمي 1/297، من طريق المسعودي، أربعتهم عن الوليد بن سريع، به. وأخرجه أبو داود "817" في الصلاة: باب القراءة في الفجر، وابن ماجه "817" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر، من طريق إسماعيل بن أبي خالد، عن أصبغ الكوفي مولى عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث. ولا يضر تغير أصبغ، فإنه متابع. وأخرجه أحمد 4/307، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 8/145 من طريق الحجاج بن عاصم المحاربي مولى بني عمرو بن حريث، عن عمرو بن حريث.

﴿﴾ حضرت عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ میں نے آپ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ .

راوی بیان کرتے ہیں ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پشت کو اس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر سجدے میں نہیں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ مَعْلُومَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
امام کے لیے یہ مستحب ہونے کا تذکرہ، وہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں،

دو متعین سورتوں کی تلاوت پر اکتفاء کرے

1820 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (الم

تَنْزِيلُ) وَ (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ). (4:5)

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1821 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: (الم

تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ، وَ (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ). (4:5)

1820 - إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عزرة - وهو ابن عبد الرحمن الخزامي - فإنه من رجال مسلم . همام: هو

ابن يحيى. وأخرجه الطبراني "12417" عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هدية بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في

"شرح معاني الآثار" 1/414 من طريق شريك، والطبراني "12433" من طريق موسى بن عقبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن سعيد

بن جبیر، به. وأخرجه الطبراني "12422" من طريق أبي فروة، و "12462" وابن خزيمة "533" من طريق أيوب السخيتاني،

كلاهما عن سعيد بن جبیر، به. وسورده المؤلف من طريق مسلم البطني، عن سعيد بن جبیر، به ويخرج عنده.

✽✽ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل بجدہ اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے۔

ذکر الخبر الدال على القراءة في صلاة الفجر للمراء ليست محصورة لا يسعه تعديلها
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، فجر کی نماز میں تلاوت کرنا، آدمی کے لیے
محصور نہیں ہے، کہ اس سے تجاوز کرنا اس کے لیے ممکن ہی نہ ہو

1822 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ:
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسُّتَيْنِ إِلَى

المئة (34.5)

✽✽ حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں 60 سے لے کر 100 آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1823 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

1821 - إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه النسائي 2/159 في الافتتاح: باب القراءة في الصبح يوم الجمعة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "1074" في الصلاة: باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة، والطبراني "12376" من طريق مسدد، والطحاوي 1/414 من طريق الحماني، كلاهما عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879" في الجمعة: باب ما يقرأ في يوم الجمعة، وابن ماجه "821" في الإقامة: باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة، والبيهقي في "السنن" 3/201 من طريق سفيان، عن معز بن راشد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "879"، وأبو داود "1075"، والنسائي 3/111 في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين، والطبراني "12375" من طرق عن شعبة، عن معز، به. وصححه ابن خزيمة "533" وأخرجه الترمذی "520" في الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ به في وأخرجه الطيالسي "920"، والبخاري "541" في المواقيت: باب وقت الظهر عند الزوال، و "771" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "647" في المساجد: باب استحباب التكبير بالصبح، وأبو داود "398" في الصلاة: باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 1/246 في المواقيت: باب أول وقت الظهر، والبيهقي في "السنن" 1/436، من طريق شعبة، ومسلم "461" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وابن خزيمة "530" من طريق خالد الحذاء، ومسلم "647" "237" في المساجد: باب استحباب التكبير بالصبح، من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن أبي المنهال، به. وأورده المؤلف برقم "1503" من طريق عوف، عن أبي المنهال، به. وتقدم تخريجه هناك.

خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ

وَكَانَ يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ. (5: 34)

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی نماز کی مانند نماز ادا کرتے تھے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے
تھے۔

ذِكْرُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

اس بات کا تذکرہ، ظہر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

1824 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ

عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَنَادَةَ وَتَابِتٍ وَحَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُونَ مِنْهُ فِي الظُّهْرِ النَّعْمَةَ بِ (سَبِّحِ

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ). (8: 5)

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ لوگ ظہر کی نماز میں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سورۃ اعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کی دہمی آواز سن لیتے تھے۔

1823 - إسناده حسن . خلف بن الوليد: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/227، ووثقه يحيى بن معين، وأبو زرعة، وابن أبي

حاتم في "الجرح والتعديل" 3/371، والخطيب البغدادي في "تاريخه" 8/320-321، وسماك: هو ابن حرب، صدوق، وباقي

رجال السنند رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة". "531" وأخرجه عبد الرزاق "2720"، ومن طريقه أحمد 5/104،

والطبراني "1914" عن إسرائيل، بهذا الإسناد وهذا اللفظ، لكن أخرجه الطبراني "1929" من طريق عبد الرزاق، عن إسرائيل،

بهذا الإسناد، بلفظ: كان يقرأ بقاف. وهي الرواية المتقدمة برقم "1816" وأخرجه أحمد 5/104 عن يحيى بن آدم، والحاكم

1/240 من طريق عبد الله بن موسى، كلاهما عن إسرائيل، به. قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/119 من طريق سفيان، عن سماك، به. وتقدم برقم "1816" من طريق زائدة بن قدامة، عن سماك،

به. فانظر.

1824 - إسناده صحيح على شرط الشيخين غير حماد بن سلمة، فإنه من رجال مسلم. محمد بن معمر هو ابن ربيع القيسي

البصري البحراني. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "512" عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح

معاني الآثار" 1/208 من طريق سفيان بن حسين، عن إبي عبيدة، عن حميد، به. وأخرجه النسائي 3/163-164 في الافتتاح: باب

القراءة في الظهر، من طريق أبي بكر بن النضر، عن أنس.

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس مقدار کا تذکرہ، جس کے مطابق ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے

1825 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ

بْنِ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً وَكَانَ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْآخِرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ. (27:5)

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں

قیام کے دوران ہر رکعت میں تقریباً تیس کے قریب آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ اور آخری دو رکعات میں سے ایک رکعت میں 15 آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سے ہر رکعت میں تقریباً 15 آیات کی تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعت میں سے ہر ایک رکعت میں اس سے نصف مقدار جتنی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا حُزِرَ قِرَاءَةُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

اس وجہ کا تذکرہ، جس کے ذریعے ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے

بارے میں علم ہوا

1826 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُهَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ

زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ:

1825 - إسنادہ صحیح علی شرطہما غیر الولید - وهو ابن مسلم ابن مسلم بن شہاب العبیری - فإنه من رجال مسلم . أبو

الصدیق: هو بکر بن عمرو، وقیل ابن قیس الناجی. وأخرجه مسلم "452" "157" فی الصلاة: باب القراءة فی الظهر والعصر، ومن طریقہ البغوی فی "شرح السنة" "593" عن شیبان بن فروخ، والدرامی 1/295 عن یحیی بن حماد، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/207 من طریق جہان بن ہلال، وأبو عوانة 2/152 من طریق معلى بن منصور، أربعتهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وسیورده المؤلف برقم "1228" من طریق هشیم، عن منصور بن زاذان، به، ویخرج هناك. وأخرجه النسائی 1/237 فی الصلاة: باب عدد صلاة العصر فی الحضر، من طریق ابن المبارک، عن أبي عوانة.

(متن حدیث): "قُلْنَا لِحَبَابٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحَيْتِهِ." (5: 27)

ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے دریافت کیا: آپ کو یہ بات کیسے پتہ چلتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1827 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ب: (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ). (5: 34)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ طارق اور سورۃ بروج کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَرْءِ جَائِزٌ لَهُ أَنْ يَزِيدَ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْقِرَاءَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے، ہم نے قرأت کی

1826 - إسناد صحيح على شرط البخارى . مسدد بن مسرهد: ثقة من رجال البخارى، ومن فوقه على شرطهما . أبو معمر: هو عبد الله بن سخيرة الأزدي. وأخرجه أبو داود "801" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى الظهر، والطبرانى "3685" من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "746" فى الأذان: باب رفع البصر إلى الأمام فى الصلاة، عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة "1/361، 362، وعبد الرزاق "2676"، والحميدى "156"، وأحمد "5/109 و 110 و 112 و 6/395، والبخارى "760" و "761" و "777" فى الأذان، وابن ماجه "826" فى الإقامة: باب القراءة فى الظهر والعصر، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" "1/208، والطبرانى "3683" و "3684" و "3686" و "3687" و "3688" و "3689"، والبعغوى فى "شرح السنة" "595" من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة. "505" و "506" أبى

1827 - إسناد حسن من أجل سماك، وهو فى "المصنف" لابن أبى شيبة "1/365 و 357، وفى "مسند الطيالسى" "774" وأخرجه أبو داود "805" فى الصلاة: باب قدر القراءة فى صلاة الظهر والعصر، والترمذى "307" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى الظهر والعصر، والنسائى "2/166 فى الافتتاح: باب القراءة فى الركعتين الأولىين فى صلاة العصر، وفى التفسير كما جاء فى "التحفة" "2/151، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" "1/207، والطبرانى "1966"، والبعغوى "594"، والبيهقى "2/391 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

جو صفت بیان کی ہے، وہ اس سے زائد قرأت کرے

1828 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ

زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدَرِ ثَلَاثَيْنِ آيَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدَرِ (الْم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةِ، (وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ) وَحَزْرْنَا قِرَاءَةَ تَه فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدَرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزْرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدَرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. (5: 34)

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (نماز میں) قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔ تو ظہر کی نماز میں ابتدائی دو رکعات میں تیس آیات کی تلاوت کی مقدار جتنا ہوتا تھا آپ ہر ایک رکعت میں سورۃ الم تنزیل سجدہ جتنی تلاوت کرتے تھے اور (ظہر کی نماز) میں آخری دو رکعات میں اس سے نصف تلاوت کرتے تھے۔ ہم نے عصر کی نماز کی ابتدائی دو رکعات میں آپ کی تلاوت کا اندازہ لگایا تو یہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنی ہوتی تھی۔ اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کا اندازہ لگایا تو یہ اس سے نصف ہوتا تھا، (جو آپ عصر کی پہلی دو رکعات میں قیام کرتے تھے)

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي ذَكَرْنَا

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول، ہماری ذکر کردہ روایت کی

متضاد ہے

1829 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَامٌ وَأَبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ:

1828 - إسناده صحيح على شرطهما غير الوليد بن مسلم - وهو أبو بشر - كما هو مقيد في الرواية السابقة "1825"، فإنه من رجال مسلم، وليس هو الوليد بن مسلم المدلس الذي روى له الشيخان، فذاك كنيته أبو العباس. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو الصديق: هو بكر بن عمرو، وقيل: ابن قيس الناجي، وهي في مسند أبي يعلى. "1292" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/355، 356، وأحمد 3/2، ومسلم "452" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأبو داود "804" في الصلاة: باب تخفيف الأخيرين، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب عدد صلاة العصر في الحضر، والدارمي 1/295، وأبو عوانة 2/152، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207، والدرناقطنى 1/337، وابن خزيمة في "صحيحه" "509"، والبيهقي في "السنن" 2/390-391 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وتحرف في مطبوع الدارمي إلى هشيم. وسعيده المصنف برقم "1858"، وتقدم برقم "1825" من طريق أبي عوانة، عن منصور بن زاذان، به، فانظره.

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (34.5)

✽✽✽ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے آپ بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) اور آپ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَجْهَرُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْقِرَاءَةِ كُلِّهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

1830 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْنَا لِحَبَّابٍ: بَيَّأْتِ شَيْءٌ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ.

1829- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح يحيى بن أبي كثير بالتحديث عن المؤلف في الرواية الآتية "1831" همام: هو ابن يحيى، وأبان: هو ابن يزيد العطار، وهو في "صحيح ابن خزيمة". "503" وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "592" من طريق أبي العباس السراج، عن محمد بن رافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/372، ومن طريقه مسلم "451" "155" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأخرجه الدارمي 1/296، وأبو داود "799" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، عن الحسن بن علي، وأبو عوانة 2/151 عن الصغاني، والبيهقي 2/63 من طريق إبراهيم بن عبد الله، خمستهم عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "776" في الأذان: باب ما يقرأ في الأخيرين بفاتحة الكتاب، وابن الجارود "187"، والبيهقي 2/65-66 و 193 من طرق عن همام، به. وأخرجه النسائي 2/165 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر، من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن أبان، به. وأخرجه البخاري "759" في الأذان: باب القراءة في الظهر، وأبو عوانة 2/151، من طريق شيبان، مسلم "451" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، وأبو داود "798" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والنسائي 2/166 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين الأوليين من صلاة العصر، من طريق حجاج الصواف، والنسائي 2/164: باب تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر، من طريق خالد، وابن خزيمة في صحيحه "504" من طريق محمد بن ميمون المكي، والبيهقي في السنن 2/95 من طريق أبي معاوية، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وسورده المؤلف برقم "1831" من طريق الأوزاعي، وبرقم "1855" من طريق معمر، وبرقم "1857" من طريق هشام الدستواني، كلهم عن يحيى بن أبي كثير، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

(توضیح مصنف) ابُو مَعْمَرٍ اَسْمُهُ عِنْدَ اللّٰهِ بِنِ سَخِرَةِ

ابو معمر بیان کرتے ہیں ہم لوگوں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ حضرات کس طرح ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا اندازہ لگاتے تھے انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

ابو معمر کی راوی کا نام عبد اللہ بن ظہر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْقِرَاءَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ كَانَتْ تَعْقُبُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ہم نے ظہر کی نماز میں قرأت کی

جو صفت بیان کی ہے، یہ سورہ فاتحہ کے بعد ہوتی تھی

1831 - (سند حدیث) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ بَخْسِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ

(متن حدیث) عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي

الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ آخِيَانَا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ

الظُّهْرِ (۳: ۵)

عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعت

میں سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ دو سورتوں (یعنی ہر رکعت میں کسی دوسری سورہ) کی تلاوت بھی کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

بعض اوقات کوئی ایک آیت ہمیں سنا دیا کرتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی

رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1830 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن ماجة "826" في الإقامة: باب القراءة في الظهر والعصر، والطحاوي

1/208 من طريقين عن وكيع، به، وهو مكرر. "1826"

1831 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/207. وأبو عوانة 2/152، وابن خزيمة

في صحيحه "507"، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "778" في الأذان: باب إذا سمع الإمام الآية،

والنسائي 2/165 في الانشراح: باب إسماع الإمام الآية في الظهر، وأبو عوانة 2/152، والبيهقي في السنن 2/348، من طرق عن

الأوزاعي، به، وتقدم تفصيل طرقه فيما تقدم برقم. "1829"

1832 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانِ الطَّائِبِيُّ بِمَنْبَجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
(متن حدیث): أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ: (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ

ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَأَخْرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي
المغرب. (5: 34)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام فضل بنت حارث نے انہیں سورۃ مرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! تمہارے اس سورۃ کی تلاوت کرنے نے مجھے یہ یاد دلایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آخری تلاوت اسی سورت کی سنی تھی آپ نے اسے مغرب کی نماز میں تلاوت کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرَبِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّورِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں ہماری ذکر کردہ سورتوں کے

علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کر لے

1833 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُوَهَّبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

1832 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "596" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، وهو في الموطأ 1/78 في الصلاة: باب القراءة في المغرب والعشاء. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/79 وأحمد 6/340، والبخاري "763" في الأذان: باب القراءة في المغرب، ومسلم "462" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وأبو داود "810" في الصلاة: باب قدر القراءة في المغرب، والنسائي في التفسير كما في التحفة 12/481، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/211، وأبو عوانة 2/153، والبيهقي في السنن 2/392، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/257، والحميدي "338"، وعبد الرزاق "2694"، وأحمد 6/338، والبخاري "4429" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "462"، والترمذي "308" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في المغرب، والنسائي 2/168 في الافتتاح: باب القراءة في المغرب بالمرسلات، وابن ماجه "831" في الإقامة: باب القراءة في صلاة المغرب، وأبو عوانة 2/153، والدارمي 1/296، من طرق عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة. "519" وأخرجه النسائي 2/168، والطحاوي 1/211، 212، من طريق أنس، عن أم الفضل.

1833 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أبو عوانة 2/154 من طريق حجاج، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1496" من طريق يونس، ونافع بن يزيد، عن عقيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني أيضًا "1497" من طريق رشدين بن سعد، عن قرة، وعقيل، ويونس، ثلاثهم عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "2692" ومن طريقه أحمد 4/84، والبخاري "3050" في الجهاد: باب فداء المشركين، و "4023" في المغازي: باب 12 فيمن شهد بدرًا، ومسلم "463" في الصلاة: باب القراءة في الصبح، وأبو عوانة 2/154، والطبراني في الكبير "1491" عن معمر، والشافعي في المسند 1/79، وأحمد 4/80، وابن أبي شيبة

اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ. (5: 34)

محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1834 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

(متن حدیث): عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ فِي فِدَاءِ أَهْلِ بَدْرٍ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالطُّورِ. وَكِتَابِ مَسْطُورٍ). (5: 34)

حدیث 1834: محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

میں اہل بدر کے فدیہ کے سلسلے میں آیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس وقت آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا

رہے تھے۔ اور آپ سورت طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْسَ بِشَيْءٍ مَحْضُورٍ لَا تَجُوزُ الزِّيَادَةُ عَلَيْهِ

(بقیہ تخریج 1833/1/357، والحمیدی "556"، والبخاری "4854" فی التفسیر: باب سورۃ الطور، ومسلم

"463"، وابن ماجہ "832" فی الإقامة: باب القراءۃ فی صلاۃ المغرب، والدارمی 1/296، والطحاوی فی المعانی 1/211، وأبو

عوانۃ 2/153، وابن خزیمۃ "514"، والبیہقی فی السنن 2/193 من طریق سفیان بن عیینہ، ومسلم "463"، وأبو عوانۃ 2/154 من

طریق یونس بن یزید، والشافعی 1/79، والطيالسي "946"، والبخاری "765" فی الأذان: باب الجهر فی المغرب، ومسلم "463"،

وأبو داود "811" فی الصلاة: باب قدر القراءۃ فی المغرب، والنسائی 2/196 فی الافتتاح: باب القراءۃ فی المغرب بالطور، وفي

التفسیر كما فی التحفة 2/4، والطحاوی فی المعانی 1/211، وأبو عوانۃ 2/154، والطبرانی "1492"، والبیہقی فی السنن

2/392، والبعوی "597"، وابن خزیمۃ "514" من طریق مالک، والطحاوی 1/212 من طریق هشیم، والطبرانی "1495" من

طریق إسحاق بن راشد، و"1498" من طریق أسامة بن زید، و"1499" من طریق سفیان بن حسین، و"1500" من طریق برد بن

سنان، و"1501" من طریق النعمان بن راشد، و"1503" من طریق یعقوب بن عطاء، کلہم علی الزہری، بہ. وهو فی الموطأ 1/78

فی الصلاة: باب القراءۃ فی المغرب والعشاء. وانظر ما بعده.

1834 - إسنادہ حسن من أجل محمد بن عمرو، وهو ابن علقمہ اللیثی. وأخرجه أحمد 4/83 عن محمد بن عبید، والطبرانی

"1493" من طریق حماد بن سلمة. وأخرجه الطبرانی "1502" من طریق هشیم. وأخرجه الطيالسي "943"، وأحمد

4/83 و85، والطحاوی فی المعانی 1/211، عن شعبة وتقدم تخريجه فيما قبله من طرقه عن الزهري، فانظره.

اس بات کے بیان کا تذکرہ، مغرب کی نماز میں تلاوت کوئی محصور چیز نہیں ہے
اس پر اضافہ کرنا جائز نہ ہو

1835 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، (متن حدیث): عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَأَ بِهِمْ فِي الْمَغْرِبِ بِ: (الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَصْلًا أَعْمَالُهُمْ) (محمد: 1). (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے ہوئے۔ اس آیت کی تلاوت کی

”وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روک دیا“ (یعنی سورہ محمد کی تلاوت کی)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

عَلَى مَا وَصَفْنَا عَلَى حَسْبِ رِضَاءِ الْمَأْمُومِينَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں، ہماری بیان کردہ قرأت کی صفت میں اتنا اضافہ کر سکتا ہے جو مقتدیوں کی رضامندی کے مطابق ہو

1836 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

1835 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 13380، وفي "الصغير" 1/45 من طريقين عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. ونسبه الهيثمي في "المجمع" 2/118 إلى الطبراني في الثلاثة، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

1836 - إسناده قوى على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن عبد الرحمن: هو أبو الأسود يقيم عروة. وأخرجه النسائي 2/169 في الافتتاح: باب قراءة في المغرب بالمص، عن محمد بن سلمة، وابن خزيمة "541" عن أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/211 من طريق ابن لهيعة وحيوة بن شريح. عن أبي الأسود، أنه سمع عروة بن الزبير يقول: أخبرني زيد بن ثابت... وأخرجه الطبراني "4825" من طريق الليث بن سعد، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "517" وأخرجه ابن شعبة 1/369 من طريق عبدة، ووكيع، عن هشام، عن أبي أيوب، أو زيد بن ثابت. وصححه ابن خزيمة برقم "518" وأخرجه الطبراني "4823" من طريق ابن أبي شعبة. وسقط من سند المطبوع عروة والد هشام. وأخرجه عبد الرزاق "2691"، والبخاري "764" في الأذان: باب القراءة في المغرب، وأبو داود "812" في الصلاة: باب قدر القراءة في المغرب، والنسائي 2/170: باب القراءة في المغرب بالمص، وابن خزيمة في "صحيحه" "515" و"516".

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ يَقْرَأُ ب: (قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ) ، (وَأَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ) فَقَالَ زَيْدٌ: فَحَلَفْتُ بِاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يقرأ فيها بأطول الطويلتين (المص). (5: 34)

عرو بن زبیر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں جب انہوں نے مروان کو سورۃ
اخلاص اور سورۃ کوثر کی تلاوت کرتے سنا تو حضرت زید نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم اس نماز میں دو طویل سورتوں میں سے زیادہ طویل سورت کی تلاوت کرتے تھے یعنی المص کی (تلاوت کرتے تھے)

ذَكَرُ الْإِبْرَاهِيمَ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى قِصَارِ الْمَفْصَلِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ مغرب کی نماز میں تلاوت

کرتے ہوئے ”قصار مفصل“ پراکتفاء کرے

1837 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَّارٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فُلَانٍ - أَمِيرٌ كَانَ بِالْمَدِينَةِ - قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ أَنَا وَرَاءَهُ، فَكَانَ يُطِيلُ فِي الْأَوَّلِينَ مِنَ الظُّهْرِ،
وَيُخَفِّفُ الْآخِرِينَ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِينَ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمَفْصَلِ، وَفِي الْعِشَاءِ بَوْسَطِ
المفصل، وفي الصبح بطوال المفصل. (5: 34)

سلیمان بن یسار یہ بات بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا
ہے۔ میں نے فلاں شخص کے مقابلہ میں کسی شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔
انہوں نے یہ بات مدینہ منورہ کے گورنر کے بارے میں کہی تھی۔ سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز ادا

1837 - إسنادہ حسن. الضحاك بن عثمان: صدوق بهم، روى له مسلم، وباقي السند على شرط الشيخين. أبو بكر الحنفي:
هو عبد الكبير بن عبد المجيد بن عبيد الله البصرى. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "520"، ومن طريقه أخرجه البيهقى فى "السنن"
2/391. وأخرجه ابن ماجه "827" فى الإقامة: باب القراءة فى الظهر والعصر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد
2/329-330، والبيهقى 2/388 من طريق عبد الرحيم بن منيب ومحمد بن أبى بكر، ثلاثهم عن أبى بكر الحنفي، به. وأخرجه
النسائى 2/167 فى الافتتاح: باب تخفيف القيام والقراءة، وباب القراءة فى المغرب بقصار المفصل، والطحاوى فى "شرح معانى
الآثار" 1/214 من طرق عن الضحاك بن عثمان، به.

کی تھی، تو وہ ظہر کی ابتدائی دو رکعات میں طویل قرأت کرتے تھے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے۔ وہ عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی ابتدائی دو رکعات میں قصار مفصل تلاوت کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ الْمَرْءِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں، آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

1838 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ

بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ، فِي إِحْدَى الرُّكْعَتَيْنِ: (التين والزيتون)، (5: 34)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سفر کر

رہے تھے آپ نے عشاء کی نماز میں دو رکعت میں سے ایک رکعت میں سورہ تین کی تلاوت کی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّورِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ عشاء کی نماز میں، ہماری ذکر کردہ سورتوں کے

علاوہ (کسی سورت کی) تلاوت کرے

1838 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "767" فى الأذان: باب الجهر فى العشاء، ومن طريقه

البغوى فى "شرح السنة" "598" عن أبى الوليد الطيالسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "733"، وعبد الرزاق "2706"،

وأحمد 4/284 و302، والبخارى "4952" فى التفسير: باب تفسير سورة "التين"، ومسلم "464" فى الصلاة: باب القراءة فى

العشاء، وأبو داود "1221" فى الصلاة: باب قصر قراءة الصلاة فى السفر، والنسائى 2/173 فى الافتتاح: باب القراءة فى الركعة

الأولى من صلاة العشاء الآخرة، وأبو عوانة 2/155، والبيهقى فى "السنن" 2/293 من طرق عن شعبة، به، وصححه ابن خزيمة

برقم "524" وأخرجه مالك 1/79-80 فى الصلاة: باب القراءة فى المغرب والعشاء، والشافعى 1/80، والحميدى "726"،

وأحمد 4/286 و303، ومسلم "464" "176" فى الصلاة، والترمذى "310" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى صلاة العشاء

، والنسائى 2/173 فى الافتتاح: باب القراءة فيها بالتين والزيتون، وابن ماجه "834" فى الإقامة: باب القراءة فى صلاة العشاء،

وأبو عوانة 2/154، وابن خزيمة "522"، والبيهقى 2/393 من طريق يحيى بن سعيد، والحميدى "726" أيضا، وابن أبى شيبه

1/359، وأحمد 4/302 و304، والبخارى "769" فى الأذان: باب القراءة فى العشاء، و"7546" فى التوحيد: باب قول النبى

صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفره الكرام البررة، ومسلم "464" "177"، وابن ماجه "835"، وأبو عوانة 2/155،

وابن خزيمة "522" أيضا، من طريق مسعر بن كدام، كلاهما عن عدى بن ثابت، به. ومسعر تحرف فى مطبوع ابن خزيمة إلى

معمر.

1839 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ

(متن حدیث): إَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ مُعَاذًا أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ (وَالشَّمْسِ

وَصَحَاهَا)، (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا)، (وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، (وَالضُّحَى) وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ. (5: 34)

✽✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ عشاء کی نماز میں سورۃ شمس اور سورۃ لیل سورت اعلیٰ سورۃ نوحی جیسی سورتوں کی تلاوت کریں۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَقَرَّدَ بِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، اس

روایت کو نقل کرنے میں ابو زبیر نامی راوی منفرد ہے

1840 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ،

فَآخَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَجَعَ مُعَاذٌ، فَأَمَّهُمْ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، انْحَرَفَ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَحْدَهُ، فَقَالُوا: نَافَقَتْ. قَالَ: لَا، وَلَكَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاخْبَرْتَهُ، فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنْ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُؤْمِنَا،

وَأَنْكَ أَخَرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ، فَجَاءَ فَاْمَنَا، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَإِنِّي تَأَخَّرْتُ عَنْهُ، فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، يَا رَسُولَ

1839 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، و عن عنة أبي الزبير هنا لا تضمر، فقد صرح بالتحديث في الرواية الآتية، وتابعه عمرو

بن دينار، رواه مسلم "465" "179" في الصلاة: باب القراءة في العشاء، وابن ماجه "836" من طريق محمد بن رمح، وأبو عوانة 2/157 من طريق يونس بن محمد.

1840 - إسنادہ صحیح . إبراهيم بن بشار الرمادي: ثقة حافظ، ومن فوہ من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فإنه من رجال

مسلم، وخرج له البخاري مقرونا بغيره، وهو متابع بعمر بن دينار. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/213 عن أبي

بكرة، عن إبراهيم بن بشار الرمادي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1246"، ومسلم "465" "178" في الصلاة: باب القراءة

في العشاء، وأبو عوانة 2/156، وابن الجارود في "المنتقى" "327"، والبيهقي 3/85 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وصححه ابن

خزيمة. "521" وأخرجه بأخصر من هذا من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر: البخاري "700" و"701" و"711" و"6106" و

ن ومسلم. "465" وأورده المؤلف مختصرا برقم "1524" من طرق حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر، وتقدم تخريجه

هناك.

اللَّهِ، وَإِنَّا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ، وَإِنَّا نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مُعَاذُ أَفْتَانُ أَنْتَ؟
اقْرَأْ بِهِمْ سُورَةَ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)، و (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ)". (5: 34)

عمر بن دینار اور ابو بزییر حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ پھر وہ اپنے محلے میں جا کر لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے ادا کی۔ (حضرت معاذ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی)۔ حضرت معاذ واپس گئے اور ان لوگوں کو نماز پڑھانے لگے۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ وہاں موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے جب یہ بات دیکھی تو وہ مسجد کے کونے میں گیا اور وہاں تنہا نماز ادا کی۔ (اور چلا گیا) ان لوگوں نے اس سے کہا: تم منافق ہو گئے ہو تو اس نے کہا جی نہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔ حضرت معاذ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی تو انہوں نے سورت البقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ میں پیچھے ہٹا اور تنہا نماز ادا کر لی۔ یا رسول اللہ! ہم اونٹوں کے ذریعے پانی بھر کر لانے والے اپنے ہاتھوں کے ذریعے خود کام کرنے والے لوگ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم ان لوگوں کو (نماز پڑھاتے ہوئے) سورۃ لیل اور سورۃ اعلیٰ اور سورۃ بروج کی تلاوت کیا کرو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهِ مِنَ السُّورِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ، شب جمعہ میں، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں

کون سی سورتوں کی تلاوت کرنا مستحب ہے؟

1841 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ عَاصِمٍ بِيْحَارِي، حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي سَمَاكِ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِ: (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)، و (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْأَخْرَةَ، لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَالْمَنَافِقِينَ. (4: 5)

1841 - إسناده ضعيف. سعيد بن سماك، لم يوثقه غير المؤلف 6/366، 367، وقال ابو حاتم في "الجرح والتعديل" 4/32:

متروك الحديث. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/201 من طريقين عن أبي قلابة، بهذا الإسناد..

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ میں مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی جبکہ عشاء کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قِرَاءَةَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) مِنْ أَحَبِّ مَا يَقْرَأُ الْعَبْدُ فِي صَلَاتِهِ إِلَى اللَّهِ جَلًّا وَعَلا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، ”سورہ فلق“ کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین تلاوتوں میں سے ایک ہے، جو بندہ نماز کے دوران کرتا ہے

1842 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَذَكَرَ ابْنُ سَلَمٍ أَخْرَمَهُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اسَلَمِ بْنِ عِمْرَانَ، (متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ عَقِبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ رَاكِبٌ، فَجَعَلْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْرَأْتَنِي أَمَّا مِنْ سُورَةِ هُودٍ، وَأَمَّا مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ، إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةَ أَحَبِّ إِلَيَّ، وَلَا أبلغ عنده، من أن تَقْرَأَ: (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، فَإِنْ اسْتِطَعْتَ أَنْ لَا تَقُوتَكَ فِي صَلَاةٍ فَافْعَلْ". (2:1)، (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: اسَلَمُ بْنُ عِمْرَانَ، كُنِيَّتُهُ: أَبُو عِمْرَانَ، من أهل مصر، من جملة تابعيها.

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آیا آپ اس وقت سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم شریف پر رکھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے تلاوت سکھا دیجئے یا سورہ ہود کی یا سورہ یوسف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم ایسی کسی سورت کی تلاوت نہیں کرو گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورت فلق سے زیادہ محبوب اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ہر نماز میں اسے پڑھا کرو۔ (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسلم بن عمران کی کنیت ابو عمران ہے، یہ اہل مصر میں سے ہیں اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْمَأْمُومِ خَلْفَ إِمَامِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، مقتدی اپنے امام کے پیچھے بلند آواز میں قرأت کرے

1842 - إسناده قوي. أسلم بن عمران: وثقه النسائي، والمؤلف، والعلجلى، وباقي السند من رجال الشيخين غير حرملة، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 17/ "861" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم "795" في باب قراءة القرآن، من طريق ليث بن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، بهذا الإسناد. وتقدم تحريجه من طريقه هناك.

1843 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَكِيْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اسْتَقْبَلَ النَّاسَ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ آيَةً مِنْكُمْ أَحَدٌ؟" قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "لَا قَوْلَ مَا لِي أَنْزَعَ الْقُرْآنَ".

(2:2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے اس میں بلند آواز میں قرأت کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف رخ کیا۔ ارشاد فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے تلاوت کی۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے قرآن (کی تلاوت میں) میرے لیے رکاوٹ آ رہی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا لِي أَنْزَعَ الْقُرْآنَ"

أراد به رَفَعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان، ”کیا وجہ ہے قرآن میں میرے

ساتھ تازعہ کیا جاتا ہے“ اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1844 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى بِأَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بوجْهه،

1843 - إسنادہ صحیح۔ ابن اکیمة: ہو عمارۃ بن اکیمة اللیثی، ویقال: عمار، قال المؤلف فی "الثقات": ویشبہ أن یکون هو المحفوظ، وثقه یحیی بن سعید، وقال ابو حاتم: صحیح الحدیث، وذكره المؤلف فی "الثقات" 5/242-243، وقال یحیی بن معین: کفای قول الزهری: سمعت ابن اکیمة یحدث سعید بن المسیب، وقال الحافظ فی "التقریب": ثقة. وباقی السند رجاله ثقات رجال الشیخین. وأخرجه البخاری فی "القراءۃ خلف الإمام" 98، والبیہقی "318" و"319" من طریق اللیث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبہ 1/375، وابن ماجہ "848" فی الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فانتصوا، والبیہقی فی "القراءۃ خلف الإمام" "321" عن سفیان بن عیینة، عن الزهری، به. وأخرجه أحمد 2/285، وعبد الرزاق "2796"، والبیہقی فی "القراءۃ خلف الإمام" "320" من طریق ابن جریج، أخبرنی الزهری، به. وأخرجه أحمد 2/487 من طریق عبد الرحمن بن إسحاق، عن الزهری، به. وسیرد الحدیث عند المصنف برقم "1849" من طریق مالک، وفیه زیادة، ویخرج من طریقہ هناك، وبرقم "1850" من طریق الأوزاعی، عن الزهری، عن ابن المسیب، عن أبی ہریرة، وبرقم "1851" من طریق الأوزاعی، عن الزهری، عن سمع أبی ہریرة، عنه.

فَقَالَ: "اتَقَرُّوْنَ فِي صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟ فَسَكَتُوا. فَقَالَ لَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ، أَوْ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنفَعَلُ. قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا، وَليَقْرَأْ أَحَدُكُمْ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ." (2: 2)

قَوْلُهُ: "فَلَا تَفْعَلُوا" لَفْظُهُ زَجْرٌ مُرَادُهَا ابْتِدَاءُ أَمْرٍ مُسْتَأْنَفٍ، إِذِ الْعَرَبُ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي لُغَتِهَا كَثِيرًا. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ جب امام تلاوت کر رہا ہو؟ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔ تم میں سے کوئی ایک (یعنی ہر ایک) اپنے دل میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر لیا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ: "تم ایسا نہ کرو" یہ الفاظ ممانعت کے ہیں لیکن اس سے مراد ابتدائی طور پر نئے سرے سے کوئی حکم دینا ہے کیونکہ عرب اپنے محاورے میں اکثر ایسا کرتے ہیں۔

1845 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، أَوْ العَصْرِ، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ قَرَأْتُمْ بِ: (سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا". (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا عصر کی نماز میں تلاوت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کی ہے۔ حاضرین میں سے ایک

1844 - إسناده صحيح، مuxلد بن أبي زُمَيْل: هو مuxلد بن الحسن بن أبي زميل الحراني، روى عنه جمع، وقال ابو حاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وذكره المؤلف في "الفتاوى"، وقال مستقيم الحديث، وقال مسلمة بن القاسم: ثقة، وبإبى رجاله على شرطهما. ورواه ابن عليه وغيره عن أيوب، عن أبي قلابة مرسلًا. وأخرجه الدرناقطنى 1/340، والبيهقى فى "سننه" 2/166، وفى القراءة خلف الإمام "175" من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد.

1845 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكرى. وأخرجه مسلم "398" فى الصلاة: باب نهى المأموم عن جهره بالقراءة خلف إمامه، والنسائي 2/140 فى الافتتاح: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما لم يجهر به، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى 18/ "523"، والبخارى فى "القراءة خلف الإمام" "91"، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207، من طريق أبى عوانة، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/357، وأحمد 4/426، و431، ومسلم "398" "49"، وأبو داود "829" فى الصلاة: باب من رأى القراءة إذا لم يجهر الإمام بقراءته، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/207، والطبرانى فى "الكبير" 18/ "525" من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2799" ومن طريقه الطبرانى 18/ "519" عن معمر، عن قتادة، به. وأخرجه الحميدى "835" ومن طريقه الطبرانى 18/ "521"، من طريق إسماعيل بن مسلم، عن قتادة، به. وأخرجه الطحاوى 1/207، والطبرانى 18/ "522" من طريق حماد بن سلمة. والطبرانى 18/ "524" من طريق أبى العلاء، والدارقطنى 1/405، والبيهقى فى "السنن" 2/162

شخص نے کہا میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الشَّكِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الظَّهْرِ أَوْ العَصْرِ

إِنَّمَا مِنْ أَبِي عَوَانَةَ لَا مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس روایت میں ظہر یا عصر کی نماز کے بارے میں شک ہونا، ابو عوانہ

نامی راوی کی طرف سے ہے، یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہیں ہے

1846 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبِزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ، أَوْ العَصْرِ - شَكَّ أَبُو عَوَانَةَ -

فَقَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ: (سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ

خَالَجَنِهَا." (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شاید ظہر یا

عصر کی نماز میں تلاوت کی یہ شک ابو عوانہ نامی راوی کو ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے

سورت اعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ

ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرے لیے (تلاوت میں) رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعَهُ قَتَادَةُ مِنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے، یہ

روایت قتادہ نے زرارہ بن اوفیٰ سے نہیں سنی ہے

1847 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِ: (سَبَّحِ

1846 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فإنه من رجال مسلم. وهو مكرر

ما قبله. وانظر ما بعده.

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، فَلَمَّا انصَرَفَ، قَالَ: "أَيْكُمُ الَّذِي قَرَأَ، أَوْ أَيُّكُمْ الْقَارِئُ؟" فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "قد عرفت أن بعضكم خالجنیہا". (2: 78)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی، ایک شخص نے آپ کے پیچھے سورہ اعلیٰ کی تلاوت شروع کر دی، جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے وہ کون شخص ہے جس نے تلاوت کی ہے؟ یا شاید یہ فرمایا: تم میں سے کون تلاوت کرنے والا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا تم میں سے کوئی ایک میرے لئے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا" أَرَادَ بِهِ رَفَعَ الصَّوْتِ لَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم میں سے کوئی اس بارے میں میرے لیے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے“ اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا مراد نہیں ہے

1848 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ - وَكَانَ يَسْكُنُ إِبِلْيَاءَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَفَقَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ: "إِنِّي لَأُرَاكُمْ تَقْرَؤُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟" قَالَ: قُلْنَا: "أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا". (2: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلَا تَفْعَلُوا" لَفْظَةٌ زَجْرٌ مَرَادُهَا ابْتِدَاءُ أَمْرٍ مُسْتَأْنَفٍ، إِذِ الْعَرَبُ فِي لُغَتِهَا إِذَا أَرَادَتْ الْأَمْرَ بِالشَّيْءِ عَلَى سَبِيلِ التَّأْكِيدِ، تُقَدِّمُهُ لَفْظَةً زَجْرٍ، ثُمَّ تَعْقِبُهُ

1847 - إسناده صحيح على شرطهما. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندار. وأخرجه مسلم "398" "48" في الصلاة: باب نهى المأموم عن جهره بالقراءة خلف إمامه، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "398" "48" أيضا، والنسائي 3/247 في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على شعبة، عن قتادة في هذا الحديث، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "851"، وأحمد 4/426، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" ص 92، وأبو داود "828" في الصلاة، والنسائي 2/140 في الافتتاح: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما لم يجهر به، و3/247 في قيام الليل، والدارقطني 1/405، والطبراني في "الكبير" 18/ "520"، والبيهقي في "السنن" 2/160 من طريق أبي الوليد الطيالسي ويحيى بن سعيد ومحمد بن كثير العبدى وشبابه وعمرو بن مرزوق، كلهم عن شعبة، به. وتقدم قبله من طريق أبي عوانة، ع قتادة، به، فانظروا.

الأمر الذى تريد.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ کیلئے قرأت کرنا دشوار ہوا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو۔ راوی بیان کرتا ہے، ہم نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم تیزی سے تلاوت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو۔ صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس کی تلاوت نہیں کرتا۔ (امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”تم ایسا نہ کرو“ یہ الفاظ ممانعت کے ہیں، اس سے مراد ابتدائی طور پر از سر نو کوئی حکم دینا ہے، کیونکہ عرب اپنے محاورے میں جب تاکید کے طور پر کسی چیز کا حکم دینے کا ارادہ کرتے ہیں، تو پہلے ممانعت کے الفاظ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ حکم ہوتا ہے جو وہ مراد لیتے ہیں۔

ذکر کراهية رفع الصوت لمأموم بالقرءاءة لثلاثا ينزع الإمام ما يقرؤه
مقتدى کے بلند آواز میں قرأت کے مکروہ ہونے کا تذکرہ، تاکہ وہ امام کی تلاوت سے تنازعہ (کا مرتکب) نہ ہو

1849 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنفًا؟" فَقَالَ رَجُلٌ: "نَعَمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي أَقُولُ: مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟" فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (21:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: اسْمُ ابْنِ أَكِيمَةَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ

1848 - إسناده قوى، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" 1581" وقد تقدم برقم "1785" و. "1792"

1849 - إسناده صحيح على شرط رجاله رجال الشيخين غير ابن أكيمة، وهو ثقة كما مر فى تخريج. "1843" وأخرجه البغوى فى "شرح السنة" 607" من طريق أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" 87-1/86 فى الصلاة: باب ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 1/139، والبخارى فى "القراءة خلف الإمام" 96"، وأبو داود "826" فى الصلاة: باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام، والترمذى "312" فى الصلاة: باب ما جاء فى ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، والبيهقى فى "سننه" 2/158، وفى "القراءة خلف الإمام". "317" وأخرجه عبد الرزاق "2795"، ومن طريقه أحمد 2/284، وأخرجه ابن ماجه "849" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، عن الزهرى، به. وتقدم برقم "1843" من طريق الليث، عن الزهرى، به. وانظر الحديثين بعده.

أَكِيْمَةً، وَهُمَا آخَوَان: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَأَمَّا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ تَابِعِيٌّ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَ مِنْهُ الزُّهْرِيُّ. وَأَمَّا عَمْرُ بْنُ مُسْلِمٍ، فَهُوَ مِنْ أَتْبَاعِ التَّابِعِينَ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، وَرَوَى عَنْهُ مَالِكٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَهُمَا ثِقَتَان.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو پڑھ کر فارغ ہوئے جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔ پھر آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میں نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کیا وجہ ہے قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے مجھ سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

پھر لوگ ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس وقت جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ابن اکیمہ کا نام عمرو بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے، یہ دو بھائی ہیں: عمرو بن مسلم اور عمرو بن مسلم، جہاں تک عمرو بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تابعی ہیں، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور زہری نے ان سے سماع کیا ہے۔ جہاں تک عمرو بن مسلم کا تعلق ہے تو وہ تابعی ہیں۔ انہوں نے سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے اور ان سے امام مالک اور محمد بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ”ثقتہ“ ہیں۔

ذَكَرَ الْبَيَانُ أَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا يَقْرَأُونَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الصَّوْتِ حَيْثُ قَالَ لَهُمْ هَذَا الْقَوْلُ، لَا أَنَّ رَجُلًا وَاحِدًا كَانَ هُوَ الَّذِي يَقْرَأُ وَحْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے، (یعنی) اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بات ارشاد فرمائی، ایسا نہیں ہے کہ صرف ایک ہی شخص نے تلاوت کی تھی

1850 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي (مَعَشَرَ) شَيْخٌ بَكْفَرٌ تَوْتَا، مِنْ دِيَارِ رِبْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسَعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرِّيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيهَا، فَقَرَأَ أَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟" قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "إِنِّي لَأَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ؟". قَالَ: فَاتَّعَظَ

المسلمون بذلك، فلم يكونوا يقرءون. (1: 21)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اس میں بلند آواز میں

قرأت کی۔ کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں تلاوت کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم میں سے کسی ایک نے تلاوت کی ہے تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے قرآن (کی تلاوت) میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور (اس کے بعد لوگ آپ کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْكَلَامِ الْآخِيرِ "فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ"،
إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ لَا مِنْ كَلَامِ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، یہ آخری جملہ ”لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے اور مسلمانوں نے اس سے نصیحت حاصل کی“ یہ زہری کا کلام ہے، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے

1851 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

(متن حدیث): "صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ،

قَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ آيْنَا؟" قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَعِ الْقُرْآنَ".

قال الزهري: فانتهى المسلمون، فلم يكونوا يقرؤون معه. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: هَذَا خَبَرٌ مَشْهُورٌ لِلزُّهْرِيِّ، مِنْ رِوَايَةِ أَصْحَابِهِ، عَنِ

ابْنِ أُكَيْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَوَهُمْ فِيهِ الْأَوْزَاعِيُّ - إِذِ الْجَوَادُ يَغْتَرُّ - فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيْبِ، فَعَلِمَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ وَهُمْ، فَقَالَ: عَنْ مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ سَعِيدًا. وَأَمَّا قَوْلُ

الزُّهْرِيِّ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ؛ أَرَادَ بِهِ رَفَعَ الصَّوْتِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتِّبَاعًا مِنْهُمْ

لِزَجْرِهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَفَعَ الصَّوْتِ وَالْإِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي قَوْلِهِ: "مَا لِي أَنَا زَعِ الْقُرْآنَ".

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نے بلند آواز

میں قرأت کی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت کیا کہ ابھی تم میں سے کسی ایک نے میرے ساتھ تلاوت کی ہے؟

لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے قرآن (کی تلاوت)

میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مسلمان اس سے باز آ گئے اور وہ لوگ آپ کی اقتداء میں تلاوت نہیں کیا کرتے تھے۔

امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں: یہ روایت زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے جو ان کے اصحاب نے ابن اکیمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، اس میں امام اوزاعی کو وہم ہوا ہے کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ کہا یہ زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب سے منقول ہے۔ ولید بن مسلم یہ بات جانتے تھے کہ انہیں وہم ہوا ہے اس لئے انہوں نے یہ کہا: یہ اس شخص کے حوالے سے منقول ہے جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے سنا ہے۔ انہوں نے سعید کا تذکرہ نہیں کیا۔

جہاں تک زہری کے اس قول کا تعلق ہے لوگ قرأت کرنے سے باز آ گئے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ امام جب بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے: ”کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ تنازع کیا جا رہا ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرِ يَنْفِي الرَّيْبَ عَنِ الْخَلْدِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَا لِي أَنْزَعِ الْقُرْآنَ"، أَرَادَ بِهِ رَفْعَ الصَّوْتِ، لَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس حوالے سے شک کی نفی کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

”کیا وجہ ہے قرآن میں میرے ساتھ تنازع کیا جا رہا ہے“ اس سے مراد آواز بلند کرنا ہے، آپ کے پیچھے قرأت کرنا (مراد) نہیں ہے

1852 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرُحُ بْنُ رَوَاحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ

اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو الرِّقِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى بِأَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمُ

بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "أَتَقْرَؤُونَ فِي صَلَاتِكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟" فَسَكَتُوا، فَأَلْهَمَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ

أَوْ قَائِلُونَ: أَنَا لَنَفْعَلُ، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا، وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ". (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ أَبُو قَلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

عَائِشَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعَهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا

محفوظان.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور دریافت کیا: کیا تم لوگ اپنی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرتے ہو جبکہ امام قرأت کر رہا ہو؟ تو لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب نے عرض کی: یا شاید لوگوں نے جی ہاں ہم ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم میں سے ہر شخص دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): ابو قلابہ نے یہ روایت محمد بن ابوعائشہ سے سنی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے منقول ہے، انہوں نے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے، تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلَى إِجَابِ الْقِرَاءَةِ النَّبِيِّ وَصَفْنَاهَا عَلَى مَنْ ذَكَرْنَا نَعْتَهُمْ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جس میں اس بات کی دلیل سی موجود ہے، جو قرأت کے وجوب پر

دلالت کرتی ہے، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، جو اس بنیاد پر ہے، جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

1853 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَزِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

(متن حدیث): فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ، فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا

أَخْفَى عَلَيْنَا، أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. (1: 21)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس میں ہمیں سنا دیتے تھے۔ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں جس میں آپ ہم سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُطَوَّلَ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنْ صَلَاتِهِ

رَجَاءَ لِحُوقِ النَّاسِ صَلَاتَهُ إِذَا كَانَ إِمَامًا

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، جب وہ امام ہو تو وہ اپنی نماز کی پہلی رکعت کو طویل کر

کے ادا کرے، یہ امید رکھتے ہوئے کہ لوگ اس سے آملیں گے

1854 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ بَرِيدٍ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ لَكَ فِي ذَلِكَ

1853 - إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم، وقد تحرف في "الإحسان"

إلى: "محمد بن عبد الجبار بن العلاء"، وجاء على الصواب في التقاسيم 1/ لوجه 370، وهو في "صحيح ابن خزيمة". "547" وأخرجه الحميدي "990" ومن طريقه أبو عوانة 2/125، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2743"، وأحمد 2/273 و285 و348 و487، والبخاري "772" في الأذان: باب القراءة في الفجر، ومسلم "396" "43" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/163 في الافتتاح: باب قراءة النهار، وأبو عوانة 2/125، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/208، والبيهقي في "السنن" 2/61، من طرق عن ابن جريج، به. وتقدم برقم "1781" من طريق رقية بن مصقلة، عن عطاء، به. وتقدم تحريجه من طريقه هناك، فانظره.

خَيْرٌ، كَانَتِ الصَّلَاةُ تَقَامُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ لِيَقْضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ. (1:4)

﴿﴾ قزعة بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نماز کی اقامت کبہ لی جاتی تھی پھر ہم سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کرنے کیلئے بیع (کے میدان) کی طرف چلا جاتا تھا۔ پھر وہ واپس آتا تھا۔ وضو کر لیتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْنَا خَبَرَ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي ذَكَرْنَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ، جو ہماری ذکر کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے، جو ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس سے پہلے ذکر کی ہے

1855 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُوَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُطِيلُ فِي أَوَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ.

وَقَالَ: كُنَّا نَرَى أَنَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لِيَتَدَارَكَ النَّاسَ. (1:4)

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور ظہر کی پہلی دو رکعت طویل ادا کیا کرتے

تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: آپ ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ لوگ (باجماعت نماز میں) شریک ہو جائیں۔

1854 - إسناده صحيح حنى شرط مسلم. وأخرجه ابن ماجه "825" فى الإقامة: باب القراءة فى الظهر والعصر، عن أبى

بكر بن أبى شيبة، عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "454" "162" فى الصلاة: باب القراءة فى الظهر والعصر، من طريق عبد الرحمن بن مهادي، عن معاوية بن صالح، به. وأخرجه مسلم "454" "161"، والنسائي 2/164 فى الافتتاح: باب تطويل القيام فى الركعة الأولى من صلاة الظهر، والبيهقى فى "السنن" 2/66 من طريق عطية بن قيس، عن قزعة، به.

1855 - حديث صحيح. أبو خالد الأحمر - واسمه سليمان بن حبان - وهو وإن روى له البخارى متابعة، واحتج به مسلم،

يغلط ويخطئ، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "البيادى" بدل "ليتدارك". وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داود "800" فى الصلاة: باب ما جاء فى القراءة فى الظهر، والبيهقى فى "السنن" 2/66، عن معمر، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طرقة فى تحريجه هناك.

ذَكَرُ خَبْرٍ يُؤْهِمُهُمْ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌ لِحَبْرِ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي ذَكَرْنَا هُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث پہ مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1856 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنْدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامِ.

يُرِيدُ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيمَا اعْتَادَهَا النَّاسُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ، عَلَى حَسَبِ عَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ.

وَأَمَّا خَبْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَيْعِ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَوَضَّأُ، فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ؛ إِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَتَلَحَّقَ النَّاسُ فَيَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، إِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فَقَطْ. وَفِيهِ كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَدْرَكَ لِلرُّكُوعِ مَدْرَكَ لِلتَّكْبِيرَةِ الْأُولَى. (1:4)

✽✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لیکن سب سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

اس سے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں لوگوں کی عام عادت کے حوالے سے مختصر نماز ادا کرتے تھے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت کے مطابق ہوتی تھی۔ جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں: ہم میں سے کوئی ایک شخص قضائے حاجت کے لئے بقیع کی طرف چلا جاتا اور پھر وہ آ کر وضو کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں پالیتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اس لئے کرتے تھے تاکہ لوگ بھی آ کر نماز میں

1856- حدیث صحیح. أبو خالد الأحمر - واسمہ سلیمان بن حبان - وهو وإن روى له البخارى متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطء، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو في "صحیح ابن خزيمة" "1580"، وفيه "البيادى" بدل "ليندارك". وأخرجه عبد الرزاق "2675"، ومن طريقه أبو داود "800" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الظهر، والبيهقي في "السنن" 2/66، عن معمر، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1829" وتقدم تفصيل طريقه في تخريجه هناك 2. إسناده صحيح، على بن زياد اللحجى: ترجم له المؤلف في "الثقات" 8/470، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويًا لأبي قرة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندى، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، ومن فوقه ثقات. واللحجى: نسبة إلى لحج، من قرى اليمن، وهي تقع شمال غرب عدن. وأورده المؤلف برقم "1759" من طريق حميد الطويل، عن أنس، وتقدم تفصيل طريقه في تخريجه هناك.

شامل ہو جائیں، آپ ہر رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ صرف پہلی رکعت میں ایسا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے رکوع کو پانے والا تکبیر اولیٰ کو پانے والا شمار ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُبِينِ أَنَّ تَطْوِيلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ

الَّتِي فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى دُونَ مَا يَلِيهَا مِنْ سَائِرِ الرَّكْعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کو واضح کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کو طول دینا

جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے یہ پہلی رکعت کے بارے میں ہوتا تھا

باقی تمام رکعات میں نہیں ہوتا تھا

1857 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُهَيْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

عُلَيْيَةَ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُطِيلُ

فِي الْأُولَى، وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ. (1:4)

✽✽ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دور رکعت

میں تلاوت کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری کو (نبتاً) مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِحَبَرِ أَبِي قَتَادَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض سننے والوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ

عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت کی متضاد ہے

1858 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ

بْنُ زَادَانَ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي

الرَّكْعَتَيْنِ الْوَالِيَيْنِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ

1857 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف" ابن أبي شيبة. 1/356 وأخرجه البخاري "762" في الأذان:

باب القراءة في العصر، باب تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر، وأبو داود "798" في الصلاة، وابن ماجه "829" في الإقامة:

باب الجهر بالآية أحياناً في صلاة الظهر والعصر، وأبو عوانة 2/151، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/206، والبيهقي في

"السنن" 2/65، من طريق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة. "1588" وانظر "1829" و"1831" و

1858 - هو مكرر. "1828"

"1855".

فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأَخْرِيِّينَ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزْرَنَا قِيَامَهُ فِي الْأَخْرِيِّينَ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النَّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَوْلُ أَبِي سَعِيدٍ: "فَحَزْرَنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ ثَلَاثَيْنِ، آيَةٌ يُضَادُّ فِي الظَّاهِرِ

قَوْلَ أَبِي قَنَادَةَ: "وَيُطِيلُ فِي الْأُولَى، وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ"، وَكَيَسَّ بِحَمْدِ اللَّهِ وَمِنْهُ كَذَلِكَ لِأَنَّ الرَّكْعَةَ الْأُولَى كَانَتْ يَقْرَأُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثَلَاثِينَ آيَةً بِالتَّرْسِيلِ وَالتَّرْوِيلِ وَالتَّرْجِيعِ، وَالثَّانِيَةَ كَانَتْ يَقْرَأُ فِيهَا مِثْلَ قِرَاءَتِهِ فِي الْأُولَى بِلا تَرْسِيلٍ وَلَا تَرْجِيعٍ، فَتَكُونُ الْقِرَاءَةُ تَانٍ وَاحِدَةً، وَالْأُولَى أَطْوَلُ مِنَ الثَّانِيَةِ. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگاتے تھے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام 30 آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا اور آخری دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ کے قیام کے بارے میں ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنا ہوتا تھا اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔

(امام ابن حبان فرماتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے اندازہ لگایا پہلی دو رکعات میں آپ کا قیام تیس آیات کی تلاوت جتنا ہوتا تھا یہ روایت بظاہر حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے برخلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے۔ حالانکہ الحمد للہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی رکعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات ٹھہر ٹھہر کر ترتیل اور ترجیع کے ہمراہ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں اتنی ہی آیات ترتیل اور ترجیع کے بغیر پڑھتے تھے تو قرأت ایک جتنی ہوتی تھی لیکن پہلی رکعت دوسری سے طویل ہوتی تھی۔

ذَكَرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1859 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَشْكُونَ سَعْدًا، حَتَّى قَالُوا لَهُ: إِنَّهُ لَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: عَهْدِي بِهِ وَهُوَ حَسَنُ الصَّلَاةِ، فَدَعَاهُ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: أَمَّا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ بِهِمْ، أَرَكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَحْدِفُ فِي الْأَخْرِيِّينَ، فَقَالَ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحَاقَ، فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَسْأَلُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ، فَطِيفَ بِهِ فِي مَسَاجِدِ الْكُوفَةِ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ بَنِي عَبْسٍ، فَإِذَا رَجُلٌ يُدْعَى أَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لَا يَنْفِرُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ

بالسوية، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَادِبًا فَأَطِلْ عُمُرَهُ، وَشَدِّدْ قَفْرَهُ، وَأَعْرِضْ عَلَيْهِ الْفِتْنَةَ. قَالَ: فَرَزَعَمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَنَّهُ رَأَاهُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، قَدِ افْتَقَرَ، وَأَفْتِنَ، فَلَمَّ يَجِدُ شَيْئًا يُسْأَلُ كَيْفَ أَنْتَ أَبَا سَعْدَةَ؟ فَيَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أُجِيبَتْ فِي دَعْوَةِ سَعْدٍ. (1:4)

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ کچھ عرصہ پہلے تک تو وہ بہت عمدہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تعلق ہے میں ان لوگوں کو وہ نماز (یعنی اس طریقے کے مطابق نماز) پڑھاتا ہوں میں پہلی دو رکعت طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعت نسبتاً مختصر ادا کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ ایسے شخص کو بھیجا جو ان کے بارے میں کوفہ میں دریافت کرے۔ اس نے انہیں ساتھ لے کر کوفہ کی تمام مساجد کا چکر لگایا ہر شخص نے ان کے بارے میں بھلائی کی بات کہی۔ یہاں تک کہ جب وہ بنوعبس کی مسجد کے قریب پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جس کا نام ابوسعہ تھا تو وہ بولا اللہ جانتا ہے یہ کسی جنگی مہم کیلئے نہیں نکلتے اور (مال غنیمت کو) برابری کی بنیاد پر تقسیم نہیں کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام نہیں لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور بولے: اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا تو ہے تو اس کی عمر کو لمبا کر دے اور اس کی غربت کو شدید کر دے اور اس پر آزمائش ڈال دے۔

راوی کہتے ہیں: عمیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ انہوں نے اس شخص کو دیکھا کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی ہنوس اس کی آنکھوں پر آ رہی ہیں وہ انتہائی غریب تھا اور آزمائش میں مبتلا ہو گیا تھا لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔ اس سے دریافت کیا گیا: اے ابوسعہ! تمہارا کیا حال ہے تو وہ کہتا تھا ایک عمر رسیدہ بوڑھا شخص جو آزمائش کا شکار ہے۔ میرے بارے میں حضرت سعد کی بددعا قبول ہوگئی ہے۔

1859 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "453" في الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/180، ومسلم "453" أيضا عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، به. وأخرجه الطيالسي "217"، وعبد الرزاق "3706" و"3707"، وأحمد 1/176 و179، والبخاري "755" و"758" في الأذان: باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر، ومسلم "453"، والنسائي 2/174 في الافتتاح: باب الركود في الركعتين الأوليين، وأبو عوانة 2/149، والطبراني في "الكبير" "308"، والبيهقي في "السنن" 2/65، من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة. "508" وسيورده المؤلف برقم "1937" و"2140" من طريق أبي عون النقفى، عن جابر، ويرد تخريجه من طريقه هناك، وقوله: "أجيب في دعوة سعد": كان سعد معروفا

ذَكَرَ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ الرُّكُوعَ وَعِنْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنْهُ
 نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت اور
 رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرے

1860 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ

بْنُ قَدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ حِينَ

قَامَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتْهُ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَالرُّسْغَ، وَالسَّاعِدِ، ثُمَّ
 لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ
 سَجَدَ، فَجَعَلَ كَفِّهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَأَفْتَرَشَ فِخْذَهُ الْيُسْرَى، (وَجَعَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ وَرُكْبَتَيْهِ
 الْيُسْرَى) وَجَعَلَ حَذْمِ مِرْفَقِهِ الْيَمِينِ عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ، وَحَلَقَ حَلَقَةً، ثُمَّ رَفَعَ أَصْبَعَهُ،
 فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا: يَدْعُو بِهَا، ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ، فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ، فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُ الثِّيَابِ تَتَحَرَّكُ
 أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ. (4:5)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے یہ سوچا میں ضرور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ میں نے آپ کا جائزہ لیا جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی آپ نے

1860 - إسنادہ قوى رجاله رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، وهو صدوق روى له الأربعة، لكن جملة "فرايته يحركها"

شاذة، انفرد بها زائدة بن قدامة، دون من رواه من الثقات، وهم جمع يزيد بن العشرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/82 عن
 أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإناد. وأخرجه أبو داود "727" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة، عن الحسن بن علي،
 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/318، والبخاري في كتابه "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 11، والنسائي
 2/126 في الافتتاح: باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة، و 3/37 في السهو: باب قبض الثنتين من أصابع اليد اليمنى،
 والدارمي 1/314، 315، وابن الجارود "208"، والطبراني 22/82 من طرق عن زائدة، به. وأخرجه الحميدي "885"، وعبد
 الرزاق "2522"، وابن أبي شيبة 1/234 و 390، وأحمد 4/316 و 317 و 318، والبخاري في "قرة العينين في رفع اليدين" ص
 10، وأبو داود "726" في الصلاة: باب رفع اليدين، و "957": باب كيف الجلوس في التشهد، والنسائي 3/34 في السهو: باب
 صفة الجلوس في الركعة التي يقضى فيها الصلاة، و 3/35: باب موضع الذراعين وباب موضع المرفقين، وابن ماجه "867" في
 الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، و "912": باب الإشارة في التشهد، وابن الجارود "202"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار"
 1/223، والطيبراني 22/78 و "79" و "80" و "81" و "83" و "84" و "85" و "86" و "87" و "88" و "89" و "90" و
 "91" و "93" و "96"، والبعثي "563" و "564" و "565"، والدارقطني 1/290 و 292 و 295، والبيهقي في "السنن" 2/72
 و 111 و 112، من طرق عن عاصم، به. وسيعيده المؤلف برقم "1945" من طريق عبد الله بن إدريس، عن عاصم بن كليب، به.

ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ انہیں کانوں کے برابر لے آئے۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت گئے اور کھائی پر رکھا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا، تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا۔ (جتنا آغاز میں کیا تھا) پھر آپ رکوع میں چلے گئے تھے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اتنا ہی دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہتھیلیاں کانوں کے مقابل میں رکھی تھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنے بائیں زانو کو بچھالیا اور آپ نے بائیں ہاتھ اپنے بائیں زانو اور دائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر ان کے ذریعے حلقہ بنایا اور پھر ایک انگلی کو بلند کیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دیتے ہوئے اس کے ہمراہ دعا مانگ رہے تھے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ میں آپ کی خدمت میں سردیوں کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگوں نے سردیوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور وہ کپڑوں کے اندر ہی اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہے ہیں (یعنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے)

1861 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوَيْبَانَ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ،

عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَدْوً مَنْكِبِيَّهِ،

وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ. (1: 21)

1861 - إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/75 في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه

الشافعي 1/71، والبخاري "735" في الأذان: باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، وفي كتابه "قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة" ص 7، وأبو داود "742" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، والنسائي 2/122 في الافتتاح: باب رفع اليدين حدو المنكبين، والدارمي 1/285، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/223، والبيهقي في "السنن" 2/69، والبخاري "559" وأخرجه عبد الرزاق "2518" ومن طريقه مسلم "390" "22" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حدو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وابن خزيمة في "صحيحه" "456"، والبيهقي 2/66، عن ابن جريج، عن الزهري، به. وسورده المؤلف برقم "1864" من طريق سفيان، وبرقم "1868" و"1877" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي 1/70، وعبد الرزاق "2517" و"2519"، وابن أبي شيبة 1/234، 235، والبخاري "736" في الأذان: باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع، و"738" باب إلى أين يرفع يديه، وفي "قرة العينين" ص 14 و16 و20، ومسلم "390" "23"، وأبو داود "722"، والنسائي 2/121 و122 في الافتتاح: باب العمل في افتتاح الصلاة، وباب رفع اليدين قبل التكبير، وابن الجارود "178"، والدارقطني 1/288 و289، والطبراني "13111" و"13112"، والبيهقي 2/96 و70 و83، والبخاري "561"، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "2520"، والبخاري "739" في الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وفي "قرة العينين" في رفع اليدين في الصلاة" ص 17، والبخاري في "شرح السنة" "560"، والبيهقي في "السنن" 2/70، من طرق عن نافع، عن ابن عمر، به.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو انہیں اس طرح سے بلند کرتے تھے اور آپ یہ کہتے تھے:

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو نیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔“
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں (یعنی دو سجدوں کے درمیان) ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيِ اخْرَاجَ الْيَدَيْنِ مِنْ كُمَيْهِ عِنْدَ رَفْعِهِ
إِيَّاهُمَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جس مقام پر ہم نے رفع یدین کرنے کا ذکر کیا ہے اس موقع پر رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکالے

1862 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: "كُنْتُ غَلَامًا لَا أَغْلُقُ صَلَاةَ أَبِي، فَحَدَّثَنِي وَاثِلُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّفِّ، رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ، ثُمَّ التَّحَفَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي ثَوْبِهِ، فَأَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَعَ، أَخْرَجَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَهُمَا، وَكَبَّرَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ وَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَيْهِ - قَالَ ابْنُ جَحَادَةَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ: هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ، وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ. (4: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ مِنَ الثَّقَاتِ الْمُتَّقِينَ، وَأَهْلُ الْفَضْلِ فِي الْبَدِينِ، إِلَّا أَنَّهُ وَهَمَ فِي اسْمِ هَذَا الرَّجُلِ، إِذِ الْجَوَادُ يُعْتَرُ فَقَالَ: وَوَاثِلُ بْنُ عُلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ: عُلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلِ.

1862 - إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامی، وهو ثقة، روى له النسائي . وأخرجه الطبرانی في "الكبير" 22/ "61" من طريقين عن عبد الوارث، به. وجاء فيه علقمة بن واثل على الصواب. وأخرجه أبو داود "723" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة: عن عبيد الله بن ميسرة، عن عبد الوارث بن سعيد، به. إلا أنه قال: "واثل بن علقمة". وأخرجه الدارقطني 1/291 من طريق عمرو بن مرة، والبغوي "569" من طريق موسى بن عمير العنبري، كلاهما عن علقمة بن واثل، عن أبيه.

﴿﴾ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ صاف میں داخل ہوئے (یعنی نماز پڑھنا شروع کی) تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہی۔ آپ نے اتخاف کے طور پر کپڑا لپیٹا تھا۔ آپ نے تھوڑا سا اپنا ہاتھ کپڑے کے اندر داخل کر لیا اور دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا۔ پھر آپ نے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھ باہر نکال لیے اور ان کو بلند کیا اور تکبیر کہی پھر آپ رکوع میں چلے گئے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا۔

ابن مجاہد نامی راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حسن بن ابوالحسن سے کیا تو وہ بولے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جس نے ایسا کرنا تھا اس نے ایسا کیا جس نے اس کو چھوڑنا تھا اس نے اسے چھوڑ دیا۔
امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن مجاہد نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ یہ دین داری کے حوالے سے اہل فضل ہیں تاہم اس راوی کے نام کے بارے میں انہیں وہم ہوا کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وائل بن علقمہ ہے، حالانکہ وہ علقمہ بن وائل ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ رَفْعِ الْمِرَّةِ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ إِلَى حَدِّ أُذُنَيْهِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جس مقام کا تذکرہ کیا ہے
اس موقع پر دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے

1863 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَنَادَةَ،

عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُحَادِثَ

بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ

﴿﴾ حضرت مالک بن حوریت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں تک لے آتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ (تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے)

1863- فی "التهدیب": وائل بن علقمة، عن وائل بن حجر فی صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال القواریری: عن

عبد الوارث، عن محمد بن جحادة، عن عبد الجبار بن وائل، عنده، به، وتابعه أبو خيشمة عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن أبيه. وقال إبراهيم بن الحجاج، وعمران بن موسى، عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. فقال: عن علقمة بن وائل، وكذا قال إسحاق بن أبي إسرائيل، عن عبد الصمد، وكذا قال عفان، عن همام، عن محمد بن جحادة، وهو الصواب.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَكُونَ رَفَعَهُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ إِلَى الْمُنْكَبَيْنِ
نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ جن مقامات کا ذکر ہم نے کیا ہے

ان میں اس کے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند ہوں

1864 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ

الرَّهْرَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَفِيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا

مَنْكَبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (4:5)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا کہ جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیے یہاں تک کہ انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے۔ جب آپ نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے رکوع سے سر اٹھایا (تو بھی رُفَعِ يَدَيْنِ) کیا۔ آپ نے سجدوں کے درمیان رُفَعِ يَدَيْنِ نہیں کیا۔

1865 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَزَارِيُّ بِسَارِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ، قَالَ: أَنَا

أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مَا كُنْتَ أَقْدَمْنَا لَهُ صُحْبَةً، وَلَا أَكْثَرْنَا لَهُ تَبَعَةً قَالَ:

1864 - وأخرجه من طرق عن قتادة، به: ابن أبي شيبة 1/233، وأحمد 3/436 و437 و5/53، والبخاري في "قرة العينين"

ص 17 و18، ومسلم "391" "25" و"26" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع،

والنسائي 2/123 في الافتتاح: باب رفع اليدين حيال الأذنين، وابن ماجه "859" في الإقامة: باب رفع اليدين إذا ركع، والدارقطني

1/292، والطبراني 19/ "626" و"627" و"628" و"629" و"630" و"631"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/224،

والبيهقي في "السنن" 2/25 و71. وسورده المؤلف برقم "1873" من طريق أبي قلابة، عن مالك بن الحويرث، به، ويرد تخريجه

من هذا الطريق هناك. إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري في "قرة العينين" ص 5، ومسلم "390" "21" في الصلاة:

باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وأبو داود "721" في الصلاة: باب رفع اليدين في الصلاة،

= والترمذي "255" و"256" في الصلاة: باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع، وابن ماجه "858" في الإقامة: باب رفع اليدين

إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/222، وابن الجارود في "المستقى" "177"، والبيهقي في

"السنن" 2/69، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، عن الزهري، به، وتقدم تخريجه

عنده، وسيرد برقم "1868" و"1877" من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري، به.

بلى، قَالُوا: فَأَعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا رَكَعَ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ رَكَعَ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فِي صَلْبِهِ وَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقِنِّعَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ، ثُمَّ سَجَدَ وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَشَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَامَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرُّكْعَةُ الَّتِي تَنْقُضِي فِيهَا آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى رِجْلِهِ مَتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ.

(4:5)

محمد بن عمر و بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا: میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ نہ تو پرانے صحابی ہیں اور نہ ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہی ہے۔ دیگر صحابہ کرام نے فرمایا: پھر آپ پیش کیجئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے تھے) تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں کندھوں تک اٹھالیتے تھے۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے پھر آپ جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے اور سر کو اٹھاتے نہیں تھے اور بالکل جھکاتے بھی نہیں تھے۔ پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے (یعنی رکوع سے اٹھتے تھے) اور یہ کہتے تھے ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو نیا لیا جس نے اس کی حمد بیان کی“ پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے پھر آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ سجدے میں جاتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف کر لیتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے۔ اللہ اکبر کہتے تھے اور اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیتے تھے اور اس ٹانگ پر توروک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے پھر آپ سلام پھیر لیتے تھے۔

1865- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الحميد بن جعفر: من رجال مسلم، وبقاى السند من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 5/424، والبخارى فى قرة العينين فى رفع اليدين فى الصلاة ص5، وأبو داود "730" فى الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و"963": باب من ذكر التورك فى الرابعة، والترمذى "304" فى الصلاة: باب ما جاء فى وصف الصلاة، والنسائى 3/34 فى السهو: باب صفة الجلوس فى الركعة التى يقضى فيها الصلاة، والبغوى فى شرح السنة "555" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "587" و"651" و"685" و"700"، وأخرجه ابن أبى شيبة 1/235، وابن خزيمة فى صحيحه "677"، والبيهقى 2/26 و73 و116 و118 و123 من طرق عن عبد الحميد بن جعفر، به. وسورده المؤلف بالأرقام "1866" و"1867" و"1869" و"1870" و"1871" و"1876"

ذَكَرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهَمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ أَنَّ خَيْرَ أَبِي حُمَيْدٍ
الَّذِي ذَكَرْنَا مَعْلُولٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت معلول ہے

1866 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى تَقِيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ السَّكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدَ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ (متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ كَانَ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي

الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَارِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَبَدَأَ يَكْبِرُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ الْمُنْكَبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَيْضًا ثُمَّ أَمَكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رِكْبَتِهِ غَيْرَ مُقْبِعٍ وَلَا مُصَوِّبٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفِيهِ وَرِكْبَتِهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ وَتَوَرَّكَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَجَدَّ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكَ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى وَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ آرَادَ أَنْ يَتَهَضَّ لِلْقِيَامِ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ."

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ وَحَدَّثَنِي عَيْسَى أَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ أَيْضًا فِي الْمَجْلِسِ فِي التَّشْهِيدِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يُشِيرُ فِي الدُّعَاءِ بِأَصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ وَسَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ. حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ ایک محفل میں موجود تھے وہاں ان کے والد بھی موجود تھے جو

1866 - إسنادہ حسن، عیسی بن عبد اللہ بن مالک: روی عنہ جمع، و ذکرہ المؤلف فی الثقات 7/231، وترجم له البخاری فی التاريخ الكبير 6/389-390، وابن أبي حاتم 6/280، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وباقي رجاله ثقات. أبو خيثمة: هو زهير بن معاوية الجعفي. وأخرجه أبو داود "733" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة و "966": باب من ذكر التورك في الرابعة، والبيهقي في السنن 2/101 و 118 من طرق عن أبي بدر شجاع بن الوليد، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس محفل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جمید ساعدی رضی اللہ عنہ موجود تھے جن کا تعلق انصار سے تھا۔ ان حضرات نے نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو جمید رضی اللہ عنہ بولے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ ہمیں دکھائیے۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ دیگر حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے شروع میں تکبیر کہی۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے پھر انہوں نے رکوع میں جانے کیلئے تکبیر کہی۔ پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔ پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیے۔ اپنے سر کو بالکل جھکایا بھی نہیں اور اوپر بھی نہیں کیا پھر انہوں نے سر اٹھایا اور مع اللہ من حمدہ پڑھا۔ پھر انہوں نے رفع یدین کیا۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے۔ انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اپنے دونوں پاؤں کے کنارے زمین پر رکھے وہ سجدے کی حالت میں تھے۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو تورک کے طور پر بچھالیا اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیا۔ پھر انہوں نے تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے لیکن انہوں نے تورک نہیں کیا۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور دوسری رکعت ادا کی۔ اس طرح تکبیر کہی اور دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھ گئے۔ پھر جب انہوں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہی۔ پھر انہوں نے آخری دو رکعات بھی اس طرح ادا کی پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو پہلے دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

حسن بن حرنامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ عیسیٰ نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے اس حدیث میں تشہد کے بارے میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنے بائیں زانوں پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور پھر انہوں نے ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محمد بن عمرو نے یہ روایت حضرت ابو جمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عباس بن اہل کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے۔ ان کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي

أَمَرَنَا اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِ وَاتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض نمازوں کی صفت کا تذکرہ وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جن کی

پیروی کرنے اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات کی پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے

1867 -- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بِتُسْتَرٍ وَكَانَ أَسْوَدَ مِنْ رَأْيْتِ قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ

أَبُو قَسَادَةَ فَقَالَ، أَبُو حَمِيدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ قَوْلُ اللَّهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ وَيَقِيمُ كُلَّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ مُعْتَدِلًا لَا يَصُوبُ رَأْسَهُ وَلَا يَقَعُ بِهِ يَقُولُ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَقْرَأَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ وَيَجْفِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُنْثِي رِجْلَهُ فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكْبِرُ وَيَجْلِسُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَرْجِعَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِقِيَّةِ صَلَاتِهِ هَكَذَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي السَّجْدَةِ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَيْهِ وَجَلَسَ عَلَى شِقِيهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا فَقَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا الْإِنْسَانُ سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجْنَاهَا بِفُضُولِهَا فِي كِتَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ فَأَعْنَى ذَلِكَ عَنِ نَظْمِهَا فِي هَذَا الْبَنْوَعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: عَبْدُ الْحَمِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحَدُ الثَّقَاتِ الْمُتَّقِينَ قَدْ سَبَرَتْ أَخْبَارُهُ فَلَمْ أَرَهُ أَنْفَرَدَ بِحَدِيثٍ مُنْكَرٍ لَمْ يُشَارِكْ فِيهِ وَقَدْ وَافَقَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ أَبِي حَمِيدٍ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ.

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں ابو قتادہ بھی تھے۔ ان کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے دریافت کیا وہ کیسے۔ اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں دیگر صحابہ کرام نے کہا پھر آپ پیش کیجئے تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے کندھوں تک اٹھالیتے تھے۔ پھر آپ اس طرح قیام کرتے تھے۔ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ہوتی تھی پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔ پھر آپ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے۔ پھر وہ رکوع میں چلا جاتے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے۔ آپ اعتدال کی حالت میں رہتے آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں تھے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رفع یدین کرتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے آتے تھے (اور اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ) ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی تھی۔ پھر آپ زمین کی طرف آتے تھے۔ آپ اپنے

دونوں بازوں اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور ایک ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تھے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے۔ پھر آپ سجدہ کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے اور بائیں ٹانگ کے بل بیٹھ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتی تھی۔ پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے کرتے تھے۔ پھر آپ جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جس طرح نماز کے آغاز میں کیے تھے۔ پھر آپ بقیہ نماز بھی اس طرح ادا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ سجدہ کر لیتے تھے اس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تھا تو آپ اپنے دونوں پاؤں نکال لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے۔ تو دیگر صحابہ کرام نے کہا آپ نے سچ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: چار رکعات میں چھ سو چیزیں سنت ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ہم نے انہیں ان کی فصول کے ہمراہ کتاب ”نماز کا طریقہ“ میں ذکر کیا ہے۔ اب اس کتاب میں اس نوع کی ترتیب کے ذریعے میں نے اس کتاب سے بے نیاز کر دیا ہے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبد الحمید نامی راوی ثقہ اور متقن راویوں میں سے ایک ہیں۔ میں نے ان کے حالات کی تحقیق کی ہے میں نے نہیں دیکھا کہ یہ کسی منکر روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں جس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔ فلیح بن سلیمان اور عیسیٰ بن عبد اللہ محمد بن عمرو کے حوالے سے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرنے میں عبد الحمید کے موافق ہیں۔

ذَكَرُ الْبَيَّانِ بَانَ خَبَرَ مَالِكِ الْإِدِّي ذَكَرْنَا خَبَرَ مَخْتَصِرِ ذَكَرَ بِقِصَّتِهِ فِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مالک کے حوالے سے منقول ہماری ذکر کردہ روایت ایک مختصر

روایت ہے یہ واقعہ عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے

1868 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ بَحْرَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

1867 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فإنه من رجال مسلم. أبو عاصم:

هو الضحاك بن خلد. وأخرجه الترمذی "305" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن ماجه "1061" في الإقامة: باب إتمام الصلاة، وابن خزيمة في صحيحه "588" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمی "1/313، 314" عن أبي عاصم، به. وأخرجه أبو داود "730" في الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و "963": باب من ذكر التورك في الرابعة، عن أحمد بن حنبل، والطحاوی "1/223 و 258" عن أبي بكر، وابن الجارود "192" و "193" عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن "2/72 و 118 و 123 و 129" من طريق محمد بن سنان القزاز، كلهم عن أبي عاصم، به. وانظر "1865" و "1866"

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَهُمَا إِلَى مَنْكِبَيْهِ. (5: 44)

سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تھے۔ رفع یدین کرتے تھے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے (یعنی جب رکوع سے کھڑے ہو جاتے تھے) تو رفع یدین کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ اِحْتَجَّ بِهِ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ وَنَفَى رَفْعَ الْيَدَيْنِ

فِي الصَّلَاةِ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس سے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور

اس نے نماز کے دوران ان مقامات پر رفع یدین کرنے کی نفی کی: جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

1869 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصَافٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو الْعَزْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا أَحْفَظُكُمْ لَصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمَّكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا

1868 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى "739" فى الأذان: باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، وأبو داؤد "741" فى الصلاة: باب افتتاح الصلاة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والبخارى فى قرعة العينين فى رفع اليدين فى الصلاة: ص 200، وابن خزيمة فى صحيحه "693" من طريق المعتمر بن سليمان، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1861" من طريق مالك، و"1864" من طريق سفيان، كلاهما عن الزهري، به. فانظرهما.

1869 - عبد الله بن محمد بن عمرو الغزى: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يزيد بن محمد، وهو ابن قيس بن مخزومة بن المطلب القرشى، فإنه من رجال البخارى، يحيى بن بكير: هو يحيى بن عبد الله بن بكير، والليث: هو ابن سعد. وأخرجه البخارى "828" فى الأذان: باب سنة الجلوس فى التشهد، ومن طريقه البيهقى فى السنن 2/128، والبعوى فى شرح السنة "557" عن يحيى بن بكير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "828" أيضاً ومن طريقه البيهقى 2/128، والبعوى "557"، عن يحيى بن بكير. وأخرجه أبو داؤد "732" فى الصلاة: باب افتتاح الصلاة، و"964": باب من ذكر التورك فى الرابعة، من طريق ابن وهب، عن الليث بن سعد، به. وأخرجه أبو داؤد "731" و"965"، والبيهقى 2/84 و97 و102 و116 من طريق الليث وابن لهيعة، وابن خزيمة "652" من طريق يحيى بن أيوب، ثلاثهم عن يزيد بن أبي حبيب، عن محمد بن عمرو بن حلحلة، به. وانظر. "1865"

قَابِضٍ وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى

مَقْعَدَتِهِ. (5: 44)

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کرام کے ہمراہ بیٹھے تھے تو حضرت ابو حمید ساعدی نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ یاد رکھے ہوئے ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے۔ آپ اپنی پشت کو سیدھا رکھتے تھے۔ جب آپ سر اٹھاتے تھے تو سیدھا کھڑے ہو جاتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تو دونوں بازو بچھاتے بھی نہیں تھے اور اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے جب آپ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو بائیں ٹانگ کو باہر نکال لیتے تھے اور تشریف گاہ پر بیٹھتے تھے۔

